اور دوسرا لفظ پہلے کی تاکید ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ متکبر وہ ہوتا ہے جو ان اوصاف کی وجہ سے اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہو جو اس میں نہ ہوں اور جابر وہ ہے جو اس کے برخلاف ہو (یعنی وہ ان اوصاف کی وجہ سے اپنے آپ کو بڑا سمجھے جو اس میں ہوں)۔

اور جنت کہے گی: میرے اندر صرف کمزور اور کم حیثیت لوگ ہیں' اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے ضعف کی وجہ سے اکثر لوگ ان کی طرف توجہ نہیں کرتے اور ان کو اپنے اپنے دروازوں سے دھتکار دیتے ہیں' لوگوں کے نزدیک وہ حقیر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ عظیم ہوتے ہیں کیونکہ یہ لوگ بہت زیادہ تواضع کرنے والے ہوتے ہیں اور یہ حصر اغلب اور اکثر کے اعتبار سے ہے کیونکہ اکثر جنتی لوگ فقراء اور مساکین ہوں گے اور جنت میں مال دار لوگ بہت کم ہوں گے۔

اور اللہ جنت کے لیے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں اتنی جگہ باقی ہوگی جتنی اللہ تعالیٰ چاہے گا' پھر اس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو پیدا فرمائے گا جس کو وہ چاہے گا اور دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت میں اپنے فضل سے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا۔

علامہ نووی نے لکھا ہے: اس حدیث میں اہل سنت کی یہ دلیل ہے کہ ثواب عطا فرمانا اعمال پر موقوف نہیں ہے کیونکہ ان لوگوں کو اس وقت پیدا کیا جائے گا' ان کو جنت عطا کی جائے گی اور ان کو جنت اور اس کا ثواب بغیر عمل کے عطا کیا جائے گا اور اس کی مثل وہ نابالغ بچے اور دیوانے ہیں جنہوں نے کوئی نیک عمل نہیں کیا اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل سے جنت میں ہوں گے اور اس حدیث میں جنت کی وسعت پر بھی دلیل ہے کیونکہ صحیح حدیث میں ہے کہ ایک جنتی شخص کو دنیا کی دس گنا نعمتیں دی جائیں گی اور علامہ ابن الملقن نے لکھا ہے: اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائے گا کہ تم وسیع ہو جاؤ تو وہ اتنی تیزی سے وسیع ہوگی جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے۔

555 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيعٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَحَزِّقِينَ، وَلَا مُتَمَاوِتِينَ، وَكَانُوا يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ فِي مَجَالِسِهِمْ، وَيَذْكُرُوْنَ أَمْرَ جَاهِلِيَّتِهِمْ، فَإِذَا أُرِيْدَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ، دَارَتْ حَمَالِيْقُ عَيْنَيْهِ كَأَنَّهُ مَجْنُوْنٌ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کرام نہ تو بخل کرنے والے تھے اور نہ بے ضمیر وہ اپنی محفلوں میں اشعار پڑھا کرتے تھے اور اپنے زمانہ جاہلیت کے کاموں کو یاد کرتے [illegible] اللہ تعالیٰ کے حکم سے [illegible] کی آنکھوں [illegible] [illegible]

مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 26058-34957 الاطراف [illegible]

تشریح: بامقصد اشعار جن میں دینی و دنیوی مفاد ہو ان کا پڑھنا [illegible] کی اور فحش اور جذبات شہوانی کی برانگیختگی کی [illegible] ہر حال میں [illegible]

غصہ جب اللہ کے دین کے لیے کیا جائے تو وہ محمود ہے وگرنہ دنیوی غصے پر قابو پانے کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے اور اس سے بچنے کی تدابیر بھی بتائی گئی ہیں۔

556 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ جَمِيلًا، فَقَالَ: حُبِّبَ إِلَيَّ الْجَمَالُ، وَأُعْطِيتُ مَا تَرَى، حَتّٰى مَا أُحِبُّ أَنْ يَفُوقَنِي أَحَدٌ، إِمَّا قَالَ: بِشِرَاكِ نَعْلٍ، وَإِمَّا قَالَ: بِشِسْعٍ أَحْمَرَ، الْكِبْرُ ذَاكَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ، وَغَمَطَ النَّاسَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور وہ بڑا خوبصورت تھا' اس نے کہا: مجھے خوبصورتی بہت پسند ہے اور مجھے عطا بھی کی گئی جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں' حتیٰ کہ مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ کوئی مجھ سے فوقیت لے جائے' یا کہا: جوتے کے تسمے میں بھی' یا کہا: سرخ رنگ کے تسمے میں' تو کیا یہ تکبر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! لیکن تکبر یہ ہے کہ آدمی حق سے منہ پھیرے اور لوگوں کو (اپنے سے) کم تر جانے۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 4092' مسند اسحاق بن راهويه رقم الحديث: 394' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 5467' مسند الشاميين للطبراني رقم الحديث: 2351' المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحديث: 7366' شعب الايمان رقم الحديث: 5783

تشریح: دوسروں پر جب برائی جتلانا مقصود نہ ہو تو اچھا کھانا پہننا بطور تحدیث نعمت جائز و محمود ہے۔

557 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُورَةِ الرِّجَالِ، يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ مِنْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى: بُولَسَ، تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ، وَيُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ، طِينَةَ الْخَبَالِ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز تکبر کرنے والوں کو چیونٹیوں کی مثل آدمیوں کی صورت میں جمع کیا جائے گا' ان پر ہر جگہ سے ذلت چھائی ہو گی' ان کو جہنم کے قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا' جس کا نام بولس ہے' ان پر آگ کے انبار بلند ہو رہے ہوں گے اور ان کو دوزخیوں کا پیپ طینۃ الخبال پلایا جائے گا۔

مسند الحميدى رقم الحديث: 609' مصنف ابن ابى شيبة رقم الحديث: 26582' مسند احمد رقم الحديث: 6677' شعب الايمان رقم الحديث: 7834' الأهوال لابن أبى الدنيا رقم الحديث: 240 التواضع والخمول لابن أبى الدنيا رقم الحديث: 223' صفة النار لابن أبى الدنيا رقم الحديث: 46

تشریح: دنیا میں بڑا بننے اور اکڑنے اِترانے کی بروز محشر یہ سزا ہوگی' جو حدیث میں مذکور ہوئی۔

253- بَابُ مَنِ انْتَصَرَ مِنْ ظُلْمِهٖ
جو آدمی اپنے پر ظلم کا بدلہ لے اس کا بیان

558 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ : اَخْبَرَنِيْ اِبْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ : اَخْبَرَنَا اَبِي، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا : دُونَكِ فَانْتَصِرِيْ۔

حضرت عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رہنے دے تو اپنا بدلہ لے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2581' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2442' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4898' سنن النسائی رقم الحدیث: 3944-3946' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 1981' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20925' مسند اسحاق بن راہویہ رقم الحدیث: 871-1780

559 - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ : اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَاْذَنَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ مِرْطِهَا، فَاَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ، فَقَالَتْ: اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِي يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ اَبِيْ قُحَافَةَ، قَالَ : اَيْ بُنَيَّةُ، اَتُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ؟ قَالَتْ : بَلَى، قَالَ : فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ، فَقَامَتْ فَخَرَجَتْ فَحَدَّثَتْهُمْ، فَقُلْنَ : مَا اَغْنَيْتِ عَنَّا شَيْئًا فَارْجِعِي اِلَيْهِ، قَالَتْ : وَاللّٰهِ لَا اُكَلِّمُهُ فِيْهَا اَبَدًا ۔ فَاَرْسَلْنَ زَيْنَبَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَاْذَنَتْ فَاَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ، وَوَقَعَتْ فِيَّ زَيْنَبُ تَسُبُّنِيْ، فَطَفِقْتُ اَنْظُرُ : هَلْ يَاْذَنُ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ اَزَلْ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [illegible]

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضور نبی کریم ﷺ کی طرف بھیجا پس انہوں نے اجازت طلب کی اور حضور نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کی چادر میں تھے آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی پس وہ داخل ہوئیں تو عرض کی: بے شک مجھے آپ کی ازواج مطہرات نے آپ کے پاس بھیجا ہے وہ آپ سے [illegible] کے ساتھ خصوصی سلوک) میں انصاف کا [illegible] آپ ﷺ نے فرمایا: اے [illegible]

وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ اَنْ اَنْتَصِرَ، فَوَقَعْتُ بِزَيْنَبَ، فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ اَثْخَنْتُهَا غَلَبَةً، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّهَا اِبْنَةُ اَبِىْ بَكْرٍ۔

(حضرت فاطمہ) نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس بارے میں آپ ﷺ سے کبھی بھی بات نہیں کروں گی' تو انہوں (ازواجِ مطہرات) نے زوجہ نبی کریم ﷺ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو بھیجا تو انہوں نے اجازت طلب کی تو ان کو اجازت دی گئی تو انہوں نے آپ ﷺ سے یہی بات کی اور حضرت زینب مجھ کو برا بھلا کہنے لگ گئیں' میں آپ ﷺ کی طرف دیکھنے لگی' کیا حضور نبی کریم ﷺ مجھے (حضرتِ زینب کو جواب دینے کی) اجازت دیتے ہیں' میں اسے (دیکھتی) ہی رہی' حتیٰ کہ میں پہچان گئی کہ حضور نبی کریم ﷺ میرے بدلہ لینے کو ناپسند نہیں فرمائیں گے' پس میں حضرت زینب کو جھاڑ پلانے لگی تو تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ میں ان پر غالب آ گئی' پس رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے' پھر فرمایا: ہاں ہاں! آخر ابوبکر کی بیٹی ہے۔

تشریح: گفتگو میں زبانی کلامی برابر سرابر جواب دینے کی ممانعت نہیں' لیکن اتنا ہی جتنا دوسری جانب سے ہو' حد سے تجاوز نہ ہو' یعنی گالی گلوچ اور مار دھاڑ تک نوبت نہ پہنچے۔

اتنا غصہ کرنا طبعی اور فطری و بشری چیز ہے اور عورتوں کی عادات میں سے ہے۔

اگر یہ اتنا زیادہ گھناؤنا اور ناقابل معافی جرم ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کو اس سے منع فرما دیتے۔

اس حدیث سے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت بھی ثابت ہوئی کہ آقا کریم ﷺ نے ان پر سختی نہ فرمائی' کیونکہ آپ کا تعلق قلبی آپ رضی اللہ عنہا کی طرف زیادہ تھا۔ لیکن کوئی اس حدیث سے یہ سبق نہ سیکھتا پھرے کہ ازواجِ مطہرات کے درمیان تو تکرار ہوتی تھی تو ہمیں بھی اپنی عورتوں کو اس کی اجازت دینی چاہیے۔ وہ دَور دورِ خیر القرون تھا' اس دور میں آج جیسی تُو تُو میں میں کے بعد قطع تعلقیاں نہیں ہوتی تھیں اور نہ رشتے ٹوٹتے تھے' بلکہ چند ہی لمحوں بعد شیر و شکر جیسا ماحول پیدا ہو جاتا تھا' جبکہ آج کل کا ماحول یکسر مختلف ہے' لہٰذا احتراز کرنا چاہیے۔

254- بَابُ الْمُوَاسَاةِ فِى السَّنَةِ وَالْمَجَاعَةِ

قحط اور بھوک میں دل جوئی کرنے کا بیان

560 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ بَشِیرٍ الْجَهْضَمِیُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَارَةُ الْمَعْوَلِیُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِیرِینَ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: یَكُونُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ مَجَاعَةٌ، مَنْ اَدْرَكَتْهُ فَلَا یَعْدِلَنَّ بِالْاَكْبَادِ الْجَائِعَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ آخری زمانے میں بھوک ہوگی جو آدمی اس (دور) کو پائے اسے بھوکے جگر والوں کے ساتھ نہ ملائے۔

561 - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَبِی حَمْزَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، اَنَّ الْاَنْصَارَ قَالَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَقْسِمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِیلَ، قَالَ : لَا، فَقَالُوا : تَكْفُونَا الْمَؤُونَةَ، وَنُشْرِكُكُمْ فِی الثَّمَرَةِ؟ قَالُوا : سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرما دیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تو انہوں (یعنی انصار صحابہ) نے (مہاجرین صحابہ) سے کہا: تم محنت کرنے میں ہماری مدد کیا کرو' ہم تمہیں ان (کھجوروں) کے پھلوں میں شریک کریں گے تو ان لوگوں (یعنی مہاجرین صحابہ) نے کہا: ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2325-2719-3782' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 8263' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 6310

تشریح: یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کمال تقویٰ تھا کہ انہوں نے بغیر محنت و مشقت کے کسی کے مال میں شرکت کو ناپسند کیا اور اپنے لیے جائز نہ سمجھا' حالانکہ انصار کرام مواخاۃ کے بعد مہاجرین پر دل و جان سے فدا تھے' اگر مہاجرین لے لیتے تو انہیں کسی قسم کا انکار نہیں تھا۔

562 - حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ : اَخْبَرَنِی ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : اَخْبَرَنِی یُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَامَ الرَّمَادَةِ، وَكَانَتْ سَنَةً شَدِیدَةً مُلِمَّةً، بَعْدَمَا اجْتَهَدَ عُمَرُ فِی اِمْدَادِ الْاَعْرَابِ بِالْاِبِلِ وَالْقَمْحِ وَالزَّیْتِ مِنَ الْاَرْیَافِ كُلِّهَا، حَتّٰی بَلَحَتِ الْاَرْیَافُ كُلُّهَا مِمَّا جَهَدَهَا ذٰلِكَ، فَقَامَ عُمَرُ یَدْعُو فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَهُمْ عَلٰی رُءُوسِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قحط والے سال فرمایا جو سخت مصیبت کا سال تھا حضرت [illegible] نے کوشش کر کے [illegible] اور زیتون سے [illegible] کوشش کے [illegible] رضی اللہ عنہما [illegible] اے اللہ [illegible]

الْجِبَالِ، فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ وَلِلْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ حِينَ نَزَلَ بِهِ الْغَيْثُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَوَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُفَرِّجْهَا مَا تَرَكْتُ بِاَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ لَهُمْ سَعَةٌ اِلَّا اَدْخَلْتُ مَعَهُمْ اَعْدَادَهُمْ مِنَ الْفُقَرَآءِ، فَلَمْ يَكُنِ اثْنَانِ يَهْلِكَانِ مِنَ الطَّعَامِ عَلٰى مَا يُقِيمُ وَاحِدًا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی اور مسلمانوں کی دعا کو قبولیت عطا فرمائی' جس وقت بارش نازل ہوئی تو (حضرت عمر نے) کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں' اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو دور نہ فرماتا تو مسلمانوں کے کسی بھی وسعت والے گھر والوں کو نہ چھوڑتا مگر ان کے ساتھ ان کی تعداد کے برابر فقیر لوگوں کو ان کے ساتھ داخل فرما دیتا تو دو آدمی اس کھانے سے ہلاک نہ ہوتے جو ایک آدمی کے لیے ہوتا۔

تشریح: اس حدیث کا سبق یہ ہے کہ صاحبانِ مال وثروت و وسعت' تنگ دست لوگوں کی ضروریات کا حتی الوسع خیال رکھیں' ان کی خوراک کا انتظام کریں اور اپنے کھانوں اناج وغیرہ میں بحیثیت حق مسلم انہیں شریک کریں۔

563 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ضَحَايَاكُمْ، لَا يُصْبِحُ اَحَدُكُمْ بَعْدَ ثَالِثَةٍ، وَفِيْ بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ . فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ؟ قَالَ : كُلُوْا وَادَّخِرُوْا، فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانُوْا فِيْ جَهْدٍ فَاَرَدْتُ اَنْ تُعِيْنُوْا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری قربانیاں' تم میں سے کوئی ایک بھی تین دن کے بعد صبح نہ کرے کہ اس کے گھر میں اس (تمہاری قربانی کے گوشت) سے کچھ (باقی) ہو۔ پس جب آئندہ سال آیا تو صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم (قربانی کے گوشت کا) وہی معاملہ کریں جو پچھلے سال کرتے تھے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھاؤ اور جمع بھی کر کے رکھو' کیونکہ اس (پچھلے) سال لوگ تنگی میں تھے تو میں نے ارادہ کیا تھا کہ تم ان کی (گوشت کے ذریعے) مدد کرو۔

صحيح البخاري رقم الحديث: 5569' صحيح مسلم رقم الحديث: 1974' مسند الروياني رقم الحديث: 1135' مستخرج أبي عوانة رقم الحديث: 7878' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 5929' السنن الكبرى للبيهقي رقم الحديث: 19216

255- بَابُ التَّجَارِبِ

تجربے کرنے کا بیان

564 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَآءِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت معاویہ

قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَحَدَّثَ نَفْسَهُ، ثُمَّ انْتَبَهَ فَقَالَ : لَا حِلْمَ اِلَّا تَجْرِبَةٌ، يُعِيدُهَا ثَلَاثًا۔

رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' انہوں نے اپنے آپ سے کچھ کہا' پھر متوجہ ہوئے اور فرمایا: بردباری تجربہ کے سوا نہیں ہے' انہوں نے اسے تین دفعہ دہرایا۔

565 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ زَحْرٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ : لَا حَلِيمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ، وَلَا حَكِيمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ٹھوکریں کھانے والے کے سوا کوئی بردبار نہیں ہوسکتا اور کوئی حکیم تجربہ کے بغیر نہیں بن سکتا۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ۔

حضرت درّاج از حضرت ابوالہیثم از حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

مسند احمد رقم الحديث: 11056-11661' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 193' أمثال الحديث لأبي الشيخ الأصبهاني رقم الحديث: 41' حديث ابي الفضل الزهري رقم الحديث: 230' المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحديث: 7799' مسند الشهاب القضاعي رقم الحديث: 834

تشریح: تجربات سے گزر کر انسان کو وہ کچھ پتہ چل جاتا ہے جو بغیر تجربات کے حاصل نہیں ہوتا' اس سے حکمت و دانائی کا عنصر آتا ہے اور تحمل و بردباری اور برداشت کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ اپنی لغزشوں پر نظر ہوتی ہے اور دوسروں کی لغزشوں کوتاہیوں کو معاف کرنے کا داعیہ پیدا ہوتا ہے۔

بعض شارحین حدیث نے یہ لکھا ہے کہ جب تک انسان بعض اُمور کو انجام نہ دے اور ان میں کوتاہی و لغزش کا مرتکب نہ ہو اس میں حلم و بردباری پیدا نہیں ہوسکتی کیونکہ جب تک مقاماتِ بے صبری سے آگاہ نہیں ہوگا ان سے اجتناب کیسے کرے گا اور اس میں حلم کیسے آئے گا اور اسے کیسے علم ہوگا کہ یہاں حلم و بردباری سے کام لینا چاہیے۔

حکمت شے کی حقیقت سے آگاہ ہونا' حکیم دانا اور راست کام کرنے والے کو کہتے ہیں اور اصل معنی حکمت کا [illegible] سے خالی اور محکم کرنا ہے' پس وہ شخص جس کو اشیاء کی معرفت حاصل ہو جائے' ان کے [illegible] جائے' اسے حکمت حاصل ہو جائے گی۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۶ صفحہ ۱۹ [illegible])

256- بَابُ مَنْ اَطْعَمَ اَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ

جو شخص [illegible]

566 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ اَبُو الرَّبِيعِ قَالَ :

حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَأَنْ أَجْمَعَ نَفَرًا مِنْ إِخْوَانِي عَلَى صَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى سُوقِكُمْ فَأُعْتِقَ رَقَبَةً.

ہیں کہ مجھے اپنے (مسلمان) بھائیوں کو ایک صاع یا دو صاع کھانے کھلانے پر جمع کر لینا اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں تمہارے بازار کی طرف نکلوں اور غلام آزاد کروں۔

مکارم الأخلاق للطبرانی رقم الحدیث: 171' الکرم و الجود للبرجلانی رقم الحدیث: 43' الاخوان لابن أبی الدنیا رقم الحدیث: 199' الزھد لھناد بن السری جلد 1 صفحہ 345.

تشریح: اس حدیث سے کھانا کھلانے کی فضیلت معلوم ہوئی اور یہ علم ہوا کہ کھانا کھلانا' غلام کو آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

257- بَابُ حِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت کے معاہدوں کا بیان

567 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ عُمُومَتِي حِلْفَ الْمُطَيَّبِينَ، فَمَا أُحِبُّ أَنْ أَنْكُثَهُ، وَأَنَّ لِي حُمْرَ النَّعَمِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے چچاؤں کے ساتھ مطیبین کے معاہدہ میں شریک تھا' سو مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں اس (معاہدہ) کو توڑ دوں اور میرے لیے (اس کے عوض) سرخ رنگ کے اونٹ ہوں۔

مسند احمد رقم الحدیث: 1655-1676' الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 221' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 844-845' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 5963' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 4373' معجم ابن المقرئ رقم الحدیث: 181' المستدرك علی الصحیحین للحاکم رقم الحدیث: 2870

تشریح: "حلف المطیبین" یہ معاہدہ دو قبیلوں کے لوگوں نے علیحدہ علیحدہ طور پر کیا تھا' یہ دو قبیلے بنوعبدالدار اور بنی عبد مناف تھے۔ بنی عبد مناف نے بنوعبدالدار کے عہدے چھیننے کی کوشش کی تھی تو بنوعبدالدار اور اس کے معاون قبائل نے آپس میں تعاون اور ایک دوسرے کے دفاع کا معاہدہ کیا اور بنی عبد مناف نے بنی اسد اور بنی زہرہ کے ساتھ مل کر کعبہ شریف میں [illegible] کے تعاون کا معاہدہ کیا اور انہوں نے اپنے ہاتھ ایک خوشبو والے پیالے میں ڈال دیئے (یہ عربوں کا معاہدہ کو پکا کرنے کا [illegible] تھا) تاکہ معاہدہ مزید پختہ ہو جائے اسی لیے اس معاہدہ کو "حلف المطیبین" کہا جانے لگا۔ حضرت عبدالرحمٰن [illegible] رضی اللہ عنہ نے اسی کا ذکر کیا' حدیث پاک میں یہ بتایا کہ میں بھی اس میں شریک تھا۔

258- بَابُ الْإِخَاءِ

بھائی چارے کا بیان

568 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَّالزُّبَيْرِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخاۃ (بھائی چارہ) قائم فرمایا۔

569 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْأَنْصَارِ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش اور انصار صحابہ کے درمیان میرے اس گھر میں جو مدینہ منورہ میں ہے محالفت (معاہدہ) قائم فرمایا تھا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2294-6083' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2529' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 2926' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1239' مسند احمد رقم الحدیث: 12089' الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 1792' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 4023-4024

تشریح: قریش سے مراد مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے تھے اور انصار سے مراد وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو مدینہ منورہ ہی کے رہنے والے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے درمیان "مواخاۃ" (بھائی چارہ) قائم فرمایا اور اس بھائی چارے نے دنیا کی تاریخ میں وہ انمٹ نقوش چھوڑے جس کی مثال ونظیر ملنا ناممکن ہے اور یہ دو گروہ یوں مواخاۃ کے بندھن میں بندھے کہ اتنا بھائی بھارہ اپنے حقیقی بھائی چارہ میں بھی نہیں ملتا۔

259- بَابُ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ

اسلام میں (دورِ جاہلیت کا) کوئی معاہدہ نہیں اس کا بیان

570 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ كَانَ لَهُ حِلْفٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے [illegible] دادا سے روایت کرتے ہیں [illegible] کریم ﷺ فتح کے سال [illegible] آپ نے [illegible]

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1591-2274-2751' سنن النسائی رقم الحدیث: 2540-3456-3757' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 2388-2626-2627' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2372-2374-2381' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 4757-10750

تشریح: اسلام میں حلف نہیں' یہ دورِ جاہلیت میں ہوا کرتا تھا' یعنی کہ دورِ جاہلیت میں قبائل کے درمیان جو محالفت (باہمی معاہدے) ہوتی تھی' اس کا مقصد باہمی تعاون و ہمدردی کا جذبہ پیدا کرنا ہوتا تھا' سو مذہب اسلام نے آ کر اس چیز میں اس قدر قوت پیدا فرمادی کہ دورِ جاہلیت والے معاہدوں سے بڑھ کر اب اتحاد و تعاون اور یگانگت پیدا ہوگئی ہے' اب کسی معاہدہ (حلف) کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی۔

یا ان معاہدات سے وہ مراد ہیں جو کفر و شرک اور برائیوں پر مشتمل ہوتے ہیں' سو مذہب اسلام نے اس قسم کے معاہدہ کو ختم کر دیا کہ اب اس طرح کا کوئی معاہدہ نہیں ہوگا۔

260- بَابُ مَنِ اسْتَمْطَرَ فِي أَوَّلِ الْمَطَرِ

جو آدمی بارش شروع ہونے پر بارش مانگے' اس کا بیان

571 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَصَابَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ، فَحَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتَّى أَصَابَهُ الْمَطَرُ، قُلْنَا: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ ہم پر حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارش برسی' پس حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے کپڑے اتار دیئے حتیٰ کہ آپ (کے جسم) پر بارش پہنچنے لگی' ہم نے عرض کی: (یارسول اللہ!) آپ نے یہ کیوں کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ اس کا زمانہ اپنے رب کے قریب ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 898' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5100' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 26179' مسند احمد رقم الحدیث: 12365-13820' السنة لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 622' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 1850' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 3426

261- بَابُ إِنَّ الْغَنَمَ بَرَكَةٌ

بے شک بکریوں میں برکت ہے' اس کا بیان

572 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ خُثَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي

حضرت حمید بن مالک بن خثیم سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عقیق کے مقام پر بیٹھا ہوا تھا کہ اہل مدینہ منورہ کی

هُرَيْرَةَ بِأَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ، فَأَتَاهُ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَلَى دَوَابَّ، فَنَزَلُوا، قَالَ حُمَيْدٌ : فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : اِذْهَبْ إِلَى أُمِّي وَقُلْ لَهَا : إِنَّ ابْنَكِ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ وَيَقُولُ : أَطْعِمِينَا شَيْئًا، قَالَ : فَوَضَعَتْ ثَلَاثَةَ أَقْرَاصٍ مِّنْ شَعِيرٍ، وَشَيْئًا مِّنْ زَيْتٍ وَّمِلْحٍ فِي صَحْفَةٍ، فَوَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي، فَحَمَلْتُهَا إِلَيْهِمْ، فَلَمَّا وَضَعْتُهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، كَبَّرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَشْبَعَنَا مِنَ الْخُبْزِ بَعْدَ أَنْ لَمْ يَكُنْ طَعَامُنَا إِلَّا الْأَسْوَدَانِ: اَلتَّمْرُ وَالْمَاءُ، فَلَمْ يُصِبِ الْقَوْمُ مِنَ الطَّعَامِ شَيْئًا، فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ : يَا ابْنَ أَخِي، أَحْسِنْ إِلَى غَنَمِكَ، وَامْسَحِ الرُّغَامَ عَنْهَا، وَأَطِبْ مُرَاحَهَا، وَصَلِّ فِي نَاحِيَتِهَا، فَإِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكُ أَنْ يَّأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الثُّلَّةُ مِنَ الْغَنَمِ أَحَبَّ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ دَارِ مَرْوَانَ.

ایک جماعت اپنی سواریوں پر ان کے پاس آئی پس وہ اترے حضرت حمید نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری والدہ کے پاس جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ آپ کا بیٹا آپ کو سلام عرض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ ہمیں کچھ کھلائیں! کہا کہ انہوں نے تین ٹکیاں جو کی اور کچھ زیتون کا تیل اور نمک ایک پیالے میں ڈال کر میرے سر کے اوپر رکھ دیا' میں انہیں اُٹھا کر ان حضرات کے پاس آیا تو جب میں نے (ان چیزوں کو) ان کے سامنے رکھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھی اور کہا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں روٹی سے سیر کر دیا' بعد اس کے کہ ہمارا کھانا دو کالی چیزیں ہوتی تھیں: کھجور اور پانی۔ پس انہوں نے لوگوں کو اس کھانے سے کچھ بھی نہیں دیا تو جب وہ چلے گئے تو انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے اپنی بکریوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کرو اور ان کا گرد وغبار صاف کرو اور ان کے باڑے میں نماز پڑھ لو کیونکہ یہ جنتی جانور ہیں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ بکریاں اُس کے مالک کو مروان کے گھر سے زیادہ محبوب ہوں گی۔

سنن ابن ماجه رقم الحديث: 768' مصنف عبد الرزاق الصنعاني رقم الحديث: 1600' مصنف ابن ابي شيبة رقم الحديث: 3880-36057' مسند احمد رقم الحديث: 9825-10365-10611' [illegible] صحيح ابن خزيمة رقم الحديث: 795' مستخرج ابي عوانة رقم الحديث: 1194

---

573 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْأَزْرَقُ، عَنْ أَبِي [illegible] عُمَرَ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ [illegible] النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلشَّاةُ فِي الْبَيْتِ [illegible]

بَرَكَةٌ وَالشَّاتَانِ بَرَكَتَانِ، وَالثَّلَاثُ بَرَكَاتٌ۔

اصلاح المال رقم الحدیث: 180' الضعفاء الکبیر للعقیلی جلد 1 صفحہ 82

تشریح: بکریاں باعثِ برکت ہیں' اس سے ان کو پالنے اور رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے کہ ان سے یوں برکت آئے گی کہ ان کے دودھ اور بچوں سے فائدہ اُٹھاؤ گے۔

اور بکری کے جنتی جانور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہاں جنت میں وہاں کے ماحول کے مطابق بکریاں ہوں گی' جس طرح یہاں دنیا میں بکریوں سے فوائد و منافع حاصل ہوتے ہیں' وہاں بھی انسان ان سے فائدہ حاصل کرے گا' ان کے دودھ وغیرہ پی کر۔

262- بَابُ الْإِبِلُ عِزٌّ لِّاَهْلِهَا

اونٹ کا اپنے مالک کے لیے باعثِ عزت ہونے کا بیان

574 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَاْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ، الْفَدَّادِينَ اَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي اَهْلِ الْغَنَمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کفر کا سر مشرق میں ہے اور فخر اور تکبر گھوڑوں والوں اور اونٹوں والوں میں ہے' جو کاشتکاری کرنے والے اور دیہاتی لوگ ہوتے ہیں اور عاجزی بکریوں والوں میں ہوتی ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3301-3499' صحیح مسلم رقم الحدیث: 52' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19885-19888' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2625' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1080' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 32432' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 454

تشریح: گھوڑوں' اونٹوں کے باعثِ عزت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس کے پاس زیادہ تعداد میں گھوڑے' اونٹ ہوں وہ اپنے آپ کو مالدار اور معزز سمجھنے لگتا ہے اور یہ تکبر کا پیش خیمہ ہے' اسی کی ممانعت و مذمت کا بیان کیا گیا' وگرنہ اگر تکبر کا شائبہ نہ ہو تو پھر ان کی مذمت نہیں' جتنے مرضی تعداد میں ہوں۔

بکریوں والوں کو متواضع فرمایا' اس لیے کہ یہ لوگ خانہ بدوش اور بھولے بھالے ہوتے ہیں' جنگلوں میں اپنے ریوڑوں کے پیچھے ان کا تکبر و غرور اور مفاخرت و بڑائی سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا اور مسکینوں جیسی زندگی گزارتے ہیں۔

575 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: [illegible] عَنْ عِمَارَةَ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں کتوں اور بکریوں والوں پر تعجب کرتا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : عَجِبْتُ لِلْكِلَابِ وَالشَّاءِ، إِنَّ الشَّاءَ يُذْبَحُ مِنْهَا فِي السَّنَةِ كَذَا وَكَذَا، وَيُهْدَى كَذَا وَكَذَا، وَالْكَلْبُ تَضَعُ الْكَلْبَةُ الْوَاحِدَةُ كَذَا وَكَذَا وَالشَّاءُ أَكْثَرُ مِنْهَا۔

ہوں کہ بکریاں ہر سال اتنی اتنی ذبح ہوتی ہیں اور اتنی اتنی کی قربانی کی جاتی ہے اور ایک کتیا اتنے اتنے جنتی ہے اور بکریاں پھر بھی ان سے زیادہ ہیں۔

576 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هِنْدَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ : قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : يَا أَبَا ظَبْيَانَ، كَمْ عَطَاؤُكَ؟ قُلْتُ : أَلْفَانِ وَخَمْسُمِئَةٍ، قَالَ لَهُ: يَا أَبَا ظَبْيَانَ، اتَّخِذْ مِنَ الْحَرْثِ وَالسَّابِيَاءِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلِيَكُمْ غِلْمَةُ قُرَيْشٍ، لَا يُعَدُّ الْعَطَاءُ مَعَهُمْ مَالًا۔

حضرت ابوظبیان سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوظبیان! تیری تنخواہ کتنی ہے؟ تو میں نے کہا: اڑھائی ہزار! تو انہوں نے ان سے کہا: اے ابوظبیان! کھیت اور بچے دینے والے جانور لے لو اس سے پہلے کہ تم پر قریش کے لڑکے تمہارے حکمران بن جائیں' ان کے نزدیک تنخواہ شمار نہیں ہوتی۔

تشریح: مطلب یہ کہ جو تمہیں وظیفہ و اجرت ملے' اس سے کاروبار کرو' اپنے مالوں کو حلال طریقے سے بڑھاؤ' کاروبار کو وسعت دو تا کہ جب نااہل اور غلام لڑکے تمہاری والی و حکمران بنیں اور وہ تمہیں وظائف سے محروم کریں تو تم ہاتھ ملتے نہ رہ جاؤ' تمہارے پاس اپنے اسباب و ذرائع و آمدن موجود ہوں۔

577 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ حَزْنٍ يَقُولُ : تَفَاخَرَ أَهْلُ الْإِبِلِ وَأَصْحَابُ الشَّاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بُعِثَ مُوسٰى وَهُوَ رَاعِي غَنَمٍ، وَبُعِثَ دَاوُدُ وَهُوَ رَاعٍ، وَبُعِثْتُ أَنَا وَأَنَا أَرْعٰى غَنَمًا لِأَهْلِي بِأَجْيَادٍ۔

حضرت شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابواسحاق سے سنا' انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبدہ بن حزن کو فرماتے سنا کہ اونٹوں اور بکریوں والوں نے ایک دوسرے پر فخر کیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا گیا [illegible] نے بکریاں چرائیں' حضرت داؤد علیہ السلام [illegible] کیا تو انہوں نے بکریاں چرائیں [illegible] میں نے بھی [illegible]

مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1407' السنن الکبریٰ [illegible]
رقم الحدیث: 497' معرفۃ الصحابۃ لأبی نعیم رقم الحدیث: 179[illegible]

تشریح: انبیاء کرام علیہم السلام نے بکریاں چرائیں تا کہ [illegible]

راہنمائی وہدایت کی ذمہ داری ان کے سپرد ہو تو ان کی ضد اور ہٹ دھرمی کو برداشت کرتے ہوئے کمال و بردباری سے تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے سکیں' اور ان کی نافرمانیوں اور انکار کو برداشت کرنا آسان ہو جائے' مشکل نہ لگے اور دل برداشتگی پیدا نہ ہو۔ (ملخصاً مرقات شرح مشکوٰۃ)

263- بَابُ الْاَعْرَابِيَّةِ

دیہات میں رہائش رکھنے کا بیان

578 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اَلْكَبَائِرُ سَبْعٌ، اَوَّلُهُنَّ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَرَمْيُ الْمُحْصَنَاتِ، وَالْاَعْرَابِيَّةُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرمایا کہ سات کبیرہ گناہ ہیں' ان میں سے پہلا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' کسی جان کو قتل کرنا' پاک دامن عورتوں پر گناہ کی تہمت لگانا اور ہجرت کرنے کے بعد دیہاتی بننا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2766' صحیح مسلم رقم الحدیث: 89' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 2874' سنن النسائی رقم الحدیث: 3671' مسند اسحاق بن راهویه رقم الحدیث: 444' الجهاد لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 273' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 6465

تشریح: حدیث پاک میں سات کبائر کا ذکر کیا اور بیان صرف چار کیے۔ محدثین کرام نے اس کا جواب یہ دیا کہ ہوسکتا ہے کہ راوی نے انہی کا ذکر کیا ہو' یا پھر کاتب سے بقیہ تین چھوٹ گئے ہوں گے۔

264- بَابُ سَاكِنِ الْقُرٰى

دیہاتوں میں رہنے والے کا بیان

579 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنِیْ صَفْوَانُ قَالَ: سَمِعْتُ رَاشِدَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ثَوْبَانَ يَقُوْلُ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْكُنِ الْكُفُوْرَ، فَاِنَّ سَاكِنَ الْكُفُوْرِ كَسَاكِنِ الْقُبُوْرِ قَالَ اَحْمَدُ: اَلْكُفُوْرُ: اَلْقُرٰى۔

حضرت راشد بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: دیہاتوں میں نہ سکونت اختیار کرنا کیونکہ دیہاتوں میں سکونت کرنے والا قبرستانوں میں سکونت کرنے والے کی طرح ہے۔ احمد نے کہا کہ ''کفور'' کا مطلب دیہات ہے۔

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ: اَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنِیْ صَفْوَانُ قَالَ: سَمِعْتُ رَاشِدَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ثَوْبَانُ، لَا تَسْكُنِ الْكُفُوْرَ، فَاِنَّ سَاكِنَ

حضرت راشد بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ثوبان! دیہاتوں میں نہ سکونت کرنا کیونکہ دیہاتوں میں سکونت کرنے والا

الْكُفُوْرِ كَسَاكِنِ الْقُبُوْرِ۔ قبرستان میں سکونت کرنے والوں کی طرح ہے۔

مسند الشامیین للطبرانی رقم الحدیث: 986' شعب الایمان رقم الحدیث: 7112

تشریح: دیہاتی کو قبرستان میں رہنے والوں سے تشبیہ دی گئی' اس کی وجہ یہ محدثین کرام نے بیان کی کہ چونکہ دیہاتی لوگ آداب واخلاقیات سے ناواقف ہوتے ہیں' ان کے مزاج میں درشتی اور تندی پائی جاتی ہے' اس لیے دیہات میں رہنے کی ممانعت فرمائی' تاکہ دیہات میں رہ کر ان کے اخلاق ومزاج میں تندی اور سختی نہ آ جائے۔

265- بَابُ الْبَدْوُ اِلَى التِّلَاعِ

وادیوں میں چلے جانے کا بیان

580 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَدْوِ قُلْتُ: وَهَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُوْ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، كَانَ يَبْدُوْ اِلٰى هٰؤُلَاءِ التِّلَاعِ۔

حضرت مقدام بن شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دیہات کے متعلق سوال کیا' میں نے عرض کی: کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیہات میں جاتے تھے؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم گاؤں کی ان وادیوں کی طرف جایا کرتے تھے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2594' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 2478' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20213' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1598' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 3453-3454' مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: 25304-32951' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 1584

581 - حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ قَالَ: رَاَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَيْدٍ اِذَا رَكِبَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَضَعَ ثَوْبَهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ، وَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذَيْهِ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَفْعَلُ مِثْلَ هٰذَا۔

حضرت عمرو بن وہب سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت محمد بن عبداللہ بن اسید رضی اللہ عنہ کو دیکھا' جب وہ احرام کی حالت میں سوار ہوئے تو انہوں نے اپنے کندھوں سے کپڑا اُتار دیا اور اپنے رانوں پر رکھ لیا تو میں نے عرض کی: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت [illegible] کرتے دیکھا ہے۔

تشریح: معلوم ہوا کہ کبھی کبھار آبادی سے باہر جانا اور پہاڑی ٹیلوں پر جانا [illegible] میں غور وفکر اور عبرت حاصل کرنا ہو۔

266- بَابُ مَنْ اَحَبَّ كِتْمَانَ

السِّرِّ، وَاَنْ يُّجَالِسَ كُلَّ قَوْمٍ فَيَعْرِفَ اَخْلَاقَهُمْ

بیٹھنے کو بھی تا کہ ان کے اخلاق کی پہچان کرے' اس کا بیان

582 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَرَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَا جَالِسَيْنِ، فَجَآءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدٍ الْقَارِيُّ فَجَلَسَ اِلَيْهِمَا، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّا لَا نُحِبُّ مَنْ يَّرْفَعُ حَدِيْثَنَا، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: لَسْتُ اُجَالِسُ اُولٰئِكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ عُمَرُ: بَلٰى، فَجَالِسْ هٰذَا وَهٰذَا، وَلَا تَرْفَعْ حَدِيْثَنَا، ثُمَّ قَالَ لِلْاَنْصَارِيِّ: مَنْ تَرَى النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ يَكُوْنُ الْخَلِيْفَةَ بَعْدِيْ؟ فَعَدَّدَ الْاَنْصَارِيُّ رِجَالًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ، لَمْ يُسَمِّ عَلِيًّا، فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا لَهُمْ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ؟ فَوَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَاَحْرَاهُمْ، اِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ، اَنْ يُّقِيْمَهُمْ عَلٰى طَرِيْقَةٍ مِّنَ الْحَقِّ۔

حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبدالقاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور انصار میں سے ایک آدمی بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری آئے اور ان کے پاس بیٹھ گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس آدمی کو پسند نہیں کرتے جو ہماری بات کو آگے بیان کر دے' تو حضرت عبدالرحمٰن نے ان سے کہا: میں تو ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھتا بھی نہیں ہوں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! (لیکن) ان ان لوگوں کے ساتھ بیٹھا کرو اور ہماری بات کو آگے نہ بیان کیا کرو' پھر انصاری سے فرمایا: کون ہے جو لوگوں کو کہتے ہوئے سنتا ہے کہ وہ میرے بعد خلیفہ ہوگا؟ تو انصاری نے کچھ مہاجرین کے نام گن کے بتائے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو ابوالحسن کے بارے میں کیا ہے؟ اللہ کی قسم! وہ ان سب سے زیادہ حق دار (خلافت) ہیں' اگر وہ ان پر (خلیفہ) بنیں تو ان کو حق کے راستے پر کھڑا کریں گے۔

مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 9761

تشریح: جو کسی قوم کے ساتھ اٹھک بیٹھک رکھنا چاہے تو اسے اس قوم کی عادات و اخلاق پر نظر رکھنی چاہیے اور ان کے بھید معلوم و محفوظ کرنے چاہئیں تا کہ اپنے دینی و دنیوی معاملات پر درست سمت میں قائم رہے۔

267- بَابُ التُّؤَدَةِ فِي الْاُمُوْرِ

معاملات میں تحمل کا بیان

583 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، اَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہو گیا اور اس کا (وارث) ایک بیٹا اور ایک

وَتَرَكَ ابْنًا لَهُ وَمَوْلًى لَهُ، فَأَوْصٰى مَوْلَاهُ بِابْنِهٖ، فَلَمْ يَأْلُوْهُ حَتّٰى أَدْرَكَ وَزَوَّجَهُ، فَقَالَ لَهُ: جَهِّزْنِیْ أَطْلُبِ الْعِلْمَ، فَجَهَّزَهُ، فَأَتٰى عَالِمًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْطَلِقَ فَقُلْ لِیْ أُعَلِّمْكَ، فَقَالَ: حَضَرَ مِنِّیْ الْخُرُوْجُ فَعَلِّمْنِیْ، فَقَالَ: اِتَّقِ اللّٰهَ وَاصْبِرْ، وَلَا تَسْتَعْجِلْ. قَالَ الْحَسَنُ: فِیْ هٰذَا الْخَيْرُ كُلُّهُ، فَجَاءَ وَلَا يَكَادُ يَنْسَاهُنَّ، إِنَّمَا هُنَّ ثَلَاثٌ، فَلَمَّا جَاءَ أَهْلَهُ نَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ، فَلَمَّا نَزَلَ الدَّارَ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَائِمٍ مُتَرَاخٍ عَنِ الْمَرْأَةِ، وَإِذَا امْرَأَتُهُ نَائِمَةٌ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا أُرِيْدُ مَا أَنْتَظِرُ بِهٰذَا؟ فَرَجَعَ إِلٰى رَاحِلَتِهٖ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ السَّيْفَ قَالَ: اِتَّقِ اللّٰهَ وَاصْبِرْ، وَلَا تَسْتَعْجِلْ. فَرَجَعَ، فَلَمَّا قَامَ عَلٰى رَأْسِهٖ قَالَ: مَا أَنْتَظِرُ بِهٰذَا شَيْئًا، فَرَجَعَ إِلٰى رَاحِلَتِهٖ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ سَيْفَهُ ذَكَرَهُ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ عَلٰى رَأْسِهِ اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ، فَلَمَّا رَآهُ وَثَبَ إِلَيْهِ فَعَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ، وَسَاءَلَهُ قَالَ: مَا أَصَبْتَ بَعْدِیْ؟ قَالَ: أَصَبْتُ وَاللّٰهِ بَعْدَكَ خَيْرًا كَثِيْرًا، أَصَبْتُ وَاللّٰهِ بَعْدَكَ: أَنِّیْ مَشَيْتُ اللَّيْلَةَ بَيْنَ السَّيْفِ وَبَيْنَ رَأْسِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ، فَحَجَزَنِیْ مَا أَصَبْتُ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ قَتْلِكَ۔

غلام تھا' اس نے اپنے غلام کو اپنے بیٹے کے لیے وصیت کی تو اس (غلام) نے اس (بچے) کی تربیت کی حتیٰ کہ وہ بالغ ہو گیا اور اس کا نکاح کر دیا' پھر اس (لڑکے) نے اسے (غلام کو) کہا: میرے علم سیکھنے کے لیے سامان مہیا کریں' تو اس (غلام) نے اس کے لیے سامان تیار کر دیا' پس وہ ایک عالم کے پاس آیا اور اس سے سوال کیا تو اس (عالم) نے کہا: جب تو جانے کا ارادہ کرے تو مجھے بتانا میں تجھے تعلیم دوں گا' اس (لڑکے) نے کہا: میرا نکلنے کا وقت ہو گیا' مجھے کچھ سکھایئے! تو اس (عالم) نے کہا: اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور صبر کرنا اور جلد بازی نہ کرنا۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ اس میں مکمل بھلائی ہی بھلائی ہے' پس وہ (لڑکا) آیا اور ان کو نہ بھولا وہ تین ہی تھیں' تو جب وہ (لڑکا) اپنے گھر آیا' اپنی سواری سے اترا اور گھر میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک مرد سویا ہوا ہے' اس کی بیوی سے کچھ دور اور اس کی بیوی بھی سوئی ہوئی ہے' اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس معاملہ پر انتظار کا ارادہ نہیں رکھتا' پس وہ اپنی سواری کی طرف پلٹا تو جب اس نے ارادہ کیا کہ تلوار لے تو کہا: اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا اور جلد بازی نہ کرنا (یعنی یہ نصیحت اسے یاد آ گئی) تو وہ لوٹ آیا' جب اس کے سر پر آ کر کھڑا ہو گیا تو کہا: [illegible] انتظار کرنے کا ارادہ [illegible] جب تلوار لینے کا ارادہ [illegible]

(لڑکا) کہنے لگا: اللہ کی قسم! تیرے بعد میں نے بہت ہی زیادہ خیر و برکت پائی ہے اور آپ کے بعد میں نے یہ کچھ بھی پایا ہے کہ میں آپ کے سر اور اپنی تلوار کے درمیان تین دفعہ آ گیا' پس مجھے میرے علم نے تیرے قتل سے روک لیا۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاملات میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے' تحمل و بردباری سے اصل معاملہ کی تہہ تک پہنچ کر ہی فیصلہ کرنا چاہیے کہ آئندہ کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہیے' کیونکہ عجلت میں کیے گئے کئی کام بعد میں پریشانی اور تکلیف و اذیت کا باعث بنتے ہیں۔

268- بَابُ التُّؤَدَةِ فِي الْأُمُوْرِ

معاملات میں تحمل کا بیان

584 - حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ أَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ : قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِيْكَ لَخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ، قُلْتُ: وَمَا هُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ، قُلْتُ : قَدِيْمًا كَانَ أَوْ حَدِيْثًا؟ قَالَ : قَدِيْمًا، قُلْتُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَبَلَنِيْ عَلٰى خُلُقَيْنِ أَحَبَّهُمَا اللّٰهُ۔

حضرت اشج عبدالقیس سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: بے شک تجھ میں دو عادتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بہت پسند فرماتا ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ دونوں کون سی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تحمل اور حیاء' میں نے عرض کی: وہ پرانی ہیں یا نئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پرانی' میں نے عرض کی: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے میری جبلت (فطرت) میں ان دو عادتوں کو پیدا فرمایا جنہیں وہ پسند فرماتا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25342-32501' مسند احمد رقم الحدیث: 17828' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 1643' السنة لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 190' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 7699' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 6848' مکارم الاخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 315

585 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ هَاشِمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْ لَقِيَ الْوَفْدَ الَّذِيْنَ قَدِمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَبَا نَضْرَةَ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ہم سے اس وفد عبدالقیس کے لوگوں نے حدیث بیان کی جو حضور نبی کریم ﷺ کے پاس (مدینہ منورہ) آئے تھے اور حضرت قتادہ نے حضرت ابونضرہ کا بھی ذکر کیا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے'

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: اِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ۔

انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت اشج عبدالقیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک تم میں دو ایسی عادتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بہت پسند فرماتا ہے' وہ تحمل اور وقار ہے۔

سنن ابن ماجه رقم الحديث: 4187' الآداب للبيهقي رقم الحديث: 137' الأسماء والصفات للبيهقي رقم الحديث: 1045' السنن الكبرى للبيهقي رقم الحديث: 20273-20802' شعب الايمان رقم الحديث: 8052' دلائل النبوة للبيهقي جلد5صفحه326

586 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ اَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَشَجِّ اَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: اِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت اشج رضی اللہ عنہ کو جو اشج عبدالقیس ہیں کہ بے شک تم میں دو ایسی عادتیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے: تحمل مزاجی اور وقار۔

سنن ابن ماجه رقم الحديث: 4188' الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم رقم الحديث: 1642' مساوئ الأخلاق للخرائطي رقم الحديث: 332' مكارم الأخلاق للخرائطي رقم الحديث: 680' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 7204' المعجم الأوسط رقم الحديث: 2374-5256' المعجم الصغير للطبراني رقم الحديث: 792

587 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَيْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي هُودُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، سَمِعَ جَدَّهُ مَزِيدَةَ الْعَبْدِيَّ قَالَ: جَاءَ الْاَشَجُّ يَمْشِي حَتّٰى اَخَذَ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّ فِيكَ لَخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: جَبْلًا جُبِلْتُ عَلَيْهِ، اَوْ خُلُقًا مَعِي؟ قَالَ: لَا، بَلْ جَبْلًا جُبِلْتَ عَلَيْهِ، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلٰى مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ۔

حضرت ھود بن عبداللہ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دادا حضرت مزیدہ العبدی سے سنا' انہوں نے فرمایا کہ حضرت اشج رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے آئے حتیٰ کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کا ہاتھ مبارک پکڑا اور اس کو بوسہ دیا' حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: بے شک تم [illegible] اور [illegible] کی [illegible]

طور پر مجھ کو ان دو عادتوں پر پیدا فرمایا جسے اللہ اور اس کا رسول پسند فرماتے ہیں۔

الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم رقم الحديث: 1690' مسند أبي يعلى الموصلي رقم الحديث: 6850' المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحديث: 8243' المطالب العالية بزوائد المسانيد رقم الحديث: 4090' دلائل النبوة للبيهقي جلد5صفحه326' معرفة الصحابة لأبي نعيم رقم الحديث: 6319

تشریح: حضرت اشج قبیلہ عبدالقیس کے وفد کے ساتھ مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کی دو فطری خصلتوں تحمل و بردباری اور وقار کو رسول اللہ ﷺ نے پسند فرما کر ان کا بیان فرمایا کہ یہ دو خصلتیں رب ذوالجلال کو بھی پسند ہیں۔

ان دو خصلتوں کا اپنی اُمت کو بھی ذکر کر کے تعلیم دینا مقصد ہے' اللہ تعالیٰ سے ان کی عطا کی تمنا ہے۔

269- بَابُ الْبَغْيِ — بغاوت کا بیان

588 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَوْ اَنَّ جَبَلًا بَغٰى عَلٰى جَبَلٍ لَدُكَّ الْبَاغِيْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرمایا کہ اگر کوئی پہاڑ بھی کسی پہاڑ پر بغاوت کرتا ہے تو اس بغاوت کرنے والے پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیا جاتا ہے۔

الزهد لوكيع رقم الحديث: 427' حلية الأولياء وطبقات الأصفياء جلد 1 صفحه322' الزهد لهناد بن السرى جلد2صفحه643

تشریح: سرکشی کی مذمت کا بیان کیا گیا کہ جب پہاڑوں کی آپسی سرکشی کا یہ عالم ہے تو انسان جو سرکشی اور انانیت پر اتر آتے ہیں' ان کی سرکشی کا نتیجہ اور انجام کیا ہو سکتا ہے۔ تاریخ عالم گواہ ہے کہ سرکشی نے کتنی قومیں اور بستیاں اُجاڑ کے رکھ دیں اور کتنی تباہی کا باعث بنیں۔ اللہ تعالیٰ اس مذموم صفت سے پناہ عطا فرمائے۔

589 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِحْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ، فَقَالَتِ النَّارُ : يَدْخُلُنِي الْمُتَكَبِّرُوْنَ وَالْمُتَجَبِّرُوْنَ . وَقَالَتِ الْجَنَّةُ : لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا الضُّعَفَاءُ الْمَسَاكِيْنُ . فَقَالَ لِلنَّارِ : اَنْتِ عَذَابِيْ اَنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ شِئْتُ، وَقَالَ لِلْجَنَّةِ : اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت اور دوزخ کا آپس میں مکالمہ ہوا' دوزخ نے کہا: میرے اندر تکبر کرنے والے اور ظلم کرنے والے داخل ہوں گے اور جنت نے کہا: میرے اندر صرف کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے جس سے چاہوں گا انتقام لوں گا اور جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے تیرے

ذریعے میں جس پر چاہوں گا اپنی رحمت کروں گا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 4849' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2846' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1171' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 34140' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 121' مسند احمد رقم الحدیث: 7718' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2891' السنة لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 525

590 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَانِءٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَّا يُسْاَلُ عَنْهُمْ: رَجُلٌ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَعَصٰى اِمَامَهٗ فَمَاتَ عَاصِيًا، فَلَا تَسْاَلْ عَنْهُ، وَاَمَةٌ اَوْ عَبْدٌ اَبَقَ مِنْ سَيِّدِهٖ، وَامْرَاَةٌ غَابَ زَوْجُهَا، وَكَفَاهَا مَؤُوْنَةَ الدُّنْيَا فَتَبَرَّجَتْ وَتَمَرَّجَتْ بَعْدَهٗ. وَثَلَاثَةٌ لَّا يُسْاَلُ عَنْهُمْ: رَجُلٌ نَازَعَ اللّٰهَ رِدَائَهٗ، فَاِنَّ رِدَائَهُ الْكِبْرِيَاءُ، وَاِزَارَهٗ عِزَّهٗ، وَرَجُلٌ شَكَّ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ، وَالْقُنُوْطُ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ.

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمی وہ ہیں جن سے سوال نہیں کیا جائے گا' وہ آدمی جو جماعت سے الگ ہو جائے اور اپنے امام کی نافرمانی میں اس کو موت آئے تو اس سے سوال نہیں کیا جائے گا اور وہ لونڈی یا غلام جو اپنے مالک سے بھاگ جائے اور وہ عورت جس کا خاوند موجود نہ ہو اور اس کی ضروریات کی کفایت کا بندوبست کر گیا ہو تو وہ اس کی غیر حاضری میں بناؤ سنگھار کر کے نکلے' اور تین آدمی وہ ہیں جن کے بارے میں سوال نہیں ہوگا' وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ سے اس کی چادر کے متعلق جھگڑے' بے شک اس کی چادر کبریائی ہے اور اس کی ازار اس کی عزت ہے اور وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے حکم میں شک کرے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا۔

مسند احمد رقم الحدیث: 23943' السنة لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 900-1060' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 4559' التوحید لابن منده رقم الحدیث: 355' المستدرک علی الصحیحین للحاکم رقم الحدیث: 411' [illegible] رقم الحدیث: 7410

تشریح: تین آدمیوں کے متعلق جو فرمایا کہ ان سے نہ پوچھا جائے گا' اس کا مطلب [illegible]
قدر گناہ اور سرکشی میں مبتلا ہے اس سے گناہوں کی انتہائی قباحت کا اندازہ [illegible]

591 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ ذُنُوْبٍ يُؤَخِّرُ اللّٰهُ [illegible] مِنْهَا مَا شَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، اِلَّا الْبَغْيَ، وَعُقُوْقَ [illegible]

الْوَالِدَيْنِ، اَوْ قَطِيْعَةَ الرَّحِمِ، يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهَا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْمَوْتِ.

سوائے بغاوت کے اور والدین کی نافرمانی کے یا تعلق توڑنے کے' ان گناہوں کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ اس کی موت سے پہلے دنیا میں بھی جلدی فرما دیتا ہے (یعنی اس کو دنیا میں ہی سزا دے دی جاتی ہے)۔

الزهد والرقائق لابن المبارك والزهد رقم الحديث: 724

تشریح: والدین کی نافرمانی اور قطع رحمی کی مذمت معلوم ہوئی اور بطورِ عبرت ان کی سزا کا بیان بھی فرما دیا کہ کس قدر قبیح اور برے اعمال میں سے ہیں' تا کہ ان گھناؤنے جرموں سے بچا جائے اور ان عظیم رشتوں کی قدر کی جائے۔

592 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَذَّاءُ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: يُبْصِرُ اَحَدُكُمُ الْقَذَاةَ فِيْ عَيْنِ اَخِيْهِ، وَيَنْسَى الْجِذْلَ، اَوِ الْجِذْعَ، فِيْ عَيْنِ نَفْسِهِ.

حضرت یزید بن اصم سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ تم میں کوئی ایک شخص اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا دیکھ لیتا ہے اور اپنی آنکھ کے بالے یا شہتیر کو بھول جاتا ہے۔

قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ: اَلْجِذْلُ: اَلْخَشَبَةُ الْعَالِيَةُ الْكَبِيْرَةُ.

ابوعبید نے کہا کہ "الجذل" بڑی اور لمبی لکڑی کو کہتے ہیں۔

الزهد والرقائق لابن المبارك والزهد رقم الحديث: 212' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 5761' امثال الحديث لأبي الشيخ الأصبهاني رقم الحديث: 217' مسند الشهاب القضاعي رقم الحديث: 610' شعب الايمان رقم الحديث: 6337' الصمت لابن أبي الدنيا رقم الحديث: 194

تشریح: اس حدیث کا مفاد یہ ہے کہ اپنے عیوب ونقائص پر نظر رکھنی چاہیے' یہی تواضع وانکساری کا تقاضا ہے۔ جیسا کہ عقلاء کا قول ہے کہ

پڑی نظر جو اپنے عیبوں پہ ۔۔۔۔ تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

برخلاف اس کے کہ دوسروں کے عیوب کا متلاشی رہے اور اپنی فکر نہ کرے' یہ عجب پسندی اور تکبر ہے اور ایسی عادت کو اپنانے کی دین اسلام اجازت نہیں دیتا۔

593 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسْتَنِيْرُ بْنُ الْاَخْضَرِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَعْقِلٍ الْمُزَنِيِّ، فَاَمَاطَ اَذًى عَنِ الطَّرِيْقِ، فَرَاَيْتُ شَيْئًا

حضرت معاویہ بن قرہ کا بیان ہے کہ میں حضرت معقل مزنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ انہوں نے راستے میں سے تکلیف دہ چیز ہٹا دی تو میں نے بھی ایک چیز دیکھی تو میں نے بھی اس کو جلدی سے ہٹا دیا تو انہوں نے

فَبَادَرْتُهُ، فَقَالَ : مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ؟ قَالَ : رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ شَيْئًا فَصَنَعْتُهُ، قَالَ : اَحْسَنْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ اَمَاطَ اَذًى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ كُتِبَ لَهُ حَسَنَةٌ، وَمَنْ تُقُبِّلَتْ لَهُ حَسَنَةٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

فرمایا: اے بھتیجے! تجھے اس چیز پر کس نے ابھارا؟ میں نے ان سے کہا کہ میں نے آپ کو ایسا کرتے دیکھا تو میں نے بھی کر دیا' تو انہوں نے کہا: بہت اچھا! اے میرے بھتیجے! میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جو شخص مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاتا ہے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جس شخص کی نیکی قبول ہو جائے' وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

تشریح: راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا نیکی سمجھ کے' یہ مسلمان کے اعلیٰ اوصاف وکمالات میں سے ہے' یہ عمل تو اگرچہ قلیل ہے مگر اس پر ثواب واجر بے پناہ ہے' اور یہ بھی معلوم ہوا کہ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو چھوڑنا نہیں چاہیے۔

270- بَابُ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ

تحفہ قبول کرنے کا بیان

594 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا ضِمَامُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ : سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ وَرْدَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : تَهَادَوْا تَحَابُّوْا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپس میں تحائف کا تبادلہ کیا کرو' تم میں محبت بڑھے گی۔

مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 6138' الکنٰی والاسماء للدولابی رقم الحدیث: 842-1154' الآداب للبیہقی رقم الحدیث: 81' السنن الصغیر للبیہقی رقم الحدیث: 2230-11946' شعب الایمان رقم الحدیث: 8568

تشریح: ہدیہ: ہر وہ چیز جو آدمی کسی کو بغیر غرض کے خوش دلی سے دے' اسے ہدیہ کہتے ہیں۔ احادیث میں رسول پاک ﷺ نے اس کی بڑی ترغیب دی ہے اور اسے باہم محبت وموافقت کا ذریعہ قرار دیا ہے' اور آپ ﷺ کے عمل مبارک سے [illegible] ہے کہ آپ ہدایا روانہ بھی فرماتے تھے اور قبول بھی فرمایا کرتے تھے۔

595 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ : كَانَ اَنَسٌ يَقُوْلُ : يَا بَنِيَّ، تَبَاذَلُوْا بَيْنَكُمْ، فَاِنَّهُ اَوَدُّ لِمَا بَيْنَكُمْ۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] حضرت انس رضی اللہ عنہ [illegible]

الاشراف فی منازل الاشراف لابن ابی الدنیا رقم الحدیث: 165

271- بَابُ مَنْ لَمْ [illegible]

يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لَمَّا دَخَلَ الْبُغْضُ فِي النَّاسِ

(اس وقت) جب بغض لوگوں میں داخل ہو جائے

596 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً، فَعَوَّضَهُ، فَتَسَخَّطَهُ، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: يَهْدِي اَحَدُهُمْ فَاُعَوِّضُهُ بِقَدْرِ مَا عِنْدِي، ثُمَّ يَسْخَطُهُ وَايْمُ اللّٰهِ، لَا اَقْبَلُ بَعْدَ عَامِي هٰذَا مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ، اَوْ اَنْصَارِيٍّ، اَوْ ثَقَفِيٍّ، اَوْ دَوْسِيٍّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بنوفزارہ میں سے حضور نبی کریم ﷺ کو اونٹنی تحفہ میں پیش کی' آپ ﷺ نے (اس آدمی کو) اس کا بدلہ دیا تو وہ آدمی آپ ﷺ سے ناراض ہو گیا' میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا: ان میں سے ایک آدمی تحفہ دیتا ہے تو میں اس کو اس کا بدلہ اس قدر دیتا ہوں جو میرے پاس ہوتا ہے' پھر وہ ناراض ہو جاتا ہے' اللہ کی قسم! اس سال کے بعد میں عربوں میں سے سوائے قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کے تحفہ قبول نہیں کروں گا۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 3537' سنن النسائي رقم الحديث: 3759' مسند الحميدي رقم الحديث: 1082' مصنف ابن ابي شيبة رقم الحديث: 32498' مسند احمد رقم الحديث: 7363-7918' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم رقم الحديث: 1517' السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث: 6558' مسند ابي يعلى الموصلي رقم الحديث: 6579

تشریح: آپ ﷺ کا فرمان کہ میں صرف قرشی' انصاری اور ثقفی یا دوسی سے ہی ہدیہ قبول کروں گا کسی اور سے نہیں۔ محدثین کرام نے اس کا جواب یہ دیا کہ آپ ﷺ نے جو ان قبائل کا استثناء فرمایا' اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ لوگ تہہ دل سے بغیر غرض کے اور بدل میں ہدیہ ملنے کی آرزو کے ہدایا پیش خدمت کرتے تھے۔ اور ہدیہ کی تعریف یہی ہے کہ ہدیہ بطیب نفس بغیر غرض کے ہونا چاہیے اور اگر مقصد بدل ملنے کا ہو یا بطیب خاطر نہ ہو تو ہدیہ لینے سے انکار کیا جا سکتا ہے۔

272- بَابُ الْحَيَاءِ

حیاء داری کا بیان

597 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ: اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

حضرت ابومسعود عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک لوگوں نے نبوت کے کلام میں سے جو پایا اس میں سے یہ بھی ہے کہ جب تو بے حیاء ہو جائے تو پھر جو چاہے کر۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3483-6120' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4797' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 4183' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20149' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 655' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 819' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 25348

تشریح: شریعت کی نظر میں جو بھی چیز بُری ہو اس سے نفس کا انقباض حیاء کہلاتا ہے۔ "اذا لم تستحی فاصنع ما شئت" کو کلامِ نبوت سے فرمایا' اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ انبیاء و سابقین کا مقولہ ہے جو قرناً بعد قرنٍ منقول ہوتا چلا آیا اور آپ ﷺ کے زمانۂ اقدس میں بھی یہی رائج تھا' آپ ﷺ نے اس کی تصحیح فرمائی کہ یہ انبیاء سابقین کا کلام ہے' لوگوں کا کلام نہیں۔

598 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ، اَوْ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ، شُعْبَةً، اَفْضَلُهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ساٹھ یا ستر سے زیادہ شعبے ہیں' ان میں سب سے افضل لا الٰہ الا اللہ (کہنا) ہے اور ادنیٰ ترین راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ہے اور حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ (حصہ) ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 9' صحیح مسلم رقم الحدیث: 35' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4676' سنن النسائی رقم الحدیث: 5004-5005-5006' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 57' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20105' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2524' الأدب لابن أبی شیبۃ رقم الحدیث: 108

تشریح: یہ جو فرمایا کہ ایمان کے ستر شعبے ہیں۔ محدثین کرام نے ان کی شرح میں فرمایا کہ اس سے کثرت اور مبالغہ مراد ہے کیونکہ اہل عرب کثرت کے لیے اس عدد کا اپنے عرف میں عام استعمال کرتے تھے۔ لہٰذا مراد یہ ہوگی کہ ایمان کے بہت زیادہ یا کئی شعبہ جات ہیں۔

ایمان کا پہلا شعبہ لا الٰہ الا اللہ یعنی توحید کا اقرار قرار دیا اور آخری راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا [illegible] جن بھی اخلاق و اعمال اور اُمورِ خیر کا تصور آ سکتا ہے' وہ سب کے سب شعبہ جات ایمان [illegible] حقوق العباد سب شامل ہیں۔

599 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ [illegible] اَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ [illegible] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا [illegible]

وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ.

شرمیلے تھے جو اپنے پردے میں ہو اور آپ ﷺ جب کسی شے کو ناپسند فرماتے تو ہمیں آپ کے چہرۂ مبارک سے اس کی پہچان ہو جاتی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مِثْلَهُ.

حضرت محمد بن بشار نے کہا کہ ہم سے یحییٰ نے اور ابن مہدی نے دونوں نے حدیث بیان کی' ان سے شعبہ نے از حضرت قتادہ' ان سے حضرت عبداللہ بن ابی عتبہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے غلام نے از حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اسی کی مثل روایت بیان کی ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3562-6102-6119' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2320' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 4180' الزهد والرقائق لابن المبارك والزهد رقم الحدیث: 676' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2336' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 994' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25346

تشریح: حیاء کا معنیٰ ہے: کسی کام پر ملامت یا مذمت کے خوف سے اس کو ترک کر دینا اور اگر کوئی اس کام کو کرتے ہوئے دیکھ لے تو چہرہ پر ندامت کی کیفیت کا طاری ہونا۔

حضور آقا کریم ﷺ کے کنواری لڑکی سے زیادہ حیاء دار ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ ﷺ ہمیشہ ایسے کاموں سے مجتنب اور دور رہتے تھے جن کاموں میں ملامت اور طعن کا خدشہ ہوتا تھا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ غُنْدَرٌ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ: مَوْلَى أَنَسٍ.

ابوعبداللہ (امام بخاری) نے کہا کہ غندر اور ابن ابی عدی (دونوں) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں۔

600 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ، حَدَّثَاهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِ عَائِشَةَ لَابِسًا مِرْطَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ. قَالَ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ مجھے حضرت یحییٰ بن سعید بن عاص نے بتایا کہ ان کو حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عثمان اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی اور آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر میں حضرت عائشہ کے بستر پر لیٹے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر کو اجازت دی اور آپ ﷺ اپنی اسی حالت پر رہے' تو انہوں (حضرت

عُثْمَانُ : ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ : اِجْمَعِيْ اِلَيْكِ ثِيَابَكِ، قَالَ : فَقَضَيْتُ اِلَيْهِ حَاجَتِيْ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، قَالَ : فَقَالَتْ عَائِشَةُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ اَرَكَ فَزِعْتَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ، وَاَنَا عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ، اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ۔

ابوبکر) نے آپ سے اپنی ضرورت پوری کی' پھر لوٹ گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی' اسی طرح' تو انہوں نے بھی اپنی ضرورت پوری کی' پھر چلے گئے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ سے فرمایا: اپنے کپڑوں کو سمیٹ لے' انہوں نے کہا کہ پس میں نے اپنی ضرورت پوری کی' پھر میں لوٹ گیا' فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے لیے وہ اہتمام کرتے نہیں دیکھا جو اہتمام آپ نے حضرت عثمان کے لیے کیا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک عثمان حیاء دار شخص ہیں اور میں نے یہ خوف محسوس کیا کہ اگر میں نے ان کو اسی حالت میں اجازت دے دی تو وہ اپنی ضرورت تک نہیں پہنچ سکیں گے (یعنی مجھے اپنی ضرورت نہیں بتا پائیں گے اور واپس چلے جائیں گے)۔

السنة لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 1287' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 4818' السنن الکبری للبیہقی [illegible]

الحدیث:3243

تشریح: حدیث پاک میں جو مذکور ہے کہ آقا کریم ﷺ نے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو وہاں پنڈلی [illegible] حالت میں اندر بلالیا' اس سے بعض حضرات نے یہ استدلال کیا کہ ران میں چونکہ [illegible] ان حضرات کا یہ استدلال درست نہیں کیونکہ دوسری روایات میں یہ تصریح موجود ہے [illegible] ڈھانپے ہوتے تھے صرف آپ کے جسم کے اوپر کرتا یا چادر نہیں تھی [illegible] اور یہ بھی ہرگز مراد نہیں کہ حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے [illegible] فرماتے تھے آپ نے ان حضرات کے لیے [illegible] اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ [illegible] شرمساری کی رعایت فرمائی کیونکہ ان [illegible]

601 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس چیز میں حیاء داری ہوتی ہے اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز میں بے حیائی ہوتی ہے اسے بدصورت بنا دیتی ہے۔

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 4185' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20145' مسند احمد رقم الحدیث: 12689' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 551' مکارم الأخلاق للطبرانی رقم الحدیث: 25' مسند الشهاب القضاعی رقم الحدیث: 793' شعب الایمان جلد 10 صفحہ 164

تشریح: یعنی اگر بے حیائی اور حیاء وشرم انسان کے علاوہ اور مخلوق میں بھی ہوں تو اسے بھی بے حیائی خراب کر دے اور حیاء اچھا کر دے تو انسان کا کیا پوچھنا! حیاء ایمان کی زینت اور انسانیت کا زیور ہے اور بے حیائی انسانیت کے دامن پر بدنما دھبہ ہے۔ (مراۃ المناجیح جلد ۶ صفحہ ۳۲۶ مطبوعہ قادری پبلشرز لاہور)

602 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا تھا' آپ ﷺ نے (اس سے) فرمایا: اسے چھوڑ دے کیونکہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يُعَاتِبُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، كَأَنَّهُ يَقُولُ: أَضَرَّ بِكَ، فَقَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء پر کوس رہا تھا گویا کہ وہ یہ کہہ رہا تھا: میں تجھے ضرور ماروں گا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دے کیونکہ حیاء ایمان سے ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 24-6118' صحیح مسلم رقم الحدیث: 36' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4795' سنن النسائی رقم الحدیث: 5033' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 58' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20146' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 638' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2872-2873

[illegible] مسلم حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب زید مجدہٗ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ زیر بحث [illegible] اپنے بھائی کو مطلقاً حیاء کرنے سے منع کر رہا تھا' حالانکہ جائز اور مشروع کاموں کو حیاء کی وجہ سے ترک کرنا

مذموم ہے لیکن حرام اور مکروہ کاموں کو حیاء کی وجہ سے ترک کرنا محمود و مستحسن ہے اس لیے اس شخص کا اپنے بھائی کو [illegible] حیاء کرنے سے منع کرنا صحیح نہ تھا' اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو کیونکہ حیاء بھی اُمورِ ایمان میں سے ہے۔

(نعمۃ الباری شرح صحیح البخاری جلد ا صفحہ ۲۱۴' مطبوعہ فرید بک سٹال' لاہور)

603 - حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ قَالَ : حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ، عَنْ عَطَاءٍ وَّسُلَيْمَانَ ابْنَيْ يَسَارٍ، وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِيْ، كَاشِفًا عَنْ فَخِذِهٖ اَوْ سَاقَيْهِ، فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاَذِنَ لَهٗ كَذٰلِكَ، فَتَحَدَّثَ . ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاَذِنَ لَهٗ كَذٰلِكَ، ثُمَّ تَحَدَّثَ . ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ، قَالَ مُحَمَّدٌ : وَلَا اَقُوْلُ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ، فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهَشَّ وَلَمْ تُبَالِهٖ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهَشَّ وَلَمْ تُبَالِهٖ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ؟ قَالَ : اَلَا اَسْتَحِيْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟۔

حضرت عطاء اور حضرت سلیمان دونوں حضرت یسار کے بیٹے اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ میرے گھر میں اپنی ران یا پنڈلیاں ننگے کیے بیٹھے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی' آپ ﷺ نے ان کو اسی حال میں اجازت دی' پس انہوں نے آپ سے بات کی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اپنی اسی حالت میں ان کو اجازت دی' پھر انہوں نے آپ سے بات کی' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو حضور نبی کریم ﷺ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے۔ حضرت محمد نے فرمایا: میں نہیں کہتا کہ یہ (سب) ایک دن میں ہوا' پس وہ داخل ہوئے اور آپ سے بات کی جب وہ نکل گئے (حضرت عائشہ) کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر آپ کے پاس آئے آپ ہلے نہیں اور نہ ہی کوئی پروا کی [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

بھی پھر [illegible]

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2401-2402 [illegible]

الحدیث: 1018-1140-1769 [illegible]

الحديث:514' مسند ابي يعلى الموصلي رقم الحديث:4437-4815-6947

تشریح: اس کی تشریح' حدیث:600 کے تحت گزر چکی ہے۔

273- بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ

604 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ : اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ كُلُّهُ لِلّٰهِ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ، وَاِذَا اَمْسٰى قَالَ : اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلّٰهِ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ۔

صبح کے وقت آدمی کیا کہے؟ اس کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب صبح کرتے تو یہ کہتے: ''اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ كُلُّهُ لِلّٰهِ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ، وَاِذَا اَمْسٰى قَالَ : اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلّٰهِ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ''، ''ہم نے اور سب کائنات نے اللہ تعالیٰ کے لیے صبح کی اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں' اس کا کوئی شریک نہیں' اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی کی طرف ہم نے زندہ ہو کر جانا ہے اور جب شام کرتے تو کہتے: ہم نے اور سب کائنات نے اللہ تعالیٰ کے لیے شام کی اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں' اس کا کوئی شریک نہیں' اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی طرف لوٹ کے جانا ہے''۔

عمل اليوم والليلة لابن السني رقم الحديث:82

274- بَابُ مَنْ دَعَا فِیْ غَيْرِهٖ مِنَ الدُّعَاءِ

605 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا [illegible]ـدَةُ قَالَ : اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الْكَرِيْمَ ابْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ

جو آدمی اپنی دعا میں کسی کے لیے دعا کرے' اس کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک کریم' کریم کے بیٹے وہ بھی کریم کے بیٹے' وہ بھی کریم کے بیٹے' حضرت یوسف ابن حضرت یعقوب بن حضرت اسحاق بن حضرت ابراہیم رحمٰن تبارک وتعالیٰ کے خلیل علیہم

اِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمٰنِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ، ثُمَّ جَاءَنِي الدَّاعِي لَاَجَبْتُ، اِذْ جَاءَهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ : (ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ) ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوطٍ، اِنْ كَانَ لَيَاْوِیْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ، اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ: (لَوْ اَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً اَوْ آوِي اِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ) ، فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهُ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا فِي ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ : اَلثَّرْوَةُ : اَلْكَثْرَةُ وَالْمَنَعَةُ۔

السلام ہیں' (حضرت ابوہریرہ) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں قید خانہ میں ہوتا جتنا کہ حضرت یوسف علیہ السلام قید میں رہے پھر بلانے والا آتا تو میں جواب دیتا (یعنی ان کے ساتھ جاتا) جب ان کے پاس قاصد آیا تو انہوں (حضرت یوسف علیہ السلام) نے فرمایا: ''واپس اپنے بادشاہ کے پاس جا اور اس سے ان عورتوں کے متعلق پوچھ جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ دیئے تھے'' اور اللہ تعالیٰ کی حضرت لوط علیہ السلام پر رحمت ہو جب کہ وہ ایک طاقتور گروہ کی طرف پناہ لینے پر مجبور ہو گئے تھے' جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: ''کاش کہ مجھے تمہارے مقابل آنے کی طاقت ہوتی یا میں ایک مضبوط گروہ کی طرف پناہ لیتا''۔ پس ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ کہ ان کی قوم طاقت ور ہوتی۔ محمد نے کہا: ''الثروة'' کا معنی ہے: زیادہ ہونا' اور طاقت ور ہونا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3372-3375-3387' صحیح مسلم رقم الحدیث: 151' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 4026' مسند احمد رقم الحدیث: 8279' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10984-11189-11190' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 5932' مستخرج ابی عوانة رقم الحدیث: 230-232

تشریح: عنوانِ حدیث ہے: ''دوسروں کو اپنی دعا میں یاد کرنا'' یہ اس باب کے تحت حدیث پاک کا حصہ ہے [illegible] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عنوان بنایا۔

حدیث پاک میں آقا کریم ﷺ نے حضرت یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی [illegible] السلام کے حق میں دعا فرمائی۔ یہ تعلیم اُمت کے لیے ہے کہ [illegible] بعد کیا کرو اور یہ کہ انہیں دعا دینا سنت ہے۔

حدیث پاک میں حضرت یوسف علیہ السلام کے [illegible] نے اسے واپس بھیج دیا اور فرمایا کہ [illegible] دریافت کرلو۔

تفسیر مظہری میں اس آیت کے تحت تفسیر میں مذکور ہے کہ ''جہاں تک ممکن ہو سکے آدمی کو اپنے اوپر لگی تہمت کو دفع کرنے کی کوشش وتدبیر کرنی چاہیے' بالخصوص قوم کے امام وپیشوا کے لیے انتہائی ضروری ہے''۔ (تفسیر مظہری جلد۲)

275- بَابُ النَّاخِلَةِ مِنَ الدُّعَاءِ

خلوصِ دل سے دعا کرنے کا بیان

606 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ الرَّبِيعُ يَأْتِي عَلْقَمَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِذَا لَمْ أَكُنْ ثَمَّةَ أَرْسَلُوا إِلَيَّ، فَجَاءَ مَرَّةً وَلَسْتُ ثَمَّةَ، فَلَقِيَنِي عَلْقَمَةُ وَقَالَ لِي: أَلَمْ تَرَ مَا جَاءَ بِهِ الرَّبِيعُ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَ أَكْثَرَ مَا يَدْعُو النَّاسَ، وَمَا أَقَلَّ إِجَابَتَهُمْ؟ وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ إِلَّا النَّاخِلَةَ مِنَ الدُّعَاءِ، قُلْتُ: أَوَ لَيْسَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَمَا قَالَ؟ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا يَسْمَعُ اللّٰهُ مِنْ مُسْمِعٍ، وَلَا مُرَاءٍ، وَلَا لَاعِبٍ، إِلَّا دَاعٍ دَعَا يَثْبُتُ مِنْ قَلْبِهِ، قَالَ: فَذَكَرَ عَلْقَمَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع جمعہ کے روز حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تھے جب میں وہاں موجود نہ ہوتا تو میری طرف پیغام بھیجتے' ایک دفعہ وہ آئے اور میں موجود نہیں تھا تو مجھ سے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ ملے اور مجھ سے فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ حضرت ربیع کیا لے کر آئے ہیں؟ فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ لوگ کثرت سے دعا کرتے ہیں اور ان میں سے بہت کم لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ بے شک اللہ عزوجل وہی دعا قبول فرماتا ہے جو اخلاص کے ساتھ کی جاتی ہے' میں نے کہا: کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح نہیں فرمایا تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ کہا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی شہرت چاہنے والے' ریاکاری کرنے والے اور کھیل میں مشغول اور بے توجہی سے دعا کرنے والے کی دعا کو قبول نہیں فرماتا سوائے اس دعا کے جو دل کے یقین کے ساتھ مانگی جائے' کہا: کیا حضرت علقمہ نے اس کا ذکر کیا؟ تو انہوں نے کہا: ہاں!

الزهد لوكيع رقم الحديث:305' الزهد لأحمد بن حنبل رقم الحديث:872' الزهد لهناد بن السرى جلد2صفحه442

تشریح: قبولیت دعا کے لیے خلوص کا ہونا شرط ہے' اگر دعا میں خلوصِ دل ونیت اور یقین کامل کا دخل نہیں تو وہ دعا درجۂ قبولیت پا نہیں ہو سکتی۔ دعاؤں کے قبول نہ ہونے کی وجہ بے یقینی اور خلوصِ نیت ودل کے ساتھ دعا نہ مانگنا ہے۔ حدیث پاک کا مفاد یہی ہے کہ خلوصِ دل اور یقین کامل کے ساتھ دعا مانگی جائے اور جلد بازی نہ کی جائے' دعا میں دیر سویر ہو جاتی ہے لیکن قبول ضروری ہوتی ہے۔

276- بَابُ لِيَعْزِمِ الدُّعَاءَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا مُكْرِهَ لَهُ

پختہ یقین کے ساتھ دعا مانگے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں

607 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُوْلُ: اِنْ شِئْتَ، وَلْيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ، وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَعْظُمُ عَلَيْهِ شَیْءٌ اَعْطَاهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو وہ یہ نہ کہے: (اے میرے رب!) اگر تو چاہے تو' اس کو چاہیے کہ پکے یقین کے ساتھ دعا مانگے اور اپنی رغبت کو بڑھائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے وہ چیز (جس کا آدمی سوال کر رہا ہے) بڑی نہیں ہوتی جو وہ اسے عطا فرماوے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6339' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2679' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 1483' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3854' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19641' أحادیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: 255' مسند الحمیدی رقم الحدیث:993

608 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِى الدُّعَاءِ، وَلَا يَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِىْ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو وہ پکے یقین کے ساتھ دعا مانگے اور یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث:6338' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2678' مسند احمد رقم الحدیث: 11980' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث:10345' مسند الشامیین للطبرانی رقم الحدیث:2327

تشریح: ان حدیث پاک میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ دعا یقین کامل اور مضبوط ارادے سے مانگنی چاہیے [illegible] ساتھ مانگنی چاہیے اور بارگاہِ الٰہی میں الحاح وزاری کے ساتھ مؤدبانہ التجا کرنی چاہیے [illegible] تیرے قبضہ وقدرت واختیار میں ہے" تو جو چاہتا ہے کرتا ہے [illegible] فرما" یہ ایک طرح سے اس کی عطاء میں شک ووہم کرنا ہے [illegible] کروں گا"۔ سو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی کیسے [illegible] پر زبردستی کرنے اور اسے مجبور کرنے والا بھی کوئی نہیں کہ [illegible]

کلام ہے کہ اگر تو چاہے تو عطا کر۔

277- بَابُ رَفْعِ الْاَیْدِیْ فِی الدُّعَآءِ

دعا میں دونوں ہاتھوں کو بلند کرنے کا بیان

609 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ، عَنْ اَبِیْ نُعَیْمٍ وَّهُوَ وَهْبٌ قَالَ: رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ الزُّبَیْرِ یَدْعُوَانِ، یُدِیْرَانِ بِالرَّاحَتَیْنِ عَلَی الْوَجْهِ۔

حضرت ابونعیم سے روایت ہے اور یہ وہب ہیں' انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہم کو دعا کرتے دیکھا' وہ دونوں اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو اپنے چہرے پر پھیرا کرتے تھے۔

610 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَعَمَ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا، اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ رَافِعًا یَدَیْهِ یَقُوْلُ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَلَا تُعَاقِبْنِیْ، اَیُّمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُهُ اَوْ شَتَمْتُهُ فَلَا تُعَاقِبْنِیْ فِیْهِ۔

حضرت عکرمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' ان کا گمان ہے کہ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے ہاتھوں کو اُٹھائے ہوئے دعا کرتے دیکھا ہے' آپ کہہ رہے تھے: (اے اللہ!) بے شک میں بھی ایک بشر ہوں' تو مجھ سے باز پرس نہ فرما اور مؤمنوں میں سے جس کو میں نے دُکھ دیا ہو یا اسے بُرا بھلا کہا ہو تو مجھ سے (اس بارے) باز پرس نہ فرمانا۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2600' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 3248' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 29553' مسند اسحاق بن راهویه رقم الحدیث: 793-1125-1204' مسند احمد رقم الحدیث: 25016' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 4606' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 6001-6002

تشریح: حدیث پاک میں مذکور سبق تعلیم اُمت کے لیے ہے اور ان حضرات کے حق میں دعا ہے جنہیں کوئی ستائے یا تکلیف و اذیت ہے گویا یہ ایک طرح کی تلافی جرم ہے۔

611 - حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَدِمَ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِیُّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَاَبَتْ، فَادْعُ اللّٰهَ عَلَیْهَا، فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ، فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهُ یَدْعُوْ عَلَیْهِمْ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ' رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بے شک قبیلۂ دوس نافرمان ہو گیا اور اس نے انکار کر دیا ہے' آپ اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعا فرمائیں! تو رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخِ انور کیا اور اپنے ہاتھوں کو بلند کیا تو لوگوں نے گمان کیا

وَائْتِ بِهِمْ.

کہ آپ ﷺ ان کے خلاف دعا فرمائیں گے آپ ﷺ نے کہا: اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور ان کو میرے پاس لے آ!

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2937-4392-6397' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2524' احادیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: 159' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1081' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 135' فضائل الصحابۃ لأحمد بن حنبل رقم الحدیث: 1671-1672

تشریح: شارح بخاری علامہ غلام رسول سعیدی صاحب اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ علامہ کرمانی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت طفیل بن عمرو اور ان کے ساتھیوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ درخواست کی تھی کہ ان کی قوم جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہی ہے' آپ ان کے خلاف بربادی کی دعا فرمائیں! لیکن آقا کریم ﷺ نے ان کی ہدایت کے لیے دعا فرمائی اور یہ آپ ﷺ کا خلق عظیم ہے اور تمام جہانوں پر آپ کی رحمت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں' اس کے باوجود آپ یہ چاہتے تھے کہ لوگ اسلام میں داخل ہوں' لہٰذا آپ اس وقت تک ان کے خلاف دعائے ضرر نہیں کرتے تھے جب تک آپ کو یہ توقع ہوتی تھی کہ وہ اسلام قبول کر لیں گے بلکہ آپ ان کے لیے ہدایت کی دعا کرتے تھے' جن کے متعلق آپ کو یہ توقع ہوتی تھی کہ وہ اسلام لے آئیں گے اور جن کے متعلق آپ کو یہ توقع نہیں ہوتی تھی بلکہ ان سے مسلمانوں کو ضرر پہنچنے کا خطرہ ہوتا تھا ان کے خلاف آپ دعاءِ ضرر کرتے تھے جیسے کہ آپ نے قریش کے خلاف دعا ضرر کی تھی۔ (نعمۃ الباری شرح صحیح بخاری جلد ۵ صفحہ ۸۱۵' مطبوعہ فرید بک سٹال' لاہور)

612 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ عَامًا، فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَحَطَ الْمَطَرُ، وَأَجْدَبَتِ الْأَرْضُ، وَهَلَكَ الْمَالُ. فَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَمَا يُرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابَةٍ، فَمَدَّ [illegible] يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ يَسْتَسْقِي اللَّهَ [illegible] صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتَّى أَهَمَّ الشَّابَّ [illegible] الرُّجُوعَ إِلَى أَهْلِهِ، فَدَامَتْ [illegible] الْجُمُعَةُ الَّتِي تَلِيهَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ [illegible] الْبُيُوتُ، وَاحْتُبِسَ الرُّكْبَانُ [illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک سال بارش رک گئی تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی جمعہ کے دن حضور نبی کریم [illegible] اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! [illegible] خشک ہو گئی [illegible]

ابْنِ آدَمَ وَقَالَ بِيَدِهِ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا، فَتَكَشَّطَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ.

برستی رہی' جب اگلا جمعہ آیا تو اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! گھر گر گئے اور سوار روک دیئے گئے تو ابن آدم کی پریشانی پر آپ ﷺ مسکرا پڑے اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا: اے اللہ! ہمارے آس پاس (بارش برسا!) ہمارے اوپر نہیں۔ پس مدینہ منورہ سے بادل دور ہو گئے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 932-933-1013' صحیح مسلم رقم الحدیث: 895-897' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 1170' سنن النسائی رقم الحدیث: 1504-1513-1515' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 1180' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2160' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 4910-4911

تشریح: دعا میں ہاتھ اُٹھانا آدابِ دعا میں سے ہے اور اس کی تعلیم دی گئی ہے کہ اس میں کامل حاجت مندی کا اظہار ہے تاکہ باطنی طور پر جو دعا مانگی جا رہی ہے' ظاہری اعضاء سے بھی اس کی موافقت ہو جائے۔ اور حدیث پاک میں جو یہ مذکور ہے کہ آپ ﷺ اس قدر ہاتھ بلند فرماتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی' ایسا آپ تب کرتے تھے جب دعا میں بہت زیادہ مبالغہ مقصود ہوتا تھا' مثلاً نمازِ استسقاء کے موقع پر اور سخت آزمائشوں کے وقت۔

613 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا، أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَلَا تُعَاقِبْنِي، أَيُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ فَلَا تُعَاقِبْنِي فِيهِ.

حضرت عکرمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے دونوں مبارک ہاتھوں کو اُٹھا کر دعا مانگتے ہوئے دیکھا' آپ کہہ رہے تھے: اے اللہ! بے شک میں بھی ایک بشر ہوں' مؤمنوں میں سے جس کو میں نے تکلیف دی ہو یا بُرا بھلا کہا ہو اس پر تو میری باز پرس نہ فرمانا۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2600' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 3248' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 29553' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 793-1125-1204' مسند احمد رقم الحدیث: 24016' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 4606

تشریح: [illegible] تعلیم اُمت کے لیے فرمایا' یا پھر بارگاہِ الٰہی میں آپ ﷺ کا اظہارِ تواضع وانکساری ہے۔

614 - حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ لَكَ فِيْ حِصْنٍ وَّمَنَعَةٍ، حِصْنِ دَوْسٍ؟ قَالَ : فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِمَا ذَخَرَ اللّٰهُ لِلْاَنْصَارِ، فَهَاجَرَ الطُّفَيْلُ، وَهَاجَرَ مَعَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ، فَمَرِضَ الرَّجُلُ فَضَجِرَ اَوْ كَلِمَةٌ شَبِيْهَةٌ بِهَا، فَحَبَا اِلٰى قَرْنٍ، فَاَخَذَ مِشْقَصًا فَقَطَعَ وَدَجَيْهِ فَمَاتَ، فَرَاٰهُ الطُّفَيْلُ فِي الْمَنَامِ قَالَ : مَا فُعِلَ بِكَ؟ قَالَ : غُفِرَ لِيْ بِهِجْرَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا شَاْنُ يَدَيْكَ؟ قَالَ : فَقِيْلَ: اِنَّا لَا نُصْلِحُ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَ مِنْ يَّدَيْكَ، قَالَ : فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: کیا آپ کو قبیلۂ دوس کے قلعہ میں رہنے کی حاجت ہے؟ کہنے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انکار فرما دیا اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے انصار صحابہ کے لیے (آپ کی رہائش کا بندوبست) ذخیرہ کر دیا تھا' تو حضرت طفیل نے ہجرت کی اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے ایک آدمی نے بھی ہجرت کی تو وہ آدمی بیمار ہو گیا اور تنگ دل ہو گیا یا اسی کی مثل کوئی بات کہی' پس وہ ترکش کے قریب ہو گیا اور اس نے ایک تیر اس سے لیا اور اپنی دو رگوں کو کاٹ دیا اور مر گیا۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے اس کو خواب میں دیکھا تو اس سے کہا: تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ اس نے کہا: مجھے میری حضور نبی کریم ﷺ کی طرف ہجرت کے بسبب بخش دیا گیا ہے' انہوں (حضرت طفیل) نے کہا: تیرے ہاتھوں کا کیا بنا؟ اس نے کہا کہ کہا گیا: ہم تیری اس چیز کو صحیح نہیں کرتے جس کو تو نے اپنے ہاتھوں سے خراب کر دیا ہے۔ راوی نے کہا کہ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا قصہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اور اس کے ہاتھوں کی بھی بخشش فرما! اور آپ نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا۔

صحیح مسلم رقم الحدیث:116' مسند احمد رقم الحدیث:14982' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث:2175
مستخرج ابی عوانۃ رقم الحدیث: 136' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث:198' صحیح ابن حبان رقم الحدیث:[illegible]
المعجم الأوسط رقم الحدیث:2406' الایمان لابن منده رقم الحدیث:652

تشریح: خودکشی کبیرہ گناہوں میں سے ہے' اور گناہ کبیرہ کفر نہیں [illegible]
لیکن اگر کسی کو خودکشی کے حرام ہونے کا علم تھا اور وہ اسے حلال [illegible]
ہے۔

615 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ [illegible]

الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ۔

ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پناہ طلب کرتے اور کہتے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ'' ''اے اللہ! میں تجھ سے سستی سے پناہ چاہتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تجھ سے بڑھاپے سے پناہ چاہتا ہوں اور میں تجھ سے بخل کرنے سے پناہ چاہتا ہوں''۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2823-2893-4707' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2706' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 1540' سنن النسائی رقم الحدیث: 5448-5449-5450' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2120-2256' سنن سعید بن منصور رقم الحدیث: 2676

تشریح: نبی کریم ﷺ نے سستی سے پناہ مانگی کیونکہ سستی کی بناء پر انسان عبادات و طاعات پر مداومت نہیں رکھ سکتا جو کہ عبدیت کے منافی ہے اور بزدلی سے پناہ مانگی کی بزدلی کی بناء پر انسان میدانِ جنگ میں پیٹھ موڑ کر بھاگ جاتا ہے اور یہ گناہِ کبیرہ ہے جس کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات دین بدل کر مرتد ہو جاتا ہے اور بڑھاپے سے پناہ مانگی کہ بڑھاپے میں انسان کامل طور پر فرائض و واجبات اپنے ضروری حوائج کو مکمل طور پر ادا نہیں کر پاتا اور اپنے لیے اور اپنے گھر والوں کے لیے بوجھ بن جاتا ہے۔

616 - حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ، وَاَنَا مَعَهُ اِذَا دَعَانِيْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس کے پاس ہوتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 7405' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2675' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3822' مسند احمد رقم الحدیث: 7422-9076' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 7683' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 6189' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 639-811' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 18

تشریح: ''انا عند ظن بی'' یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوتا ہوں جو اس کا میرے متعلق ہوتا ہے یعنی میں اس کے گناہ بخشتا ہوں جب وہ مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے اور اس کی توبہ قبول کرتا ہوں جبکہ وہ مجھ سے توبہ کرتا ہے اور گناہوں سے باز آتا ہے۔ اور جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے

حاجت طلب کرتا ہے تو اس کی حاجت پوری کرتا ہوں۔ اس جملے کا ایک یہ معنی بیان کیا گیا ہے مگر صحیح تر یہ ہے کہ اس سے احیاء اور اُمید مراد ہے یعنی جو شخص مجھ سے میرے عفو و کرم کی اُمید رکھتا ہے تو میں اس سے عفو و درگزر فرماتا ہوں اور اگر مجھ سے سزا کا گمان رکھتا ہے تو میں اسے سزا دیتا ہوں اس لفظ میں اُس طرف اشارہ ہے کہ اُمید و رجاء کا تصور دل میں زیادہ ہونا چاہیے۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ لفظ ظن سے مراد علم یقینی ہے یعنی میں اپنے بندے کے یقین و علم کے نزدیک ہوں کہ ایک دن میرا بندہ میری طرف لوٹے گا اور میں اس کا حساب لوں گا اور جو کچھ میں اس کے لیے خیر و شر مقدر کر چکا ہوں وہ اسے ضرور پہنچ کر رہے گا یعنی بندہ جب مقامِ توحید پر پورے استحکام سے متمکن ہو جاتا ہے تو میرے قریب ہو جاتا ہے پھر وہ جو دعا کرتا ہے میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ یا ظن سے اس کا علم مراد ہے یعنی میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے یا میں اسے جزاء و ثواب عطا کرتا ہوں جبکہ وہ پوشیدہ یا ظاہر کوئی نیک عمل کرتا ہے۔

(اشعۃ اللمعات جلد ۳ صفحہ ۳۹۸۔۳۹۹ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

278- بَابُ سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ

617 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ، فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ. اِذَا قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ، اَوْ: كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاِذَا قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلَهُ.

سیّد الاستغفار کا بیان

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیّد الاستغفار (یہ ہے:) "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ، فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ [illegible] بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ [illegible]

تیرے [illegible]

جنت میں داخل ہوگا' یا فرمایا: وہ اہل جنت سے ہے اور جب وہ صبح کو یہی (کلمات) کہے' پھر فوت ہو جائے اس دن تو اسی کی مثل اجر ہے (یعنی وہ جنتی ہے)۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6306-6323' سنن النسائی رقم الحدیث: 5522' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 29439-29440' مسند احمد رقم الحدیث: 17111-17130' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 7908-9763' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10225

تشریح: اس میں غایت درجہ عجز وانکساری اور نہایت ذلت ومحتاجی وانکساری ہے' اس لیے اس کو سیّد الاستغفار کہا گیا ہے کیونکہ اس میں بہت سے معانی جمع ہو چکے ہیں۔ سیّد اسے کہتے ہیں جو قوم کا سردار وپیشوا ہو' سب حاجتیں اس کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔ اس استغفار کا حاصل معنی یہ ہے کہ بندے کو چاہیے کہ ہمیشہ اپنے گناہوں اور تقصیرات پر نظر رکھے اور بالکل محتاج و فقیر خود کو ظاہر کرے' اس لیے کہ اگر اپنے نفس کے عیوب کی تفتیش کرے گا تو اپنے عمل کو ناقص پائے گا کہ وہ اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربت کی صلاحیت نہیں رکھتے اور نہ ہی اس کی شان کے لائق ہیں' کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے:

اطاعت ناقص ما موجب غفران نشود — راضیم گر مدد علت عصیاں نشود

ہماری ناقص طاعات ہماری بخشش کا سبب نہیں بن سکتیں' ہم راضی ہیں اگر ہمارے گناہوں کو کہیں سے مدد نہ ملے۔ آخر میں یقین کی قید لگائی تا کہ معلوم ہو کہ بندہ دعا اور توبہ کے وقت اس کے فضل واحسان کا یقین رکھے اور یہ سمجھے کہ مجھے رب تعالیٰ نے اپنے دروازے پر بلایا ہے تو میں آیا ہوں' اپنے آپ نہیں آیا اور کریم بھکاری کو بلا کر ہی دیا کرتے ہیں' خالی نہیں موڑا کرتے۔ جسے یہ یقین ہوگا' ان شاء اللہ بخشا جائے گا۔ (ملخصاً اشعۃ اللمعات ومراۃ المناجیح)

618 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنِ ابْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ فِي الْمَجْلِسِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ مِئَةَ مَرَّةٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کی محفل میں (ان کلمات کو) شمار کیا' (آپ نے کہا:) ''رَبِّ اغْفِرْ لِیْ، وَتُبْ عَلَیَّ، اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ'' ''اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما! بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا' رحم فرمانے والا ہے''۔ تو وہ سو دفعہ تھے۔

سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 1516' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3814' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2050' مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: 29443-35073' مسند احمد رقم الحدیث: 5354-5564' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10219-10220-10221' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 927

619 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضُّحٰى ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَتُبْ عَلَيَّ، اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، حَتّٰى قَالَهَا مِئَةَ مَرَّةٍ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی پھر یہ دعا کی: ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَتُبْ عَلَيَّ، اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ'' ''اے اللہ! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما! بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا رحم فرمانے والا ہے'' حتیٰ کہ آپ نے سو مرتبہ یہ کلمات کہے۔

السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث:9855' الدعوات الکبیر رقم الحدیث:438

تشریح: حضور نبی کریم ﷺ کا توبہ واستغفار کرنا تعلیمِ اُمت کے لیے ہے' یا پھر اپنے اُمتیوں کی بخشش کے لیے ہے' یا رب تعالیٰ کی بارگاہ میں بطور تواضع کے لیے ہے۔ یا استغفار گناہ نہ ہونے پر بلندیٔ درجات کا سبب ہے' اس لیے آپ استغفار کرتے تھے۔ یا استغفار کرنا رب تعالیٰ کو پسند ہے' اس لیے آپ خوشنودیٔ رب تعالیٰ کے حصول کے لیے کرتے تھے۔

620 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ، فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، قَالَ: مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سیّد الاستغفار یہ ہے کہ کہا جائے: ''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ، فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ'' ''اے اللہ! تو میرا رب ہے' تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' تو نے مجھے پیدا کیا [illegible] تیرے عہد اور وعدے [illegible] [illegible]

ہوئے دن کے وقت کہے پھر اسی دن مر گیا شام سے پہلے تو وہ اہل جنت سے ہے اور جس آدمی نے یہ کلمات رات کو یقین کے ساتھ پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ اہل جنت سے ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6306-6323' سنن النسائی رقم الحدیث: 5522' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 29439-29440' مسند احمد رقم الحدیث: 17111-17130-17' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10225' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 932-933' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 312

تشریح: اس کی شرح حدیث: 617 کے تحت گزر چکی ہے۔

621 - حَدَّثَنَا حَفْصٌ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، سَمِعْتُ الْاَغَرَّ، رَجُلٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ، يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ، فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ مِئَةَ مَرَّةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: تم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو بے شک میں بھی ہر دن سو مرتبہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2702' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1515' الزهد والرقائق لابن المبارک والزهد رقم الحدیث: 1136-1140' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 29444' مسند احمد رقم الحدیث: 17848-17849' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10203-10204-10205

تشریح: ان مفاہیم کی احادیث کی شرح میں صاحب نزہۃ القاری حضرت علامہ شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ جلد پنجم میں یوں رقمطراز ہیں:

اس پر اُمت کا اجماع ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص حضور سیّد الانبیاء ﷺ گناہوں سے معصوم ہیں' پھر آپ کے استغفار اور توبہ کے کیا معنی؟ علماء کرام نے اس کی مختلف توجیہات کی ہیں' ایک یہ کہ آپ تواضعاً استغفار فرماتے تھے' دوسرے یہ کہ آپ تعلیم اُمت کے لیے استغفار فرماتے تھے' تیسرے یہ کہ خلاف اولیٰ سے (آپ استغفار فرماتے تھے)' چوتھے یہ کہ حضور اقدس ﷺ ہر آن ترقی پر ہیں' ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى" جب آپ اونچے درجے پر پہنچے اور نچلے درجے پر نظر جاتی تو اس سے استغفار کرتے' جیسا کہ کہا گیا ہے: "حسنات الابرار سیئات المقربین"۔ [illegible] یہ کہ آپ اُمت کے لیے استغفار فرماتے تھے اور حدیث پاک میں ہے کہ "میں ستر بار یا اس سے زیادہ استغفار کرتا [illegible] ظاہر یہ ہے کہ یہ مبالغہ کے لیے ہے ستر کی تخصیص نہیں' جیسا کہ دیگر روایات میں سو بار استغفار کی تصریح بھی موجود [illegible] (نزہۃ القاری جلد پنجم)

622 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، مِئَةَ مَرَّةٍ. رَفَعَهُ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ پیچھے آنے والے وہ لوگ ہیں جن میں سے یہ (کلمات) کہنے والا خسارہ میں نہیں رہتا: ''سبحان اللہ، الحمد للہ'' اور ''لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر'' سو دفعہ۔ حضرت ابن ابی انیسہ اور حضرت عمرو بن قیس نے اس کو مرفوعا روایت کیا ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 596' سنن النسائی رقم الحدیث: 1349' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1156' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 3193' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 139' مسند ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 510' مصنف ابن أبی شیبۃ رقم الحدیث: 29252

279- بَابُ دُعَاءِ الْأَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرنے کا بیان

623 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَسْرَعُ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دُعَاءُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: بہت ہی زیادہ جلدی قبول ہونے والی وہ دعا ہے جو کوئی غائب شخص کسی کی غیر موجودگی میں اس کے لیے کرتا ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 1467' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1535' سنن النسائی رقم الحدیث: 3232' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 1855' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 29159' مسند احمد رقم الحدیث: 6567' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 5325' مستخرج أبی عوانۃ رقم الحدیث: 4504

تشریح: یعنی جب کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا ... ہے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ یہ اپنے مسلمان بھائی کا خیر خواہ بھی ہے اور مخلص ... خوشامد کا پہلو ہو سکتا ہے۔

624 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ الْمَعَافِرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ

أَنَّهُ سَمِعَ الصُّنَابِحِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِنَّ دَعْوَةَ الْأَخِ فِي اللَّهِ تُسْتَجَابُ.

رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ بے شک اللہ کے لیے کی گئی بھائی کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

الجامع لابن وھب رقم الحدیث:161

625 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي غَنِيَّةَ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ، وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ بِنْتُ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَيْهِمُ الشَّامَ، فَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فِي الْبَيْتِ، وَلَمْ أَجِدْ أَبَا الدَّرْدَاءِ، قَالَتْ : أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَتْ : فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : إِنَّ دَعْوَةَ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ : آمِينَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ، قَالَ : فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي السُّوقِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے روایت ہے' اور ان کے نکاح میں حضرت درداء بنت ابی درداء تھیں' کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس شام گیا اور میں نے حضرت اُم درداء رضی اللہ عنہا کو گھر میں پایا اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو نہ پایا' تو وہ (حضرت اُم درداء) کہنے لگیں: کیا تیرا اس سال حج کرنے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! فرمانے لگیں کہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا کرنا کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے: مسلمان آدمی کی وہ دعا قبول کی جاتی ہے جو وہ اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں کرتا ہے' اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مؤکل ہوتا ہے جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے خیر کی دعا کرتا ہے تو وہ (فرشتہ) آمین کہتا ہے اور (کہتا ہے:) تیرے لیے بھی اسی کی مثل ہو۔ کہتے ہیں (حضرت صفوان): پس میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بازار میں ملا تو انہوں نے بھی اسی کی مثل بیان کیا حضور نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہوئے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2733' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 2895' مسند ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 43' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 29158' مسند احمد رقم الحدیث: 21707' الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 3356' شعب الایمان رقم الحدیث: 8643' معرفة الصحابة لأبی نعیم رقم الحدیث: 7924

تشریح: اس حدیث میں کسی بھی مسلمان کی عدم موجودگی میں اس کے حق میں دعائے خیر کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اس کی قبولیت کی خوشخبری بھی دی گئی ہے کیونکہ پیٹھ پیچھے کی گئی دعا میں دکھلاوے اور ریاکاری کا دخل نہیں ہوتا' وہ اخلاص پر مبنی ہوتی ہے اور خلوص دل سے کی گئی دعا لازماً مقبول ہوتی ہے۔

626 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ،

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت

وَشِهَابٌ، قَالَا : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِمُحَمَّدٍ وَّحْدَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ حَجَبْتَهَا عَنْ نَّاسٍ كَثِيْرٍ۔

ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! مجھے بخش دے اور حضرت محمد (ﷺ) کو صرف! تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تو نے اسے (یعنی دعا کو) بہت سے لوگوں سے روک کے رکھ دیا ہے۔

مسند احمد رقم الحدیث: 6590-6849-7059' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 986' المطالب العالیۃ بزوائد المسانید رقم الحدیث: 3349

تشریح: اس حدیث میں یہ درس دیا گیا کہ دعا عمومی مانگنی چاہیے' اسے کسی فردِ واحد کے ساتھ خاص نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی دعا میں اپنی ذات کو خاص کرنا چاہیے' قرآنِ عزیز واحادیث مبارکہ میں اکثر دعائیں جمع کے صیغے کے ساتھ ہیں' ان میں بھی یہی سبق دیا گیا ہے کہ دعا عمومی ہونی چاہیے۔

627 - حَدَّثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْمَجْلِسِ مِئَةَ مَرَّةٍ : رَبِّ اغْفِرْ لِيْ، وَتُبْ عَلَيَّ، وَارْحَمْنِيْ، اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ایک ہی محفل میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے تھے' (آپ فرماتے:) "رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ، وَارْحَمْنِيْ، اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ" "اے میرے رب! میری بخشش فرما اور میری توبہ قبول فرما اور مجھ پر رحم فرما' بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا رحم فرمانے والا ہے"۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1516' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3814' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2050' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 29443' مسند احمد رقم الحدیث: 4726-5354-5563' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 10219-10220-10221' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 927

280- بَابٌ

628 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيْشَ قَالَ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : [illegible] اِنِّيْ لَاَدْعُوْ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِيْ حَتّٰى اَنْ يَّفْسَحَ اللّٰهُ فِيْ مَشْيِ دَابَّتِيْ، حَتّٰى اَرٰى مِنْ ذٰلِكَ مَا يَسُرُّنِيْ۔

629 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ اَبُو الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ، عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ فِيْمَا يَدْعُوْ : اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنِيْ مَعَ الْاَبْرَارِ، وَلَا تُخَلِّفْنِيْ فِي الْاَشْرَارِ، وَاَلْحِقْنِيْ بِالْاَخْيَارِ۔

630 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ : حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ : حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُكْثِرُ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ : رَبَّنَا اَصْلِحْ بَيْنَنَا، وَاهْدِنَا سَبِيْلَ الْاِسْلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ، وَاصْرِفْ عَنَّا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ، مُثْنِيْنَ بِهَا، قَابِلِيْنَ بِهَا، وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا۔

ہو جاتی ہے جو بھی مانگوں)۔

حضرت عمرو بن میمون اودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جو دعا کرتے ان میں یہ بھی ہوتی: ''اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنِيْ مَعَ الْاَبْرَارِ، وَلَا تُخَلِّفْنِيْ فِي الْاَشْرَارِ، وَاَلْحِقْنِيْ بِالْاَخْيَارِ'' ''اے اللہ! مجھے نیکوکاروں کے ساتھ موت عطا فرمانا اور مجھے برے لوگوں میں نہ چھوڑنا اور مجھے بہترین لوگوں کے ساتھ ملانا''۔

حضرت شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اکثر یہ دعائیں کرتے تھے: ''رَبَّنَا اَصْلِحْ بَيْنَنَا، وَاهْدِنَا سَبِيْلَ الْاِسْلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ، وَاصْرِفْ عَنَّا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ، مُثْنِيْنَ بِهَا، قَابِلِيْنَ بِهَا، وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا'' ''اے ہمارے رب! ہماری اصلاح فرما اور ہمیں اسلام کے رستے کی ہدایت عطا فرما اور ہمیں اندھیروں سے نور کی طرف نجات عطا فرما اور ہم سے ظاہری باطنی بے حیائیوں کو دور فرما اور ہمیں ہماری سماعتوں اور بصارتوں میں اور ہمارے دلوں اور ہماری بیویوں اور ہمارے بچوں میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما' بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا رحم فرمانے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر کرنے والا اور اس پر تعریف کرنے والا اور اس کا اظہار کرنے والا بنا دے اور ہم پر ان (اپنی نعمتوں) کو مکمل فرما دے''۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 831-835' صحیح مسلم رقم الحدیث: 402' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 968' سنن

النسائی رقم الحدیث: 1162-1163-1164' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 899-1892' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث:20206' الآثار لأبی یوسف رقم الحدیث:268-269

631 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ : كَانَ أَنَسٌ إِذَا دَعَا لِأَخِيهِ يَقُولُ : جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ صَلَاةَ قَوْمٍ أَبْرَارٍ لَيْسُوا بِظَلَمَةٍ وَلَا فُجَّارٍ، يَقُومُونَ اللَّيْلَ، وَيَصُومُونَ النَّهَارَ.

حضرت ثابت سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب اپنے بھائی کے لیے دعا کرتے تو کہتے: "اے اللہ تعالیٰ! اس کے حق میں ان نیک لوگوں کی دعا کو شرف قبولیت نصیب فرما جو نہ ظالم ہیں نہ گنہ گار ہیں' رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے ہیں"۔

المطالب العالیة بزوائد المسانید رقم الحدیث:3354

632 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ : ذَهَبَتْ بِي أُمِّي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي، وَدَعَا لِي بِالرِّزْقِ.

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ساتھ میری والدہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں گئیں تو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے رزق کی دعا فرمائی۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 475' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 817' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 817' مسند احمد رقم الحدیث: 18737' الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 717' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 11586' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث:1456-1457' صحیح ابن خزیمة رقم الحدیث:1599

633 - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرُّومِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قِيلَ لَهُ : إِنَّ إِخْوَانَكَ أَتَوْكَ مِنَ الْبَصْرَةِ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِالزَّاوِيَةِ، لِتَدْعُوَ اللَّهَ لَهُمْ، قَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، وَارْحَمْنَا، وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، فَاسْتَزَادُوهُ، فَقَالَ مِثْلَهَا، فَقَالَ : إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا، فَقَدْ أُوتِيتُمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا یا ان سے کہا گیا [illegible] بھائی آپ کے پاس بصرہ سے آئے [illegible] انس) اس دن زاویہ (نامی مقام) [illegible] کے لیے اللہ تعالیٰ سے [illegible]

اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا''۔ ان لوگوں نے اور زیادہ دعا کے لیے عرض کی تو انہوں (حضرت انس) نے اسی کی مثل پھر دعا کی' پس فرمایا کہ اگر تم لوگ یہ دے دیے گئے تو تم کو دنیا وآخرت کی بھلائی مل گئی۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 4522-6389' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2688' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 1519' احادیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: 71' الزهد والرقائق لابن المبارك والزهد رقم الحدیث: 973' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2148' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 1396

تشریح: ان مذکورہ احادیث میں جو مختلف دعائیں مذکور ہیں' اگر انہی ماثور الفاظ کے ساتھ دعا کی جائے تو قبولیت کی قوی اُمید ہے اور بحیثیت مسلمان ہر کسی کو ان کا بجالانا اگرچہ ایک ہی بار ہو' اتباع نبی اکرم ﷺ کے لیے ضروری ہے' اور یہ کہ کسی سے اپنے لیے دعا کرانا اور دعا کرنا مسنون عمل ہے۔ دعا سے کوئی بے نیاز نہیں' بالخصوص والدین کے حق میں دعا کرنا اور کرانا از حد ضروری ہے۔

634 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ رَبِيعَةَ سِنَانٌ قَالَ : حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ : اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُصْنًا فَ نَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ، ثُمَّ نَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ، ثُمَّ نَفَضَهُ فَانْتَفَضَ، قَالَ : اِنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدَ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، يَنْفُضْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَنْفُضُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک ٹہنی کو پکڑا پس اسے ہلایا تو کوئی پتہ نہ گرا' پھر ہلایا پھر کوئی نہ گرا' پھر ہلایا پھر بھی کوئی نہ گرا' آپ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ' الحمد للہ '' اور ''لا الہ الا اللہ '' گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتے ہیں جس طرح درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

مسند احمد رقم الحدیث: 12534' مسند الحارث رقم الحدیث: 1044' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1689' حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء جلد5صفحه55

تشریح: اس حدیث پاک میں رسول کریم ﷺ نے گناہوں کے جھڑنے کو درخت کے خشک پتوں کے جھڑنے کے ساتھ تشبیہ دی ہے کہ جس طرح خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں' اسی طرح ان تسبیحات کے پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں' ان گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں کیونکہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ اور معافی کے معاف نہیں ہوتے۔ ہاں! البتہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم اور مہربانی سے معاف فرما دے تو اس کے کرم ورحمت سے بعید بھی نہیں۔

635 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ : اَتَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ اِلَيْهِ الْحَاجَةَ، اَوْ بَعْضَ الْحَاجَةِ، فَقَالَ : اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰى خَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ؟ تُهَلِّلِيْنَ اللّٰهَ ثَلَاثِيْنَ عِنْدَ مَنَامِكِ، وَتُسَبِّحِيْنَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدِيْنَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ، فَتِلْكَ مِئَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

بارگاہ میں آئی اور وہ اپنی کسی حاجت کی یا تھوڑی سی حاجت کی آپ سے شکایت کر رہی تھی' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے اس سے بہتر چیز کی اطلاع نہ دوں' تو سوتے وقت تینتیس دفعہ لا الہ الا اللہ پڑھا کر اور تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور چونتیس دفعہ الحمد للہ' تو یہ سو ہو جائیں گے جو (تیرے لیے) دنیا اور جو کچھ اس (دنیا) میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔

مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 29826' فوائد ابن ماسی رقم الحدیث: 6' المطالب العالیۃ بزوائد المسانید رقم الحدیث: 3360

تشریح: حدیث پاک میں مذکور تسبیحات کی آقا کریم ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو تعلیم فرمائی تھی' جب وہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور آپ سے خادم کا سوال کیا تھا' اپنے کام کاج اور مشقت کا تذکرہ کر کے' تو آقا کریم ﷺ نے یہ تسبیحات انہیں پڑھنے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا تھا کہ دنیا و مافیہا کی نعمتوں سے یہ تسبیحات پڑھنا بہتر ہے۔ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ)

636 - وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ هَلَّلَ مِئَةً، وَسَبَّحَ مِئَةً، وَكَبَّرَ مِئَةً، خَيْرٌ لَّهُ مِنْ عَشْرِ رِقَابٍ يُّعْتِقُهَا، وَسَبْعِ بَدَنَاتٍ يَّنْحَرُهَا۔

اور حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے سو مرتبہ لا الہ الا اللہ اور سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ اللہ اکبر کہا تو یہ اس کے لیے دس غلاموں کو آزاد کرنے اور سات اونٹوں کو قربان کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

فوائد ابن ماسی رقم الحدیث: 7' المطالب العالیۃ بزوائد المسانید رقم الحدیث: 3409

637 - فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، ثُمَّ اَتَاهُ الْغَدَ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ۔

ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ [illegible] اس نے عرض کی: یا رسول اللہ [illegible]

آخرت کی عافیت عطاء ہوگئی تو تُو فلاح پا گیا۔

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3848' مسند احمد رقم الحدیث: 12291' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1299' الدعوات الکبیر رقم الحدیث: 286' الزھد لھناد بن السری رقم الحدیث: 446

تشریح: شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: عافیت بمعنی صحت ہے' یہ بیماری کی ضد ہے مگر یہاں حدیث میں تمام آفات' بیماریوں' بلاؤں' ظاہری بلاؤں' دنیا و آخرت میں بُری اور ناپسندیدہ چیزوں سے سلامتی مراد ہے اور یہ معنی تمام خیرات اور بھلائیوں کو شامل ہے۔ اور قواعد الطریقہ میں مذکور ہے کہ عافیت کا معنی ہے: (سکون القلب مع اللہ) یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندے کے دل کا سکون پذیر ہو جانا' تو اگر بندے کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلا اور مصیبت میں بھی خوش اور سکون میں ہے تو اس کے لیے یہی عافیت ہے مگر یہ عافیت اہل کمال کو نصیب ہوتی ہے اور بندے کے تمام باطنی حالات کو شامل ہے' ہم اللہ تعالیٰ سے اسی لیے عافیت کی دعا کرتے ہیں۔

(اشعۃ اللمعات جلد ۳ صفحہ ۳۸۲' مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

638 - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنَزِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ : سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محبوب ترین کلمہ یہ ہے: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ '''' اللہ کی ذات پاک ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے' گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے' پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں''۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2731' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 29417-35043' مسند احمد رقم الحدیث: 21320' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10591-10592' فوائد ابی محمد الفاکھی رقم الحدیث: 120' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1677-1678

تشریح: اس دعا کے الفاظ میں رب تعالیٰ کی بزرگی اور بڑائی کا بیان ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی بڑائی پسند ہے کہ بندہ اس کے سامنے اپنے عجز و درماندگی کا اظہار کرے۔

639 - حَـدَّثَنَا الـصَّـلْـتُ بْـنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَـدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ جَبْرِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومِ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّي، وَلَهُ حَاجَةٌ، فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِ، قَالَ : يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكِ بِجُمَلِ الدُّعَاءِ وَجَوَامِعِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا جُمَلُ الدُّعَاءِ وَجَوَامِعُهُ؟ قَالَ : قُولِي : اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ . وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ . وَأَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ . وَأَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِمَّا تَعَوَّذَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا قَضَيْتَ لِي مِنْ قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نماز پڑھ رہی تھی اور آپ کو کوئی ضرورت تھی تو میں نے آپ کے پاس آنے میں قدرے دیر کر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! مختصر اور جامع دعا کرو۔ پس جب میں فارغ ہوئی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مختصر اور جامع دعا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو کہہ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ . وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ . وَأَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ . وَأَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِمَّا تَعَوَّذَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا قَضَيْتَ لِي مِنْ قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا"

"اے اللہ! میں تجھ سے ہر بھلائی جو جلدی یا دیر سے [illegible] والی ہے کا سوال کرتی ہوں جسے میں جانتی ہوں [illegible] میں نہیں جانتی اور میں تیری پناہ [illegible] جلدی یا دیر سے آنے والی [illegible]

[illegible]

چیز سے پناہ مانگتی ہوں جس سے حضرت محمد ﷺ پناہ مانگتے ہیں اور تو جو بھی میرے حق میں فیصلہ فرمائے' اس کا انجام اچھا فرما دے"۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 1032-3206-4828' صحیح مسلم رقم الحدیث: 899' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 1482-5098-5099' سنن النسائی رقم الحدیث: 1523' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3846-3889' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث:20000-20001' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث:1594-1674

تشریح: یہ ماثور دعائیں جو احادیث میں مذکور ہوئیں' ان کا ورد رکھنا چاہیے اور اگر انہی الفاظِ ماثوری کے ساتھ دعائیں مانگی جائیں تو قبولیتِ دعا کی قوی اُمید ہے اور بالخصوص اپنی دعا میں عافیت دین و دنیا کا سوال کرنا چاہیے' کیونکہ ربِ ذوالجلال عافیت کو پسند فرماتا ہے۔ عافیت کا مطلب یہ ہے کہ تمام آفات و بلیات' دنیوی و اُخروی اور مکروہاتِ ظاہری و باطنی سے سلامتی وحفاظت مانگنا' یہ سب بھلائیوں کو شامل ہے۔

281- بَابُ الصَّلاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کا بیان

640 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، أَنَّ أَبَا الْهَيْثَمِ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ، فَلْيَقُلْ فِي دُعَائِهِ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، فَإِنَّهَا لَهُ زَكَاةٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان آدمی کے پاس صدقہ دینے کے لیے نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں یہ کہے: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ" تو یہ اس کے لیے صدقہ ہو جائے گا۔

مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 1397' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 903' المستدرک علی الصحیحین للحاکم رقم الحدیث:7175' الآداب للبیهقی رقم الحدیث: 782-783' شعب الایمان رقم الحدیث: 1176' المطالب العالیة بزوائد المسانید رقم الحدیث:3335

تشریح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ درود پاک پڑھنے سے ایک درود پاک پڑھنے اور ایک صدقہ کرنے کا ثواب ملتا

641 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيمَ، وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيمَ، شَهِدْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالشَّهَادَةِ، وَشَفَعْتُ لَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے یہ کہا: ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيمَ، وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيمَ'' تو اس کے لیے میں قیامت کے دن گواہی دوں گا اور اس کے لیے شفاعت کروں گا۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 982' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 9792' السنن الکبری للبیہقی رقم الحدیث: 2866' معرفۃ السنن والآثار رقم الحدیث: 3715

تشریح: درود پاک پڑھنے والے کے لیے یہ کتنا بڑا انعام ہے کہ آقا کریم ﷺ اس کے ایمان دار ہونے کی قیامت کے دن گواہی دیں گے اور اس (کے گناہوں کوتاہیوں) کی رب کی بارگاہ میں اسے معاف کرنے اور اسے جنت عطا کرنے کی سفارش فرمائیں گے۔ یہ درود پاک پڑھنے کی برکتوں اور فضیلتوں کا ثمرہ ہوگا۔

642 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا، وَمَالِكَ بْنَ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَتَبَرَّزُ فَلَمْ يَجِدْ اَحَدًا يَتْبَعُهُ، فَخَرَجَ عُمَرُ فَاتَّبَعَهُ بِفَخَّارَةٍ اَوْ مِطْهَرَةٍ، فَوَجَدَهُ سَاجِدًا فِي مَسْرَبٍ، فَتَنَحّٰى فَجَلَسَ وَرَاءَهُ، حَتّٰى رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ فَقَالَ: اَحْسَنْتَ يَا عُمَرُ حِينَ وَجَدْتَنِي سَاجِدًا فَتَنَحَّيْتَ عَنِّي، اِنَّ جِبْرِيلَ جَاءَنِي فَقَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ.

حضرت سلمہ بن وردان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس اور حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ رفع حاجت کے لیے نکلے تو آپ نے کسی آدمی کو نہ پایا جو آپ کے [illegible] آتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے [illegible] پانی کا لوٹا [illegible]

نے کہا: جو شخص آپ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ اپنی رحمت فرمائے گا اور اس کے دس درجوں کو بلند فرمائے گا۔

سنن النسائي رقم الحديث: 1297' مسند ابوداؤد الطيالسي رقم الحديث: 2236' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 8703' مسند احمد رقم الحديث: 11998-13754' السنن الكبرىٰ للنسائي رقم الحديث: 1221-9806' مسند أبي يعلي الموصلي رقم الحديث: 3681-4002' معجم أبي يعلى الموصلي رقم الحديث: 240

643 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطِيْئَاتٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت فرمائے گا اور اس کے دس گناہوں کو معاف فرما دے گا۔

سنن النسائي رقم الحديث: 1297' مسند ابوداؤد الطيالسي رقم الحديث: 2236' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 8703' مسند احمد رقم الحديث: 11998-13754' السنن الكبرىٰ رقم الحديث: 9806-9807' مسند أبي يعلي الموصلي رقم الحديث: 3681' معجم ابن الأعرابي رقم الحديث: 238

282- بَابُ مَنْ ذُكِرَ عِنْدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

جس آدمی کے پاس حضور نبی کریم ﷺ کا تذکرہ ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے اس کا بیان

644 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، عَنْ عِصَامِ بْنِ زَيْدٍ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ اِبْنُ شَيْبَةَ خَيْرًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا رَقِيَ الدَّرَجَةَ الْاُوْلٰى قَالَ: اٰمِيْنَ، ثُمَّ رَقِيَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: اٰمِيْنَ، ثُمَّ رَقِيَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: اٰمِيْنَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ: اٰمِيْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: لَمَّا رَقِيْتُ الدَّرَجَةَ الْاُوْلٰى جَائَنِيْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ منبر پر چڑھے پس جب آپ پہلی سیڑھی پر چڑھے تو آپ نے فرمایا: آمین! پھر دوسری سیڑھی پر چڑھے تو آپ نے فرمایا: آمین! پھر تیسری چڑھی پر چڑھے تو آپ نے فرمایا: آمین! صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو تین مرتبہ آمین کہتے ہوئے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے'

جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: شَقِيَ عَبْدٌ اَدْرَكَ رَمَضَانَ، فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَقُلْتُ: اٰمِينَ. ثُمَّ قَالَ: شَقِيَ عَبْدٌ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ: اٰمِينَ. ثُمَّ قَالَ: شَقِيَ عَبْدٌ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: اٰمِينَ.

انہوں نے کہا: بدبخت ہے وہ شخص جس نے رمضان المبارک کو پایا اور وہ اس سے گزر گیا اور اس کی بخشش نہ ہو سکی' تو میں نے کہا: آمین! پھر فرمایا: بدبخت ہے وہ شخص جس نے اپنے دونوں والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کرایا' تو میں نے کہا: آمین! پھر فرمایا: بدبخت ہے وہ شخص جس کے پاس آپ کا تذکرہ ہوا اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے' تو میں نے کہا: آمین!

المعجم الأوسط رقم الحديث: 3871' المعجم الكبير للطبراني رقم الحديث: 2022-2034' عمل اليوم والليلة لابن السني رقم الحديث: 381' شعب الايمان رقم الحديث: 3350' فضائل رمضان لابن شاهين رقم الحديث: 9

645 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

صحيح مسلم رقم الحديث: 408' سنن ابو داؤد رقم الحديث: 1530' سنن النسائي رقم الحديث: 1296' احاديث اسماعيل بن جعفر رقم الحديث: 252' مسند احمد رقم الحديث: 7561' سنن الدارمي رقم الحديث: 2814' الكبرى للنسائي رقم الحديث: 1220' مسند ابي يعلى الموصلي رقم الحديث: 6495

646 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ كَثِيرٍ يَرْوِيهِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَى الْمِنْبَرَ فَقَالَ: اٰمِينَ، اٰمِينَ، اٰمِينَ، قِيلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا كُنْتَ تَصْنَعُ هٰذَا؟ فَقَالَ: قَالَ لِي جِبْرِيلُ: رَغِمَ اَنْفُ عَبْدٍ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا [illegible] يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: اٰمِينَ. ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ اَنْفُ عَبْدٍ [illegible] دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَقُلْتُ: اٰمِينَ. [illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ [illegible] آمین! آمین! آمین! [illegible] آپ نے یہ کیا [illegible]

قَالَ : رَغِمَ اَنْفُ امْرِءٍ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ۔

رمضان المبارک کو پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی! میں نے کہا: آمین! پھر کہا: خاک آلودہ ہو اس آدمی کی ناک جس کے پاس آپ کا تذکرہ کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے! تو میں نے کہا: آمین!

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2551' مسند احمد رقم الحدیث: 7451-8557' البر والصلة للحسین بن حرب رقم الحدیث:47' مسند أبي يعلى الموصلي رقم الحديث: 5922' صحيح ابن خزيمة رقم الحديث: 1888' معجم ابن الأعرابي رقم الحديث:1289' صحيح ابن حبان رقم الحديث:907-908

تشریح: یعنی ایسا مسلمان خوار و ذلیل ہو جائے جو میرا نام سن کر درود نہ پڑھے۔ عربی زبان میں اس بددعا سے مراد اظہارِ ناراضگی ہوتا ہے' حقیقتاً بددعا مراد نہیں ہوتی۔ اس حدیث کی بناء پر بعض علماء نے فرمایا کہ ایک ہی مجلس میں اگر چند بار حضور پاک ﷺ کا نام مبارک آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے' مگر یہ استدلال کچھ کمزور سا ہے کیونکہ رغم انف ہلکا کلمہ ہے جس سے درود کا استحباب ثابت ہو سکتا ہے' نہ کہ وجوب۔ مطلب یہ ہے کہ جو بلا محنت دس رحمتیں' دس درجے' دس معافیاں حاصل نہ کر سکے' بڑا بے وقوف ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۹۸' قادری پبلی کیشنز' لاہور)

647 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ قَالَ : سَمِعْتُ كُرَيْبًا اَبَا رِشْدِيْنَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ ضِرَارٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا، وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ، فَحَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَهَا، فَسَمَّاهَا جُوَيْرِيَةَ، فَخَرَجَ وَكَرِهَ اَنْ يَّدْخُلَ وَاسْمُهَا بَرَّةُ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهَا بَعْدَمَا تَعَالَى النَّهَارُ، وَهِيَ فِيْ مَجْلِسِهَا، فَقَالَ : مَا زِلْتِ فِيْ مَجْلِسِكِ؟ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِكَلِمَاتِكِ وَزَنَتْهُنَّ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ، اَوْ مَدَدَ، كَلِمَاتِهٖ۔

حضرت جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے نکلے اور ان کا نام برّہ تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان کا نام بدل کر جویریہ رکھا' پس آپ نکلے اور آپ ﷺ نے ناپسند جانا کہ آپ اندر داخل ہوں اور اس کا نام برّہ ہو' پھر آپ ﷺ ان کے پاس اس وقت آئے جب دن چڑھ چکا تھا اور وہ اپنی اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھیں' آپ ﷺ نے فرمایا: تو ابھی اپنی اسی جگہ پر بیٹھی ہے' بے شک میں نے تیرے بعد چار کلمے تین بار پڑھے ہیں' اگر ان کلموں کا تیرے کلموں کے ساتھ وزن کیا جائے تو یہ کلمے وزنی ہوں گے: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ، اَوْ مَدَدَ، كَلِمَاتِهٖ'' ''پاک ہے اللہ کی ذات اور اسی کی تعریف ہے' اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر' اس کی ذات کی رضا کے برابر اور

عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی تعداد کے برابر"۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2726' سنن النسائی رقم الحدیث: 1352' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3808' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 29395' مسند اسحاق بن راهویه رقم الحدیث: 2077' مسند احمد رقم الحدیث: 27421' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 3106-3107-3108

قَالَ مُحَمَّدٌ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ : حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ جُوَيْرِيَةَ، وَلَمْ يَقُلْ : عَنْ جُوَيْرِيَةَ اِلَّا مَرَّةً.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے نکلے اور یہ نہیں کہا: عن جویریہ سوائے ایک دفعہ کے۔

646 - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِسْتَعِيذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهَنَّمَ، اِسْتَعِيذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، اِسْتَعِيذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، اِسْتَعِيذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 909' السنة لعبد الله بن احمد رقم الحدیث: 1415' سنن الدارمی رقم الحدیث: 1383' السنة لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 869' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 2187-7675-7889' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 3934-5186-5187' مکارم الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 1084-1089

تشریح: عذاب جہنم سے پناہ مانگنے کا حکم ہے کہ جہنم رب تعالیٰ کے نافرمانوں اور منکروں کی آخری سزا کا ٹھکانہ ہے اور وہاں کی ہولناکی اور سزا بہت سخت ہے اور عذاب قبر کی پناہ مانگنے سے مراد یہ ہے کہ کہیں منکر نکیر کے سوالوں کے جواب [illegible] سکے اور اس کے بُرے اعمال اسے دکھائے جائیں۔

اسی طرح زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگنے کا حکم ہے زندگی کا فتنہ یہ ہے کہ [illegible] جائے اور موت کا فتنہ یہ ہے کہ اس کا خاتمہ ہی ایمان پر نہ ہو۔

283- بَابُ دُعَاءِ الرَّجُلِ عَلٰى مَنْ ظَلَمَهُ

آدمی کا [illegible] جس [illegible]

649 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِي، وَأَرِنِي مِنْهُ ثَأْرِي۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! میرے لیے میری دیکھنے اور سننے کی قوت کو درست فرما دے اور ان دونوں کو میری طرف سے وارث بنا دے اور جو مجھ پر ظلم کرے اس کے خلاف میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے کر مجھ کو دکھا۔

650 - حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلٰى عَدُوِّي، وَأَرِنِي مِنْهُ ثَأْرِي۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ یوں دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے میری دیکھنے اور سننے کی قوت سے نفع عطا فرما اور ان دونوں کو میری طرف سے وارث بنا دے اور میری میرے دشمن کے خلاف مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے کر مجھ کو دکھا۔

الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1424' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 5982' المستدرك علی الصحیحین للحاكم رقم الحدیث: 1918-2630

651 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: كُنَّا نَغْدُو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَجِيءُ الرَّجُلُ وَتَجِيءُ الْمَرْأَةُ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ أَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُ؟ فَيَقُولُ: قُلِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي، فَقَدْ جَمَعَتْ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ۔

حضرت سعد بن طارق بن اشیم اشجعی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ ہم صبح کے وقت حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جاتے تھے پس کبھی آپ کے پاس کوئی مرد آتا اور کبھی کوئی عورت آتی' پس وہ کہتا: یارسول اللہ! جب میں نماز پڑھ لوں تو کیا دعا کروں؟ آپ ﷺ نے فرماتے: یہ دعا کر! ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي'''' اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما'' تو بے شک ان کلموں نے تیرے لیے تیری دنیا اور تیری آخرت کو جمع کر دیا۔

[illegible] - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي وَلَمْ يَذْكُرْ: إِذَا

حضرت علی نے کہا کہ ہم سے حضرت سلیمان بن حیان نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا کہ ہم سے

صَلَّيْتَ ۔ وَتَابَعَهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ، وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ۔

ابو مالک نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور یہ ذکر نہیں کیا "جب تو نماز پڑھے" اور ان کی متابعت کی عبدالواحد اور یزید بن ہارون نے (حدیث کے روایت کرنے میں)۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2697' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3845' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 29188' مسند احمد رقم الحدیث: 15877' صحیح ابن خزیمۃ رقم الحدیث: 744-848' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 8183' الدعوات الکبیر رقم الحدیث: 290

284- بَابُ مَنْ دَعَا بِطُوْلِ الْعُمُرِ

جس نے لمبی عمر کی دعا مانگی، اس کا بیان

652 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي الْحَسَنِ مَوْلٰى اُمِّ قَيْسٍ ابْنَةِ مِحْصَنٍ، عَنْ اُمِّ قَيْسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا : مَا قَالَتْ : طَالَ عُمُرُهَا؟، وَلَا نَعْلَمُ اِمْرَاَةً عُمِّرَتْ مَا عُمِّرَتْ۔

حضرت اُم قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے فرمایا: جو اس نے کہا کہ اس کی عمر لمبی ہو اور ہم میں سے کوئی کسی عورت کو نہیں جانتا جس کی اتنی لمبی عمر ہوتی ہو جتنی ان کی ہوئی۔

سنن النسائی رقم الحدیث: 1882' مسند احمد رقم الحدیث: 26999' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 2021' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1974' المعجم الکبیر للطبرانی جلد25 صفحہ182

653 - حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِنَانٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا، اَهْلَ الْبَيْتِ، فَدَخَلَ يَوْمًا فَدَعَا لَنَا، فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ خُوَيْدِمُكَ اَلَا تَدْعُوْ لَهُ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَاَطِلْ حَيَاتَهُ، وَاغْفِرْ لَهُ۔ [illegible]

فَدَعَا لِيْ بِثَلَاثٍ، فَدَفَنْتُ [illegible] ثَمَرَتِيْ لَتُطْعِمُ فِي السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ، وَطَالَتْ حَيَاتِيْ [illegible] اسْتَحْيَيْتُ مِنَ النَّاسِ، وَاَرْجُو الْمَغْفِرَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ہم اہل بیت کے پاس [illegible] کرتے تھے ایک دن آپ [illegible] ہمارے لیے دعا کی [illegible] حضرت ام سلیم [illegible] آپ کا چھوٹا سا خادم [illegible]

دو دفعہ کھائے جاتے ہیں اور میری زندگی اتنی لمبی ہو گئی ہے کہ اب میں لوگوں سے شرماتا ہوں اور میں (آپ کی) بخشش کی (دعا کی) اُمید کرتا ہوں۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 380-727-860' صحیح مسلم رقم الحدیث: 658-660-2310' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 608-612' سنن النسائی رقم الحدیث: 737-801-802' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2211' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 1539-3417-3871

تشریح: بزرگوں اور اللہ کے محبوبوں سے درازیٔ عمر اور خیر و برکت کی دعا کرانا مسنون ہے جیسا کہ مذکورہ دونوں احادیث سے اس کا ثبوت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ حضرت سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے جس وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں خدمت گاری کے لیے پیش کیا' اس وقت ان کی عمر دس سال تھی' اس لیے "خویدم" چھوٹا سا غلام فرمایا۔ (ملخصاً نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری)

285- بَابُ مَنْ قَالَ : يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ

جس نے یہ کہا کہ بندے کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہ کرے

654 - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : اَخْبَرَنِي ابْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَكَانَ مِنَ الْقُرَّاءِ وَاَهْلِ الْفِقْهِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ، يَقُوْلُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ.

حضرت ابن عبید جو کہ حضرت عبدالرحمٰن کے مولیٰ ہیں اور قراء و اہل فقہ میں سے ہیں' ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہ کرے اور یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی مگر میری دعا قبول نہیں ہوئی۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6340' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2735' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 1484' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3853' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19643' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 306' مسند احمد رقم الحدیث: 9148-9785' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 881-975

655 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، [illegible] بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي اِدْرِيْسَ، عَنْ اَبِي [illegible] النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : [illegible] مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ، اَوْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع تعلق کی دعا نہ کرے یا جلد بازی نہ کرنے لگے' تو وہ

يَسْتَعْجِلَ فَيَقُوْلُ : دَعَوْتُ فَلَا اَرٰى يَسْتَجِيْبُ لِيْ، فَيَدَعُ الدُّعَاءَ.

کہنے لگے: میں نے دعا کی مجھے نظر نہیں آتا کہ میری دعا قبول ہوگی' پھر وہ دعا کرنا چھوڑ دے۔

انظر ما قبله .

تشریح: دعا میں جلد بازی' دو بڑی خرابیاں پیدا کرتی ہے۔ایک یہ کہ انسان شک وشبہ میں مبتلا ہو جاتا ہے' اللہ تعالیٰ کی ذات پاک پر اس کا ایمان ویقین کمزور ہو جاتا ہے۔اور دوسری خرابی یہ پیدا ہوتی ہے کہ انسان سرکشی پر اتر آتا ہے کہ اتنا عرصہ ہوا دعا کر رہا ہوں' دعا قبول ہی نہیں ہوتی۔

286- بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنَ الْكَسَلِ

جو آدمی اللہ تعالیٰ سے سستی سے پناہ مانگے' اس کا بیان

656 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَغْرَمِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ.

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے' انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ دعا کرتے سنا: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَغْرَمِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ" "اے اللہ! میں تجھ سے سستی اور جرمانے سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں"۔

سنن النسائی رقم الحدیث: 5475-5487-5488' السنة لعبد الله بن احمد رقم الحدیث: 1469' مسند احمد رقم الحدیث: 6617-6618' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 7857-7871-7872' [illegible] الحدیث: 1088' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 1027' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: [illegible]

تشریح: سستی سے مراد ہے: عبادات اور نیک اعمال کا طبیعت پر گراں [illegible] پناہ مانگی۔یہ تعلیم اُمت کے لیے ہے ورنہ آقا کریم ﷺ کی [illegible] الٰہی پر سب سے زیادہ کمربستہ تھے۔اور اللہ تعالیٰ نے آپ [illegible]

657 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ : حَدَّثَنَا [illegible]

قَالَ : اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ [illegible]

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

اور موت اور قبر کے عذاب اور مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

سنن ابن ماجه رقم الحديث: 909' السنة لعبد الله بن احمد رقم الحديث: 1415' سنن الدارمی رقم الحديث: 1383' السنة لابن أبي عاصم رقم الحديث: 869' السنن الكبرى للنسائی رقم الحديث: 2198-7675-7889' شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 5186-5187' معجم ابن الأعرابی رقم الحديث: 1041

تشریح: فتنہ کا معنی امتحان اور ابتلاء و آزمائش ہے لیکن اس کا اکثر استعمال گناہ و کفر پر ہوتا ہے۔

زندگی کا فتنہ طلبِ دنیا میں اس قدر غرق و منہمک ہو جانا کہ آخرت اور موت و قبر کی فکر نہ رہے اور موت کا فتنہ یہ ہے کہ بوقتِ موت ایمان و کلمہ ہی نصیب نہ ہو۔

عذابِ قبر سے مراد منکر نکیر کی سوال و جواب میں سختی ہے۔

دجال کے فتنہ سے پناہ سے مراد یہ ہے کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو ایمان ڈانواں ڈول نہ ہو جائے۔

287- بَابُ مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ

جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے' وہ اس پر غضب فرماتا ہے

658 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْمَلِيْحِ صُبَيْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے مانگتا نہیں' اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ الْخُوزِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَّمْ يَسْأَلْهُ يَغْضَبْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اس ذات سے سوال نہیں کرتا' وہ اس پر غضب فرماتا ہے۔

سنن ابن ماجه رقم الحديث: 3827' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 29169' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: [illegible] مسند احمد رقم الحديث: 9701-9719' مسند أبي يعلى الموصلی رقم الحديث: 6655' معجم ابن الأعرابی

رقم الحدیث: 1756' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 23

تشریح: جو اللہ رب ذوالجلال سے نہ مانگے' اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے' اس کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ بندہ مانگنے میں اور سوال کرنے میں جب اپنی خفت محسوس کرے اور اپنی کسر شان سمجھے اور یہ تکبر اور بڑائی اور انانیت کا شاخسانہ ہے اور رب ذوالجلال کی بارگاہ میں ہرگز پسندیدہ عمل نہیں تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی پر اظہار ناراضگی بلکہ بروایت دیگر غضب فرماتا ہے۔ یہ رب ذوالجلال کی اپنے بندوں پر کمال مہربانی اور رحمت وشفقت ہے۔ (ملخصا مرقات شرح مشکوٰۃ)

659 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ فَاعْزِمُوا فِي الدُّعَاءِ، وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو اپنی دعا میں پکا یقین کرو اور تم میں ہرگز کوئی یہ نہ کہے: اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما! بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6338' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2678' مسند احمد رقم الحدیث: 11980' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10345' مسند الشامیین للطبرانی رقم الحدیث: 2327' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 29162

تشریح: ''ان شئت فاعطنی'' یہ کہنا آداب دعا کے خلاف ہے کیونکہ ان الفاظ میں بے رغبتی ظاہر ہو رہی ہے مطلب یہ بنتا ہے کہ اے اللہ! مجھے ضرورت تو نہیں لیکن اگر تو دینا چاہتا ہے تو دے دے۔

''لا مستکرہ لہ'' اسے مجبور کرنے والا کوئی نہیں' ان الفاظ میں یہ سبق ہے کہ تم ان کے یقین اور عاجزی [illegible] اور عرضداشت پیش کرو کہ مولا کریم! مجھے ضرور یہ عطا فرما! رہی عطا تو وہ بہر حال ان کے کرم پر ہی موقوف [illegible]

660 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَالَ [illegible] صَبَاحَ كُلِّ يَوْمٍ، وَمَسَاءَ كُلِّ لَيْلَةٍ ثَلَاثًا ثَلَاثًا: [illegible] اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ [illegible] السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، لَمْ يَضُرَّهُ [illegible] وَكَانَ أَصَابَهُ [illegible] إِلَيْهِ، فَفَطِنَ لَهُ فَقَالَ: [illegible]

حضرت ابان بن عثمان سے روایت [illegible] کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ [illegible] فرمایا کہ [illegible]

وَلٰكِنِّیْ لَمْ اَقُلْهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، لِيَمْضِیَ قَدَرُ اللّٰهِ.

حدیث ایسے ہی ہے جیسے میں نے آپ سے بیان کی ہے لیکن میں نے اس دن یہ دعا نہیں پڑھی تھی تاکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پوری ہو جائے۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 5088' سنن ابن ماجه رقم الحديث: 3869' مسند ابوداؤد الطيالسی رقم الحديث: 79' مصنف ابن ابی شيبة رقم الحديث: 29275' مسند احمد رقم الحديث: 446' السنن الكبرىٰ للنسائی رقم الحديث: 10106-10107' الكنیٰ والأسماء للدولابی رقم الحديث: 55

288- بَابُ الدُّعَآءِ عِنْدَ الصَّفِّ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں صف بندی کے وقت دعا کرنے کا بیان

661 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَاعَتَانِ تُفْتَحُ لَهُمَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَقَلَّ دَاعٍ تُرَدُّ عَلَيْهِ دَعْوَتُهُ: حِيْنَ يَحْضُرُ النِّدَآءُ، وَالصَّفُّ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ دو ساعتیں ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور بہت کم دعا کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جن کی دعا رد کی جاتی ہے: اذان کے وقت اور اللہ کی راہ میں صف بندی کے وقت۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 2540' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحديث: 1910' مصنف ابن أبی شيبة رقم الحديث: 29242' سنن الدارمی رقم الحديث: 1236' الجهاد لابن أبی عاصم رقم الحديث: 18' المنتقی لابن الجارود رقم الحديث: 1065' الكنیٰ والأسماء للدولابی رقم الحديث: 1245

تشریح: اس حدیث پاک میں قبولیت دعا کے دو اوقات کا ذکر ہے، ایک دشمن کے مدمقابل ہوتے وقت اور دوسرا بوقتِ اذان۔

ان دو اوقات کی اہمیت بتا دی گئی، اب بندے پر منحصر ہے کہ وہ دعا کے ان اوقات سے کس قدر مستفیض و مستفید ہو سکتا ہے۔ دشمن کے سامنے صف بندی کے وقت کا مطلب ہے کہ چاہے لڑائی شروع ہونے سے پہلے صف میں دعا مانگی جائے یا دورانِ جنگ، صف میں دعا کی قبولیت کا موقع و محل ہے۔

اسی طرح بوقت اذان کے متعلق شراح حدیث نے لکھا ایک دوسری روایت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور دونوں روایتوں میں تطبیق دیتے ہوئے کہ بوقت اذان، اذان ختم ہونے کے بعد اور اذان اور اقامت کے درمیان وقت میں بھی دعا کی قبولیت ہی ...

289- بَابُ دَعَوَاتِ النَّبِیِّ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — دعاؤں کا بیان

662 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ لُؤْلُؤَةَ، عَنْ اَبِي صِرْمَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ غِنَايَ وَغِنٰى مَوْلَايَ.

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ مَوْلًى لَهُمْ، عَنْ اَبِيْ صِرْمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلَهُ.

حضرت ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (دعا) فرمایا کرتے تھے: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ غِنَايَ وَغِنٰى مَوْلَايَ“ ”اے اللہ! بے شک میں تجھ سے مالداری اور اپنے ہر مددگار کی مال داری کا سوال کرتا ہوں“۔

حضرت یحییٰ نے حضرت محمد بن یحییٰ سے انہوں نے ان کے مولیٰ سے انہوں نے حضرت ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے۔

مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 29191' مسند احمد رقم الحدیث: 15754-15756' الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 2170' الکنی والأسماء للدولابی رقم الحدیث: 241' معرفة الصحابة لأبی نعیم رقم الحدیث: 6863' المعجم الکبیر للطبرانی جلد22صفحه329

663 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ، عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَنْتَفِعُ بِهِ، قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ، وَبَصَرِيْ، وَلِسَانِيْ، وَقَلْبِيْ، وَشَرِّ مَنِيِّيْ.

قَالَ وَكِيْعٌ: مَنِيِّيْ يَعْنِي الزِّنَا وَالْفُجُوْرَ.

حضرت شتیر بن شکل بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کسی ایسی دعا کی تعلیم دیں کہ مجھے اس دعا (کرنے) سے نفع ہو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہا ”اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ، وَبَصَرِيْ، وَلِسَانِيْ، وَقَلْبِيْ، وَشَرِّ مَنِيِّيْ“ اے اللہ! مجھے میرے کان اور میری آنکھوں [illegible] دل کے شر سے اور [illegible] عطا فرما۔

[illegible]

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1551' سنن النسائی رقم الحدیث: 5444 [illegible] ابی شیبة رقم الحدیث: 29145' مسند احمد رقم الحدیث: 15541 [illegible]

1272' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 7826-7827

تشریح: کان کا شر یہ ہے کہ اس سے بُری باتیں سنی جائیں' آنکھ کا شر یہ ہے کہ اس سے بُرائی کو دیکھا جائے اور زبان کا شر یہ ہے کہ اس سے بُری باتیں کی جائیں' دل میں جو بُرے بُرے خیالات آتے ہیں انہیں زبان پر لانا اور منی کا شر یہ ہے کہ انسان اس کی وجہ سے زنا کی بُرائی میں جا پڑے' غیر محرموں کو دیکھے اور شہوت کے فتنے میں مبتلا ہو' کیونکہ ان چیزوں کی بنیاد یہی مادۂ منویہ ہے۔

664 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے: ''اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ'''' اے اللہ! میری مدد فرما اور میرے خلاف مدد نہ فرما اور مجھے نصرت عطا فرما اور میرے خلاف نصرت نہ عطا فرما اور میرے لیے اپنی ہدایت کو آسان فرما''۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1510' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3830' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 29390' مسند احمد رقم الحدیث: 1997' السنۃ لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 384' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 947' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 10368

665 - حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ : سَمِعْتُ طَلِيقَ بْنَ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰذَا : رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَيَسِّرْ لِيَ الْهُدٰى، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ . رَبِّ اجْعَلْنِيْ شَكَّارًا لَّكَ، ذَكَّارًا لَّكَ، رَاهِبًا لَّكَ، مِطْوَاعًا لَّكَ، مُخْبِتًا لَّكَ، اَوَّاهًا مُّنِيبًا، تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ، وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ، وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ، وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ، وَاهْدِ قَلْبِيْ، وَسَدِّدْ لِسَانِيْ، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِيْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ دعا کرتے سنا: ''رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَيَسِّرْ لِيَ الْهُدٰى، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ . رَبِّ اجْعَلْنِيْ شَكَّارًا لَّكَ، ذَكَّارًا لَّكَ، رَاهِبًا لَّكَ، مِطْوَاعًا لَّكَ، مُخْبِتًا لَّكَ، اَوَّاهًا مُّنِيبًا، تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ، وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ، وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ، وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ، وَاهْدِ قَلْبِيْ، وَسَدِّدْ لِسَانِيْ، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِيْ'''' اے میرے رب! میری امداد فرما اور میرے خلاف امداد نہ فرما اور مجھے اپنی نصرت عطا فرما اور

میرے خلاف اپنی نصرت نہ عطا فرما اور میرے لیے خفیہ تدبیر فرما اور میرے خلاف خفیہ تدبیر نہ فرما اور میرے لیے اپنی ہدایت آسان فرما دے اور جو میرے مخالف ہو اس کے خلاف میری مدد فرما' اے میرے رب! مجھے اپنا شکر گزار بنا' اپنی ذات کا ذکر کرنے والا بنا' اپنی ذات سے ڈرنے والا بنا' اپنی ذات کا اطاعت گزار بنا اور اپنی ذات کے لیے عاجزی کرنے والا بنا اور گریہ وزاری اور اپنی طرف رجوع کرنے والا بنا' میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو دے اور میری دعا کو قبول فرما لے اور میری دلیل کو مضبوطی عطا فرما اور میرے دل کو ہدایت عطا فرما اور میری زبان کو درستگی عطا فرما اور میرے دل کے کینے کو باہر نکال دے"۔

انظر ما قبله .

---

666 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ عَلَى الْمِنبَرِ : اِنَّهُ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعَ اللّٰهُ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْهُ الْجَدُّ . وَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ، سَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذِهِ الْاَعْوَادِ.

حضرت محمد بن کعب القرظی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما نے منبر پر کہا: (اے پروردگار عالم!) اسے تو روکنے والا کوئی نہیں جسے تو عطا فرمائے اور اسے عطا کرنے والا کوئی نہیں جسے اللہ روک دے اور کسی بزرگی والے کو اس کی بزرگی نفع نہیں دے سکتی اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین [illegible]

([illegible])

حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ نَحْوَهُ.

[illegible]

اسی کی مانند روایت سنی ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ نَحْوَهُ.

حضرت ابن عجلان' حضرت محمد بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند سنا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 71' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 221' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1047' الأدب لابن ابی شیبة رقم الحدیث: 31' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 26261-31045' مسند احمد رقم الحدیث: 16834-16837-16839' سنن الدارمی رقم الحدیث: 230-232

تشریح: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے' خیر کا لفظ شر کی ضد ہے' اس کا معنی ہے: خالص مشقت' اور اللہ تعالیٰ کے ارادہ کا معنی ہے: دو مقدور چیزوں میں سے کسی ایک کو واقع کرنا۔

پھر فرمایا: اسے دین میں فقیہ بنا دیتا ہے۔ فقہ کا معنی ہے: دین کی سمجھ اور اصطلاح میں فقہ کا معنی: دلائل تفصیلیہ کے ساتھ احکامِ شرعیہ پر استدلال کرنا۔ اس حدیث میں فقہ کا لغوی معنی ہی کرنا زیادہ مناسب ہے۔

667 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَوْثَقَ الدُّعَاءِ أَنْ تَقُولَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، رَبِّ اغْفِرْ لِي.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ مضبوط دعا یہ ہے کہ تو کہے: ''اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، رَبِّ اغْفِرْ لِي '''' اے اللہ! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں نے اپنے گناہ کا اعتراف کیا' تیری ذات کے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں ہے' اے میرے رب! میری بخشش فرما!''

صحیح البخاری رقم الحدیث: 7507' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2758' مسند احمد رقم الحدیث: 7948' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 10180' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 6534' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 3721' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 622-625

668 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا [illegible] ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ يَعْنِي عَبْدَ الْعَزِيزِ، عَنْ [illegible] أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: [illegible]

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمایا کرتے: ''اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو: اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِي الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ، وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَحْمَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ، اَوْ كَمَا قَالَ۔

لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَحْمَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ، اَوْ كَمَا قَالَ" "اے اللہ! میرے لیے میرے دین کی اصلاح فرما دے جو معاملہ کی حفاظت ہے اور میرے لیے میری دنیا کی اصلاح فرما دے جس میں میری گزراوقات ہے اور میری موت کو میرے لیے رحمت بنا دے ہر بُرائی سے یا اس کے مثل ہو فرمایا"۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2720' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1455' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 7261' المعجم الصغیر للطبرانی رقم الحدیث: 901' الدعوات الکبیر رقم الحدیث: 245' اصلاح المال رقم الحدیث: 151' الزهد لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 261

669 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُمَيٌّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْٓءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ بلاؤں کی سختی سے پناہ مانگا کرتے تھے اور بدبختی پہنچنے سے اور بُرے فیصلے سے اور دشمنوں کی بُرائی سے۔

قَالَ سُفْيَانُ: فِي الْحَدِيْثِ ثَلَاثٌ، زِدْتُ اَنَا وَاحِدَةً، لَا اَدْرِيْ اَيَّتُهُنَّ۔

سفیان نے کہا: حدیث میں تین چیزیں ہیں ایک کا اضافہ میں نے کیا مجھے معلوم نہیں وہ کون سی ہے [illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6347-6616' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2707' سنن النسائی رقم الحدیث: 5492' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1002' مسند احمد رقم الحدیث: 7355' السنة لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 383' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 7874' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 1016

670 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْخَمْسِ: مِنَ الْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ، وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ، وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ [illegible]

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1539' سنن النسائی رقم الحدیث: [illegible]
مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 12081-26614' [illegible]

الحدیث: 7829-7862-7864' مکارم الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 1087

671 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ (دعا کرتے وقت) کہتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ" "اے اللہ! میں تجھ سے بے بسی اور سستی سے اور بزدلی اور بڑھاپے سے پناہ مانگتا ہوں اور (اے اللہ!) میں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں"۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2823-2893-4707' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2706' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 1540' سنن النسائی رقم الحدیث: 5448-5449-5450' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2120-2256' سنن سعید بن منصور رقم الحدیث: 2676

672 - حَدَّثَنَا الْمَكِّیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو کہتے سنا: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ" "اے اللہ! بے شک میں تجھ سے غم اور حزن اور بے بسی اور سستی اور بزدلی اور بخل اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے (اپنے اوپر) غلبہ کرنے سے پناہ مانگتا ہوں"۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6369-6371' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 3972' سنن النسائی رقم الحدیث: 5449' احادیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: 87-348' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2120' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2908' السنة لعبد اللّٰه بن احمد رقم الحدیث: 1422-1424

673 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ یہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کی دعاؤں میں

الرَّحْمٰنِ الْمَسْعُوْدِیُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِی الرَّبِیعِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّی، اِنَّكَ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

سے ایک دعا تھی: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّی، اِنَّكَ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ "" اے اللہ! بخشش فرما میرے اگلے اور پچھلے اور پوشیدہ اور ظاہر گناہوں کی اور تو انہیں مجھ سے زیادہ جانتا ہے' بے شک تو ہی سب سے پہلے اور سب سے آخر ہے' تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2516' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 308' مسند احمد رقم الحدیث: 7913' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1796

تشریح: حدیث مذکور میں جو آقا کریم ﷺ نے اپنے گناہوں کی معافی رب تعالیٰ سے طلب کی' اس سے کیا مراد ہے؟ جمہور علماء ملت اسلامیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جمیع انبیاء کرام بالخصوص حضور نبی کریم ﷺ ہر گناہ سے معصوم و محفوظ ہیں۔ رہا احادیث کے الفاظ کا معاملہ جن میں آپ نے اپنے گناہوں کی معافی چاہی' محدثین کرام نے اس کے درج ذیل جوابات دیئے ہیں:

- ☆ ان گناہوں سے مراد اُمت کے گناہ ہیں۔
- ☆ آقا کریم ﷺ نے بارگاہ رب العلیٰ میں علی سبیل التواضع والخشوع اپنے گناہوں کی طلب مغفرت کی۔
- ☆ گناہوں پر طلب مغفرت والا عمل آقا کریم ﷺ نے اپنی اُمت کی تعلیم کے لیے کیا ہے کہ یوں دعا مانگا کرو۔
- ☆ "غفران" اپنے حقیقی معنی چھپانے میں مستعمل ہے' اب "اللّٰهم اغفر لی" کا معنی [illegible] سے) محفوظ فرما!

674 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰی، وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔ وَقَالَ اَصْحَابُنَا، عَنْ عَمْرٍو وَالتُّقٰی۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ [illegible] فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ [illegible] "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ [illegible]" "اے اللہ! [illegible]"

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2721' [illegible]
مسند ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 297' [illegible]

مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث:5283' صحیح ابن حبان رقم الحدیث:900

تشریح: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ آقا کریم ﷺ اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور تقویٰ کا سوال کرتے تھے اور حرام ومکروہ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے اور ظاہر و باطنی غنا کا سوال کرتے تھے' یہی تعلیم اُمت ہے۔

ہدایت سے مراد اچھے عقائد ہیں' تقویٰ اچھے اعمال' پاکدامنی سے مراد بُرائیوں سے بچنا ہے اور تونگری سے مراد مخلوق کا محتاج نہ ہونا ہے' بلکہ اللہ و رسول کا حاجت مند رہنا ہے' اسی میں دین و دنیا کی بھلائیاں مانگ لی گئیں۔

(مراۃ المناجیح جلد۴ صفحہ۸۴' قادری پبلی کیشنز' لاہور)

675 - حَدَّثَنَا بَيَانٌ قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ : حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا يُنَادِيهِ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ لَا يَخْلِطُهُ شَيْءٌ، قُلْتُ : مَنْ هٰذَا الشَّيْخُ؟ قِيلَ : اَبُو الدَّرْدَاءِ۔

حضرت ثمامہ بن حزن سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ کو بلند آواز سے کہتے ہوئے سنا: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ لَا يَخْلِطُهُ شَيْءٌ'' ''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جس کے ساتھ کوئی چیز ملی ہوئی نہ ہو''۔ میں نے کہا: یہ شیخ کون ہیں؟ تو کہا گیا کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ۔

مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث:29540

676 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مَجْزَاَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَآءِ الْبَارِدِ، كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبُ الدَّنِسُ مِنَ الْوَسَخِ، ثُمَّ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کہا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَآءِ الْبَارِدِ، كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبُ الدَّنِسُ مِنَ الْوَسَخِ'' ''اے اللہ! مجھے برف کے ساتھ اور اولوں کے ساتھ اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ پاکیزگی عطا فرما جس طرح میلے کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے''۔ پھر فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ'' ''اے اللہ! تیرے لیے ہیں تمام تعریفیں آسمان بھر کے برابر اور زمین بھر کے برابر اور اس کے بعد جو تو چاہے اس بھر کے برابر''۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 476' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 846' سنن النسائی رقم الحدیث: 402-403' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 878' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 855-863' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 2546'

مسند احمد رقم الحدیث: 19104-19118-19119

تشریح: حدیث پاک میں یہ جو فرمایا کہ "اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں سے دھو دے" حالانکہ صفائی ٹھنڈے پانی کی بجائے گرم پانی سے زیادہ ہوتی ہے۔ شراح حدیث نے اس کا جواب یہ دیا کہ یہاں کمال طہارت مراد ہے اور برف اور اولے کا پانی سب پانیوں سے زیادہ طاہر ہوتا ہے' اگر بالفرض ان میں کوئی نجاست پڑ بھی جائے تو یہ دونوں چونکہ پگھلتے رہتے ہیں' سو فوراً یہ پاک ہو جاتے ہیں۔ (ملخصاً نزہۃ القاری' مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

677 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" "اے اللہ! ہم کو دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا!"

قَالَ شُعْبَةُ: فَذَكَرْتُهُ لِقَتَادَةَ، فَقَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَدْعُو بِهِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

حضرت شعبہ نے کہا کہ میں نے اس کا تذکرہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی دعا کرتے تھے اور انہوں نے اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2522-4522-6389' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2688' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1519' احادیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: 71' الزهد والرقائق لابن المبارك والزهد رقم الحدیث: 873' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2148' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 1396

تشریح: آپ ﷺ کی یہ محبوب دعا ہے اور آپ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے کیونکہ اس میں دین و دنیا کی [illegible] سوال ہے اور یہ بہت جامع دعا ہے' دین و دنیا کے جمیع مقاصد کو شامل ہے۔

بزرگان دین فرماتے ہیں کہ اگر کوئی طالب صادق بوقت حضور اور مناجات کے [illegible] حسنات اور ظاہر و باطن کا تصور کرے تو پھر دیکھے کہ اسے کیا ذوق و کیفیت اور [illegible]

678 - حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [illegible] النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي [illegible]

بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔

قلت اور ذلت سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے''۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1544' سنن النسائی رقم الحدیث: 5460-5461' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3842' مسند احمد رقم الحدیث: 8053-8311' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 7844-7845-7846' مستخرج أبی عوانة رقم الحدیث: 2045' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 1003

تشریح: اس حدیث پاک میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ ان مذکورہ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے اور محتاجگی سے بھی پناہ مانگا کرتے تھے۔ محتاجگی سے مراد دل کی محتاجگی ہے' یعنی دل مال کے جمع کرنے پر حریص ہو' یا مال کی محتاجی مراد ہے کہ اس میں صبر نہ ہو۔ سو حقیقت میں محتاجی دل و مال دونوں کی مراد ہوئی۔ اور کمی سے مراد نیکیوں کی کمی ہے' مال کی کمی مراد نہیں۔ اس لیے کہ آقا کریم ﷺ نے مال کی کمی کو اختیار فرمایا اور کثرتِ مال کو مکروہ سمجھا اور جانا۔ یا کمی سے مراد مال کی وہ کمی مراد ہے جو قوت لایموت کی بھی کفایت نہ کرے اور عبادت کی ادائیگی میں حرج واقع ہو۔ بعض محدثین کرام نے فرمایا کہ کمی سے مراد صبر کی کمی ہے اور ذلت سے مراد گناہوں پر ملنے والی ذلت ہے کہ رب تعالیٰ کے ہاں گنہ گار ذلیل ہوتا ہے' یا اس سے مراد انبیاء کرام علیہم السلام کی نگاہ میں مسکینی کی وجہ سے ذلیل ہونا مراد ہے۔ (مظاہر حق جلد۲)

679 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِدُعَآءٍ كَثِيْرٍ لَّا نَحْفَظُهُ، فَقُلْنَا: دَعَوْتَ بِدُعَآءٍ لَّا نَحْفَظُهُ؟ فَقَالَ: سَاُنَبِّئُكُمْ بِشَیْءٍ يَّجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ لَكُمْ: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِمَّا سَاَلَكَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَسْتَعِيْذُكَ مِمَّا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَوْ كَمَا قَالَ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے' آپ نے بکثرت دعائیں مانگیں ہم انہیں یاد نہ رکھ سکے' ہم نے عرض کی: آپ نے ایک ایسی دعا کی ہے جس کو ہم یاد نہ رکھ سکے' آپ ﷺ نے فرمایا: میں عنقریب تمہیں ایک ایسی چیز کی اطلاع دوں گا جو ہر چیز کو تمہارے لیے جمع کر لے گی (وہ یہ دعا ہے:) ''اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِمَّا سَاَلَكَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَسْتَعِيْذُكَ مِمَّا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' ''اے اللہ! ہم تجھ سے اس چیز کا سوال کرتے ہیں جس چیز کا تجھ سے تیرے نبی حضرت محمد ﷺ نے سوال کیا ہے اور ہم تجھ سے اس چیز کی پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی حضرت

محمد ﷺ نے پناہ مانگی ہے" اے اللہ! تجھ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے اور تجھ ہی پر (کرم کرنا) پہنچتا ہے اور برائی سے بچنے اور نیکی کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں" یا جیسا کہ آپ نے فرمایا۔

مسند احمد رقم الحديث: 22288' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 6190' المعجم الأوسط رقم الحديث: 403' المعجم الكبير للطبراني رقم الحديث: 7545-7791' مسند الشاميين رقم الحديث: 178-2278-2861' المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحديث: 3039' الأسماء والصفات للبيهقي رقم الحديث: 440

680 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو (یہ) دعا کرتے سنا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ" "اے اللہ! میں تجھ سے مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے جہنم کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں"۔

سنن النسائي رقم الحديث: 5475-5487-5488' السنة لعبد الله بن احمد رقم الحديث: 1469' مسند [illegible] رقم الحديث: 6617-6618' السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث: 7857-7871-7872' مكارم الأخلاق [illegible] رقم الحديث: 1088' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 1027' الدعاء للطبراني رقم الحديث: 1336

681 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ نُصَيْرِ بْنِ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي، وَبَارِكْ لِي فِيهِ، وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ بِخَيْرٍ.

حضرت سعید سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یوں دعا کیا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي [illegible] كُلَّ غَائِبَةٍ [illegible]

مصنف ابن ابی شیبة رقم الحديث: 15916' [illegible] الحديث: 269' صحيح ابن [illegible] رقم الحديث: 2728' [illegible]

الآداب للبیهقی رقم الحدیث:768-769' الدعوات الکبیر رقم الحدیث:242

682 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی زیادہ تر دعا یہ ہوتی تھی: ''اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ''''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما''۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 4522-6389' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2688' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1519' الزھد والرقائق لابن المبارک والزھد رقم الحدیث: 973' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2148' مسند ابن الجعد رقم الحدیث:1396

683 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، وَيَزِيدَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: اَللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ، ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ، ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ''''اے اللہ! اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھ''۔

سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3834' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 29196' مسند احمد رقم الحدیث: 13696' السنة لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 225' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 3687-3688' الشریعة للآجری رقم الحدیث: 731' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1261

684 - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِّنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ: مَجْزَأَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالْبَرْدِ وَالثَّلْجِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوبِ، وَنَقِّنِيْ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ

حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کے ایک شخص جس کو مجزاۃ کہا جاتا تھا' اس نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالْبَرْدِ وَالثَّلْجِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوبِ، وَنَقِّنِيْ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ''''اے اللہ!

تیرے لیے ہی تعریفیں ہیں آسمان بھر کے برابر اور زمین بھر کے برابر اور ان کے بعد جس چیز کو تو چاہے اس بھر کے برابر' اے اللہ! مجھے برف' اولے اور ٹھنڈے پانی سے پاکیزگی عطا فرما! اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک فرما دے اور مجھے اس طرح صاف ستھرا کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے"۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 476' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 846' سنن النسائی رقم الحدیث: 402' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 878' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 855-863' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 29206' مسند احمد رقم الحدیث: 19104' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 955-956

685 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ یہ دعا بھی رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں تھی: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ" "اے اللہ! میں تجھ سے تیری نعمت کے زوال اور تیری عافیت کے لوٹ جانے سے اور تیری اچانک پکڑ سے اور تیری سب ناراضگیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2739' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1545' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 7900' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1337' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 3588' المستدرک علی الصحیحین للحاکم رقم الحدیث: 1946' الدعوات الکبیر رقم الحدیث: 354

290- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْغَيْثِ وَالْمَطَرِ بادل اور بارش [illegible]

686 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى نَاشِئًا [illegible] السَّمَاءِ، تَرَكَ عَمَلَهُ وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ ثُمَّ أَقْبَلَ [illegible] عَلَيْهِ، فَإِنْ كَشَفَهُ اللّٰهُ حَمِدَ اللّٰهَ، وَإِنْ مَطَرَتْ قَالَ:

اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا۔ برسنے والا اور نفع مند بنانا''۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 1032-3206-4828' صحیح مسلم رقم الحدیث: 899' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 1482-5098-5099' سنن النسائی رقم الحدیث: 1523' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3846-3889' الزهد و الرقائق لابن المبارك والزهد رقم الحدیث: 148' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1594-1674

291- بَابُ الدُّعَآءِ عِنْدَ الْمَوْتِ

مرتے وقت کی دعا کا بیان

687 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ قَالَ: اَتَيْتُ خَبَّابًا، وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا، وَقَالَ: لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ۔

حضرت قیس بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے اور انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں (موت کی) دعا کرتا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 1276-3897-3913' صحیح مسلم رقم الحدیث: 940' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 2876-3155' سنن النسائی رقم الحدیث: 1823-1903' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 4163' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20635' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1149

تشریح: حضور آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس موت کی تمنا کی ممانعت فرمائی' اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی بیماری' مصیبت یا آزمائش سے گھبرا کر موت کی تمنا نہ کی جائے اور حضرت خباب رضی اللہ عنہ بھی بیماری میں مبتلا تھے' اس لیے فرمایا کہ اگر اس وجہ سے ممانعت نہ ہوتی تو میں موت کی تمنا کرتا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ کرام فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی تکلیفوں کو ترجیح دیتے تھے بلکہ کمال اطاعت میں مگن رہتے تھے۔

292- بَابُ دَعَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کا بیان

688 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُوسٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَآءِ: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ، وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ كُلِّهِ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَئِيْ

حضرت ابن ابی موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ''رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ، وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ كُلِّهِ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَئِيْ كُلَّهُ، وَعَمْدِيْ وَجَهْلِيْ وَهَزْلِيْ، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا

كُلُّهُ، وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي . اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" "اے میرے رب! میرے لیے میری خطاؤں کو اور میری جہالت کو اور میرے معاملے کی زیادتی کو معاف فرما دے اور تو مجھ سے زیادہ اسے جانتا ہے' اے اللہ! میری ہر خطاء کو بخش دے جو میں نے جان بوجھ کر اور بھول کر اور مذاق میں کی' یہ تمام (گناہ) میرے پاس ہیں' اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دے جو میں نے پہلے کیے اور جو میں نے بعد میں کیے اور جو میں نے اعلانیہ کیے اور جو پوشیدہ کیے' تو ہی اوّل ہے اور تو ہی آخر ہے اور تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے"۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6398-6399' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2719' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 29392' مسند احمد رقم الحدیث: 19489-19738' مسند الرویانی رقم الحدیث: 511' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 954-957' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1795

تشریح: اس حدیث کی شرح حدیث: 673 کے تحت گزر چکی ہے۔

689 - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى، وَاَبِيْ بُرْدَةَ، اَحْسَبُهُ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ، وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ.

حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اور حضرت ابوبردہ نے میرا گمان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ یہ دعا کیا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ [illegible] مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ [illegible] [illegible]

والے گناہوں کو معاف فرما دے اور ہر اس گناہ کو جو میرے پاس ہے''۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6398' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 954' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1795' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 5824-6552' التوحید لابن منده رقم الحدیث: 342' المستدرک علی الصحیحین للحاکم رقم الحدیث: 1883' الأسماء والصفات للبیهقی رقم الحدیث: 143

690 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ حَيْوَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: اَخَذَ بِيَدِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ، قَالَ: اِنِّي اُحِبُّكَ، قُلْتُ: وَاَنَا وَاللّٰهِ اُحِبُّكَ، قَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُوْلُهَا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاتِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے میرے ہاتھ کو پکڑا' پس فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں! آپ نے فرمایا: میں تجھ سے محبت کرتا ہوں' میں نے عرض کی: اور میں بھی اللہ کی قسم! آپ سے محبت کرتا ہوں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو تو اپنی ہر نماز کے بعد کہے! میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: تو کہہ! ''اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ'' ''اے اللہ! میری اپنے ذکر اپنے شکر اور اپنی اچھی طرح عبادت کرنے میں میری مدد فرما!''

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1522' سنن النسائی رقم الحدیث: 1303' مسند احمد رقم الحدیث: 22119' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 1227-9857' صحیح ابن خزیمة رقم الحدیث: 751' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 2020-2021' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 654

691 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَخَلِيفَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي الْوَرْدِ، عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ؟ فَسَكَتَ، وَرَاٰى اَنَّهُ هَجَمَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس کہا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں' ایسی جو پاکیزہ اور ان میں برکت ہو' تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے؟ تو وہ آدمی خاموش رہا اور اس نے یہ سمجھا کہ اس نے حضور نبی کریم ﷺ کے متوجہ ہوئے بغیر یہ کہا ہے' جس کو آپ نے ناپسند فرمایا ہے'

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ كَرِهَهُ، فَقَالَ: مَنْ هُوَ؟ فَلَمْ يَقُلْ اِلَّا صَوَابًا، فَقَالَ رَجُلٌ : اَنَا، اَرْجُوْ بِهَا الْخَيْرَ، فَقَالَ : وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، رَاَيْتُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَ اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے وہ؟ اس نے صحیح ہی کہا ہے تو اس آدمی نے کہا: میں نے اور میں نے ان سے بھلائی کا ہی ارادہ کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں نے تیرہ فرشتوں کو ان کلمات کی طرف جلدی کرتے دیکھا ہے کہ ان میں کون ان (کلمات) کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اُٹھا لے جائے گا۔

الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 513' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 4088' شعب الایمان رقم الحدیث: 4074' المطالب العالیۃ بزوائد المسانید رقم الحدیث: 3384

692 - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَنَسٌ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ الْخَلَاءَ قَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو کہتے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ" "اے اللہ! میں تجھ سے خبیث جنوں اور خبیثہ جنیوں سے پناہ مانگتا ہوں"۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 142-6322' صحیح مسلم رقم الحدیث: 375' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4' سنن النسائی رقم الحدیث: 19' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 298' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 1426' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 29898' مسند احمد رقم الحدیث: 11947-11983-13999

693 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ : حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ : غُفْرَانَكَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو کہتے: "غُفْرَانَكَ" [illegible] ہوں"۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 30' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 300' [illegible] احمد رقم الحدیث: 25220' سنن الدارمی رقم الحدیث: 707' [illegible] لابن الجارود رقم الحدیث: 42' صحیح ابن خزیمۃ رقم الحدیث: 90

694 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ :

حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمٍ الصَّوَّافُ قَالَ : حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ الْخَرَّاطُ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هٰذَا الدُّعَآءَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ : اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ۔

حضور نبی کریم ﷺ ہم کو یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے: ''اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ'' ''میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے دوزخ کے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے قبر کے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے مسیح دجال کے فتنے سے اور میں پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے قبر کے فتنے سے''۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 590' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 984' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 1542' سنن النسائی رقم الحدیث: 2063-5512' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3840' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2833' مسند احمد رقم الحدیث: 2168-2667' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 999

تشریح: اس حدیث پاک میں مذکور فتنوں سے آقا کریم ﷺ کا پناہ مانگنا' اپنی اُمت کی تعلیم کی خاطر تھا۔ اس کا ثبوت خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ آپ ﷺ ہمیں یہ دعا قرآنِ عزیز کی سورتوں کی طرح سکھاتے تھے' وگرنہ آقا کریم ﷺ کو رب تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے فتنوں سے محفوظ رکھا۔

695 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى حَاجَتَهٗ، فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا بَيْنَ وُضُوْئَيْنِ، لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فَصَلّٰى، فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَرٰى اَنِّي كُنْتُ اَبْقِيْهِ، فَتَوَضَّأْتُ، فَقَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ عِنْدَ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ، فَتَتَامَّتْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری' پس حضور نبی کریم ﷺ (رات کو) اُٹھے تو اپنی حاجت کے لیے گئے پھر (واپس آ کر) اپنے چہرۂ انور کو اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا' پھر سو رہے' پھر اُٹھے تو (پانی کی) مشک کے پاس آئے' پس اس کا منہ بند کھولا' پھر وضو کیا درمیانے قسم کے وضو کی طرح' (پانی) زیادہ نہ استعمال کیا' البتہ (پانی اعضاء تک) پہنچایا' پس آپ نے نماز پڑھی تو میں بھی اُٹھا' انگڑائی لی' اس بات کو

النسائی رقم الحدیث: 102-442-686' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 166-288-423' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2742-2754-2829' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 477

696 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ أَبِي هُبَيْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلّٰى فَقَضٰى صَلَاتَهُ، يُثْنِي عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ كَلَامِهِ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا فِي سَمْعِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا فِي بَصَرِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا عَنْ يَمِينِي، وَنُورًا عَنْ شِمَالِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ، وَنُورًا مِنْ خَلْفِي، وَزِدْنِي نُورًا، وَزِدْنِي نُورًا، وَزِدْنِي نُورًا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب رات کے وقت قیام فرماتے تو نماز پڑھتے' پس اپنی نماز کو مکمل فرماتے تو اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق حمد وثناء کرتے' پھر آپ کا آخری کلام یہ ہوتا: ''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُورًا فِيْ قَلْبِيْ، وَاجْعَلْ لِيْ نُورًا فِيْ سَمْعِيْ، وَاجْعَلْ لِيْ نُورًا فِيْ بَصَرِيْ، وَاجْعَلْ لِيْ نُورًا عَنْ يَمِينِيْ، وَنُورًا عَنْ شِمَالِيْ، وَاجْعَلْ لِيْ نُورًا مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ، وَنُورًا مِنْ خَلْفِيْ، وَزِدْنِيْ نُورًا، وَزِدْنِيْ نُورًا، وَزِدْنِيْ نُورًا'''' اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے اور میرے کانوں میں نور کر دے اور میری آنکھوں میں نور کر دے اور میری دائیں جانب سے نور کر دے اور بائیں جانب سے نور کر دے اور میرے سامنے میرے لیے نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے نور کو زیادہ کر دے اور میرے نور کو زیادہ کر دے اور میرے نور کو زیادہ کر دے''۔

697 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب آدھی رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کہتے: اے اللہ! تو آسمانوں اور زمین کا اور جو ان میں ہے ان کا نور ہے اور تیرے لیے ہی حمد ہے' تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم کرنے والا ہے اور تیرے لیے ہی حمد ہے' تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا رب ہے' تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق

وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ . اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ اِلٰهِيْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

ہے اور قیامت حق ہے' اے اللہ! میں نے تیرے لیے فرمانبرداری کی اور میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور میں نے تیری طرف رجوع کیا اور تیری ہی ذات (کی معاونت) کے ساتھ جھگڑا کیا اور تیری طرف ہی فیصلے کو لایا' پس بخش دے میرے لیے (میرے وہ خلاف اولیٰ گناہ) جو میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے اور جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے اور جو میں نے ظاہر طور پر کیے' تو میرا اللہ ہے' تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 1120-6317' صحیح مسلم رقم الحدیث: 769' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 771' سنن النسائی رقم الحدیث: 1619' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 1355' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 2565' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 29335

تشریح: شارح مسلم و بخاری حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب زید مجدہٗ اپنی بے مثال شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں:

حضرت علامہ بدرالدین محمود عینی شارح بخاری اس حدیث کے تحت رقمطراز ہیں: حدیث مذکور میں ہے کہ تُو آسمانوں اور زمین کا اور ان میں موجود چیزوں کا قیم ہے' یعنی تُو آسمانوں اور زمینوں کا خالق ہے اور اس کو قائم رکھنے والا ہے اور ان میں موجود چیزوں کو موت تک باقی رکھنے والا ہے اور ان کے اعمال کو پیدا کرنے والا ہے اور ان کو رزق دینے والا ہے اور "قیوم" کا معنی ہے: جو ہمیشہ رہنے والا ہو' جس پر کبھی فنا نہ آئے۔

تُو آسمانوں اور زمینوں کا منور کرنے والا ہے: یعنی تُو آسمانوں اور زمین میں ہر عیب اور ہر نقص سے بری ہے اور آسمانوں کو سورج' چاند اور ستاروں سے مزین کرنے والا ہے اور زمین کو انبیاء' اولیاء اور علماء سے مزین کرنے والا [illegible]

تُو حق ہے: یعنی تُو ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیشہ رہے گا' تجھ پر کبھی زوال کا آنا ممکن نہیں ہے۔

تیرا وعدہ حق ہے: یعنی تُو نے مؤمنین سے جس ثواب کا وعدہ کیا ہے اس کا خلاف [illegible] نہیں۔

تجھ سے ملاقات حق ہے: یعنی مرنے کے بعد انسان کا دوبارہ [illegible]

سیّدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حق ہیں: آپ کے تمام اوصاف [illegible] زمانہ سے لے کر قیامت تک کے انسانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کا [illegible] جائے۔

قیامت حق ہے: اس کو "ساعت" کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے کیونکہ ایک لحظہ میں قیامت واقع ہوگی اور قیامت کا ہونا اس لیے ضروری ہے تا کہ جن لوگوں کو ان کے کفر اور ظلم پر دنیا میں عذاب نہیں دیا گیا ان کو عذاب دیا جائے اور جن لوگوں کو دنیا میں ان کے نیک اعمال اور مظلومیت کی جزاء نہیں ملی' ان کو ان کے نیک اعمال پر جزاء مل جائے۔

اے اللہ! میں تجھ پر اسلام لایا: اسلام لانے کا معنی یہ ہے کہ جن کاموں کا تو نے حکم دیا ہے' میں ان تمام پر عمل کرتا ہوں اور جن کاموں سے تو نے منع کیا ہے' ان تمام سے اجتناب کرتا ہوں۔

میں تجھ پر ایمان لایا: یعنی میں نے تیرے واحد لاشریک ہونے کی تصدیق کی اور تمام صفاتِ کمالیہ سے متصف ہونے اور عیوب ونقائص سے تیرے بَری ہونے کی تصدیق کی۔

میں نے تجھ پر توکل کیا: جس نے اسبابِ عادیہ سے قطع نظر کر کے اپنے تمام معاملات کو تجھ پر چھوڑ دیا۔

تیری ہی طرف رجوع کیا: میں نے اپنی تمام تر پیروی میں تیری طرف رجوع کیا اور تیری عبادت کرنے اور تجھ سے ہی دعا کرنے اور سوال کرنے میں مشغول رہا۔

اور تیری ہی وجہ سے لڑا: یعنی جو معاندین تیری توحید کا انکار کرتے ہیں' ان کے سامنے دلائل پیش کیے' جہاں زبانی بحث کی ضرورت تھی وہاں زبانی بحث کی اور جہاں تلوار سے جہاد کی ضرورت تھی وہاں جہاد کیا۔

اور تیری ہی طرف مقدمہ کیا: یعنی جس نے کسی معاملہ میں حق کا انکار کیا تو اس معاملہ میں' میں نے صرف تجھ کو حاکم بنایا ہے۔ سو تو میرے (ان بظاہر خلافِ اولیٰ) کاموں کو معاف فرما دے جو میں نے پہلے کیے اور جو میں نے بعد میں کیے اور جن کو میں نے چھپا کر کیا اور جن کو میں نے دکھا کر کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی مغفرت کی دعا کی حالانکہ آپ مغفور ہیں' اس کی متعدد وجوہات ہیں:

(۱) اپنی تواضع اور انکسار کے لیے اور اللہ تعالیٰ کی تعظیم واجلال کو ظاہر کرنے کے لیے (۲) تعلیم اُمت کے لیے تا کہ وہ بھی آپ کی اقتداء کریں (۳) اللہ تعالیٰ نے آپ کو مغفرت طلب کرنے کا حکم فرمایا ہے (النصر:۳) اس حکم پر عمل کرنے کے لیے (۴) اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے (البقرہ:۲۲۲) اس کی محبت حاصل کرنے کے لیے (۵) مغفرت کا معنی ہے: گناہوں کو ڈھانپنا اور جس کے گناہ نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ استغفار کرنے سے اس کے درجات بلند فرماتا ہے' سو اس لیے آپ استغفار کرتے تھے تا کہ آپ کے درجات بلند کیے جائیں۔

تو ہی مقدم کرنے والا ہے اور تو ہی مؤخر کرنے والا ہے: دنیا میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی بعثت کو مؤخر فرمایا اور آپ کی شان کو تمام نبیوں اور رسولوں پر مقدم فرمائے گا۔ (عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۲۲۱ تا ۲۲۳' موضحاً دار الکتب العلمیہ' بیروت)

698 - حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ [illegible]، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ دعا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَاَهْلِیْ، وَاسْتُرْ عَوْرَتِیْ، وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ، وَاحْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنَ يَدَیَّ، وَمِنْ خَلْفِیْ، وَعَنْ يَمِيْنِیْ، وَعَنْ يَسَارِیْ، وَمِنْ فَوْقِیْ، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَاَهْلِیْ، وَاسْتُرْ عَوْرَتِیْ، وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ، وَاحْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنَ يَدَیَّ، وَمِنْ خَلْفِیْ، وَعَنْ يَمِيْنِیْ، وَعَنْ يَسَارِیْ، وَمِنْ فَوْقِیْ، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ ''''اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں دنیا و آخرت میں' اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین اور اپنے اہل کی عافیت کا سوال کرتا ہوں' میرے عیب کی پردہ پوشی فرما اور مجھے خوف سے امن نصیب کر اور میرے سامنے سے میری حفاظت فرما اور پیچھے سے اور میری دائیں جانب سے اور میری بائیں جانب سے اور میرے اوپر سے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے نیچے سے تباہ کر دیا جاؤں''۔

صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 951' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1297

699 - حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ : حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رِفَاعَةَ الزُّرَقِیُّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ وَانْكَفَاَ الْمُشْرِكُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اسْتَوُوْا حَتّٰى اُثْنِیَ عَلٰى رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ، فَصَارُوْا خَلْفَهٗ صُفُوْفًا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ، اَللّٰهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ، وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ، وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ . اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِیْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ . اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ النَّعِيْمَ يَوْمَ الْعَيْلَةِ، وَالْاَمْنَ يَوْمَ الْحَرْبِ، اَللّٰهُمَّ عَائِذًا بِكَ مِنْ سُوْءِ مَا اَعْطَيْتَنَا، وَشَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا . اَللّٰهُمَّ

حضرت عبید بن رفاعہ زرقی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب اُحد کا دن آیا اور مشرکین بکھر گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: برابر ہو جاؤ تا کہ میں اپنے رب عزوجل کی ثناء بیان کروں' پس لوگ آپ ﷺ کے پیچھے صفوں کی ترتیب میں کھڑے ہو گئے' آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! تیرے لیے ہی سب کی سب تعریفیں ہیں' اے اللہ! جسے تو پھیلائے اس کو سمیٹنے والا کوئی نہیں اور [illegible]

حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا، وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ . اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ، وَأَحْيِنَا مُسْلِمِينَ، وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ، غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُونِينَ . اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ، وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ، وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ . اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ، إِلٰهَ الْحَقِّ.

کشادہ فرما دے' اے اللہ! میں تجھ سے ہمیشہ رہنے والی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو نہ پھرنے والی ہو اور نہ ختم ہونے والی ہو' اے اللہ! بے شک میں تجھ سے محتاجی کے دن نعمت کا اور جنت کے دن امن عطا کرنے کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو تو نے ہم کو عطا فرمائی ہے اور ہر اس چیز کے شر سے جو تو نے ہم سے روک لی ہے' اے اللہ! ہمارے لیے ایمان کو محبوب بنا دے اور ہمارے دلوں میں اس کو مزین فرما دے اور ہمارے لیے کفر' فسق اور نافرمانی کو ناپسندیدہ بنا دے اور ہمیں ہدایت دینے والوں میں سے کر دے' اے اللہ! ہم کو مسلمانی کی حالت میں وفات عطا فرما اور ہمیں مسلمانی کی حالت میں زندہ رکھنا اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ ملانا نہ ان کے ساتھ جو رسوا ہوئے اور نہ وہ جو فتنہ میں پڑنے والے ہیں' اے اللہ! کافروں کو ہلاک کر دے جو لوگوں کو تیری راہ سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور ان پر اپنی سختی اور عذاب نازل فرما' اے اللہ! ان کافروں کو ہلاک کر دے جن کو کتاب دی گئی' (اے) سچے معبود۔

قَالَ عَلِيٌّ : وَسَمِعْتُهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، وَأَسْنَدَهُ وَلَا أَجِيءُ بِهِ.

علی نے کہا کہ میں نے محمد بن بشر سے اس روایت کو سنا اور انہوں نے اسے مسند ذکر کیا' میں نے اسے نہیں لیا۔

مسند احمد رقم الحديث: 15492' السنة لابن ابی عاصم رقم الحديث: 381' السنن الكبرى للنسائی رقم الحديث: 10370' الدعاء للطبرانی رقم الحديث: 1075' المعجم الكبير للطبرانی رقم الحديث: 4549' المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحديث: 1868-4308

293- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ

مصیبت کے وقت دعا مانگنے کا بیان

700 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے'

قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ۔

فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ مصیبت کے وقت دعا کرتے: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ" "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو عظمت والا بردبار ہے' اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور رب ہے عرش عظیم کا"۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6345-6346' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2730' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2773' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3883' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 29155' مسند احمد رقم الحدیث: 2012-2297-2344' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 2541

تشریح: اس دعائے ماثورہ کے ورد سے مصیبت سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔

701 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيهِ: يَا أَبَتِ، إِنِّي أَسْمَعُكَ تَدْعُو كُلَّ غَدَاةٍ: اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي، وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا، وَتَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي، وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا، فَقَالَ: نَعَمْ، يَا بُنَيَّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِهِنَّ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے عرض کی: اے ابا جان! میں ہر صبح کو آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنتا ہوں: اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت عطا فرما' اے اللہ! مجھے میری سماعت میں عافیت عطا فرما' اے اللہ! مجھے میری بصارت میں عافیت عطا فرما' تیرے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں۔ آپ اس (دعا) کو شام کو تین دفعہ دہراتے اور صبح کو بھی تین دفعہ اور آپ کہتے ہیں: "اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ" [illegible]

قَالَ : وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ: اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُو، وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں بھی آپ ﷺ کی سنت کی پیروی میں یہ کہوں۔

انہوں نے کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مصیبت زدہ کی دعا یہ ہے: ''اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُو، وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ '''' اے اللہ! مجھے تیری رحمت کی اُمید ہے اور مجھے میرے نفس کے حوالے ایک لمحہ کے لیے بھی نہ کرنا اور میری حالت کی درستگی فرمادے' تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5090' سنن النسائی رقم الحدیث: 1347' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 909' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 12030-29138' مسند احمد رقم الحدیث: 20409-20430' السنة لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 870' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 1271

تشریح: ''فقر اور کفر سے پناہ مانگی'' اس کی وجہ یہ ہے کہ فقر بھی انسان کو کفر تک پہنچا دیتا ہے جبکہ انسان اس پر صبر نہ کر سکے اور ایسی باتیں کہے اور ایسے کام کرے جن سے کفر لازم آئے۔

بندہ اپنے رب تعالیٰ کے حضور اپنی بے بسی کا اظہار کرے' یوں کہے: بارِ الٰہ! میں تیری رحمت کا اُمیدوار ہوں اور تیرا نام ہی سائلین کی آس واُمید ہے' کوئی بھی آس لگانے والا تیرے در سے واپس نہیں لوٹتا' سو مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کرنا کہ میرا سب سے بڑا دشمن یہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میں کمزور بھی ہوں' کسی بھی معاملہ میں تیری رحمت کی مصیبت کے بغیر میرے لیے کامیابی نہیں۔ (مراۃ المناجیح ملخصاً جلد۴)

702 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْخَطَّابِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ رَاشِدٌ اَبُوْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ شَرَّهٗ۔

حضرت عبداللہ بن حارث سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ مصیبت کے وقت یہ دعا کرتے تھے: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ شَرَّهٗ '''' اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو عظمت والا بردبار ہے' اللہ کے سوا کوئی

عبادت کے لائق نہیں جو عرشِ عظیم کا رب ہے' اللہ کے سوا
کوئی عبادت نہیں جو رب ہے آسمانوں کا اور رب ہے
زمین کا اور معزز عرش کا رب ہے' اللہ کے سوا کوئی عبادت
کے لائق نہیں جو رب ہے آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا
اور رب ہے معزز عرش کا' اے اللہ! (ہم سے) شر کو دور
فرما دے''۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6345-6346' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2730' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2773' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3883' مسند احمد رقم الحدیث: 2012' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 7627-7628' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 2541

تشریح: اس باب میں آقا کریم ﷺ کی جامع دعاؤں کا ذکر کیا گیا' جن کے الفاظ تھوڑے اور معانی بہت زیادہ ہیں اور یہ ایسی دعائیں ہیں جو جمیع مقاصد و مطالب کے لیے کافی ووافی ہیں۔ آقا کریم ﷺ کی اتباع میں ان ماثورہ دعاؤں کا ورد رکھنا دین و دنیا کی بھلائیوں کے حصول کا سبب وذریعہ ہیں۔

294- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الاسْتِخَارَةِ

استخارہ کے وقت دعا مانگنے کا بیان

703 - حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُو الْمُصْعَبِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُورِ كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْاٰنِ: اِذَا هَمَّ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ، وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ، اَوْ قَالَ: فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ، فَاقْدُرْهُ لِيْ، وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ، وَمَعَاشِيْ، وَعَاقِبَةِ، اَوْ قَالَ: عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ہمیں استخارہ کی تعلیم معاملات میں اس طرح دیتے تھے جس طرح قرآن کی سورت کی دیتے تھے کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے' پھر کہے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ [illegible] هٰذَا الْاَمْرَ [illegible] اَمْرِيْ [illegible]

اَلْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِيْ، وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهُ.

اَلْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِيْ، وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهُ ''

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ استخارہ (بھلائی کی طلب) کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے ہی تجھ سے قدرت مانگتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں اور تو علم والا ہے اور مجھے کوئی علم نہیں اور تو غائب چیزوں کا بہت زیادہ جاننے والا ہے' اے اللہ! اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ معاملہ میرے لیے میرے دین اور میری زندگی اور میرے انجام کے لیے بہتر ہے' یا فرمایا: میرے اس معاملہ کے جلد یا بدیر آنے میں تو اس کو میرے لیے مقدر فرما دے اور اگر تیرے علم میں یہ معاملہ میرے لیے میرے دین اور میری زندگی اور میرے انجام کے لیے بُرا ہے' یا فرمایا: میرے اس معاملہ میں جلدی یا بدیر آنے میں بُرا ہے تو اس کو مجھ سے دور فرما دے اور مجھے اس سے دور فرما دے اور میرے لیے بھلائی مقرر فرما دے جہاں بھی ہو' پھر مجھے راضی کر دے اور اپنی حاجت کا نام لے''۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6382' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1538' سنن النسائی رقم الحدیث: 3253' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 1383' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 29403' مسند احمد رقم الحدیث: 14707' السنۃ لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 421' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 5551-7682

تشریح: استخارہ: اس کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے بھلائی طلب کرنا' یعنی آدمی جب کسی اہم کام کے کرنے کا ارادہ کرے تو اس سے پہلے استخارہ کر لے۔ استخارہ کرنے والا گویا اللہ کی بارگاہ میں التجاء کرتا ہے کہ اے علام الغیوب! مجھے اشارہ فرما دے کہ یہ کام میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں؟! استخارہ کرنے والا آدمی کبھی نقصان نہیں اُٹھائے گا اور نہ ہی شرمندہ ہوگا' استخارہ کرنا تب مسنون ہے جب بھی کسی نیک اور جائز عمل کا ارادہ کیا جائے' مثلاً تعمیر عمارت' نکاح' تجارت' شرکت' سواری لینے' ملازمت اختیار کرنے وغیرہ کا عمل کرنے کے لیے۔ فرائض و واجبات اور مستحبات کے کرنے اور حرام و مکروہ افعال کو چھوڑنے پر استخارہ کرنا

اگر اوّل مرتبہ استخارہ کرنے سے مقصد حاصل نہ ہو تو بار بار کرنا بھی مستحب ہے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ کرو' پھر دیکھو کہ تمہارے دل میں کیا بات آتی ہے' پس بے شک اسی بات میں خیر ہے۔ (عمل الیوم واللیلۃ للدینوری رقم الحدیث: ۵۹۸)

استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز نفل استخارہ کی نیت کر کے پڑھے' پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھے اور حدیث میں مذکور دعا کو "الحمدللہ" پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھ کر ختم کرے اور درود پاک پڑھتے ہوئے دائیں کروٹ پر سو جائے۔ اگر خواب میں سفید یا سبز چیز نظر آئے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کام میں خیر ہے اور اگر سیاہ یا سرخ نظر آئے تو اس کام کی ممانعت ہے' اس سے اجتناب کرے۔

واضح رہے کہ ہر شخص بذاتِ خود اپنے لیے استخارہ کرے' کوئی کسی اور کے لیے استخارہ نہیں کر سکتا۔ یہ جو آج کل ٹی وی پروگراموں میں استخارہ کروایئے اور عامل لوگ چند ساعتوں میں استخارہ کروایئے' کے اشتہار دیتے ہیں اور عوام جھٹ پٹ کے استخارہ میں دلچسپی لیتے اور کرواتے ہیں' یہ سراسر غلط ہے' شرعاً اس کا جواز نہیں۔ (ملخصاً نعمۃ الباری شرح صحیح بخاری)

704 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، مَسْجِدِ الْفَتْحِ، يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، فَاسْتُجِيبَ لَهُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ قَالَ جَابِرٌ: وَلَمْ يَنْزِلْ بِي أَمْرٌ مُهِمٌّ غَائِظٌ إِلَّا تَوَخَّيْتُ تِلْكَ السَّاعَةَ، فَدَعَوْتُ اللّٰهَ فِيهِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ، إِلَّا عَرَفْتُ الْإِجَابَةَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن کعب سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مسجد' مسجد فتح میں منگل کے دن اور بدھ کے دن دعا کرتے تو بدھ کے دن دو نمازوں کے درمیان آپ کی دعا قبول ہو جاتی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی ہمیشہ کسی عظیم معاملہ کے درپیش آنے پر اسی گھڑی کا خیال رکھتا ہوں' سو میں اللہ تعالیٰ سے [illegible] کے دن دعا کرتا ہوں [illegible]

مسند احمد رقم الحدیث: 14563' شعب الایمان رقم الحدیث: 3591

705 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، عَنْ خَلَفِ بْنِ خَلِيفَةَ [illegible] قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ ابْنُ أَخِي أَنَسٍ، عَنْ [illegible] مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَجُلٌ [illegible] بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، إِنِّي أَسْأَلُكَ [illegible] أَتَدْرُونَ بِمَا دَعَا؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ دَعَا اللّٰهَ [illegible]

الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ۔

ہوا اس آدمی نے کیا دعا کی ہے؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اس نے اللہ تعالیٰ کے اس نام کے ساتھ دعا مانگی ہے جس کے ساتھ جو بھی دعا مانگی جائے وہ قبول فرماتا ہے۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1495' سنن النسائی رقم الحدیث: 1300' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3858' الزهد والرقائق لابن المبارك والزهد رقم الحدیث: 1171' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 29361' مسند احمد رقم الحدیث: 12611-13570' السنن الكبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 1224-7654

706 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِی الْخَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِیْ دُعَآءً اَدْعُو بِهٖ فِیْ صَلَاتِیْ، قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيرًا، وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْ لِیْ مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

حضرت ابوالخیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا' انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی: مجھے ایسی دعا کی تعلیم دیجئے جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں' آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو کہہ: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيرًا، وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْ لِیْ مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ'''' ''اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا اور گناہوں کو تیرے سوا بخشنے والا کوئی نہیں ہے' تو مجھے اپنی طرف سے بخشش عطا فرما بے شک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے''۔

عمل الیوم واللیلة لابن السنی رقم الحدیث: 159' الأسماء والصفات للبیهقی رقم الحدیث: 95

تشریح: حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب زیدمجدہٗ اس حدیث کی شرح میں رقمطراز ہیں:

اس حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے نماز کی دعا کی تعلیم دیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس متعلم کو عالم سے ہر چیز کو سیکھنا چاہیے جس میں خیر ہو' اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا میں اپنی تقصیر کا اعتراف کرنا چاہیے اور اپنی طرف ظلم کی نسبت کرنی چاہیے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا میں اپنے کسی عمل کا ذکر نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی وجہ سے سوال کرنا چاہیے' یہی زیادہ اولیٰ اور بہتر ہے۔ رہی وہ حدیث جس میں رسول اللہ ﷺ نے غار میں پھنسنے والے تین نوجوانوں کا تذکرہ فرمایا جنہوں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنا نیک عمل پیش کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی تھی۔ (صحیح بخاری: ۲۲۱۵' صحیح مسلم: ۲۷۴۳) تو وہ فقط بیان جواز کے لیے ہے۔

افضل یہی ہے کہ آدمی صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی حاجت کا سوال کرے۔ نیز زیر بحث حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں وہ دعا مانگنی چاہیے جو نبی کریم ﷺ سے منقول ہو یا وہ دعا مانگنی چاہیے جو قرآن مجید کے الفاظ کے مشابہ ہو۔
(نعمۃ الباری شرح صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۶۲ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

295- بَابُ اِذَا خَافَ السُّلْطَانَ

جب بادشاہ کا خوف ہو (اس وقت کی دعا) کا بیان

707 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ يَقُوْلُ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: اِذَا كَانَ عَلٰى اَحَدِكُمْ اِمَامٌ يَخَافُ تَغَطْرُسَهُ اَوْ ظُلْمَهُ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَّاَحْزَابِهِ مِنْ خَلَائِقِكَ، اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ يَطْغٰى، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

حضرت ثمامہ بن عقبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حارث بن سوید کو فرماتے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں کوئی شخص امام (بادشاہ) سے اس کے غصے یا ظلم سے ڈرے تو اس کو چاہیے کہ یہ کہے: "اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَّاَحْزَابِهِ مِنْ خَلَائِقِكَ، اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ يَطْغٰى، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ" "اے اللہ! سات آسمانوں کے رب اور عظمت والے عرش کے رب میرے لیے فلاں بن فلاں سے اور اپنی مخلوق کے فلاں گروہ سے پناہ گاہ بن جا' اس میں کہ ان میں سے کوئی ایک مجھ پر زیادتی کرے یا ظلم نہ کرے' تیری پناہ غالب ہے اور تیری تعریف [illegible] ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں [illegible]

مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 29176' مکارم الاخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 1047 [illegible] الحدیث: 1056' المعجم الکبیر رقم الحدیث: 9795' الدعوات الکبیر رقم الحدیث: 472 [illegible]

42

708 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا [illegible] عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ [illegible] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا اَتَيْتَ سُلْطَانًا مَّهِيْبًا تَخَافُ [illegible]

اَنْ يَّسْطُوَ بِكَ، فَقُلْ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا، اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، اَلْمُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ اَنْ يَّقَعْنَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ، وَجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَعَزَّ جَارُكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

اللہ اپنی تمام مخلوق سے زیادہ غالب ہے' اللہ اس سے زیادہ غالب ہے' جس سے مجھے خوف ہے اور میں ڈر رہا ہوں' میں اس اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' جس نے سات آسمانوں کو زمین پر اپنے حکم کے بغیر گرنے سے روکا ہوا ہے' تیرے فلاں بندے کے شر سے اور اس کی فوج سے اور جو اس کی پیروی کرنے والے ہیں جنوں اور انسانوں میں سے' اے اللہ! میرے لیے ان کی شر سے پناہ گاہ بن جا' تیری تعریف بہت بڑی ہے اور تیری پناہ غالب ہے' تیرا نام بابرکت ہے' سوا تیرے کوئی عبادت کے لائق نہیں' تین بار (یہ کلمات کہے)۔

مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 29177' مكارم الأخلاق للخرائطي رقم الحديث: 1042' الدعاء للطبراني رقم الحديث: 1060' المعجم الكبير للطبراني رقم الحديث: 10599' الدعوات الكبير رقم الحديث: 473

709 - حَدَّثَنَا مُوْسٰي قَالَ: حَدَّثَنَا سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ قَيْسٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ قَالَ: مَنْ نَّزَلَ بِهٖ هَمٌّ اَوْ غَمٌّ اَوْ كَرْبٌ اَوْ خَافَ مِنْ سُلْطَانٍ، فَدَعَا بِهٰؤُلَاءِ اسْتُجِيْبَ لَهٗ: اَسْاَلُكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَاَسْاَلُكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ، وَاَسْاَلُكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، ثُمَّ سَلِ اللّٰهَ حَاجَتَكَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس شخص کو کوئی رنج یا غم یا مصیبت یا بادشاہ کا خوف ہو تو وہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرے' اس کی دعا قبول ہوگی: (اے اللہ!) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' تو سات آسمانوں کا رب ہے اور عظمت والے عرش کا رب ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' تو سات آسمانوں کا رب ہے اور کرامت والے عرش کا رب ہے' اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' تو سات آسمانوں اور سات زمینوں کا رب ہے اور کرامت والے عرش کا رب ہے' بے شک تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے' پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6345-6346' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2730' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2773' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3883' مسند احمد رقم الحدیث: 2012' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 7627-7628' مکارم الأخلاق للخرائطي رقم الحدیث: 1039

296- بَابُ مَا يُدَّخَرُ لِلدَّاعِيْ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ

دعا کرنے والے کے لیے اجر وثواب کے ذخیرہ کا بیان

710 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيَّ قَالَ : قَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَدْعُوْ، لَيْسَ بِاِثْمٍ وَّلَا بِقَطِيْعَةِ رَحِمٍ، اِلَّا اَعْطَاهُ اِحْدٰى ثَلَاثٍ : اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ، وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ، وَاِمَّا اَنْ يَّدْفَعَ عَنْهُ مِنَ السُّوْٓءِ مِثْلَهَا، قَالَ : اِذًا نُكْثِرُ، قَالَ: اَللّٰهُ اَكْثَرُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو مسلمان آدمی گناہ اور رشتہ داروں سے قطع تعلقی کے سوا جو بھی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تین میں سے ایک عطا فرماتا ہے' یا تو اس کی دعا جلدی قبول فرما لیتا ہے' یا اس کے لیے آخرت میں ذخیرہ کر دیتا ہے یا اس کے مثل اس آدمی سے بُرائی کو دفع فرما دیتا ہے۔ (حضرت ابوسعید نے) کہا: پھر تو ہم بہت زیادہ دعائیں مانگیں گے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔

مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 3283' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 29170' مسند احمد رقم الحدیث: 11133' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 1019' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 882' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 35' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 4368' مسند الشامیین للطبرانی رقم الحدیث: 2710

711 - حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ : اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الْفُدَيْكِ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مَوْهَبٍ، عَنْ عَمِّهٖ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ يَّنْصِبُ وَجْهَهٗ اِلَى اللّٰهِ يَسْاَلُهٗ مَسْاَلَةً، اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهَا، اِمَّا عَجَّلَهَا لَهٗ فِي الدُّنْيَا، وَاِمَّا ذَخَرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مَا لَمْ يَعْجَلْ، قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا عَجَلَتُهٗ؟ قَالَ : يَقُوْلُ : دَعَوْتُ وَدَعَوْتُ، وَلَا اُرَاهُ يُسْتَجَابُ لِيْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے [illegible]

کی اور مجھے قبول ہوتی نظر نہیں آ رہی۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6340' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2735' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 1484' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3853' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19643' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 306' مسند احمد رقم الحدیث: 9148-9785

تشریح: آخرت کے لیے دعا ذخیرہ کر دی جاتی ہے' یہ اللہ رب ذوالجلال کا اپنے بندے پر کمال کرم و فضل اور احسان ہے کہ بندہ جو بھی دعا کرتا ہے' اسے شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔ دعا کا ذخیرہ ہونا بھی قبولیتِ دعا ہی ہے۔ جو بندے کی اس دعا کا بدل ہے جو وہ دنیا میں مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تحت وہ اس دعا کا اہل نہیں ہوتا تو اللہ ربِ ذوالجلال اپنے بندے کی اس دعا کو رد نہیں فرماتا بلکہ اس دعا کو نیکیاں بنا کے آخرت کے لیے اپنے بندے کے لیے رکھ چھوڑتا ہے۔

مسلمان کی ہر دعا رب تعالیٰ قبول فرماتا ہے جب تک وہ کسی گناہ اور قطعیت رحم کی دعا نہ مانگے۔

گناہ اور قطعیت رحم سے مراد اللہ عزوجل کی نافرمانی ہے۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس کی تصریح یہ فرماتے ہیں کہ گناہ سے مراد وہ نافرمانی ہے جس کا نقصان اپنی ذات تک محدود ہو اور قطعیت رحم سے مراد وہ نافرمانی ہے جس کا نقصان لوگوں کو بھی پہنچے۔ (مرقات جلد۵ صفحہ۲۹)

دعا کی قبولیت کے یقین سے مراد یہ ہے کہ دعا ایسی کیفیت سے مانگو جو باعث قبولیت ہو یعنی نیک اعمال کرو' برائیوں سے پرہیز کرو' قابل احترام مقامات اور بابرکت اوقات میں دعا مانگو اور دعا کرتے وقت حضورِ قلبی رکھو اور اسی طرح دعا کے دیگر آداب و شرائط کو ملحوظِ خاطر رکھو۔ قبولیتِ یقین کا دوسرا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر یہ یقین رکھ کر دعا کرو کہ وہ اپنے فضل و کرم سے تمہاری دعا رد نہیں فرمائے گا۔ حدیثِ قدسی میں ارشاد ہے کہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرا بندہ میرے بارے میں جو گمان رکھتا ہے' میں اسی کے مطابق اس کے ساتھ پیش آتا ہوں۔ (مرقات جلد۵ صفحہ۲۰)

297- بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ

دعا کی فضیلت کا بیان

712 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ معزز نہیں ہے۔

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3829' مسند احمد رقم الحدیث: 8748' معجم ابن الأعرابی رقم الحدیث: 2082' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 870' المعجم الاوسط رقم الحدیث: 3706' المستدرک علی الصحیحین للحاکم رقم الحدیث: 1801' مسند الشہاب القضاعی رقم الحدیث: 1213-1214

713 - حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ

قَالَ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَشْرَفُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سب سے بلند مرتبہ عبادت دعا ہے۔

714 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ يُسَيْعٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ، ثُمَّ قَرَاَ : (اُدْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ)۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک دعا ہی عبادت ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو سنوں گا''۔

سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 1479' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3828' الزهد والرقائق لابن المبارك والزهد رقم الحدیث: 1298' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 838' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 29167' مسند احمد رقم الحدیث: 18352-18386' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 890

715 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ مُبَارَكِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَيُّ الْعِبَادَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ : دُعَاءُ الْمَرْءِ لِنَفْسِهِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سی عبادت سب سے زیادہ افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا اپنے آپ کے لیے دعا کرنا۔

المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحديث: 1992' تاريخ اصبهان جلد 1 صفحه 264

716 - حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ : اَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ : سَمِعْتُ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: اِنْطَلَقْتُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : يَا اَبَا بَكْرٍ، لَلشِّرْكُ فِيكُمْ اَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَهَلِ الشِّرْكُ اِلَّا مَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ [illegible] لَلشِّرْكُ اَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ، اَلَا اَدُلُّكَ عَلَى شَيْءٍ اِذَا قُلْتَهُ ذَهَبَ عَنْكَ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ؟ قَالَ : قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ [illegible]

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! تم میں شرک چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ چھپا ہوا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ [illegible] کیا شرک [illegible] اور [illegible]

لِمَا لَا اَعْلَمُ۔

فرمایا: یہ کہو! ''اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ'''' اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں اور میں جانتا بھی ہوں اور میں اس چیز سے تیری پناہ مانگتا ہوں جسے میں نہیں جانتا''۔

298- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الرِّيْحِ

ہوا چلتے وقت دعا کرنے کا بیان

717 - حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَاجَتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب ہوا تیز چلتی تو کہتے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ'''' اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اس (ہوا) کی اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے اور میں تیری اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے''۔

مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 2905' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 926' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 969' المطر والرعد والبرق لابن ابی الدنیا رقم الحدیث: 129

718 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيْدَ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ اِذَا اشْتَدَّتِ الرِّيْحُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَاقِحًا، لَا عَقِيْمًا۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ جب ہوا تیز چلتی تو حضور نبی کریم ﷺ کہتے: ''اَللّٰهُمَّ لَاقِحًا، لَا عَقِيْمًا'''' اے اللہ! یہ درختوں پر پھل لانے والی ہو' بانجھ کرنے والی نہ ہو''۔

299- بَابُ لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ

تم ہوا کو گالی نہ دو

719 - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُبَیٍّ قَالَ: لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا مَا تَكْرَهُوْنَ

حضرت ابی (بن کعب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ تم ہوا کو گالی نہ دو' پس جب تم اس میں وہ چیز دیکھو جو تمہیں ناپسند ہو تو کہو: ''اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الرِّيْحِ، وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ

فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الرِّيْحِ، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ۔

بِهٖ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ ''اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور جو کچھ اس میں ہے اور اس بھلائی کا جس کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے اور ہم تجھ سے اس ہوا کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں اور جو برائی اس میں ہے اور جس برائی کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے''۔

مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 29219' السنة لعبد الله بن احمد رقم الحدیث: 1196' مسند احمد رقم الحدیث: 21138-21139' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10703-10704-10707' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 918' مکارم الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 1000

تشریح: ہوا پر لعنت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے' اس پر لعنت بھیجنے کی عموماً دو وجہیں ہوتی ہیں' یا تو بندہ اس سے تنگ آ جاتا ہے یا پھر اسے ناپسند کرتا ہے۔ سو دونوں وجوہات کی ممانعت ہے کیونکہ یہ تو رب تعالیٰ کے حکم کی پابند ہے' کسی کے اپنے اختیار و قدرت اور بس میں تو ہے نہیں۔ ہاں! البتہ حدیث پاک کے سبق کے مطابق رب تعالیٰ سے اس کی رحمت و بھلائی کا سوال کرنا چاہیے اور اس کے شر و برائی سے پناہ مانگنی چاہیے۔

720 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيٰى، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الزُّرَقِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلرِّيْحُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ، تَاْتِيْ بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ، فَلَا تَسُبُّوْهَا، وَلٰكِنْ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے' رحمت اور عذاب کو ساتھ لاتی ہے' تم اسے گالی نہ دیا کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگا کرو اور اللہ تعالیٰ سے اس کے شر سے پناہ مانگا کرو۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5097' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3727' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20004' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 78' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 26311-29218' [illegible] رقم الحدیث: 7413-7631-9289' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 6142

300- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الصَّوَاعِقِ

721 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ مَطَرٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ [illegible]

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِصَعْقِكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ.

''اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِصَعْقِكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ '''' اے اللہ! ہمیں اس کڑک سے نہ مارنا اور ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک نہ کرنا اور ہمیں اس سے قبل ہی عافیت عطا فرما دینا''۔

مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 29217' مسند احمد رقم الحدیث: 5763' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 10697-10698' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 5507' معجم أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 309' مکارم الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 1008 الکنیٰ والأسماء للدولابی رقم الحدیث: 1792

301- بَابُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

جب بادل گرجنے کی آواز سنے (اس وقت کی دعا کا بیان)

722 - حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ قَالَ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي سَبَّحْتَ لَهُ، قَالَ: إِنَّ الرَّعْدَ مَلَكٌ يَنْعِقُ بِالْغَيْثِ، كَمَا يَنْعِقُ الرَّاعِيْ بِغَنَمِهِ.

حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب بادل گرجنے کی آواز سنتے تو کہتے: پاک ہے وہ ذات جس کی یہ (بادل) تسبیح بیان کر رہا ہے' فرمایا کہ بے شک رعد ایک فرشتہ ہے' بادل کو زور سے ڈانٹتا ہے جس طرح چرواہا اپنے ریوڑ کو ڈانٹتا ہے۔

مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2854' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 3863' سنن سعید بن منصور رقم الحدیث: 1683' مسند احمد رقم الحدیث: 2471-2483' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 9024' مکارم الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 1017' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 986

723 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي (يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ)، ثُمَّ يَقُولُ: إِنَّ هٰذَا لَوَعِيدٌ شَدِيدٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ.

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جس وقت بادل کی گرج سنتے تو گفتگو کو روک دیتے اور کہتے: پاک ہے اس ذات کے لیے رعد (فرشتہ) اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتا ہے اور فرشتے اس کے خوف سے' پھر فرماتے: بے شک یہ اہل زمین کے لیے سخت تر وعید ہے۔

مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 29214' السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث: 6471' المطر والرعد والبرق لابن أبی الدنیا رقم الحدیث: 97' الزهد لأحمد بن حنبل رقم الحدیث: 1115

302- بَابُ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ

724 - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، عَنْ اَوْسَطَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوَّلَ مَقَامِي هٰذَا، ثُمَّ بَكَى اَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَاِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ، وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَاِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ، وَهُمَا فِي النَّارِ، وَسَلُوا اللّٰهَ الْمُعَافَاةَ، فَاِنَّهُ لَمْ يُؤْتَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرٌ مِّنَ الْمُعَافَاةِ، وَلَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

جو اللہ سے عافیت مانگے' اس کا بیان

حضرت اوسط بن اسماعیل سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد فرماتے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ میرے اسی مقام پر پہلے سال کھڑے ہوئے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے' پھر فرمایا کہ تم پر سچائی لازم ہے کیونکہ یہ (سچائی) نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں (لے کر جانے والی) ہیں اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے کیونکہ یہ بُرائی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں دوزخ میں (لے کر جانے والے) ہیں اور اللہ تعالیٰ سے تم عافیت کا سوال کرو' اس لیے کہ یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی بھلائی نہیں دی گئی اور تم آپس میں قطع تعلق نہ کرو اور تم ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ پھیرو اور تم آپس میں حسد نہ کرو اور تم آپس میں بغض نہ کرو اور (اے) اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

سنن ابن ماجه رقم الحديث: 3849' مسند ابوداؤد الطيالسي رقم الحديث: 5' مسند الحميدي رقم الحديث: 2-7' مسند ابن الجعد رقم الحديث: 1702' مصنف ابن ابي شيبة رقم الحديث: 25373-29182' مسند احمد رقم الحديث: 5-6-10' السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث: 10649-10650-10651

تشریح: حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے رب ذوالجلال کے کلام اور رسول کریم ﷺ کے ارشادات [illegible] روایت میں کمال ترجمانی کی ہے' مسلمان کو پکا سچا ایماندار بننے کے لیے ان ارشادات [illegible] اور کامیابیوں سے ہمکنار کرتا ہے۔

عنوان حدیث ہے: "اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرنا" [illegible] میں بُری بیماریوں اور سختی و غم سے نجات ملنا۔ حدیث عافیت [illegible] سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آقا کریم ﷺ کے [illegible] صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے تعلیمات رسول کریم ﷺ [illegible]

725 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْوَرْدِ، عَنِ اللَّجْلَاجِ، عَنْ مُعَاذٍ قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ، قَالَ : هَلْ تَدْرِيْ مَا تَمَامُ النِّعْمَةِ؟ قَالَ : تَمَامُ النِّعْمَةِ دُخُولُ الْجَنَّةِ، وَالْفَوْزُ مِنَ النَّارِ . ثُمَّ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ، قَالَ : قَدْ سَاَلْتَ رَبَّكَ الْبَلَاءَ، فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ . وَمَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَقُوْلُ : يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، قَالَ : سَلْ۔

ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے وہ کہہ رہا تھا: اے اللہ! میں تجھ سے کامل نعمت کا سوال کرتا ہوں آپ ﷺ نے (اس شخص سے) فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ کامل نعمت کیا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ کامل نعمت جنت میں داخل ہونا اور دوزخ سے نجات پانا ہے پھر آپ ﷺ ایک اور شخص کے پاس سے گزرے وہ کہہ رہا تھا: اے اللہ! بے شک میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تو نے اپنے رب سے مصیبت کا سوال کیا ہے تو اس (اپنے رب) سے عافیت کا سوال کر۔ اور آپ ﷺ ایک اور آدمی کے پاس سے گزرے وہ کہہ رہا تھا: اے صاحب جلال و عظمت! تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اب اپنے رب سے) سوال کر۔

مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 29356' مسند احمد رقم الحديث: 22017' الدعاء للطبراني رقم الحديث: 2021' الأسماء والصفات للبيهقي رقم الحديث: 158-270' الدعوات الكبير رقم الحديث: 228' الشكر لابن أبي الدنيا رقم الحديث: 156' معرفة الصحابة لأبي نعيم رقم الحديث: 5965

تشریح: اس حدیث پاک میں آقا کریم ﷺ نے صبر مانگنے کی ممانعت فرمائی اور اس کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ گویا تو مصیبت کا سوال کر رہا ہے۔ مطلب یہ کہ جب کوئی دعا کرے: یا اللہ! مجھے صبر عطا فرما! تو گویا اس نے یوں کہا: یا اللہ! مجھے اوّلاً مصیبت میں مبتلا کر اور پھر اس مصیبت کو سہنے اور اس پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرما۔ یہ آپ کی تعلیمات کے خلاف ہے اس لیے اس کی ممانعت فرمائی۔ وگرنہ صبر کرنے کی بڑی فضیلت اور عظمت واہمیت ہے اور وہ تب ہی ہے جب آزمائش آ جائے اور دُکھ درد میں مبتلا ہو تو پھر صبر کرے اور صبر کا سوال کرے تو اب صبر کا سہنا اور برداشت کرنا اس کے لیے باعث اجر وثواب ہوگا۔

726 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَسْاَلُ اللّٰهَ بِهِ، فَقَالَ : يَا عَبَّاسُ، سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، ثُمَّ مَكَثْتُ ثَلَاثًا، ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ : عَلِّمْنِيْ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیں کہ میں اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے سوال کروں! آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو پھر میں تین (دن) تک ٹھہرا رہا

شَيْئًا اَسْاَلُ اللّٰهَ بِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ : يَا عَبَّاسُ، يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ، سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

پھر میں آپ کے پاس آیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں جس کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کروں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! اے اللہ کے رسول کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرو۔

مسند الحمیدی رقم الحدیث: 466' فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل رقم الحدیث: 1771' مسند احمد رقم الحدیث: 1766-1783' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1295' الدعاء للضبی رقم الحدیث: 31' شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة رقم الحدیث: 2732

303- بَابُ مَنْ كَرِهَ الدُّعَاءَ بِالْبَلَاءِ

جو شخص مصیبت پر دعا کرنا ناپسند سمجھے' اس کا بیان

727 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُمَّ لَمْ تُعْطِنِيْ مَالًا فَاَتَصَدَّقَ بِهٖ، فَابْتَلِنِيْ بِبَلَاءٍ يَكُوْنُ، اَوْ قَالَ : فِيْهِ اَجْرٌ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَا تُطِيْقُهُ، اَلَا قُلْتَ : اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا: اے اللہ! تو نے مجھے کوئی مال نہیں عطا کیا کہ میں اس کے ساتھ صدقہ کرتا' تو تُو مجھے کسی آزمائش ہی میں مبتلا کر دے کہ میرے لیے ہو جائے' یا کہا کہ اس میں اجر ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! (اے شخص!) تجھ میں اس کی طاقت نہیں ہے' تو نے یہ کیوں نہیں کہا کہ اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں [illegible] بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا [illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 4522-6389' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2688' [illegible]
احادیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: 71' الزهد والرقائق لابن المبارك [illegible]
الطیالسی رقم الحدیث: 2148' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 1396 [illegible]

728 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ : حَدَّثَنَا [illegible] زُهَيْرٌ قَالَ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ : [illegible] لِحُمَيْدٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]

دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ قَدْ جَهِدَ مِنَ الْمَرَضِ، فَكَاَنَّهُ فَرْخٌ مَّنْتُوفٌ، قَالَ: اُدْعُ اللّٰهَ بِشَيْءٍ اَوْ سَلْهُ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ مَا اَنْتَ مُعَذِّبِي بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ، فَعَجِّلْهُ فِي الدُّنْيَا، قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَا تَسْتَطِيْعُهُ، اَوْ قَالَ: لَا تَسْتَطِيْعُوْا، اَلَا قُلْتَ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ؟ وَدَعَا لَهٗ، فَشَفَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

ایک آدمی کے پاس داخل ہوئے جو بیماری میں بہت زیادہ لاغر ہو چکا تھا' گویا کہ پرندے کا نوچا ہوا بچہ ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے کسی شے کے لیے دعا کر' اس سے سوال کر' تو وہ یہ کہنا شروع ہوا: اے اللہ! جو تو نے مجھے آخرت میں عذاب دینا ہے وہ مجھے دنیا ہی میں دے دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! تو اس کی استطاعت نہیں رکھ سکتا' یا فرمایا کہ تم لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھ سکتے' تو یہ کیوں نہیں کہتا کہ اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما' اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔ اور آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا کی تو اللہ عزوجل نے اس کو شفاء عطا فرمادی۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 4522' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2690' الزھد والرقائق لابن المبارک والزھد رقم الحدیث:973' مسند ابن الجعد رقم الحدیث:1396' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث:29340-29600' مسند احمد رقم الحدیث:12049-13163' صحیح ابن حبان رقم الحدیث:936-937

304- بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

جو سخت مصیبت سے پناہ مانگے' اس کا بیان

729 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: يَقُوْلُ الرَّجُلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، ثُمَّ يَسْكُتُ، فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ فَلْيَقُلْ: اِلَّا بَلَاءً فِيْهِ عَلَاءٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے سخت مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں' پھر وہ خاموش ہو گیا' پس جب وہ یہ کہے تو اس کو یہ بھی کہنا چاہیے: مگر وہ مصیبت جس میں (درجات کی) بلندی ہو۔

730 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سخت مصیبت (کے پیش آنے) سے' تکلیف دہ مراحل کے پیش آنے اور دشمنوں کی خوشی اور بُرے فیصلے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6347-6616' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2707' سنن النسائی رقم الحدیث: 5491 - مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1002' مسند احمد رقم الحدیث: 7355' السنة لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 383 - السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 7874' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 1016

تشریح: ان احادیث میں آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت مصیبت کی آزمائش سے پناہ مانگی ہے ''بلا'' اس حالت کو کہتے ہیں جس میں امتحان لیا جائے اور فتنے میں ڈالا جائے' اس میں آدمی دشواریوں میں مبتلا ہو۔ اور ''جهد'' سے مراد ہے: نہایت مشقت سو اس سے مراد مصیبتیں ہیں جو آدمی کو دین و دنیا میں پہنچیں اور انہیں دفع کرنے اور ان کے واقع ہونے پر صبر کرنے سے عاجز ہو جائے۔ اور بری تقدیر سے مراد وہ چیز ہے جو آدمی کے حق میں بری ہو اور دشمنوں کے خوش ہونے سے مراد ہے: دین و دنیا کی کوئی ایسی مصیبت جو ہمیں پہنچے جس سے دشمن خوش ہوں۔ سو یہ دعا سب مطالب کی جامع ہوئی۔ (مظاہر حق جلد ۲)

305- بَابُ مَنْ حَكَى كَلَامَ الرَّجُلِ عِنْدَ الْعِتَابِ

جو ناراضگی کے موقع پر کسی آدمی کی بات کرے' اس کا بیان

731 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ، قَالَا : حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ اَبِي نَوْفَلِ بْنِ اَبِي عَقْرَبَ، اَنَّ اَبَاهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ : صُمْ يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، قُلْتُ : بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، زِدْنِي، زِدْنِي، قَالَ : زِدْنِي، زِدْنِي، صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، قُلْتُ : بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، زِدْنِي، فَاِنِّي اَجِدُنِي قَوِيًّا، فَقَالَ : اِنِّي اَجِدُنِي قَوِيًّا، اِنِّي اَجِدُنِي قَوِيًّا، فَاَفْحَمَ، حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ لَنْ يَزِيدَنِي، ثُمَّ قَالَ : صُمْ ثَلَاثًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

حضرت ابونوفل بن ابوعقرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مہینے میں ایک دن روزہ رکھو میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا! میرے لیے زیادہ فرما دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے زیادہ کر دیں میرے لیے زیادہ کر دیں' ہر مہینے میں دو دن روزہ رکھو' تو میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! میرے لیے زیادہ فرما دیں کیونکہ میں زیادہ (روزے رکھنے) کی طاقت [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں [illegible] زیادہ کی قوت [illegible]

سنن النسائی رقم الحدیث: 2433' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: [illegible]
السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 2753-2754 [illegible]

الحدیث:6925' تھذیب الآثار مسند عمر رقم الحدیث:545

تشریح: اس حدیث پاک میں مخاطب کو اسی کے لب و لہجے میں جواب دینا کا ثبوت و جواز ہے۔
اور آقا کریم ﷺ نے جو تین مرتبہ ان ہی کی بات کو دُہرایا' یہ بطور اظہار ناراضگی فرمایا۔
اور عرف عام میں بھی جو مخاطب کی بات کو دُہرایا جاتا ہے بطور ناراضگی و ناپسندیدگی' اس کی دلیل و ثبوت یہی حدیث ہے۔
اور اس بات کا ثبوت ہے کہ بزرگوں کے سامنے اپنی بڑائی و برتری کا اظہار نہیں کرنا چاہیے۔

306- بَابٌ

باب

732 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ وَّاصِلٍ مَّوْلٰى اَبِیْ عُیَیْنَةَ قَالَ : حَدَّثَنِیْ خَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْتَفَعَتْ رِيْحٌ خَبِيْثَةٌ مُّنْتِنَةٌ، فَقَالَ : اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذِهٖ؟ هٰذِهٖ رِيْحُ الَّذِيْنَ يَغْتَابُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں (چلے جا رہے) تھے کہ ایک خبیث بدبودار ہوا اُٹھی' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ (گندی ہوا) کیا ہے؟ یہ ان لوگوں کی (گندی بو والی) ہوا ہے جو ایمان والوں کی غیبت کرتے ہیں۔

مسند احمد رقم الحدیث: 14784' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث:2310' مساوئ الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 181-183' شعب الایمان رقم الحدیث:6306' الصمت لابن أبی الدنیا رقم الحدیث: 216-614' التوبیخ والتنبیه لأبی الشیخ الأصبهانی رقم الحدیث:179-207

733 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : هَاجَتْ رِيْحٌ مُّنْتِنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ اغْتَابُوْا اُنَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَبُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِذٰلِكَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ اقدس میں سخت بدبو والی ہوا چلی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک منافقین میں سے کچھ لوگوں نے کچھ مسلمانوں کی غیبت کی ہے تو یہ ہوا اسی وجہ سے بھیجی گئی ہے۔

مسند احمد رقم الحدیث:14784' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث:2310' أمالی ابن بشران رقم الحدیث: 722' شعب الایمان رقم الحدیث:6306' ذم الغیبة والنمیمة لابن أبی الدنیا رقم الحدیث:79

تشریح: اعمال کو مجسم صورتوں میں تو آدمی کے سامنے قیامت کے دن ہی لایا جائے گا لیکن بعض اعمال کو دنیا میں بھی کسی صورت و شکل میں ظاہر کر دیا جاتا ہے جیسا کہ ان احادیث میں اس بات کا حوالہ آیا۔

734 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :

حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن شامی سے روایت ہے

حَدَّثَنِی مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشَّامِيِّ، سَمِعْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ يَقُولُ : مَنِ اغْتِيبَ عِنْدَهُ مُؤْمِنٌ فَنَصَرَهُ جَزَاهُ اللّٰهُ بِهَا خَيْرًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنِ اغْتِيبَ عِنْدَهُ مُؤْمِنٌ فَلَمْ يَنْصُرْهُ جَزَاهُ اللّٰهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ شَرًّا، وَمَا الْتَقَمَ أَحَدٌ لُقْمَةً شَرًّا مِنِ اغْتِيَابِ مُؤْمِنٍ، إِنْ قَالَ فِيهِ مَا يَعْلَمُ، فَقَدِ اغْتَابَهُ، وَإِنْ قَالَ فِيهِ بِمَا لَا يَعْلَمُ فَقَدْ بَهَتَهُ۔

کہ میں نے حضرت ابن اُم عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جس آدمی کے پاس کسی ایمان دار آدمی کی غیبت کی جائے تو وہ اس (غیبت کیے گئے) شخص کی مدد کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دنیا و آخرت میں جزا عطا فرمائے گا اور جس شخص کے پاس کسی ایمان دار شخص کی غیبت کی گئی اور اس نے (جس کی غیبت کی گئی) اس کی مدد نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کو اس (مدد نہ کرنے) کے بدلے میں دنیا و آخرت میں بُرا بدلہ عطا فرمائے گا' اور کوئی شخص بھی کسی ایمان دار شخص کی غیبت سے زیادہ بُرا لقمہ نہیں کھاتا' اگر وہ اس کے بارے میں کچھ کہے جو اس میں ہو تو اس نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ اس کے بارے میں وہ کچھ کہے جو اس میں موجود نہیں تو پھر بے شک اس نے اس پر بہتان باندھا ہے۔

الجامع لابن وهب رقم الحديث:311

307- بَابُ الْغِيبَةِ، وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا)

غیبت اور اللہ عزوجل کے ارشاد "آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو" کا بیان

735 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ : حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَبِيعٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ مُحَمَّدٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى عَلَى قَبْرَيْنِ يُعَذَّبُ صَاحِبَاهُمَا، فَقَالَ : إِنَّهُمَا لَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، وَبَلَى، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَغْتَابُ النَّاسَ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَتَأَذَّى مِنَ الْبَوْلِ، فَدَعَا بِجَرِيدَةٍ رَطْبَةٍ، أَوْ بِجَرِيدَتَيْنِ فَكَسَرَهُمَا، ثُمَّ أَمَرَ بِكُلِّ كِسْرَةٍ فَغُرِسَتْ عَلَى قَبْرٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ دو قبروں کے پاس آئے ان دونوں [illegible] قبر کو عذاب دیا جا رہا تھا آپ ﷺ نے [illegible] کو کسی کبیرہ گناہ [illegible] ان دونوں [illegible]

[illegible]

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَمَا اِنَّهُ سَيُهَوَّنُ مِنْ عَذَابِهِمَا مَا كَانَتَا رَطْبَتَيْنِ، اَوْ لَمْ تَيْبَسَا.

ٹکڑے کو قبر پر گاڑنے کا حکم دیا' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ (تر ٹہنی کے ٹکڑے) ان دونوں کے عذاب کو ہلکا کر دیا جائے گا جب تک یہ دونوں تر رہیں گی یا جب تک یہ دونوں سوکھیں گی نہیں۔

مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 2050' الصمت لابن أبی الدنیا رقم الحدیث: 176' المطالب العالیة بزوائد المسانید رقم الحدیث: 16' ذم الغیبة والنمیمة لابن أبی الدنیا رقم الحدیث: 38

تشریح: غیبت بہت بڑے گناہوں میں سے ہے اور اس میں کسی کے ایسے عمل کا بیان ہوتا ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہو' چاہے وہ اس کے دینی معاملات میں ہو یا دنیاوی میں' جو بھی اس کے متعلق ہو چاہے لفظاً ذکر کرکے یا اشارہ کنایہ سے' جس سے عیب کی نشان دہی ہوتی ہو اور غائبانہ ہو' غیبت کہلائے گی۔

غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی' اس کے علم میں ہے تو اس سے معافی مانگے اور اگر وہ فوت ہو گیا ہے یا دور دراز کسی مقام پر ہے تو ندامت و شرمندگی اور استغفار کرنا کافی ہے۔

اس حدیث سے قبروں پر پھول ڈالنے کی اصل اور ثبوت بھی ملتا ہے اور اہل سنت یہی عقیدہ و نظریہ رکھتے ہوئے ڈالتے ہیں کہ جب تک یہ تر رہیں گے' صاحبِ قبر کو ان کی تسبیح سے فائدہ حاصل ہوگا۔

دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ جب ایک اشرف المخلوقات (مسلمان آدمی) سے کم درجہ کی مخلوق قبر پر تسبیح پڑھے تو صاحبِ قبر کو فائدہ ہوتا ہے تو اشرف المخلوقات کی تسبیح سے کتنا فائدہ ہوتا ہوگا' اس کا اندازہ کر لیا جائے۔

تیسری بات یہ کہ سبز ٹہنی تسبیح پڑھے تو صاحبِ قبر کو فائدہ ہوتا ہے تو جب ایک مسلمان قبر پر رب کا کلامِ قرآن پڑھے گا تو پھر صاحبِ قبر کو کتنا فائدہ حاصل ہوگا۔

736 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ : كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَسِيرُ مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَمَرَّ عَلٰى بَغْلٍ مَيِّتٍ قَدِ انْتَفَخَ، فَقَالَ : وَاللّٰهِ، لَاَنْ يَّاْكُلَ اَحَدُكُمْ هٰذَا حَتّٰى يَمْلَاَ بَطْنَهٗ، خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ مُسْلِمٍ.

حضرت قیس سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنے اصحاب کے ایک گروہ کے ساتھ جا رہے تھے تو ایک مرے ہوئے خچر کے پاس سے گزرے جو پھولا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم میں سے کسی کا اس (خچر کے گوشت) سے اپنا پیٹ بھر کر کھانا اس سے بہتر ہے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کا گوشت کھائے (یعنی کہ اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرنا گویا مسلمان کا گوشت کھانا ہے)۔

مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25537' مساوئ الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 194' الصمت لابن أبی الدنیا رقم

الحدیث:177' الزهد لوكيع رقم الحدیث:433' التوبيخ والتنبيه لأبي الشيخ الأصبهاني رقم الحديث:212

تشریح: کسی بھی مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کی غیبت گوارا نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اسے پیٹھ پیچھے برا کہنا' اس کے مرنے کے بعد اس کا گوشت کھانے کی مثل ہے' کیونکہ جس طرح کسی کا گوشت کاٹنے سے اس کو ایذاء ہوتی ہے' اسی طرح اس کی بدگوئی کرنے سے اس کو قلبی تکلیف ہوتی ہے۔

308- بَابُ الْغِيْبَةِ لِلْمَيِّتِ

میت کی غیبت کرنے کا بیان

737 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْهَضْهَاضِ الدَّوْسِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اَلْاَسْلَمِيُّ، فَرَجَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الرَّابِعَةِ، فَمَرَّ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ رَجُلَانِ مِنْهُمْ: اِنَّ هٰذَا الْخَائِنَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَرُدُّهُ، حَتّٰى قُتِلَ كَمَا يُقْتَلُ الْكَلْبُ، فَسَكَتَ عَنْهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلَةٍ رِّجْلُهُ، فَقَالَ: كُلَا مِنْ هٰذَا، قَالَا: مِنْ جِيْفَةِ حِمَارٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَالَّذِيْ نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيْكُمَا اٰنِفًا اَكْثَرُ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ فَاِنَّهٗ فِيْ نَهْرٍ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَتَغَمَّسُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ آئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان کو چوتھی دفعہ (اقرار کرنے) پر رجم کیا' پس رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کرام کے ایک گروہ کے ساتھ ان کے پاس سے گزرے تو ان میں سے دو آدمیوں نے کہا: بے شک یہ خائن ہے' حضور نبی کریم ﷺ کے پاس کئی مرتبہ آیا' ہر مرتبہ آپ ﷺ نے اس کو رد فرمایا حتیٰ کہ اس طرح قتل ہوا جیسا کہ کتا قتل ہوتا ہے' حضور نبی کریم ﷺ ان کی اس بات پر خاموش رہے حتیٰ کہ آپ ایک مردہ گدھے کے پاس سے گزرے جس کی ٹانگیں اوپر اٹھی ہوئی تھیں' آپ ﷺ نے فرمایا: دونوں اس (مردہ گدھے) سے کھاؤ' دونوں نے کہا: یارسول اللہ! مردار گدھے سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جو تم نے (غیبت کر کے) ابھی اپنے بھائی کی عزت سے (گناہ) حاصل کیا اس سے [illegible] ذات کی قسم جس کے قبضہ [illegible] [illegible]

صحيح البخاري رقم الحديث: 6815-6825' صحيح مسلم [illegible]
سنن ابن ماجه رقم الحديث: 2554' مسند ابو داؤد الطيالسي [illegible]

الحدیث:13340' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث:28768

تشریح: مُردوں کی غیبت کرنا حرام ہے' انہوں نے اپنے اعمال کی جزاء پالی' اگر ان کے اعمال صالح اور بھلائی والے ہیں تو انہیں بدی سے یاد کرنا اور ان کی غیبت کرنا درست نہیں اور اگر ان کے اعمال بُرے ہیں تو ہوسکتا ہے ان کی نمازِ جنازہ اور ان کے ایصالِ ثواب اور ان کی طرف سے صدقہ وخیرات کرنے اور لوگوں کی دعاؤں کے طفیل بخشش ہوچکی ہو اور اگر ان کی بخشش ومغفرت نہیں ہوئی تو ان کی بُرائی اور غیبت میں مشغول رہنا' لایعنی اور لغو وفضول کام ہے' البتہ اس کی سزا سخت ہے۔

309- بَابُ مَنْ مَّسَّ رَأْسَ صَبِيٍّ مَّعَ اَبِيْهِ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ

جو بچے کے سر پر اس کے والد کی موجودگی میں ہاتھ پھیرے اور اس کے لیے برکت کی دعا کرے

738 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ : اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ عَمْرٍو الزُّرَقِيُّ الْمَدَنِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَزْرَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ اَبِيْ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ، فَنَلْقَى شَيْخًا، قُلْتُ: اَيْ عَمِّ، مَا مَنَعَكَ اَنْ تُعْطِيَ غُلَامَكَ هٰذِهِ النَّمِرَةَ، وَتَاْخُذَ الْبُرْدَةَ، فَتَكُوْنُ عَلَيْكَ بُرْدَتَانِ، وَعَلَيْهِ نَمِرَةٌ؟ فَاَقْبَلَ عَلٰى اَبِيْ فَقَالَ : ابْنُكَ هٰذَا؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : فَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِيْ وَقَالَ : بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ، اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ، وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَكْتَسُوْنَ، يَا ابْنَ اَخِيْ، ذَهَابُ مَتَاعِ الدُّنْيَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ مَتَاعِ الْاٰخِرَةِ، قُلْتُ: اَيْ اَبَتَاهُ، مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ؟ قَالَ : اَبُو الْيَسَرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو۔

حضرت عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت کا بیان ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نکلا اور میں نوجوان لڑکا تھا تو ہم ایک بزرگ سے ملے ان کے اوپر ایک چادر اور کمبل تھا اور ان کے غلام پر بھی ایک چادر اور کمبل تھا' میں نے عرض کی: اے چچا! آپ کو کیا چیز منع کرتی ہے کہ آپ اپنے غلام کو یہ کمبل دے دیں اور اس سے چادر لے لیں کہ (اس طرح) آپ پر دو چادریں اور اس پر دو کمبل (ایک طرح کا لباس) ہو جائیں۔ پس وہ (بزرگ) میرے والد کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے کہا: یہ آپ کا بیٹا ہے؟ تو انہوں (میرے والد) نے کہا: جی ہاں! کہتے ہیں: پس انہوں نے میرے سر پر (محبت سے) ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت عطا فرمائے! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ان (اپنے غلاموں) کو وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور ان کو وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو' اے میرے بھتیجے! دنیا کے ساز وسامان کا چلے جانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ یہ (غلام میرے) آخرت کے سامان سے

لے جائے۔ میں نے عرض کی: اے اباجان! یہ آدمی کون ہیں؟ تو انہوں (میرے والد) نے کہا کہ ابوالیسر حضرت کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ ہیں۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 3007' شرح معانی الآثار رقم الحدیث: 7311' مکارم الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 522' مسند الشهاب القضاعی رقم الحدیث: 462

تشریح: اس حدیث سے اپنے ماتحتوں کے ساتھ کمال حسن سلوک اور رواداری کا سبق و تعلیم ہے اور بزرگوں کا چھوٹے بچوں کو پیار دینا اور انہیں اپنی نیک وصالح سے نوازنے کا ثبوت ہے۔

اسی طرح اپنی اولاد کو ظاہر کر کے کسی نیک وصالح ہستی سے دعا لینے اور دعا کروانے کا بھی ثبوت ہے۔

310- بَابُ دَالَّةِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

739 - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : اَدْرَكْتُ السَّلَفَ، وَاِنَّهُمْ لَيَكُونُونَ فِي الْمَنْزِلِ الْوَاحِدِ بِاَهَالِيهِمْ، فَرُبَّمَا نَزَلَ عَلٰى بَعْضِهِمُ الضَّيْفُ، وَقِدْرُ اَحَدِهِمْ عَلَى النَّارِ، فَيَاْخُذُهَا صَاحِبُ الضَّيْفِ لِضَيْفِهِ، فَيَفْقِدُ الْقِدْرَ صَاحِبُهَا فَيَقُولُ: مَنْ اَخَذَ الْقِدْرَ؟ فَيَقُولُ صَاحِبُ الضَّيْفِ: نَحْنُ اَخَذْنَاهَا لِضَيْفِنَا، فَيَقُولُ صَاحِبُ الْقِدْرِ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ فِيهَا، اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ بَقِيَّةُ: وَقَالَ مُحَمَّدٌ : وَالْخُبْزُ اِذَا خَبَزُوا مِثْلُ ذٰلِكَ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمْ اِلَّا جُدُرُ الْقَصَبِ . قَالَ بَقِيَّةُ: وَاَدْرَكْتُ اَنَا ذٰلِكَ : مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ وَاَصْحَابَهُ.

اہل اسلام کے بعض کی بعض سے محبت کا بیان

حضرت محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسلاف (پہلے بزرگوں) کو پایا' وہ ایک ہی منزل میں اپنے بال بچوں سمیت رہا کرتے تھے' کبھی کبھار ان میں سے کسی کا کوئی مہمان بھی آ جاتا تھا اور ان میں سے کسی ایک کی ہانڈی چولہے پر ہوتی تھی تو میزبان اپنے مہمان کے لیے ہانڈی کو اٹھا لیتا تھا تو میزبان اپنی ہانڈی گم پاتا تو کہتا: میری ہانڈی کس نے اٹھائی ہے؟ [illegible] کہ ہم نے اپنے مہمان کے لیے اٹھائی [illegible] یا کہا: اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible]

شعب الایمان رقم الحدیث:10378

تشریح: اس حدیث پاک سے درج ذیل اُمور کا ثبوت ملا:

ایک یہ کہ کسی کا مال و اسباب اس کی اجازت اور چاہت کے بغیر لینا درست نہیں۔

دوسرا یہ کہ اگر باہم اتنی دوستی (Friendship) اور بے تکلفی ہے کہ ایک دوسرے کی چیزوں کو لیتے دیتے رہتے ہیں' تو پھر کوئی حرج نہیں۔

تیسرا یہ کہ جس کا مال و اسباب لے رہا ہے' اس کا کسی بھی طرح نقصان نہ کرے۔

چوتھا یہ کہ اسے یہ پتہ ہو کہ جس کا مال و اسباب لے رہا ہوں' اسے کوئی فرق نہیں پڑے گا اور اسے وہ ناپسند بھی نہیں کرے گا۔

پانچواں یہ کہ جن کا مال لے رہا ہے' اسے اس آدمی کے مال لینے سے خوش ہوتی ہو' جیسے کہ استاد اپنے شاگرد یا پیر و مرشد اپنے کسی مرید کا مال لیں تو شاگرد یا مرید کو اس میں رغبت اور خوشی ہوتی ہے۔

لیکن اس کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں کہ استاد اور پیر کی نظریں اپنے شاگرد اور مرید کے مال پر ہی ہمیشہ لگی رہیں۔

311- بَابُ اِكْرَامِ الضَّيْفِ وَخِدْمَتِهِ اِيَّاهُ بِنَفْسِهِ

740 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ اِلٰى نِسَائِهِ، فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا اِلَّا الْمَآءُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَضُمُّ، اَوْ يُضِيفُ، هٰذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: اَنَا - فَانْطَلَقَ بِهِ اِلٰى امْرَاَتِهِ فَقَالَ: اَكْرِمِيْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا اِلَّا قُوْتُ لِلصِّبْيَانِ، فَقَالَ: هَيِّئِيْ طَعَامَكِ، وَاَصْلِحِيْ سِرَاجَكِ، وَنَوِّمِيْ صِبْيَانَكِ اِذَا اَرَادُوْا عَشَاءً، فَهَيَّاَتْ طَعَامَهَا، وَاَصْلَحَتْ سِرَاجَهَا، وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا، ثُمَّ قَامَتْ كَاَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَاَطْفَاَتْهُ، وَجَعَلَا يُرِيَانِهِ اَنَّهُمَا

بذاتِ خود اپنے مہمان کی عزت اور خدمت کرنے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا' آپ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف پیغام بھیجا (کھانے کا پتہ لگوانے کے لیے) تو ازواجِ مطہرات نے فرمایا: ہمارے پاس سوائے پانی کے کچھ بھی نہیں ہے' تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو کون لے کر جائے گا یا اسے مہمان بنائے گا؟ تو انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا' اس نے عرض کی: میں! پس وہ اس (مہمان) کو لے کر اپنی گھر والی کے پاس آئے اور (اپنی گھر والی سے) کہا: رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی عزت کر (یعنی کھانا وغیرہ خاطر داری کر)' تو وہ کہنے لگی: ہمارے پاس تو بچوں کی خوراک کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے' تو انہوں

يَأْكُلَانِ، وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ ضَحِكَ اللّٰهُ، أَوْ: عَجِبَ، مِنْ فَعَالِكُمَا، وَأَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ).

(انصاری) نے کہا: کھانا بنا اور اپنے چراغ کو درست کر لے اور بچوں کو جب ان کے کھانے کا ارادہ ہو تو سلا دینا۔ تو اس (انصاری کی بیوی) نے کھانا بنایا اور اپنا چراغ صحیح کیا اور بچوں کو سلا دیا' پھر کھڑی ہوئی گویا کہ وہ چراغ کو صحیح کر رہی ہے تو اس نے چراغ کو بجھا دیا اور دونوں مہمان کو یہ دکھلانے لگے کہ وہ دونوں بھی کھا رہے ہیں اور ان دونوں (میاں بیوی) نے رات فاقے میں گزاری' پس جب صبح ہوئی تو وہ (انصاری صحابی) رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ خوش ہوا یا تمہارے فعل کو پسند فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "اور وہ لوگ اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود ضرورت مند ہوں اور جو شخص اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں"۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3798-4889' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2054' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 43705' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 11518' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 6194' مستخرج ابی عوانۃ رقم الحدیث: 8395' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 7284

312- بَابُ جَائِزَةِ الضَّيْفِ

مہمان کے حق کا بیان

741 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ، وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ، حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ. قَالَ: وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ

حضرت ابوشریح العدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میرے ان دو کانوں نے [illegible]

عَلَيْهِ . وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ۔

پرتکلف کھانا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دن اور رات اور مہمان نوازی تین دن ہے' سو جو اس کے علاوہ ہے وہ اس پر صدقہ ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ بھلی بات کہے یا پھر چپ رہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6019-6135' صحیح مسلم رقم الحدیث: 48' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3675' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 585' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 33473' مسند احمد رقم الحدیث: 16370' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2078-2079' مستخرج أبی عوانة رقم الحدیث: 95

تشریح: اس حدیث پاک میں فرمایا: جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ایمان ان افعال پر موقوف ہے بلکہ یہ بطور مبالغہ کے فرمایا کہ جو کامل الایمان ہو' اس کو ضرور یہ افعال سرانجام دینے چاہئیں۔

''وہ مہمان کا اکرام کرے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ مہمان سے خوش دلی سے ملے' اس سے نرمی اور پیار و محبت والی گفتگو کرے' اسے حسبِ قدرت و توفیق اچھا کھانا کھلائے۔

''ہمسائے کو اذیت نہ دے'' ہمسائے کی ادنیٰ ترین اذیت میں اسے دُکھ دینا اور پریشان کرنا ہے' بلکہ اس کی حاجت و ضرورت کا خیال رکھے' مصیبت میں اس کے کام آئے' اگر بیمار ہے تو اس کی تیمارداری کرے' اس کی ضروریات وغیرہ کا خیال رکھے۔

''بھلی بات کہے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بولنے گفتگو کرنے کا ارادہ کرے تو اچھی بات اور اچھی گفتگو کرے' چاہے وہ واجب یا مستحب ہی کیوں نہ ہو' اگر کلام و گفتگو کی بُرائی و اذیت کا علم نہ ہو' تو اسے کرنے سے باز رہے کہ کہیں اس کی یہ گفتگو اسے یا جس سے کر رہا ہے' حرام کی طرف نہ لے جائے۔

''صلہ رحمی کرے'' تعلیماتِ دینِ اسلام میں اس کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے' صلہ رحمی کا حکم دینے میں اس طرف اشارہ ہے گویا کہ صلہ رحمی نہ کرنے والے کا اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان ہی نہیں ہے' اسی لیے اس کی سزا و عذاب سے اسے ڈر ہی نہیں۔ تین دن مہمان نوازی کا شرعاً حکم ہے' ان میں پہلے دن اپنی حیثیت و توفیق کے مطابق پُرتکلف کھانا دینے کا حکم ہے اور دوسرے تیسرے دن جو میسر آئے' وہ پیش کر دیا جائے۔

313- بَابٌ : الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ

مہمان نوازی تین دن تک ہے

742 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہمان نوازی تین دن تک ہے جو اس کے بعد ہے وہ صدقہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔ ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 5185-6018-6136' صحیح مسلم رقم الحدیث: 47' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 3749' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3971' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19746' الزهد والرقائق لابن المبارك والزهد رقم الحدیث: 368' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2468-2683

314- بَابُ لَا يُقِيْمُ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ

(مہمان) اس (میزبان) کے پاس اتنا قیام نہ کرے کہ اس کو حرج میں ڈالے

743 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ. وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ۔

حضرت ابوشریح کعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے تو وہ بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے اور جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان ہے اس کو چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کا عزت و احترام کرے اور ایک دن اور رات اس کی بھرپور کھانے سے تواضع کرے اور مہمان نوازی تین دن تک ہے اور جو اس کے بعد ہے وہ صدقہ ہے اور اس (یعنی مہمان) کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اس (میزبان) کے پاس اتنا عرصہ رہنا شروع کر دے کہ اس (میزبان) کو حرج میں مبتلا کر دے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6476' صحیح مسلم رقم الحدیث: 48' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 3748' [illegible] رقم الحدیث: 3672' مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: 33473' مسند احمد رقم الحدیث: 16370' [illegible] للخرائطی رقم الحدیث: 230-232 شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 2774

تشریح: مراد یہ ہے کہ مہمان کو میزبان کے ہاں کم از کم ٹھہرنا چاہیے [illegible] اس سے زیادہ بھی ٹھہر سکتا ہے لیکن مہمان کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیے [illegible] نہیں ہو رہا' یا میزبان کا دل تنگ تو نہیں ہو رہا۔

315- بَابُ اِذَا [illegible]

اَصْبَحَ بِفِنَائِهِ

744 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ اَبِيْ كَرِيمَةَ الشَّامِيِّ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَمَنْ اَصْبَحَ بِفِنَائِهِ فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ اِنْ شَآءَ، فَاِنْ شَاءَ اقْتَضَاهُ، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

کے گھر کے صحن میں صبح کرے' اس کا بیان

حضرت مقدام ابوکریمہ شامی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہمان کی ایک رات تواضع کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے' پس جسے (مہمان) اس (یعنی میزبان) کے صحن میں صبح ہو تو (اس مہمان کی خاطر تواضع) میزبان پر قرض ہے' اب اس (میزبان) کی مرضی ہے کہ وہ اسے (یعنی اپنے قرض کو) ادا کرے یا چھوڑ دے۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 3750' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3677' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1247' مسند احمد رقم الحدیث: 17173-17195' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 2812-6634' مکارم الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 344' السنن الکبریٰ للبیهقی رقم الحدیث: 18694

316- بَابُ اِذَا اَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُوْمًا

745 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُوْنَا، فَمَا تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ لَنَا: اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاُمِرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا، فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ.

جب مہمان محرومی کی حالت میں صبح کرے' اس کا بیان

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! بے شک آپ ہمیں (کہیں) بھیجتے ہیں تو ہم کسی قوم میں کسی منزل پر جا ٹھہرتے ہیں تو وہ لوگ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے' آپ کا اس بارے کیا خیال ہے؟ تو آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: جب تم کسی قوم میں جا ٹھہرو تو تمہارے (خاطر تواضع کے) لیے حکم کیا جائے' اس چیز کے ساتھ جو کہ مہمان کے لیے مناسب ہوتی ہے' سو تم (جب کوئی چیز تمہارے پاس آئے) اسے قبول کرلو' پس اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو تم ان سے مہمان کا وہ حق جو اس کے لیے مناسب ہو لے سکتے ہو۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2461-6137' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1727' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 3752'

سنن ابن ماجه رقم الحديث: 3676' مسند احمد رقم الحديث: 17345' مسند الرويانى رقم الحديث: 181' مستخرج ابى عوانة رقم الحديث: 6487' شرح معانى الآثار رقم الحديث: 6640

تشریح: اس حدیث پاک سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ضیافت واجب ہے' اگر کوئی نہ کرے تو زبردستی اس سے لی جائے' اس کے جمہور علماء کرام نے کئی جوابات دیئے ہیں:

☆ یہ اضطراری حالت پر محمول ہے۔
☆ یہ حکم ابتداءِ اسلام میں تھا' تاکہ لوگ فقراء اور محتاج لوگوں کی خبر گیری کریں۔
☆ یہ حکم منسوخ ہے۔
☆ یہ حکم اہل ذمہ کے ہاں اُترنے کی صورت میں تھا' کیونکہ ان کی شرائط میں یہ بات طے تھی کہ مسلمان ان کے ہاں اگر اُتریں تو ایک دن کی مہمان نوازی ان پر لازم ہے۔
☆ اگر ذمی لوگ بطور معاوضہ اور بدلہ کے بھی نہ کریں تو مسلمان بزور خرید کر ان سے حاصل کریں۔ (ملخصاً مظاہر حق جلد ۴)

317- بَابُ خِدْمَةِ الرَّجُلِ الضَّيْفَ بِنَفْسِهِ

آدمی کا مہمان کی ازخود خدمت کرنے کا بیان

746 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ، وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ، وَهِيَ الْعَرُوسُ، فَقَالَتْ، أَوْ قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ.

حضرت ابوحازم سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت ابواُسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی پر حضور نبی کریم ﷺ کو بلایا اور ان کی اہلیہ جس دن وہ دلہن تھیں لوگوں کی خدمت کر رہی تھیں [illegible] انہوں (حضرت ابواسید) نے کہا [illegible] جانتے ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے [illegible] کے رکھا ہوا ہے [illegible] کے لیے [illegible]

السنن الكبرى للنسائى رقم الحديث: 6589

تشریح: مہمان کی ازخود ضیافت کرنا مکارم اخلاق سے ہے اور [illegible]
نبیذ: انگور یا کھجوروں کو پانی میں ڈال کر چھوڑ دیا جائے یہاں تک [illegible]
تیزی اور تبدیلی بھی پانی میں آ جائے [illegible]

استعمال فرماتے ہیں۔

اگر نبیذ میں تیزی حدِ نشہ تک پہنچنے والی ہو تو اس کا پینا حرام ہے۔

نبیذ بدنِ انسانی کے لیے انتہائی مفید ہے اور حفاظتِ صحت کے لیے اور اضافۂ قوتِ بدن کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔

صاحبِ نہایہ نے لکھا ہے کہ "نبیذ" کھجور انگور شہد گیہوں اور جو سے تیار کی جاتی ہے سب کا بنانے کا طریقہ وہی ہے جو مذکور ہوا۔

318- بَابُ مَنْ قَدَّمَ اِلٰی ضَیْفِهٖ طَعَامًا فَقَامَ یُصَلِّیْ

747 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ : حَدَّثَنِی الْجُرَیْرِیُّ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ نُعَیْمِ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ : اَتَیْتُ اَبَا ذَرٍّ فَلَمْ اُوَافِقْهُ، فَقُلْتُ لِامْرَاَتِهٖ : اَیْنَ اَبُوْ ذَرٍّ؟ قَالَتْ : یَمْتَهِنُ، سَیَاْتِیْكَ الْاٰنَ، فَجَلَسْتُ لَهٗ، فَجَاءَ وَمَعَهٗ بَعِیْرَانِ، قَدْ قَطَرَ اَحَدَهُمَا بِعَجُزِ الْاٰخَرِ، فِیْ عُنُقِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا قِرْبَةٌ، فَوَضَعَهُمَا ثُمَّ جَاءَ، فَقُلْتُ : یَا اَبَا ذَرٍّ، مَا مِنْ رَّجُلٍ كُنْتُ اَلْقَاهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَیَّ لُقْیًا مِّنْكَ، وَّلَا اَبْغَضَ اِلَیَّ لُقْیًا مِّنْكَ، قَالَ : لِلّٰهِ اَبُوْكَ، وَمَا جَمَعَ هٰذَا؟ قَالَ : اِنِّیْ كُنْتُ وَاَدْتُ مَوْءُوْدَةً فِی الْجَاهِلِیَّةِ اَرْهَبُ اِنْ لَقِیْتُكَ اَنْ تَقُوْلَ : لَا تَوْبَةَ لَكَ، لَا مَخْرَجَ لَكَ، وَكُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ تَقُوْلَ : لَكَ تَوْبَةٌ وَّمَخْرَجٌ، قَالَ : اَفِی الْجَاهِلِیَّةِ اَصَبْتَ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ : عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ . وَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ : اٰتِیْنَا بِطَعَامٍ، فَاَبَتْ، ثُمَّ اَمَرَهَا فَاَبَتْ، حَتّٰی ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا، قَالَ : اِیْهِ، فَاِنَّكُنَّ لَا تَعْدُوْنَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ : وَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْهِنَّ؟ قَالَ : اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَاِنَّكَ اِنْ تُرِدْ اَنْ تُقِیْمَهَا تَكْسِرْهَا،

جو شخص مہمان کے آگے کھانا رکھے اور خود اُٹھ کر نماز پڑھنے لگے

حضرت نعیم بن قعنب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں (ان کے گھر) آیا تو میں ان کو (گھر میں) نہ پا سکا میں نے ان کی اہلیہ سے پوچھا: حضرت ابوذر کہاں ہیں؟ تو وہ کہنے لگیں: ذرا مصروف ہیں ابھی تھوڑی دیر تک آپ کے پاس آتے ہیں تو میں ان کے لیے (انتظار میں) بیٹھ گیا پس وہ آئے تو ان کے ساتھ دو اونٹ تھے انہوں نے ان میں سے ایک اونٹ کو دوسرے کی دُم سے باندھا ہوا تھا ان اونٹوں میں سے ہر ایک کی گردن میں مشک (پانی کی) لٹکی ہوئی تھی انہوں (حضرت ابوذر) نے ان دونوں مشکوں کو اُٹھا کر لایا میں نے کہا: اے ابوذر! مجھے آپ کی ملاقات سے بڑھ کر کسی کی ملاقات پسند نہیں تھی اور نہ ہی مجھے آپ سے بڑھ کر کسی کی ملاقات ناپسند تھی تو انہوں نے کہا: اللہ کے لیے تیرے لیے بہتری ہو یہ دونوں باتیں (پسند و ناپسند) اکٹھی کیسے ہو گئیں؟ انہوں (یعنی میں قعنب) نے کہا کہ میں نے دورِ جاہلیت میں ایک بچی کو زندہ دفن کیا تھا مجھے یہ اندیشہ تھا کہ میں آپ سے ملوں اور آپ یہ کہہ دیں کہ تیرے لیے توبہ (کی قبولیت) نہیں

وَاِنْ تُدَارِهَا فَاِنَّ فِيْهَا اَوَدًا وَّبُلْغَةً، فَوَلَّتْ فَجَائَتْ بِثَرِيْدَةٍ كَاَنَّهَا قَطَاةٌ، فَقَالَ : كُلْ وَلَا اَهُولَنَّكَ فَاِنِّي صَائِمٌ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَجَعَلَ يُهَذِّبُ الرُّكُوعَ، ثُمَّ انْفَتَلَ فَاَكَلَ، فَقُلْتُ : اِنَّا لِلّٰهِ، مَا كُنْتُ اَخَافُ اَنْ تَكْذِبَنِيْ، قَالَ : لِلّٰهِ اَبُوكَ، مَا كَذَبْتُ مُنْذُ لَقِيْتَنِيْ، قُلْتُ: اَلَمْ تُخْبِرْنِيْ اَنَّكَ صَائِمٌ؟ قَالَ : بَلٰى، اِنِّيْ صُمْتُ مِنْ هٰذَا الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَكُتِبَ لِيْ اَجْرُهُ، وَحَلَّ لِيَ الطَّعَامُ۔

ہے اور نہ (اس گناہ سے) نکلنے کی کوئی صورت [illegible] امید ہے کہ آپ کہیں گے کہ تیری توبہ (قبول ہو سکتی) ہے اور اس سے نکلنے کی صورت بھی ہے؟ انہوں (حضرت ابوذر) نے کہا: کیا تو نے جاہلیت میں یہ کچھ کیا؟ میں نے کہا: ہاں! تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے (اسلام کی برکت سے) تمہارے گزشتہ گناہ معاف فرما دیئے اور اپنی اہلیہ سے کہا: ہمارے لیے کھانا لے کر آؤ! تو اس نے انکار کر دیا' انہوں نے پھر اس کو حکم دیا تو اس نے پھر انکار کر دیا' حتیٰ کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں' انہوں (حضرت ابوذر) نے کہا: یونہی کہیں کی! تم (عورتیں) رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے آگے نہیں بڑھ سکتیں' میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان (عورتوں) کے بارے کیا ارشاد فرمایا؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عورت (مرد کی) ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اس کو توڑ دو گے اور اگر اس کو خوشحال رکھو گے تو اس میں ٹیڑھا پن بھی رہے گا اور (اس کے ساتھ) [illegible] (حضرت ابوذر کی اہلیہ) [illegible] آئی گویا کہ وہ کونج [illegible]

بارے) بتائیں گے کہ آپ روزہ دار ہیں (اس کا کیا مطلب ہے)؟ انہوں نے کہا: ہاں! بے شک میں نے اس مہینے میں تین روزے رکھے، پس میرے لیے ان کا اجر لکھ دیا گیا اور میرے لیے کھانا حلال ہو گیا۔

مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 7878' مسند احمد رقم الحدیث: 21339-21454' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2267' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 9107' مسند الشہاب القضاعی رقم الحدیث: 1375' النفقۃ علی العیال لابن ابی الدنیا رقم الحدیث: 480

تشریح: عنوانِ حدیث ہے: ''مہمان کو کھانا دے کر خود نماز پڑھنے میں مشغول ہو جانا'' ایسا کرنے کی شرعاً اجازت ہے لیکن ماحول معاشرے کے مطابق اگر مہمان تنہا ہے اور وہ اس فعل کو معیوب سمجھے یا کھانا کھانے میں ہچکچاہٹ سمجھے یا شرمندگی محسوس کرے تو مہمان کی دلداری کے لیے نماز (نفلی) کو مؤخر کر کے کھانا کھانے میں مہمان کا ساتھ دینا مکارمِ اخلاق سے ہے۔

319- بَابُ نَفَقَةِ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ

آدمی کا اپنے اہل پر خرچ کرنے کا بیان

748 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ دِيْنَارٍ اَنْفَقَهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ، وَدِيْنَارٌ اَنْفَقَهُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَدِيْنَارٌ اَنْفَقَهُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: وَبَدَاَ بِالْعِيَالِ، وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنْ رَّجُلٍ يُّنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ صِغَارٍ حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ؟

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک بہترین دینار وہ ہے جو آدمی اپنے بال بچوں پر خرچ کرے اور وہ دینار ہے جو آدمی اپنے ساتھیوں پر اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جو آدمی اللہ کی راہ میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے۔

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے بال بچوں سے (آدمی خرچ کرنے کی) ابتداء کرے اور اس آدمی سے بڑھ کر اجر میں کون زیادہ عظیم ہے جو اپنے چھوٹے بال بچوں پر خرچ کرتا ہے حتیٰ کہ اللہ عزوجل انہیں غنی فرما دیتا ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 994' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 2760' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19694' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1080' مسند احمد رقم الحدیث: 22380' البر والصلۃ للحسین بن حرب رقم الحدیث: 181' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 9138

تشریح: اس حدیث پاک کا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث میں مذکور جن تین کا ذکر کیا گیا ہے ان تینوں پر خرچ کرنا' دوسروں پر خرچ

کرنے سے زیادہ افضل ہے اور خرچ کی ترتیب بھی یہی رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

749 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : اَخْبَرَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُودٍ الْبَدْرِیِّ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً عَلٰى اَهْلِهٖ، وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً.

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنے بال بچوں پر ثواب کی نیت سے مال خرچ کرتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 55-4006-5351' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1002' سنن النسائی رقم الحدیث: 2545' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 649' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 478' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 26646' مسند احمد رقم الحدیث: 17082-17110' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2706

تشریح: اس حدیث پاک کا مفاد یہ ہے کہ جو شخص اپنے اہل و عیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے اسے اس کے بہترین صدقہ کا ثواب ملے گا بلکہ مقبول صدقہ کا ثواب ملے گا' بلکہ اس حدیث سے دو چیزوں کا ثواب ملے گا' ایک ان پر خرچ کرنے کا (جو اس کی ذمہ داری اور فرض ہے) اور ایک صدقہ کرنے کا۔

750 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ رَافِعٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عِنْدِیْ دِينَارٌ؟ قَالَ : اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ، قَالَ: عِنْدِیْ اٰخَرُ، فَقَالَ : اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ، اَوْ قَالَ: عَلٰى وَلَدِكَ، قَالَ: عِنْدِیْ اٰخَرُ، قَالَ : ضَعْهُ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ، وَهُوَ اَخَسُّهَا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے (میں اسے کہاں خرچ کروں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے آپ پر خرچ کر۔ اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو اپنے خادم پر خرچ کر یا فرمایا: اپنی اولاد پر خرچ کر۔ اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: [illegible] کر اور یہ ان سے [illegible]

تشریح: اس حدیث پاک میں آقا کریم ﷺ نے مال کو خرچ کرنے کی [illegible] اس صحابی کو فرمایا کہ ان مذکورہ لوگوں پر خرچ کرنے کے بعد [illegible] جانے اس پر خرچ کرے۔

751 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ، عَنْ مُجَاهِدٍ [illegible]

اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَرْبَعَةُ دَنَانِیْرَ: دِیْنَارًا اَعْطَیْتَهُ مِسْکِیْنًا، وَدِیْنَارًا اَعْطَیْتَهُ فِیْ رَقَبَةٍ، وَدِیْنَارًا اَنْفَقْتَهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَدِیْنَارًا اَنْفَقْتَهُ عَلٰی اَهْلِكَ، اَفْضَلُهَا الَّذِیْ اَنْفَقْتَهُ عَلٰی اَهْلِكَ۔

ہیں' (ایک) وہ دینار جو تو کسی مسکین کو دے اور (دوسرا) وہ دینار جو تو کسی غلام کو آزاد کرنے میں دے اور (تیسرا) وہ دینار جسے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور (چوتھا) وہ دینار جسے تو اپنے بال بچوں پر خرچ کرے' ان میں افضل ترین دینار وہ ہے جسے تو اپنے بال بچوں پر خرچ کرے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 995' مسند احمد رقم الحدیث: 10119-10174' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 9139' مکارم الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 84' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 9079' الآداب للبیهقی رقم الحدیث: 43' السنن الکبری للبیهقی رقم الحدیث: 15697' شعب الایمان رقم الحدیث: 8343

تشریح: اس حدیث پاک کا خلاصہ یہ ہے کہ آدمی کا اپنے اہل پر خرچ کرنا باقی تمام صدقات سے ازروئے ثواب کے سب سے زیادہ ہے' یعنی مسکین کو دینے' غلام آزاد کرنے' جہاد وغیرہ میں خرچ کرنے سے۔ معلوم ہوا کہ اپنے اہل پر خرچ کرنا بقیہ مواقع پر خرچ سے سب سے زیادہ افضل ہے' اور اس (یعنی اپنے اہل) کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا' سب سے زیادہ باعث اجر و ثواب ہے۔ اپنے اہل پر خرچ کرنا باقی سب پر خرچ کرنے سے' یا تو اس لیے بہتر ہے کہ باقی سب پر خرچ کرنا نفلی خیرات و صدقہ ہیں اور یہ خرچ فرض ہے اور فرض نفل سے افضل ہی ہوتا ہے۔ یا اس لیے کہ اس خرچ کرنے میں صدقہ بھی اور صلہ رحمی بھی ہے اور اہل قرابت کی حق ادائیگی بھی اور اس میں دو نیکیاں ہیں اور دو نیکیاں ایک نیکی سے افضل ہوتی ہیں۔

320- بَابُ یُؤْجَرُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی اللُّقْمَةُ یَرْفَعُهَا اِلٰی فِیْ اِمْرَاَتِهٖ

ہر چیز پر اجر ملنے حتیٰ کہ آدمی کے اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنے پر بھی' کا بیان

752 - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَعْدٍ: اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا، حَتّٰی مَا تَجْعَلُ فِیْ فَمِ امْرَاَتِكَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد سے فرمایا: بے شک تم جو کچھ بھی اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر خرچ کرتے ہو' اس کا تمہیں اجر دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 56-1295-3936' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1628' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 2864-3104' سنن النسائی رقم الحدیث: 3626-3627-3628' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 2708' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 191' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 66

تشریح: اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دینا خوشی ومحبت کی وجہ سے ہوتا ہے جس میں عبادت کا احتمال نہیں ہے' لیکن اس پر ثواب کا وعدہ ہے' سوا پنے وارثوں سے عدل وانصاف اور حسن سلوک لازم ہوا۔ (مرقات)

321- بَابُ الدُّعَآءِ اِذَا بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ

جب تہائی رات باقی ہو' اس کی دعا کا بیان

753 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي كُلِّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ، فَيَقُوْلُ: مَنْ يَّدْعُوْنِي فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ؟ مَنْ يَّسْاَلُنِي فَاُعْطِيَهٗ؟ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِي فَاَغْفِرَ لَهٗ؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کو آسمانِ دنیا کی طرف آخری تہائی رات کے باقی رہنے پر نزول فرماتا ہے' پس وہ فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں' کون مجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں اسے عطا کروں' کون مجھ سے بخشش مانگتا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 1145-6321' صحیح مسلم رقم الحدیث: 758' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1315' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 1366' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19653' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 2106' السنة لعبد الله بن احمد رقم الحدیث: 1101-1102

تشریح: رات کے آخری تہائی حصہ میں چونکہ غفلت بھی پائی جاتی ہے اور اخلاص بھی اپنے عروج پر ہوتا ہے اس لیے اس وقت اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جسم وجسمانیات سے پاک ہے' اس لیے اس کے نزول فرمانے کے علماء نے کئی معانی بیان کیے ہیں۔ ایک معنی یہ ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ دعائیں قبول فرماتا ہے اور رحمت ورضوان کی [illegible] ہے۔ ایک معنی یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم خاص فرشتوں پر نازل فرماتا ہے۔ امام قاضی [illegible] کے نزدیک نزول سے مراد یہ ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا لطف وکرم بندوں سے [illegible] صوفیاء کرام کے نزدیک نزول سے مراد ہے: منتقل ہونا یعنی اللہ تعالیٰ صفات جلال سے [illegible] (صفات جمال سے مراد گناہ گاروں کو سزا دینا' نافرمانوں کی [illegible] ڈھانپ دینا' معذرت قبول کرنا' حاجتوں کو پورا فرمانا وغیرہ)۔ (مرقات [illegible])

322- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ [illegible] فُلَانٌ جَعْدٌ، اَسْوَدُ اَوْ طَوِيْلٌ

قَصِيْرٌ، يُرِيْدُ الصِّفَةَ وَلَا يُرِيْدُ الْغِيْبَةَ

754 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَخِي أَبِي رُهْمٍ كُلْثُومُ بْنُ الْحُصَيْنِ الْغِفَارِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رُهْمٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ بَايَعُوهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَنِمْتُ لَيْلَةً بِالْأَخْضَرِ، فَصِرْتُ قَرِيبًا مِنْهُ، فَأُلْقِيَ عَلَيْنَا النُّعَاسُ، فَطَفِقْتُ أَسْتَيْقِظُ وَقَدْ دَنَتْ رَاحِلَتِي مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَيُفْزِعُنِي دُنُوُّهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، فَطَفِقْتُ أُؤَخِّرُ رَاحِلَتِي حَتَّى غَلَبَتْنِي عَيْنِي بَعْضَ اللَّيْلِ، فَزَاحَمَتْ رَاحِلَتِي رَاحِلَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرِجْلُهُ فِي الْغَرْزِ، فَأَصَبْتُ رِجْلَهُ، فَلَمْ أَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِقَوْلِهِ: حَسِّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِرْ. فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُنِي عَنْ مَنْ تَخَلَّفَ مِنْ بَنِي غِفَارٍ فَأُخْبِرُهُ، فَقَالَ، وَهُوَ يَسْأَلُنِي: مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْحُمْرُ الطِّوَالُ الثِّطَاطُ؟ قَالَ: فَحَدَّثْتُهُ بِتَخَلُّفِهِمْ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ السُّودُ الْجِعَادُ الْقِصَارُ الَّذِينَ لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ شَرَخٍ؟ فَتَذَكَّرْتُهُمْ فِي بَنِي غِفَارٍ، فَلَمْ أَذْكُرْهُمْ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّهُمْ رَهْطٌ مِنْ أَسْلَمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أُولَئِكَ مِنْ أَسْلَمَ، قَالَ: فَمَا يَمْنَعُ أَحَدَ أُولَئِكَ، حِينَ يَتَخَلَّفُ،

چھوٹے قد کا ہے' اس کی مراد اس کی صفت ہو نہ کہ غیبت' اس کا بیان

حضرت ابورھم رضی اللہ عنہ کے بھائی کے بیٹے حضرت کلثوم بن حصین الغفاری کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابورھم رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ان اصحاب کرام میں سے تھے جنہوں نے آپ ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی' وہ فرماتے ہیں کہ میں تبوک کی جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھا' میں اخضر پہاڑ پر کھڑا ہوا تو میں آپ ﷺ کے قریب پہنچ گیا' پس ہم کو اونگھ آ گئی' میں جاگنے کی کوشش میں رہا اور میری سواری بھی آپ ﷺ کی سواری کے قریب پہنچ چکی تھی' پس مجھے اپنی سواری کے آپ ﷺ کی سواری کے قریب ہونے نے اس اندیشے میں مبتلا کر دیا کہ کہیں وہ آپ ﷺ کے پاؤں کو رکاب میں تکلیف نہ پہنچا دے' تو میں اپنی سواری کو آپ ﷺ کی سواری سے مسلسل پیچھے ہٹانے میں مصروف رہا حتیٰ کہ مجھ پر رات کے کچھ حصے کے گزرنے پر نیند نے غلبہ کر لیا (یعنی میں سو گیا) پس میری سواری رسول اللہ ﷺ کی سواری سے ٹکرا گئی جبکہ آپ کا پاؤں رکاب میں تھا' میں آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر جا لگا تو آپ ﷺ کے فرمان ''حس'' کہنے نے مجھے جگا دیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے لیے مغفرت کی دعا فرمایئے! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چلتے رہو' پھر رسول اللہ ﷺ مجھ سے بنی غفار قبیلہ کے ان لوگوں کے متعلق پوچھنا شروع ہو گئے جو (جنگ میں شرکت سے) پیچھے رہ گئے تھے میں آپ کو بتاتا گیا۔

اَنْ يَحْمِلَ عَلٰى بَعِيرٍ مِّنْ اِبِلِهٖ اِمْرَئًا نَشِيطًا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ؟ فَاِنَّ اَعَزَّ اَهْلِيْ عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفَ عَنِّي الْمُهَاجِرُوْنَ مِنْ قُرَيْشٍ وَّالْاَنْصَارُ، وَغِفَارٌ وَّاَسْلَمُ۔

(حضرت ابورہم) کہتے ہیں کہ آپ ﷺ مجھ سے پوچھتے رہے کہ کیا بنا ان لوگوں کا جو لال رنگ والے لمبے قد و قامت والے ہیں جن کی صرف ٹھوڑیوں پر ہی بال ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان پیچھے رہ جانے والوں کے متعلق آپ ﷺ کو بتایا' آپ ﷺ نے فرمایا: کالے گھنگریالے بالوں اور ٹھگنے قد والوں کا کیا ہوا' جن کے جانور شبکہ شرخ میں گھاس چرتے ہیں' میں نے ان کا بنی غفار میں تذکرہ کیا تو میں ان کو یاد نہ رکھ سکا حتیٰ کہ مجھے یاد آیا کہ وہ تو قبیلہ اسلم کی جماعت ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ تو قبیلہ اسلم کے لوگ ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے ان کو روکا کہ یہ (جنگ میں شرکت) پیچھے رہ گئے ہیں' یہ اپنے اونٹ پر کسی ایسے عقلمند آدمی کو سوار کرا دیتے جو اللہ کی راہ میں نکلتا' بے شک مجھ پر قریش اور انصار صحابہ کے مہاجرین سے قبیلہ غفار اور قبیلہ اسلم کا پیچھے رہ جانا بہت گراں ہے۔

جامع معمر بن راشد رقم الحديث: 19882' فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل رقم الحديث: 1674' مسند أحمد رقم الحديث: 19072' الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم رقم الحديث: 991' الجهاد لابن أبي عاصم رقم الحديث: 106' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 7257

---

755 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بِئْسَ اَخُو الْعَشِيرَةِ، فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ اِلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا [illegible] آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ [illegible] کے لیے ایک آدمی نے اجازت [illegible] فرمایا [illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6032-6054-6131' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2591' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4791-4792' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20144' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1509-1558' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 251' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 4823-4832

تشریح: "بئس اخو العشیرۃ" شارحین حدیث نے اس حدیث کی شرح میں بیان کیا ہے کہ یہ کلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات' نبوت اور معجزات میں سے ہے کیونکہ یہ غیبی خبر ہے' جو اس شخص کے حال کے بارے میں تھی اور آخر کار اس کے آثار کا اظہار اس کے ارتداد کی صورت میں ہوا۔ اس کی مذمت اور اس کے حال کا منکشف کرنا' اس لیے تھا تا کہ لوگ اس کو پہچان لیں اور فریب و دھوکہ نہ کھائیں' لہٰذا یہ غیبت نہ ہوئی۔

(اشعۃ اللمعات مترجم جلد ۶ صفحہ ۶۶_۶۵' مطبوعہ فرید بک سٹال' لاہور)

756 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ لَيْلَةَ جَمْعٍ، وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً، فَأَذِنَ لَهَا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے عرفہ کی رات کو اجازت مانگی اور وہ بھاری بھر کم جسم والی اور سست رفتار تھیں تو آپ ﷺ نے ان کو (منیٰ کی طرف جانے کی) اجازت عطا فرما دی۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 1680-1681-4795' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1290' سنن النسائی رقم الحدیث: 3037-3049-3066' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3027' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 971-981' مسند احمد رقم الحدیث: 24635' سنن الدارمی رقم الحدیث: 1928

تشریح: اگر بطور حکایت یا حلیہ بتانا اور پہچان کرانی مقصود ہو تو کسی کا تعارف کرواتے وقت اس کا رنگ اور شکل و صورت بیان کرنے کے لیے یہ حدیث پاک' اس بات کے بیانِ جواز کے لیے ثبوت اور دلیل ہے' ممانعت صرف بطورِ غیبت کے کسی کے رنگ اور جسم کی قد و قامت اور حلیہ بیان کرنے میں ہے۔

323- بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ بِحِكَايَةِ الْخَبَرِ بَأْسًا

جو آدمی خبر کی حکایت کرتے وقت حرج نہ سمجھے' اس کا بیان

757 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ بِالْجِعْرَانَةِ ازْدَحَمُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جعرانہ کے مقام پر مالِ غنیمت کی تقسیم فرمائی تو لوگوں نے آپ پر ہجوم کر دیا' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِ اللّٰـهِ بَعَثَـهُ اللّٰـهُ اِلٰى قَوْمٍ، فَكَذَّبُوْهُ وَشَجُّوْهُ، فَكَانَ يَـمْسَـحُ الدَّمَ عَنْ جَبْهَتِهٖ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ، فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ـ قَـالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: فَكَاَنِّيْ اَنْـظُـرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي الرَّجُلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبْهَتِهٖ.

اپنے ایک بندے کو ایک قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان (اللہ کے رسول) کی تکذیب کی اور انہیں زخمی کر دیا تو وہ (اللہ کے رسول) اپنے چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے کہہ رہے تھے: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ (مجھے) جانتے نہیں ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ اس شخص (اللہ کے نبی) کی حکایت بیان کرتے ہوئے اپنے چہرے کو صاف فرما رہے ہیں۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3477-6929' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1792' مسند احمد رقم الحدیث: 3611' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 4025' مسند أبي يعلى الموصلي رقم الحديث: 5072-5205' مستخرج أبي عوانة رقم الحديث: 6867-6869' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 6576

تشریح: کسی واقعہ یا حکایت کو بیان کرتے وقت اس کی زیادہ وضاحت کرنے اور سمجھانے کے لیے ہاتھ سے اشارہ کرنا درست ہے جیسا کہ تقریر میں واعظین کرتے ہیں۔ اس کا ثبوت اس حدیث میں مذکور آقا کریم ﷺ کا یہ عمل مبارک ہے۔

324- بَابُ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا

جو مسلمان کی پردہ داری کرے اس کا بیان

758 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰـهِ قَالَ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَشِيْطٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ اِلٰى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ فَقَـالُوْا : اِنَّ لَـنَـا جِيْـرَانًا يَشْرَبُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ، اَفَـنَـرْفَـعُهُمْ اِلَى الْاِمَامِ؟ قَالَ : لَا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّـى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ رَاٰى مِنْ مُسْلِمٍ عَوْرَةً فَسَتَرَهَا، كَانَ كَمَنْ اَحْيَا مَوْءُوْدَةً مِنْ قَبْرِهَا.

حضرت ابوالہیثم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک قوم کے لوگ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے کہنے لگے: بے شک ہمارے پڑوسی ہیں جو شراب پیتے ہیں اور (غیر اخلاقی) اعمال کرتے ہیں کیا ہم ان کی بات کو امام تک [illegible] (کیونکہ) [illegible]

[illegible]

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4891' مسند ابو داؤد الطیالسی [illegible]
السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 7242-7243' مسند [illegible]

الحديث:428' معجم ابن الأعرابي رقم الحديث:2373

تشریح:"من رای من مسلم عورةً فسترھا "شارحین حدیث نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ اس سے مراد کسی بھی مسلمان مرد یا عورت کا ستر ہے کہ اسے نہ دیکھنے اور چھپانے کا حکم ہے' یا یہ ہے کہ کسی کو ننگا دیکھے تو اسے کپڑے پہنا دے۔

"کان کمن احیا مؤودة "اس میں وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جس کسی کے عیب ظاہر ہو جائیں تو وہ شرم و عار کی وجہ سے اپنے آپ کو مردہ تصور کرتا ہے اور جس کے عیب چھپے رہیں وہ اپنے آپ کو زندہ سمجھتا ہے' تو گویا جس نے کسی کا عیب چھپایا' اس نے زندہ درگور کو بچالیا۔ (مظاہر حق جلد۴ صفحہ۵۶۲)

عبدالقیس' یہ قبیلہ کا نام ہے' جب اس قبیلہ کے وفد نے آقا کریم ﷺ کو دیکھا تو اپنی سواریوں سے بڑی جلد بازی سے اتر آئے اور آپ ﷺ کی ملاقات میں نہایت عجلت سے کام لیا' ان میں شوق و محبت کے ساتھ ساتھ اضطراب اور ہلچل بھی تھی' اس پر آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔

اشج' ان کا نام منذر بن عائذ تھا' یہ اس قبیلہ کے سردار اور رئیس تھے' یہ اپنی منزل پر گئے اور لوگوں کے سارے ساز و سامان کو محفوظ کر کے غسل کیا' کپڑے پہنے اور بڑے اطمینان و وقار کے ساتھ مسجد نبوی میں آئے' دو رکعت نماز ادا کی' دعا کر کے پھر آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں ملاقات کے لیے حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کے اس اقدام کو بہت سراہا۔

(اشعۃ اللمعات جلد۶ صفحہ۱۸۹' فرید بک سٹال' لاہور)

جب آقا کریم ﷺ نے انہیں بشارت دی تو عرض کی: یارسول اللہ! میری یہ صفات کسبی ہیں' یا رب تعالیٰ کی طرف سے میری فطرت میں موجود ہیں' تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کسبی نہیں رب تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں' تب شکر الٰہی بجالائے کہ اگر میری صفات کسبی ہوتیں تو ان کے زائل ہونے کا خطرہ تھا اور رب تعالیٰ کی عطا میں زوال نہیں ہوتا۔ شکر ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کا جس نے مجھے یہ صفات عطا فرمائیں' جس سے وہ اور اس کا رسول راضی ہیں اور انہیں پسند ہیں۔ (مرقات)

- ☆ اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ علیٰ حسب المراتب لوگوں کی عزت افزائی ضروری ہے۔
- ☆ اور کسی کی عمدہ خصلت اور سنجیدگی کی تعریف کرنی چاہیے' جو اسے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہو۔
- ☆ اور کسی عالی مرتبہ ذی علم بزرگ کی زیارت کرنے کے لیے اہتمام کرنا بھی ضروری ہے۔

325- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: هَلَكَ النَّاسُ

آدمی کا یہ کہنا کہ لوگ ہلاک ہو گئے' اس کا بیان

759 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ لوگ تباہ ہو گئے تو یہ ان میں سے زیادہ ہلاک

اِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ يَقُوْلُ : هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ۔ ہونے والا ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2623' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4983' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2560' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 3355' مسند احمد رقم الحدیث: 7685' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 4686' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 5762

تشریح: اگر کوئی مسلمانوں کے متعلق یہ کہے کہ مسلمان ہلاک ہو گئے' رحمت خدا سے دور ہو گئے' بے دین ہو گئے تو ان سب میں ہلاک ہونے والا یہ خود ہو گا کہ وہ مسلمانوں کو رحمتِ الٰہی سے دور سمجھ رہا ہے۔ یا جو لوگوں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس کرے کہ لوگ برباد ہو گئے' کافر ہو گئے' فاسق ہو گئے تو ان لوگوں کو ربِ تعالیٰ نے ہلاک نہ کیا بلکہ اس نے ہلاک کیا۔ اور اگر لوگ مایوس ہو کر گنہگار ہو جائیں تو مجرم یہ خود ہو گا۔ مسلمان کتنے ہی گنہگار کیوں نہ ہوں' انشاء اللہ رحمتِ الٰہی ان کی دستگیری کرے گی' انہی سے کام لے گی۔ (مراۃ المناجیح جلد ۸ صفحہ ۳۱۲' شبیر برادرز' لاہور)

326- بَابُ لَا يَقُوْلُ لِلْمُنَافِقِ : سَيِّدٌ

منافق کو سردار نہ کہنے کا بیان

760 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ : سَيِّدٌ، فَاِنَّهُ اِنْ يَّكُ سَيِّدَكُمْ فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم منافق کو سیّد (سردار) نہ کہو کیونکہ اگر وہ تمہارا سردار بن گیا تو بلاشبہ تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کر دیا۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4977' مسند احمد رقم الحدیث: 22939' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 10002' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 5987' عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی رقم الحدیث: 391' التوحید لابن مندہ رقم الحدیث: 279' المستدرک علی الصحیحین للحاکم رقم الحدیث: 7865

تشریح: کافر' فاسق' فاجر سبھی اس میں داخل ہیں۔ منافق کی تخصیص اس لیے فرمادی کہ اس کا کفر مخفی ہوتا ہے [illegible] مدح اور خوشامد کا احتمال ہو سکتا تھا' لہٰذا اس سے منع فرما دیا کہ منافق کو سردار نہیں کہنا چاہیے [illegible] کیا گیا ہے' ایک یہ کہ منافق کے لیے سیادت (ثابت کرنا) اس کی اطاعت کا [illegible] موجب ہے۔ دوسرا یہ کہ منافق کو سیّد نہ کہو کیونکہ اسے سیّد کہنے سے اللہ تعالیٰ [illegible] اسے سیّد کہتا ہے (کذا قال الطیبی)۔

بعض حواشی میں ہے کہ اگر وہ منافق دنیا میں صاحبِ مال و جاہ تھا [illegible] ناراض ہو گا اور اگر وہ دنیا میں صاحبِ جاہ و مال نہ تھا تو اسے سیّد کہنا [illegible]

327- بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا زُكِّيَ

آدمی کیا کہے جب اس کی پاکیزگی بیان کی جائے

761 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُكِّيَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا يَقُوْلُوْنَ، وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَعْلَمُوْنَ.

حضرت عدی بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب کرام میں سے جب کسی آدمی کی پاک بازی بیان کی جاتی تو وہ کہتے: اے اللہ! جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں اس پر میرا مواخذہ نہ فرمانا اور جو یہ کر رہے ہیں اس پر میری بخشش فرما دینا۔

الزهد لأحمد بن حنبل رقم الحديث: 1142

تشریح: جب کسی کی تعریف و مدح کی جائے تو نفس میں بڑائی و عجب کا پیدا ہونا فطری اور نفس الامری چیز ہے سو اگر بڑائی بیان کرنے پر دل و دماغ نے اسے تسلیم کیا تو یہ گناہ ہوا اس پر بارگاہِ الٰہی میں بطور عاجزی اللّٰهم لا تواخذني دعا پڑھے تاکہ نفس میں جو عجب پسندی پیدا ہوئی تو اس کا کفارہ اور ازالہ ہو۔

762 - حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لِأَبِيْ مَسْعُوْدٍ، أَوْ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ قَالَ لِأَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ: مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ (زَعَمَ)؟ قَالَ: بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ.

حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابومسعود سے یا حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا کہ آپ نے حضور نبی کریم ﷺ سے گمان کرنے کے متعلق کیا سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ آدمی کے لیے بدترین سواری ہے۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 4972' الزهد والرقائق لابن المبارك والزهد رقم الحديث: 377' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 25791' مسند احمد رقم الحديث: 17075' الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم رقم الحديث: 2798' شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 185-186' مسند الشهاب القضاعي رقم الحديث: 1335

763 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ الْيَمَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ قَالَ: يَا أَبَا

حضرت ابومہلب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابومسعود! آپ نے رسول اللہ ﷺ سے گمانوں کے متعلق کیا سنا ہے؟ تو انہوں (حضرت ابومسعود) نے کہا کہ میں نے

مَسْعُوْدٍ، مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِىْ زَعَمُوْا؟ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ.

آپ ﷺ کو فرماتے سنا: آدمی کے لیے بدترین سواری ہے اور میں نے آپ ﷺ کو یہ بھی فرماتے سنا کہ مومن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے برابر ہے۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 4972' الزهد والرقائق لابن المبارك والزهد رقم الحديث: 377' مصنف ابن ابی شيبة رقم الحديث: 25791' مسند احمد رقم الحديث: 17075-23403' شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 185' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم رقم الحديث: 2798' السنن الكبرى للبيهقی رقم الحديث: 21166

تشریح: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے تحت رقمطراز ہیں کہ لفظ "زعموا" کا اطلاق حق و باطل اور صدق و کذب دونوں پر ہوتا ہے' اکثر طور پر اس چیز پر اس کا اطلاق ہوتا ہے' جس میں شک ہو۔

(آگے فرماتے ہیں:) لفظ "زعموا" کو ابتداءِ کلام میں ذکر کر کے اپنی غرض کو حاصل نہیں کیا جا سکتا' یہ اسی طرح ہے جس طرح بُری سواری پر سوار کسی منزل کی طرف جائے۔ چونکہ لفظ زعم محض گمان وظن کے لیے آتا ہے تو جس کلام کی ابتداء میں اس کا ذکر آئے گا' اس کا مدار ظن پر ہو گا نہ کہ جزم و یقین پر۔ گویا یہ اس بات کی دلیل ہو گا کہ یہ کلام ظنی طور پر ہے' اس کی سند یا ثبوت کوئی نہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ روایت و حکایت بیان کرتے وقت احتیاط و جزم سے کام لیا جائے' بے اعتماد روایت کو ترک کر دیا' اسی لیے "زعموا" کو کذب کی سواری کہا' گویا دوسرا معنی یہ ہے کہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ زعم کی نسبت کرتے ہوئے یہ کہہ دے کہ فلاں نے زعم کیا ہے' ہاں! اگر جھوٹ کا یقین ہو اور مقصد یہ ہو کہ لوگ اس کے جھوٹ اور دروغ گوئی سے دھوکہ نہ کھائیں تو پھر کہنے میں کوئی حرج نہیں' جیسا کہ محدثین کرام نے کیا ہے۔

(اشعۃ اللمعات جلد ۵ صفحہ ۹۴۰ فرید بک سٹال لاہور)

328- بَابُ لَا يَقُوْلُ لِشَىْءٍ لَا يَعْلَمُهُ: اَللّٰهُ يَعْلَمُهُ

کسی چیز کے لیے نہ کہے جسے وہ نہیں جانتا کہ اسے صرف اللہ جانتا ہے

764 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : قَالَ عَمْرٌو : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ لِشَىْءٍ لَا يَعْلَمُهُ: اَللّٰهُ يَعْلَمُهُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَيُعَلِّمَ اللّٰهَ مَا لَا يَعْلَمُ، فَذَاكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] تم میں سے [illegible]

مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحديث: 15964

329- بَابُ قَوْسُ قُزَحٍ
قوسِ قزح کا بیان

765 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْمَجَرَّةُ: بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ، وَأَمَّا قَوْسُ قُزَحٍ: فَأَمَانٌ مِنَ الْغَرَقِ بَعْدَ قَوْمِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجرہ آسمانی دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور رہ گئی قوسِ قزح تو وہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے (دریا میں) غرق ہو جانے کے بعد (من جانب اللہ) امن کی علامت ہے۔

تشریح: ''قــزح'' قاف پر ضمہ اور زاء پر فتحہ کے ساتھ ہے امام جوہری اور دیگر فرماتے ہیں: یہ غیر منصرف ہے اور عوام الناس غلطی سے اسے قدح (دال کے ساتھ) بولتے ہیں۔

امام ابونعیم کی حلیۃ الاولیاء میں ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قوس قزح مت کہا کرو کیونکہ قزح تو شیطان ہے البتہ ''قوس اللہ عزوجل'' (اللہ تعالیٰ کی قوس) کہا کرو یہ اہل زمین کے لیے امان ہوتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۶/ ۱۱۵)

قوسِ قزح کے بارے میں منقول ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر پانی برسنے کا عذاب آیا اور قوم غرق ہو گئی تو بحکم الٰہی بارش رک گئی اور اس بارش کے بعد قوسِ قزح ظاہر ہونا شروع ہو گئی۔ سو قوسِ قزح بارش کے بعد امن و سلامتی اور عافیت کا نشان ہے۔

330- بَابُ الْمَجَرَّةِ
مجرہ کا بیان

766 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ سَأَلَ ابْنُ الْكَوَّا عَلِيًّا عَنِ الْمَجَرَّةِ، قَالَ: هُوَ شَرَجُ السَّمَاءِ، وَمِنْهَا فُتِحَتِ السَّمَاءُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ.

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن الکوا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مجرہ کے متعلق سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آسمان کا شگاف ہے اور اسی کو آسمان سے بہنے والے پانی کے لیے کھولا جاتا ہے۔

العظمۃ لابی الشیخ الاصبہانی جلد4صفحہ1297

767 - حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: الْقَوْسُ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ، وَالْمَجَرَّةُ: بَابُ السَّمَاءِ الَّذِي تَنْشَقُّ مِنْهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قوس (قزح) اہل زمین کے لیے (قوم نوح علیہ السلام کے) غرق کے بعد علامت امن ہے اور مجرہ وہ آسمانی دروازہ ہے جس سے آسمان پھٹے گا۔

المعجم الأوسط رقم الحديث: 743-6709' المعجم الكبير للطبراني رقم الحديث: 10591' المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحديث: 4715-6959' المطر والرعد والبرق لابن ابي الدنيا رقم الحديث: 179' الضعفاء الكبير للعقيلي جلد2صفحه88

331- بَابُ مَنْ كَرِهَ اَنْ يُقَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِكَ

اس کا بیان کہ جو آدمی اس قول کو ناپسند کرے کہ ''اے اللہ! مجھے اپنی رحمت کے ٹھکانے میں کر دے''

768 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الْحَارِثِ الْكَرْمَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِاَبِي رَجَاءٍ: اَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَاَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِهِ، قَالَ: وَهَلْ يَسْتَطِيعُ اَحَدٌ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَمَا مُسْتَقَرُّ رَحْمَتِهِ؟ قَالَ: اَلْجَنَّةُ، قَالَ: لَمْ تُصِبْ، قَالَ: فَمَا مُسْتَقَرُّ رَحْمَتِهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: رَبُّ الْعَالَمِينَ.

حضرت ابوالحارث الکرمانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو حضرت ابورجاء رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں آپ کو سلام کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ مجھے اور آپ کو اپنی رحمت کے ٹھکانے میں جمع فرما دے۔ (حضرت ابورجاء نے) فرمایا: کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے' کہا: اس کی رحمت کا ٹھکانہ کیا ہے؟ تو اس آدمی نے کہا: وہ جنت ہے' تو (حضرت ابورجاء نے) فرمایا: تو نے ٹھیک نہیں کیا' تو اس آدمی نے کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ٹھکانہ کیا ہے؟ کہتے ہیں (حضرت ابوالحارث) میں نے کہا: وہ رب العالمین کی ذات ہے۔

تشریح: مستقر رحمت کی دعا کی ممانعت فرمائی' اس کی وجہ یہ ہے کہ رحمت تو صفت الٰہی ہے اور صفت [illegible] موصوف سے متعلق ہے' تو موصوف کی ذات میں جمع ہونے کا کیا مطلب [illegible] سوال و دعا کرنی چاہیے۔

332- بَابُ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ

769 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ، فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ.

صحیح البخاری رقم الحدیث: 4826-6181' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2246-2247' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4974-5274' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20936-20938' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1127-1130' مسند احمد رقم الحدیث: 7245' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2742' السنة لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 598

تشریح: اہل عرب ہر نازل شدہ مصیبت کو زمانہ کی طرف سے سمجھتے تھے' سو اسی وجہ سے وہ زمانے کی شکایت کرتے حتیٰ کہ زمانہ کو گالیاں تک دیتے' سو اسی وجہ سے ہمیں منع کر دیا گیا اور زمانہ کو گالیاں دینا' گو اس ذات کو گالیاں دینا ہے جس کے قبضۂ قدرت میں تمام انقلابات زمانہ ہیں' گویا زمانے کو گالیاں دینا' در پردہ رب تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنا ہے۔

770 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا الدَّهْرُ، أُرْسِلُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا. وَلَا يَقُولَنَّ لِلْعِنَبِ: الْكَرْمَ، فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی یہ نہ کہے: اے زمانے کی تباہی! اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: میں زمانہ ہوں' میں رات اور دن کو بھیجتا ہوں اور جب میں چاہوں گا انہیں قبض (روک) کر لوں گا اور تم میں سے ہرگز کوئی انگور کو کرم (سخی) نہ کہے کیونکہ کرم تو بندہ مسلم ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 4826-6181' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2246' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5274' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20936' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1127-1130' مسند احمد رقم الحدیث: 7245' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2742

تشریح: اہل عرب انگور کو کرم کہا کرتے تھے' آقا کریم ﷺ نے اس کو کرم کہنے کی ممانعت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ کرم مسلمان کو کہنا چاہیے۔ اور روایتِ مسلم میں ہے: ''الکرم قلب المؤمن'' کرم مؤمن کا دل ہے' لہٰذا انگور (پھل) کو کرم نہ کہنا چاہیے۔

333- بَابُ لَا يُحِدُّ الرَّجُلُ إِلَى أَخِيهِ النَّظَرَ إِذَا وَلَّى

کوئی آدمی اپنے بھائی کو تیز نگاہ سے نہ دیکھے جب وہ مڑ کر چلا جائے

771 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يُكْرَهُ أَنْ يُحِدَّ الرَّجُلُ إِلَى أَخِيهِ النَّظَرَ، أَوْ يُتْبِعَهُ بَصَرَهُ إِذَا وَلَّى، أَوْ يَسْأَلَهُ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ،

حضرت مجاہد سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ اپنے بھائی کی طرف میلی نظر سے دیکھنے کو مکروہ سمجھا جاتا ہے یا جب وہ پیٹھ پھیر جائے تو اسے پیچھے سے دیکھتا رہے' یا اس سے پوچھے: تو کہاں سے آیا ہے اور (اب) کہاں جا رہا

وَاَيْنَ تَذْهَبُ؟. ہے؟

مصنف ابن أبی شيبة رقم الحديث: 26640' شعب الايمان رقم الحديث: 9143' الزهد الهناد بن السری جلد2صفحه648' انظر الحديث: 1157

تشریح: اپنے مسلمان بھائی کو تیز اور تیکھی نظروں سے دیکھنے کی ممانعت فرمائی کیونکہ اس میں اس کی دل آزاری اور عزت نفس کی مجروحیت ہے اور اسے خواہ مخواہ یہ بات پریشان اور بددل کر دے گی اور تجسس میں مبتلا کر دے گی کہ نہ معلوم یہ مجھے کیوں گھور رہا ہے۔ اور بجائے دوست سمجھنے کے دشمن بھی سمجھ سکتا ہے اور پھر اس سے سوالیہ انداز گفتگو اس کی مزید پریشانی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ البتہ اگر اس کے آنے سے دینی یا دنیوی مفاد وابستہ ہوں تو ان سے آنے جانے اور حال کی کیفیت کے متعلق سوال کرنا جائز اور درست ہے۔

334- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ : وَيْلَكَ

آدمی کا دوسرے آدمی کے لیے ''ویلك'' کہنے کا بیان

772 - حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: اِرْكَبْهَا، فَقَالَ : اِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: اِرْكَبْهَا، قَالَ : اِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: اِرْكَبْهَا، قَالَ: فَاِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: اِرْكَبْهَا، وَيْلَكَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جا رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جا اس آدمی نے کہا کہ یہ قربانی کا جانور ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جا اس آدمی نے کہا کہ یہ قربانی کا جانور ہے آپ ﷺ نے [illegible] تیسری مرتبہ) فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا [illegible] پھر یہی جواب دیا کہ یہ قربانی کا جانور ہے [illegible] بار) آپ ﷺ نے [illegible] سوار ہو جا [illegible]

صحیح البخاری رقم الحديث: 1690-2754-2159' صحیح مسلم [illegible] 2800-2801' سنن ابن ماجه رقم الحديث: 3104' [illegible] الحديث: 929' مصنف ابن ابی شيبة رقم الحديث: 14919 [illegible]

تشریح: معلوم ہوا کہ بوقت ضرورت [illegible] جو قربانی کے جانور کو بوقت ضرورت [illegible]

773 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلْقَمَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، حَدَّثَنِي الْمِسْوَرُ بْنُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَكَلْتُ خُبْزًا وَلَحْمًا، فَهَلْ أَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: وَيْحَكَ، أَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ؟۔

حضرت مسور بن رفاعہ القرظی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا اور ایک آدمی ان سے سوال کر رہا تھا' اس آدمی نے کہا کہ میں روٹی اور گوشت کھاتا ہوں تو کیا (یہ کھا کر) ان پر وضو کرنا (مجھ پر) لازم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے خرابی ہو! کیا تو حلال چیزوں کے کھانے پر وضو کرتا ہے؟

صحیح البخاری رقم الحدیث: 207-5404' صحیح مسلم رقم الحدیث: 354' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 190' سنن النسائی رقم الحدیث: 184' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 488' الآثار لأبی یوسف رقم الحدیث: 40-47' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2784' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 677

تشریح: ''ویل'' کا لفظی ولغوی معنی ہلاکت و بربادی ہے' اور ''ویحك'' کا معنی ہے: تجھ پر افسوس ہے' بطور بددعا کہنا کسی مسلمان بھائی کے لیے سخت ممنوع ہے' البتہ اگر کسی فعل پر اس کی زجر و توبیخ مقصود ہو تو ان الفاظ کا استعمال جائز ہے۔ جیسا کہ حدیث مذکور میں آقا کریم ﷺ نے اس صحابی سے جو سواری پر سوار نہیں ہو رہا تھا' ''ویلك'' فرمایا۔

اہل عرب بطور زجر اور اظہار ناراضگی ان الفاظ (ویلك' ویحك) کا بکثرت استعمال کرتے تھے' آقا کریم ﷺ کا بھی اس سے صحابی سے یہ (ویلك) فرمانا' اسی قبیل سے تھا۔

774 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بِالْجِعْرَانَةِ، وَالتِّبْرُ فِي حِجْرِ بِلَالٍ، وَهُوَ يَقْسِمُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِعْدِلْ، فَإِنَّكَ لَا تَعْدِلُ، فَقَالَ: وَيْلَكَ، فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ قَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ أَوْ فِي أَصْحَابٍ لَهُ، يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حنین کے دن جعرانہ میں تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی گود میں سونے کے ٹکڑے تھے اور آپ ﷺ انہیں تقسیم فرما رہے تھے تو ایک آدمی آیا' اس نے (آپ ﷺ سے) کہا: انصاف کیجئے! آپ انصاف نہیں کر رہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے بربادی ہو! کون شخص عدل کرے گا جب میں عدل نہیں کروں گا تو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اُڑا دوں' آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہے یا اپنے ان اصحاب میں سے ہے

جو قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن ان کے حلقوم سے آگے نہیں بڑھے گا' وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ : قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ : سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ . قُلْتُ لِسُفْيَانَ : رَوَاهُ قُرَّةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : لَا اَحْفَظُهُ عَنْ عَمْرٍو، وَاِنَّمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ۔

پھر سفیان نے کہا کہ ابوزبیر نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو حضرت جابر سے سنا۔ میں نے سفیان سے کہا: اس کو قرہ نے روایت کیا از حضرت عمرو از حضرت جابر رضی اللہ عنہ' انہوں نے کہا کہ میں نے اسے از حضرت عمرو یاد نہیں رکھا اور ہم نے اس حدیث کو حضرت ابوزبیر از حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3138' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1063-2584' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 172' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1814' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 18041' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1275-1308' سنن سعید بن منصور رقم الحدیث: 2902

تشریح: اس حدیث کی وضاحت صحیح بخاری: ۴۳۵۱ کی اس روایت میں ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یمن سے کچھ سونا بھیجا جس میں کچھ مٹی بھی تھی' رسول اللہ ﷺ نے اس سونے کو چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا' اقرع بن حابس حنظلی' عیینہ بن بدر الفزاری اور علقمہ بن علاثہ عامری' پھر بنو کلاب کے ایک شخص کو اور زید خیر طائی کو' پھر بنو نبہان کے ایک شخص کو وہ سونا تقسیم کیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش ناراض ہو گئے کہ حضور ﷺ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان لوگوں کو اس لیے عطا کیا کہ میں ان لوگوں کی دل جوئی کروں' پھر ایک شخص آیا جس کی ڈاڑھی گھنی تھی' گال ابھرے ہوئے تھے اور آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں' پیشانی اونچی تھی اور سر منڈا ہوا تھا' وہ کہنے لگا: اے محمد! اللہ سے ڈریے! [illegible] حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں [illegible] اطاعت کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین پر امین بنا کر بھیجا ہے اور تم مجھے امین نہیں [illegible] دیا' قوم میں سے ایک شخص نے اس کو قتل کرنے کی اجازت چاہی' لوگوں کا خیال [illegible] تھے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نسل سے ایک ایسی قوم پیدا ہوگی [illegible] نہیں اترے گا' یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو [illegible] جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے' اگر میں ان لوگوں کو (پا لیتا تو) [illegible]

775 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ : حَدَّثَنَا [illegible]

الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ بَشِيرٍ، وَكَانَ اِسْمُهُ زَحْمَ بْنَ مَعْبَدٍ، فَهَاجَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : مَا اسْمُكَ؟ قَالَ : زَحْمٌ، قَالَ : بَلْ اَنْتَ بَشِيرٌ، قَالَ : بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ مَرَّ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ : لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرٌ كَثِيرٌ ثَلَاثًا، فَمَرَّ بِقُبُوْرِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ : لَقَدْ اَدْرَكَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا ثَلَاثًا، فَحَانَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظْرَةٌ، فَرَاَى رَجُلًا يَمْشِي فِي الْقُبُوْرِ، وَعَلَيْهِ نَعْلَانِ، فَقَالَ : يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ، اَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ، فَنَظَرَ الرَّجُلُ، فَلَمَّا رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَرَمٰى بِهِمَا۔

روایت کرتے ہیں' ان کا نام زحم بن معبد تھا' انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف ہجرت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا: (میرا نام) زحم' آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تو بشیر ہے' کہتے ہیں کہ اس دوران کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا' جب آپ ﷺ کا گزر مشرکوں کی قبر کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ بہت زیادہ بھلائی ان سے سبقت کر گئی' یہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا' پھر جب آپ ﷺ مسلمانوں کی قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ان لوگوں نے بہت زیادہ بھلائی کو پایا' تین دفعہ فرمایا تو نبی کریم ﷺ کی نظر اٹھی تو آپ نے ایک شخص کو قبرستان میں چلتے دیکھا اور اس نے جوتیاں پہنی ہوئی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جوتیوں والے! اپنی جوتیوں کو (قبرستان میں) اتار دے' اس آدمی نے (آواز کی طرف) دیکھا تو اس نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو اپنی جوتیاں اتار دیں اور ان کو پھینک دیا۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 3230' سنن النسائی رقم الحدیث: 2048' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 1568' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1219-1220' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 12142' مسند احمد رقم الحدیث: 20787-21953' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 2186

تشریح: اس حدیث سے درج ذیل مفاد حاصل ہوئے:

☆ قبرستان میں جوتیوں سمیت داخل ہونے کی ممانعت قبروں کی تعظیم کی خاطر ہے۔

☆ اگر کسی کا نام معلوم نہ ہو تو اس کے حلیے و شکل و صورت یا اس کی غالب صفت کے تحت اسے اسی چیز کے ساتھ پکارنا جائز ہے جیسا کہ آقا کریم ﷺ نے اس شخص کا نام معلوم نہ ہونے کی بناء پر اسے "اے جوتیوں والے" فرمایا۔

☆ بلاوجہ ڈانٹنا، ناراضگی اور زجر "ویحک" (تیری بربادی ہو) کہنا جائز ہے۔

☆ برے نام یا برے مطلب والے نام کو بدل دینا جائز و سنت ہے۔

335- بَابُ الْبِنَاءِ — تعمیر کا بیان

776 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ، اَنَّهُ رَاٰى حُجَرَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَرِيدٍ مَسْتُورَةً بِمُسُوحِ الشَّعْرِ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ بَيْتِ عَائِشَةَ، فَقَالَ: كَانَ بَابُهُ مِنْ وِجْهَةِ الشَّامِ، فَقُلْتُ: مِصْرَاعًا كَانَ اَوْ مِصْرَاعَيْنِ؟ قَالَ: كَانَ بَابًا وَاحِدًا، قُلْتُ: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ كَانَ؟ قَالَ: مِنْ عَرْعَرٍ اَوْ سَاجٍ۔

حضرت محمد بن ابی فدیک' حضرت محمد بن ہلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے حجرات کو دیکھا جو کھجوروں کی ٹہنیوں سے بنائے گئے تھے اور بالوں کے ٹاٹ سے چھپائے ہوئے تھے' تو میں نے ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے متعلق سوال کیا تو انہوں (حضرت محمد بن ہلال) نے کہا کہ ان (کے گھر) کا دروازہ شام کی جانب تھا' میں نے پوچھا کہ اس کا کواڑ ایک تھا یا کہ دو' تو انہوں نے بتایا کہ دروازہ ایک تھا' میں نے پوچھا: کس چیز کا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ سرو یا ساگو (کی لکڑی) کا تھا۔

تشریح: آقا کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے حجراتِ مقدسہ کی انتہائی سادگی اور سادہ رہن سہن کو تعلیم اُمت کے لیے بیان کیا گیا ہے۔

777 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَحْيٰى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَبْنِيَ النَّاسُ بُيُوتًا يُوَشُّونَهَا وَشْيَ الْمَرَاحِيلِ قَالَ اِبْرَاهِيمُ: يَعْنِي الثِّيَابَ الْمُخَطَّطَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ لوگ ایسے گھر نہ بنالیں جن کو نقش و نگار سے سجانہ لیں۔ ابراہیم نے کہا کہ (مراحیل سے مراد) رنگدار کپڑے ہیں۔

مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 5587' الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث: 1784' [illegible] الحدیث: 10862' السنۃ للمروزی رقم الحدیث: 46' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: [illegible] علی الصحیحین للحاکم رقم الحدیث: 8469' الایمان لابن مندۃ رقم الحدیث: [illegible]

تشریح: یہ آقا کریم کا آئندہ کی خبر دینا آپ ﷺ کے علم غیب کی دلیل [illegible] (Decoration) پردے لٹکانے کی ممانعت کا ثبوت ہے اگر پردہ لٹکانے [illegible] دروازوں اور کھڑکیوں کے سامنے لٹکائے جاتے ہیں تو وہ جائز ہیں [illegible]

ہے۔

336- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ : لَا وَاَبِيْكَ

آدمی کا یہ کہنا: نہیں! تیرے باپ کی قسم!

778 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَىُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ اَجْرًا؟ قَالَ : اَمَا وَاَبِيْكَ لَتُنَبَّأَنَّهٗ: اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ، وَتَاْمُلُ الْغِنٰى، وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ : لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ اجروثواب کے لحاظ سے سب سے زیادہ افضل ہے' آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! تو ضرور ہی اس کے متعلق معلومات لے گا تو وہ یہ ہے کہ تو اس وقت صدقہ کرے' جب تو صحیح صحتمند اور بخیل ہو اور تجھے فقر و فاقہ کا بھی اندیشہ ہو اور تو مالداری کی اُمیدیں لگائے ہوئے ہو اور تو سستی نہ کرنا حتیٰ کہ جب جان حلقوم تک پہنچ جائے تو تو کہتا پھرے کہ فلاں کے لیے اتنا (صدقہ) ہے اور یہ فلاں کے لیے اتنا (بلاشبہ اس وقت تو) وہ تو فلاں کا ہو چکا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 1419-2748-5971' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1032' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 2865' سنن النسائی رقم الحدیث: 2542-3611' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 2706-3658' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1151' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2712

تشریح: ''لا وابیک'' دورِ جاہلیت میں اہل عرب عموماً ان الفاظ کے ساتھ قسم کھایا کرتے تھے' اس سے ممانعت فرما دی' اب مذہب اسلام میں سوائے ربِ تعالیٰ کی قسم کے کوئی قسم جائز نہیں۔ اب لا واللہ' باللہ اور تاللہ کے الفاظِ قسم ہیں' ان کے علاوہ جن الفاظ کے ساتھ قسمیں کھائی جاتی ہیں وہ لغو ہیں اور عرف ومحاورے پر محمول ہیں' ان سے قسم کا حقیقی معنی مراد نہیں۔

337- بَابُ اِذَا طَلَبَ فَلْيَطْلُبْ طَلَبًا يَّسِيْرًا وَّلَا يَمْدَحُهٗ

جب کوئی کسی سے طلب کرے تو آسان طلب کرے اور اس کی تعریف نہ کرے

779 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنِى الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : اِذَا طَلَبَ اَحَدُكُمُ الْحَاجَةَ فَلْيَطْلُبْهَا طَلَبًا يَسِيْرًا فَاِنَّمَا لَهٗ مَا قُدِّرَ لَهٗ، وَلَا يَاْتِىْ اَحَدُكُمْ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی اپنی حاجت طلب کرے تو آسان سی (حاجت) طلب کرے کیونکہ اس کے لیے وہی کچھ ہے جو اس کے لیے مقدر کر دیا گیا ہے

صَاحِبَهُ فَيَمْدَحَهُ، فَيَقْطَعَ ظَهْرَهُ.

اور تم میں کوئی ایک بھی اپنے ساتھی کے پاس اس طرح نہ آئے کہ وہ اس کی مدح وستائش کرکے اس کی کمر توڑ دے۔

الأدب لابن أبي شيبة رقم الحديث: 34' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 26264' المعجم الكبير للطبراني رقم الحديث: 8883' شعب الأيمان رقم الحديث: 206

تشریح: اس حدیث کا مفاد یہ ہے کہ اگر کوئی کسی سے کسی چیز کا سوال ومطالبہ کرے تو اس میں اس قدر اصرار ومبالغہ نہ کرے کہ دینے والے کو متکبر ومغرور بنادے اور وہ از خود اپنے جامے میں پھولے نہ سمانے لگے۔

780 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ اَبِيْ عَزَّةَ يَسَارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْهُذَلِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ قَبْضَ عَبْدٍ بِاَرْضٍ، جَعَلَ لَهُ بِهَا، اَوْ: فِيْهَا حَاجَةً.

حضرت ابوعزہ یسار بن عبداللہ الہذلی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جس جگہ پر اپنے کسی بندے کی روح قبض فرمانا چاہتا ہے تو اس جگہ کو اس بندے تک لے جاتا ہے یا فرمایا: وہاں اس کی حاجت رکھ دیتا ہے۔

مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1422' مسند ابن أبي شيبة رقم الحديث: 543' الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم رقم الحديث: 1069' مسند احمد رقم الحديث: 15539' مسند أبي يعلى الموصلي رقم الحديث: 927' الكنى والأسماء للدولابي رقم الحديث: 266' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 6151

338- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا بُلَّ شَانِئُكَ

آدمی کا یہ کہنا: تو ہمیشہ سلامت رہے

781 - حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّعْقُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا جَمْرَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: اَمْسٰى عِنْدَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَنَظَرَ اِلٰى نَجْمٍ عَلٰى حِيَالِهِ فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ، لَيَوَدَّنَّ اَقْوَامٌ وَلُوْا اِمَارَاتٍ فِي الدُّنْيَا وَاَعْمَالًا اَنَّهُمْ كَانُوْا مُتَعَلِّقِيْنَ عِنْدَ ذٰلِكَ النَّجْمِ، وَلَمْ يَلُوْا تِلْكَ الْاِمَارَاتِ وَلَا تِلْكَ الْاَعْمَالَ. ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: لَا اَبُلَّ

حضرت ابوعبدالعزیز کا بیان ہے [illegible]

شَانِئُكَ، اَكُلُّ هٰذَا سَاغَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ فِيْ مَشْرِقِهِمْ؟ قُلْتُ : نَعَمْ وَاللّٰهِ، قَالَ : لَقَدْ قَبَّحَ اللّٰهُ وَمَكَرَ، فَوَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ، لَيَسُوْقُنَّهُمْ حُمْرًا غِضَابًا، كَاَنَّمَا وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، حَتّٰى يُلْحِقُوْا ذَا الزَّرْعِ بِزَرْعِهٖ، وَذَا الضَّرْعِ بِضَرْعِهٖ۔

نہ یہ عہدے ان کو ملیں' پھر میری طرف توجہ کی اور فرمایا: تو سدا خوش رہے! یہ سب کچھ مشرق والوں کے لیے ان کے مشرق میں نہیں ہوا' میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! بلاشبہ ان کو اللہ برباد کرے! اور (ان کے لیے) خفیہ تدبیر فرمائے' اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے! ان کو سرخ غصیلے چہروں والے ضرور ہانک کر لے جائیں گے' گویا کہ ان کے چہرے چمڑوں کی پسی ہوئی ڈھالیں ہیں' حتیٰ کہ کاشتکار اسے اپنی کھیتی میں جا ملائیں گے اور تھنوں والے اسے تھنوں میں جا ملائیں گے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2928-2929-3590' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2364-2912' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4303-4304' سنن النسائی رقم الحدیث: 3177' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 4096-4097' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20781-20782' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1131

تشریح: ''لا بل شانئك'' اس جملہ کا مطلب ہے: تیرے دشمن کو محرومی ملے۔ یہ الفاظ بطور دعا کے استعمال کیے جاتے ہیں' یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد کے لیے فرمائے' جیسا کہ حدیث سے مستفاد ہو رہا ہے۔

339- بَابُ لَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ: اَللّٰهُ وَفُلَانٌ

کوئی آدمی یہ نہ کہے: اللہ تعالیٰ اور فلاں

782 - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ : حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : سَمِعْتُ مُغِيْثًا يَزْعُمُ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَاَلَهٗ: مَنْ مَوْلَاهُ؟ فَقَالَ: اَللّٰهُ وَفُلَانٌ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ : لَا تَقُلْ كَذٰلِكَ، لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا، وَلٰكِنْ قُلْ : فُلَانٌ بَعْدَ اللّٰهِ۔

حضرت ابن جریج نے کہا کہ میں نے حضرت مغیث بن عمر سے سنا' ان کا گمان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس سے پوچھ رہے تھے کہ ان کا مولیٰ کون ہے؟ تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور فلاں' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسا مت کہو! اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو مت ملاؤ' بلکہ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد فلاں۔

تشریح: اس حدیث کا مفاد یہ ہے کہ کمال ادب کا تقاضا یہ ہے کہ آدمی جب رب تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی مخلوق کا ذکر ایسے

انداز میں نہ کرے جس سے برابری وہمسری کا وہم پیدا ہوتا ہے' بلکہ اولاً ربِ تعالیٰ کا ذکر تخصیصات اور حقیقی معنوں میں کیا جائے اور مخلوق کا ذکر ثانوی حیثیت سے بالتبع کرنا چاہیے۔

340- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ : مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ

آدمی کا یہ کہنا کہ جو اللہ چاہے اور تو چاہے' اس کا بیان

783 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنْ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ، قَالَ : جَعَلْتَ لِلّٰهِ نِدًّا، مَا شَآءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی: جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور آپ نے چاہا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اے شخص!) تو نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا دیا جو اس نے اکیلے ہی چاہا۔

سنن ابن ماجه رقم الحديث: 2117' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 26691' مسند احمد رقم الحديث: 2561' السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث: 10759' شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 235' المعجم الكبير للطبراني رقم الحديث: 13005' عمل اليوم والليلة لابن السني رقم الحديث: 667

تشریح: بارگاہِ الوہیت کے ادب کی کمال تعلیم کا بیان فرمایا کہ اگر کہنا ہے تو یوں کہہ: جو اللہ چاہے گا وہی ہوگا' کیونکہ کسی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا اور اگر کسی کے چاہنے کا ذکر کرنا بھی ہے تو یوں کرو کہ اس کی چاہت ربِ تعالیٰ کی چاہت کے تابع ہو۔ بقول سید نصیر الدین نصیر علیہ الرحمۃ:

بندہ لاکھ چاہے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

341- بَابُ الْغِنَآءِ وَاللَّهْوِ

گانے اور کھیل کا بیان

784 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِلَى السُّوْقِ، فَمَرَّ عَلٰى جَارِيَةٍ صَغِيْرَةٍ تُغَنِّيْ، فَقَالَ : اِنَّ الشَّيْطَانَ لَوْ تَرَكَ اَحَدًا لَتَرَكَ هٰذِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بازار کی طرف نکلا تو آپ رضی اللہ عنہ [illegible] پاس سے [illegible] فرمایا کہ [illegible]

السنن الكبرى للبيهقي رقم الحديث: 21009' شعب الإيمان رقم الحديث: 748

785 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا [illegible]

يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرًا مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ قَالَ : سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ مِنْ دَدٍ، وَلَا الدَّدُ مِنِّيْ بِشَيْءٍ، يَعْنِيْ: لَيْسَ الْبَاطِلُ مِنِّيْ بِشَيْءٍ.

رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: نہ میں کھیلتا ہوں اور نہ ہی اس کا مجھ سے کچھ بھی تعلق ہے یعنی باطل کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

الكنى والأسماء للدولابى رقم الحديث: 998' المعجم الأوسط رقم الحديث: 413' السنن الكبرى للبيهقى رقم الحديث: 20965' الآداب للبيهقى رقم الحديث: 630' الضعفاء الكبير للعقيلى جلد4صفحه427

786 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : اَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ) ، قَالَ: اَلْغِنَاءُ وَاَشْبَاهُهُ.

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ''وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ '' کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اس سے گانا اور اس کی مثل مراد ہے۔

مصنف ابن أبى شيبة رقم الحديث: 21137' السنن الكبرى للبيهقى رقم الحديث: 21004' ذم الملاهى لابن أبى الدنيا رقم الحديث: 27

تشریح: غنا: گانے کو کہتے ہیں اور گانے کا شرعی حکم احادیث صحیحہ اور فقہاء کرام کی عبارات کی روشنی میں یہ ہے کہ گانے کا مضمون اگر جائز ہوتو گمان جائز ہے اور اگر گانے کا مضمون ناجائز ہے تو گانا ناجائز ہے' نیز یہ بھی ملحوظ رہے کہ عورتوں کا مردوں کے سامنے گانا' یا مردوں کا عورتوں کے سامنے گانا' یا حجاب کی اوٹ میں مردوں کا عورتوں کی آواز میں گانا سننا بہر حال ناجائز ہے' خواہ گانے کا مضمون کیسا ہی ہو۔ (شرح صحیح مسلم جلد۲ صفحہ ۶۷۵ مطبوعہ فرید بک سٹال' لاہور)

787 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ، وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَا : اَخْبَرَنَا قِنَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّهْمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوْا، وَالْاَشَرَةُ شَرٌّ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تم سلام کو پھیلاؤ تم سلامت رہو گے اور برائی بری چیز ہے۔

قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ : وَالْاَشَرُ: الْعَبَثُ.

حضرت ابومعاویہ نے کہا: ''اشر'' سے مراد فضول کام ہے۔

مسند احمد رقم الحديث: 18530' مسند أبى يعلى الموصلى رقم الحديث: 1687' معجم أبى يعلى الموصلى رقم الحديث: 299' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 491' شعب الايمان رقم الحديث: 8382' المطالب العالية بزوائد

المسانید رقم الحدیث: 2698' الضعفاء الکبیر للعقیلی جلد3 صفحہ 488

788 - حَدَّثَنَا عِصَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزٌ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ سُمَيْرٍ الْأَلْهَانِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَكَانَ بِجَمْعٍ مِنَ الْمَجَامِعِ، فَبَلَغَهُ أَنَّ أَقْوَامًا يَلْعَبُونَ بِالْكُوبَةِ، فَقَامَ غَضْبَانَ يَنْهَى عَنْهَا أَشَدَّ النَّهْيِ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا إِنَّ اللَّاعِبَ بِهَا لَيَأْكُلُ ثَمَرَهَا، كَآكِلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ، وَمُتَوَضِّئٍ بِالدَّمِ. يَعْنِي بِالْكُوبَةِ: النَّرْدَ.

حضرت سلمان بن سمیر الالہانی' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک محفل میں اکٹھے ہوتے تھے اور ان تک یہ بات پہنچی کہ کچھ لوگ نرد کے ساتھ کھیلتے ہیں تو وہ انتہائی غصے کی حالت میں اُٹھ کھڑے ہوئے اور اس سے سختی سے منع کیا' پھر فرمایا کہ سنو! اس کے ساتھ کھیل کر اس کا پھل کھانے والا خنزیر کا گوشت کھانے والے کی اور خون کے ساتھ وضو کرنے والے کی طرح ہے' یعنی نرد کے لوٹے سے۔

انظر الحدیث: 1267

تشریح: ان مذکورہ احادیث میں فضولیات ولغو کاموں اور کھیلوں کی بُرائی اور مذمت کا بیان ہے کہ یہ شیطان کی خوشنودی کا باعث ہیں کہ انسان کو فضولیات اور رب تعالیٰ کی ذات سے دور کرنے والے کاموں میں اسے خوشی ہوتی ہے۔
''کوبہ'' یہ لفظ نرد' شطرنج اور ڈھول سب معنوں کے لیے آتا ہے اور آلات لھو ولعب ہیں اور ان میں شرط و بازی بھی لگائی جاتی ہے جو کہ مطلقاً حرام وممنوع ہے۔ سو ان آلات کے ساتھ کھیلنا اور انہیں کام میں لانا ممنوع وحرام ہوا کہ یہ سب واہیٔ فسق وفجور اور رب تعالیٰ کی رضا وخوشنودی سے دوری کا سبب ہیں۔

342- بَابُ الْهَدْيِ وَالسَّمْتِ الْحَسَنِ

اچھی عادتوں اور اچھے اخلاق کا بیان

789 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ: كَثِيرٌ فُقَهَاؤُهُ، قَلِيلٌ خُطَبَاؤُهُ، قَلِيلٌ سُؤَّالُهُ، كَثِيرٌ مُعْطُوهُ، الْعَمَلُ فِيهِ قَائِدٌ لِلْهَوَى. وَسَيَأْتِي مِنْ بَعْدِكُمْ زَمَانٌ: قَلِيلٌ فُقَهَاؤُهُ، كَثِيرٌ خُطَبَاؤُهُ، كَثِيرٌ سُؤَّالُهُ، قَلِيلٌ مُعْطُوهُ، الْهَوَى فِيهِ قَائِدٌ لِلْعَمَلِ، اِعْلَمُوا أَنَّ حُسْنَ الْهَدْيِ، فِي آخِرِ الزَّمَانِ، خَيْرٌ مِنْ بَعْضِ الْعَمَلِ.

حضرت زید بن وھب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: یقیناً تم کو ایسا زمانہ ملا ہے کہ اس میں فقہاء کثیر تعداد میں ہیں اور ان کے خطیب تھوڑے ہیں [illegible]

میں بعض اعمال سے بہتر ہوگی۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 534' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 432' سنن النسائی رقم الحدیث: 719-779-799' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 1255-2865' الآثار لأبی یوسف رقم الحدیث: 252' الآثار لمحمد بن الحسن رقم الحدیث: 95-132' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 1962

790 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ: رَاَيْتَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَا اَعْلَمُ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ رَجُلًا حَيًّا رَّاٰى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِیْ، قَالَ : وَكَانَ اَبْيَضَ، مَلِيْحَ الْوَجْهِ.

حضرت جریری' حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (حضرت ابوالطفیل سے) کہا: آپ نے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں! اور میں روئے زمین پر کسی اور شخص کو اپنے سوا اس وقت جو زندہ ہو اور اس نے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی ہو' نہیں جانتا۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ سفید رنگ والے اور گندم گوں چہرے والے تھے۔

وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُوْنَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ : كُنْتُ اَنَا وَاَبُو الطُّفَيْلِ نَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، قَالَ اَبُو الطُّفَيْلِ: مَا بَقِیَ اَحَدٌ رَّاَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِیْ، قُلْتُ : وَرَاَيْتَهُ؟ قَالَ : نَعَمْ، قُلْتُ : كَيْفَ كَانَ؟ قَالَ : كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُّقَصَّدًا.

حضرت یزید بن ہارون' حضرت جریری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں اور حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے تو حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے علاوہ (اس وقت) کوئی بھی باقی نہیں رہا جس نے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی ہو' میں نے عرض کی: آپ نے حضور ﷺ کی زیارت کی ہے' تو انہوں نے کہا: ہاں! میں نے کہا: آپ ﷺ کیسے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ سفید گندم گوں رنگ کے میانہ قد کی شخصیت تھے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2340' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4864' مسند احمد رقم الحدیث: 23797' اخبار مكة للفاکھی رقم الحدیث: 664' الشمائل المحمدية للترمذی رقم الحدیث: 14' اخلاق النبی لأبی الشیخ الأصبهانی رقم الحدیث: 222' معرفة الصحابة لأبی نعیم رقم الحدیث: 5197

791 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضور نبی کریم ﷺ

حُمَيْدٍ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْهَدْیُ الصَّالِحُ، وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ، وَالاِقْتِصَادُ، جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِينَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: نیک سیرت اور نیک اخلاق اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَابُوسُ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْهَدْیَ الصَّالِحَ، وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ، وَالاِقْتِصَادَ، جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْئًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

حضرت قابوس بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک نیک سیرت اور نیک اخلاق اور میانہ روی نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4776' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 34772' مسند احمد رقم الحدیث: 2698' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 1234' معجم ابن الأعرابی رقم الحدیث: 136-332' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 12608-12609' مسند الشهاب القضاعی رقم الحدیث: 306

تشریح: "ھدی" سے مراد اندرونی حالات (یعنی سیرت) ہیں اور "سمت" سے مراد ظاہری حالت ہے' جس طرح ایمان باطنی عقائد کا نام ہے اور اسلام ظاہری افعال کا نام۔ میانہ روی: ہر چیز میں اچھی ہے' کمانے میں' خرچ کرنے میں' کھانے پینے میں' معاملات رکھنے میں حتیٰ کہ عبادات اور زندگی کے ہر شعبہ میں کہ نہ تو بہت کمی کرے نہ بہت زیادتی۔ یہ عمل بھی حضرات انبیاء کرام خصوصاً حضور نبی کریم ﷺ کا ہے' اسے نبوت کا پچیسواں حصہ یا ستر حصوں میں سے ایک فرمانے کی حکمت صرف آقا کریم ﷺ ہی جانتے ہیں' نور نبوت کے بغیر اس سے آگاہی ناممکن ہے' اس کا جو بھی مطلب و مفہوم ہے حق ہے۔ (ملخصاً از اشعۃ اللمعات' مراۃ المناجیح)

343- بَابُ: وَيَأْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ

تیرے پاس اس شخص کی خبریں [illegible]

792- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ اَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: [illegible] سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: هَلْ سَمِعْتِ رَسُوْلَ [illegible] اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ شِعْرًا قَطُّ؟ فَقَالَتْ: [illegible] اَحْيَانًا، اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ يَقُوْلُ: وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ [illegible]

حضرت [illegible]

تَزَوَّدِ.
مصرعہ) پڑھتے: "اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے زادِ راہ نہ دیا ہوگا"۔

مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1593' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2285' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 408' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 26060' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 1687' مسند احمد رقم الحدیث: 24023' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 4945

تشریح: اس حدیث پاک کا خلاصہ یہ ہے کہ احوالِ دنیا کی کھوج میں نہیں پڑنا چاہیے اور نہ ان احوالِ دنیا میں غور وفکر کی ضرورت ہے' عموماً ایسا ہوتا ہے کہ بے طلب وجستجو کے بھی احوالِ دنیا معلوم ہو ہی جاتے ہیں۔ اس دور میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا اس بات کے ثبوت کی زندہ مثالیں ہیں۔

اور دوسری بات اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بطور واقعہ وحکایت یا بات کو سمجھانے کے لیے یا بطورِ عبرت شعر یا کسی شعر کا مصرعہ پڑھنا جائز ہے۔ جیسا کہ آقا کریم ﷺ نے طرفہ بن عبد شاعر کے قصیدہ کے شعر کا یہ مصرعہ پڑھا:

"ویاتیك بالاخبار من لم تزوّد"۔

793 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّهَا كَلِمَةُ نَبِيٍّ: وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ بے شک یہ (اللہ کے) نبی کا کلمہ ہے: "اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے زادِ راہ نہ دیا ہوگا"۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5011' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3756' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2792' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 355' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 26007-26014' مسند احمد رقم الحدیث: 2424' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 2332-2581

344- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّيْ

جو خواہش کرنا مکروہ ہے' اس کا بیان

794 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا تَمَنّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَنْظُرْ مَا يَتَمَنّٰى، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَا يُعْطٰى.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص تمنا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ دیکھ لے کہ وہ کیا تمنا کر رہا ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اسے کیا عطا ہو۔

مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2462' مسند أحمد رقم الحدیث: 8689-9024' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 5907' مسند الشھاب القضاعی رقم الحدیث: 768' شعب الایمان رقم الحدیث: 6889' المتمنین لابن أبی

الدنیا رقم الحدیث: 151

345- بَابُ لا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ

انگور کا نام "کرم" نہ رکھو

795 - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ : الْكَرْمَ، وَقُولُوا الْحَبَلَةَ، يَعْنِي: الْعِنَبَ.

حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے وہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ہرگز "کرم" نہ کہے اور تم "حبلہ" یعنی انگور کہو۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2248' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2160' مستخرج ابی عوانۃ رقم الحدیث: 7985' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 1482' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 5831' المعجم الکبیر للطبرانی جلد22 صفحہ13' شعب الایمان رقم الحدیث: 4850

تشریح: اہل عرب انگور اور اس کے درخت کو "کرم" کہتے تھے کیونکہ وہ اس سے شراب حاصل کرتے تھے جو ان کے خیال میں انہیں سخاوت و کرم پر اُبھارتا تھا' پس اس سے منع کر دیا گیا کہ وہ اُم الخبائث ہے' اس کے ساتھ کرم اور خیر کا کیا تعلق۔ تاکہ محرمات کی مدح و تعریف اور نفوس میں ان کی رغبت پیدا نہ ہو۔ (اشعۃ اللمعات جلد۵ صفحہ۱۹۳' فرید بک سٹال' لاہور)

346- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ : وَيْحَكَ

آدمی کا (کسی کو) یہ کہنا: تیرا بُرا ہو!

796 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ارْكَبْهَا، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ : وَيْحَكَ ارْكَبْهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا ایک آدمی کے پاس سے گزر ہوا' جو اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جا رہا تھا' آپ ﷺ نے (اس سے) فرمایا: اس پر سوار ہو جا! اس آدمی نے کہا: یارسول اللہ! یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا: اس پر سوار ہو جا! [illegible] کہا کہ یہ قربانی کا جانور ہے [illegible] تیسری یا چوتھی [illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 1689-1706-2755' صحیح مسلم [illegible] 1760' سنن النسائی رقم الحدیث: 2799' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: [illegible] 2489-2719' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1033

تشریح: بطور زجر و توبیخ اور اظہار ناراضگی کے لیے "ویحک" کی [illegible] استعمال ایسے موقعوں پر کرتے تھے۔

347- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ : يَا هَنْتَاهُ

آدمی کا یہ کہنا: ''اے بھولی'' اس کا بیان

797 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَرِيكٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا هِيَ؟ يَا هَنْتَاهُ.

حضرت عمران بن طلحہ اپنی والدہ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یَا هَنْتَاهُ'' یہ کیا ہے؟

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 287-305' سنن ابن ماجه رقم الحديث: 622-627' مصنف عبد الرزاق الصنعاني رقم الحديث: 1164-1174' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 1364' مسند اسحاق بن راهويه رقم الحديث: 569' مسند احمد رقم الحديث: 27144-27445-27446

798 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ صُهْبَانَ الْاَسَدِيِّ : رَاَيْتُ عَمَّارًا صَلَّى الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ اِلٰى جَنْبِهِ: يَا هَنَاهُ، ثُمَّ قَامَ.

حضرت حبیب بن صہبان الاسدی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے فرض نماز ادا کی' پھر اس شخص سے جوان کے پہلو میں کھڑا تھا' کہا: ''یَا هَنَاهُ'' پھر کھڑے ہو گئے۔

تشریح: کسی کو اس کے اصل نام سے پکارنے بلانے کے بجائے ''یا هنتاه'' (ارے) کہہ دینا جائز ہے' یہ عرب اور عموم بلوی پر محمول ہے' ایسا کہنے سے کوئی برا بھی محسوس نہیں کرتا اور نہ کسی کی دل آزاری ہوتی ہے۔

799 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ : اَرْدَفَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ؟ قُلْتُ : نَعَمْ . فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ : هِيهِ، حَتّٰى اَنْشَدْتُهُ مِئَةَ بَيْتٍ.

حضرت عمرو بن شرید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضور نبی کریم ﷺ نے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا تو فرمایا: کیا تجھے امیہ بن ابوالصلت کے کوئی شعر آتے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! پس میں نے آپ ﷺ کو ایک شعر سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور سناؤ! حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کو (امیہ بن صلت کے) ایک سو شعر سنائے۔

صحیح مسلم رقم الحديث: 2255' الأدب لابن ابي شيبة رقم الحديث: 358-360' مسند ابن ابي شيبة رقم الحديث: 910-913' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 26010' المعجم الأوسط رقم الحديث: 2429' السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث: 10770' الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم رقم الحديث: 1571

تشریح: ایسے اشعار جن میں دینی و دنیاوی مصالح ہوں' سننا جائز بلکہ سنت ہیں' جیسے کہ حمد الٰہی' نعت رسول مقبول ﷺ

مناقب صحابہ واولیاء رضی اللہ عنہم ورحمۃ اللہ علیہم میں کہے گئے اشعار۔

348- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ : اِنِّی کَسْلَانٌ

آدمی کا اپنے آپ کو سست کہنے کا بیان

800 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ، فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَذَرُهُ، وَكَانَ اِذَا مَرِضَ اَوْ كَسِلَ صَلّٰى قَاعِدًا.

حضرت یزید بن خمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی موسیٰ سے سنا انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تو رات کے قیام کو نہ چھوڑنا کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ اسے (یعنی رات کے قیام کو) نہیں چھوڑتے تھے اور جب آپ ﷺ بیمار ہوتے یا تھکے ماندے ہوتے تو بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 1307' مسند ابوداؤد الطيالسي رقم الحديث:1622' صحيح ابن خزيمة رقم الحديث: 1137' المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحديث: 1158' السنن الكبرى للبيهقي رقم الحديث: 4722' مسند احمد رقم الحديث: 26114

تشریح: اس حدیث پاک میں طبیعت میں سست پن آنے پر اعمالِ خیر کے ترک کرنے پہ گویا تنبیہ کی گئی ہے کہ طبیعت میں سستی آ جائے تو اعمالِ خیر کو بالکل ہی ترک نہیں کر دینا چاہیے بلکہ حتی الوسع اپنی روٹین اور معمول میں فرق نہیں آنے دینا چاہیے اور جتنا کر سکے اور ہو سکے اسے کرنا چاہیے۔

349- بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ مِنَ الْكَسَلِ

جو شخص سستی سے پناہ مانگے اس کا بیان

801 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَمْرٍو قَالَ : سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ : كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

حضرت عمرو بن ابی عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا [illegible] نبی کریم ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے تھے "اللّٰهُمَّ [illegible] اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ [illegible] وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ [illegible]" [illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2823-2893-4707' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2706' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 1540' سنن النسائی رقم الحدیث: 5458-5459-5450' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2120-2256' سنن سعید بن منصور رقم الحدیث: 2676' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2908

تشریح: سستی سے پناہ مانگنے کی ترغیب وتعلیم دی گئی ہے' کیونکہ سستی کی بناء پر آدمی کثیر اعمالِ خیر سے محروم ہو جاتا ہے' اس لیے سستی سے پناہ اور چستی وتندہی کی دعا مانگتے رہنا چاہیے تاکہ خیر وصالح اعمال سے محروم نہ ہونا پڑے۔

350- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ : نَفْسِيْ لَكَ الْفِدَآءُ

آدمی کا یہ کہنا کہ میری جان تجھ پر قربان! اس کا بیان

802 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ : كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَجْثُوْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْثُرُ كِنَانَتَهُ وَيَقُوْلُ: وَجْهِيْ لِوَجْهِكَ الْوِقَاءُ، وَنَفْسِيْ لِنَفْسِكَ الْفِدَآءُ.

حضرت ابوجدعان سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنے تیروں کو بکھیر کر دوزانو بیٹھے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے: میرا چہرہ (یارسول اللہ!) آپ کے چہرے کے لیے آڑ ہے اور میری جان آپ کی ذات پر قربان ہے۔

مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1236' سنن سعید بن منصور رقم الحدیث: 2898' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 33423' مسند احمد رقم الحدیث: 12095-12101-13105' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 3993' المستدرک علی الصحیحین للحاکم رقم الحدیث: 5503-5504

تشریح: یہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا رسول کریم ﷺ کی ذات پاک پر کمال جانثاری کا انوکھا نمونہ ہے اور اصحاب رسول کریم ﷺ اکثر یہ کلمات: "نفسی لنفسك الفدآء" آپ کی محبت وعشق میں عرض کرتے تھے۔ یہ کلمات اپنے مرشد اور والدین اور اساتذہ کے لیے بولنا جائز ہیں۔

803 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ : فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْبَقِيْعِ، وَانْطَلَقْتُ أَتْلُوْهُ، فَالْتَفَتَ فَرَآنِيْ فَقَالَ : يَا أَبَا ذَرٍّ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَسَعْدَيْكَ، وَأَنَا فِدَاؤُكَ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُكْثِرِيْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جنت البقیع کی طرف چلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا' آپ ﷺ مڑے تو مجھے دیکھا' فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں اور سعادت مندی آپ کی ذات کے لیے ہے اور میں آپ کی ذات پر قربان۔ آپ ﷺ نے فرمایا

قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فِيْ حَقٍّ، قُلْتُ : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ : هٰكَذَا ثَلَاثًا، ثُمَّ عَرَضَ لَنَا اُحُدٌ فَقَالَ : يَا اَبَا ذَرٍّ، فَقُلْتُ : لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، وَاَنَا فِدَاؤُكَ، قَالَ : مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ اُحُدًا لِآلِ مُحَمَّدٍ ذَهَبًا، فَيُمْسِيْ عِنْدَهُمْ دِيْنَارٌ، اَوْ قَالَ : مِثْقَالٌ، ثُمَّ عَرَضَ لَنَا وَادٍ، فَاسْتَنْتَلَ فَظَنَنْتُ اَنَّ لَهُ حَاجَةً، فَجَلَسْتُ عَلٰى شَفِيْرٍ، وَاَبْطَاَ عَلَيَّ . قَالَ : فَخَشِيْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ كَاَنَّهُ يُنَاجِيْ رَجُلًا، ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ وَحْدَهُ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنِ الرَّجُلُ الَّذِيْ كُنْتَ تُنَاجِيْ؟ فَقَالَ : اَوَ سَمِعْتَهُ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ : فَاِنَّهُ جِبْرِيْلُ اَتَانِيْ، فَبَشَّرَنِيْ اَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ : وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ : نَعَمْ.

کہ مال کی کثرت والے قیامت کے دن کم ثواب والے ہوں گے سوائے اس شخص کے جس نے حق کے بارے میں یہ یہ کہا۔ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی زیادہ علم والے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس طرح تین مرتبہ فرمایا۔ پھر ہمارے سامنے اُحد پہاڑ آ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں اور سعادت مندی آپ کی ذات کے لیے ہے اور میں آپ کی ذات پر قربان۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ اُحد پہاڑ آلِ محمد (ﷺ) کے لیے سونا بن جائے اور بوقتِ شام ان کے پاس ایک دینار بھی ہو یا فرمایا کہ ایک مثقال (سونا) بھی ہو۔ پھر ہمارے سامنے وادی آ گئی آپ ﷺ اس کی طرف آگے بڑھ گئے میں نے گمان کیا کہ آپ کی کوئی حاجت ہوگی تو میں ایک نکڑ (کونے) پر بیٹھ گیا' آپ ﷺ میرے پاس واپس پلٹ آئے۔ کہتے ہیں کہ میں آپ کے متعلق ڈر گیا' پھر میں نے آپ ﷺ کو سنا گویا کہ آپ کسی آدمی سے سرگوشی فرما رہے ہیں پھر آپ میری جانب اکیلے ہی نکلے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کس آدمی سے آپ سرگوشی فرما رہے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے [illegible] جی ہاں! آپ ﷺ [illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 1237-1407-1460' صحیح مسلم رقم الحدیث: 94-990' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5226' سنن النسائی رقم الحدیث: 2440-2456' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 1785' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 445-447-467' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 140

تشریح: یہ جو فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا' اگرچہ چوری کرے اور زنا کرے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص شرک باللہ نہیں کرتا ہے اور چوری و زنا کرتا ہے' اگر مرنے سے پہلے توبہ نصوح کر لیتا ہے تو اس کے یہ گناہ معاف ہیں' وہ جنت میں اوّلاً ہی جائے گا اور اگر توبہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے معاف کر دیا تو بھی جنت میں جائے گا' یا پھر یہ ہے کہ اگر وہ چوری و زنا وغیرہ کرتا ہے تو ان کی سزا بھگت کر آخرکار جنت میں داخل ہوگا۔

351- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ : فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ

آدمی کا یہ کہنا کہ میرا باپ اور میری ماں آپ پر قربان!

804 - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِرْمِ، فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ .

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بعد کسی کے لیے بھی کلمہ فدا کہتے ہوئے نہیں سنا' میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: تیر پھینک! (اے سعد!) تجھ پر میرے ماں باپ فدا ہوں!

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2905-4058-4059' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2411' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 129' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 104' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 32145' مسند احمد رقم الحدیث: 1017-1147-1357' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 422

تشریح: صحیح اور مختار مذہب کے مطابق ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے ان کلمات سے اظہارِ عقیدت جائز ہے۔

805 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ : اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَاَبُوْ مُوْسٰى يَقْرَاُ، فَقَالَ : مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: اَنَا بُرَيْدَةُ جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَالَ : قَدْ اُعْطِيَ هٰذَا مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوُدَ .

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ مسجد کی طرف جانب نکلے تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ قرأت کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ تو میں نے عرض کی: میں بریدہ ہوں' میں اپنے آپ کو آپ پر قربان کر دوں! آپ ﷺ نے فرمایا: اسے (یعنی حضرت

ابوموسیٰ کو) آلِ حضرت داؤد علیہ السلام کے سُروں میں سے ایک سُر عطا کیا گیا ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 793' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 1493' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3857' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 4178' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 29360-29938' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 2311' مسند احمد رقم الحدیث: 22952-22965

352- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ : يَا بُنَيَّ، لِمَنْ اَبُوْهُ لَمْ يُدْرِكِ الْإِسْلَامَ

آدمی کا کسی کو اے بیٹے! کہنا جس کے باپ نے اسلام کا دور نہ پایا ہو

806 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ : حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ الْكُوفِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الصَّعْبُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : اَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ : يَا ابْنَ اَخِيْ، ثُمَّ سَاَلَنِيْ؟ فَانْتَسَبْتُ لَهُ، فَعَرَفَ اَنَّ اَبِيْ لَمْ يُدْرِكِ الْإِسْلَامَ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ : يَا بُنَيَّ يَا بُنَيَّ.

حضرت صعب بن حکیم اپنے والد سے' وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے: اے میرے بھائی کے بیٹے! پھر مجھ سے (میرے متعلق) پوچھا تو میں نے انہیں اپنا نسب نامہ بتایا تو انہوں نے پہچان لیا کہ میرے والد نے اسلام کا دور نہیں پایا' پس فرمانے لگے: اے میرے بیٹے! اے میرے بیٹے!

مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 26554

تشریح: مفادِ حدیث یہ ہے کہ کسی غیر کو جو اپنا حقیقی بیٹا نہ ہو' یا جس کا باپ مسلمان نہ ہوا ہو اسے میرے بیٹے! کہہ کر پکارنا اور بلانا جائز اور درست ہے' جیسا کہ عرفِ عام میں اس کا رواج ہے۔

807 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ : اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سَلْمٍ الْعَلَوِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ : كُنْتُ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : فَكُنْتُ اَدْخُلُ بِغَيْرِ اسْتِئْذَانٍ، فَجِئْتُ يَوْمًا فَقَالَ: كَمَا اَنْتَ يَا بُنَيَّ، فَاِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ اَمْرٌ: لَا تَدْخُلَنَّ اِلَّا بِاِذْنٍ.

حضرت سلم العلوی سے روایت ہے [illegible] میں نے حضرت انس [illegible]

شرح معانی الآثار رقم الحدیث:7222

تشریح: یہ حکم اجازت لے کر اندر آنا پردہ کے حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے' جیسا کہ حدیث پاک سے مستفاد ہو رہا ہے' اور اس وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی عمر بھی زیادہ ہو گئی تھی' اس لیے بغیر اجازت اندر آنے کی ممانعت فرما دی۔

808 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ: يَا بُنَيَّ.

حضرت ابوصعصعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہیں اے میرے بیٹے! کہا۔

353- بَابُ لا يَقُلْ : خَبُثَتْ نَفْسِي

اس کا بیان کہ آدمی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا

809 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ : خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ : لَقِسَتْ نَفْسِي.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہرگز کوئی ایک بھی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا' لیکن اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: میرا نفس خراب ہو گیا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6179' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2250' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4979' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 264' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 226' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 26504' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث:800-801

810 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ : خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلْيَقُلْ : لَقِسَتْ نَفْسِي.

قَالَ مُحَمَّدٌ : اَسْنَدَهُ عُقَيْلٌ.

حضرت ابوامامہ اپنے والد سے' وہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تم سے کوئی ایک بھی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا' اس کو چاہیے کہ یوں کہے: میرا نفس خراب ہو گیا ہے۔

محمد نے کہا کہ عقیل نے اس روایت کو مسند ذکر کیا

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6180' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2251' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4978' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10823' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 344' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث:

5570' عمل اليوم والليلة لابن السني رقم الحديث: 307

تشریح: اہل عرب "خبثت نفسی" اور "لقست نفسی" ایک ہی معنی میں استعمال کرتے تھے' آپ ﷺ نے اس عبارت یعنی ان کلمات کی قباحت کی وجہ سے ممانعت فرمائی' گویا مؤمن کو خباثت کے لفظ کی نسبت بھی اپنے نفس کی طرف نہیں کرنی چاہیے چہ جائیکہ خباثت اختیار کرے۔

354- بَابُ كُنْيَةِ اَبِى الْحَكَمِ

811 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ الْحَارِثِيُّ، عَنْ اَبِيهِ الْمِقْدَامِ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ قَالَ: حَدَّثَنِى هَانِءُ بْنُ يَزِيدَ، اَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهِ، فَسَمِعَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يُكَنُّونَهُ بِاَبِى الْحَكَمِ، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ، وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ، فَلِمَ تَكَنَّيْتَ بِاَبِى الْحَكَمِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّ قَوْمِى اِذَا اخْتَلَفُوا فِى شَىْءٍ اَتَوْنِى فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ، فَرَضِىَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ، قَالَ: مَا اَحْسَنَ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: مَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟ قُلْتُ: لِى شُرَيْحٌ، وَعَبْدُ اللّٰهِ، وَمُسْلِمٌ، بَنُو هَانِءٍ، قَالَ: فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ؟ قُلْتُ: شُرَيْحٌ، قَالَ: فَاَنْتَ اَبُو شُرَيْحٍ، وَدَعَا لَهُ وَوَلَدِهِ۔

وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] يُسَمُّونَ رَجُلًا مِنْهُمْ: عَبْدَ الْحَجَرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى [illegible]

ابوالحکم کنیت رکھنے کا بیان

حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ہانی بن یزید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جس وقت وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اپنی قوم کے وفد کے ہمراہ آئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کو سنا کہ وہ انہیں ابوالحکم کنیت سے بلاتے ہیں' تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان (حضرت ہانی بن یزید) کو بلایا' پس فرمایا کہ حَکَم تو بے شک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور حکم بھی اسی کی طرف سے ہے' تم نے اپنی کنیت ابوالحکم کیوں رکھی؟ تو انہوں نے عرض کی کہ نہیں! (میں نے نہیں رکھی) لیکن میری قوم جب کسی معاملہ میں اختلاف کرتی ہے تو میرے پاس آ جاتی ہے' پس میں ان کے درمیان فیصلہ کرتا ہوں تو دونوں فریق (میرے فیصلے پر) راضی ہو جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہی اچھا اقدام ہے' پھر فرمایا: تیرے بچے کون کون ہیں؟ میں نے عرض کی: میرے بچے شریح اور عبداللہ اور مسلم [illegible] ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا [illegible]
نے عرض کی [illegible]
[illegible]

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: عَبْدُ الْحَجَرِ، قَالَ: لَا، اَنْتَ عَبْدُ اللّٰهِ۔

کریم ﷺ نے فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: عبدالحجر' آپ نے فرمایا: نہیں! تو عبداللہ ہے۔

قَالَ شُرَيْحٌ : وَاِنَّ هَانِئًا لَمَّا حَضَرَ رُجُوعُهُ اِلٰى بِلَادِهِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اَخْبِرْنِي بِاَيِّ شَيْءٍ يُوجِبُ لِيَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ : عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ، وَبَذْلِ الطَّعَامِ۔

حضرت شریح کہتے ہیں: اور حضرت ھانی کا جب اپنے شہروں کی طرف واپس لوٹنے کا وقت آیا تو وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آئے' پس انہوں نے عرض کی: (یارسول اللہ!) مجھے خبر دیجئے کہ کس چیز (کے اختیار کرنے) سے میرے لیے جنت واجب ہو جائے گی' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم عمدہ گفتگو کرنے اور کھانا کھلانے کو اپنے پر لازم کرلو (جنت میں داخل ہو جاؤ گے)۔

سنن ابو داؤد رقم الحديث: 4955' سنن النسائي رقم الحديث: 5387' مصنف ابن ابي شيبة رقم الحديث: 25332' الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم رقم الحديث: 2487-2873' السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث: 5907' الكنى والأسماء للدولابي رقم الحديث: 407' مكارم الأخلاق للخرائطي رقم الحديث: 146

تشریح: اس حدیث سے درج ذیل سبق حاصل ہوئے:

- ☆ قوم کے نمائندوں کی عزت افزائی کرنا سنت رسول کریم ﷺ ہے۔
- ☆ کنیت میں ابو کا لفظ ہر جگہ والد کے معنی میں نہیں آتا' اکثر مقامات پر اس کا مطلب والا ہوتا ہے جیسے ابوجہل' ابوہریرہ' ابوالحکم وغیرہ۔
- ☆ ابوالحکم کنیت رکھنا درست نہیں کیونکہ "حکم" صرف رب تعالیٰ کی صفت خاص ہے' کوئی دوسرا اس کے لائق نہیں۔
- ☆ ایسا نام رکھنا بھی منع ہے جس کے دو معنی ہوں اور ایک معنی معیوب ہو۔
- ☆ کنیت بڑے بیٹے کے نام سے ہونی چاہیے' اگر بڑا بیٹا نہ ہو تو بڑی بیٹی کے نام پر رکھی جائے۔
- ☆ قوم کے درمیان ثالث بننا جب کہ اس کا اہل ہو تو عنداللہ اور عندالرسول ﷺ پسندیدہ ہے۔

355- بَابٌ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْاِسْمُ الْحَسَنُ

حضور نبی کریم ﷺ اچھے نام کو پسند فرماتے تھے' اس کا بیان

812 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَلُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ اَبِي حَدْرَدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَمِّي، عَنْ اَبِي حَدْرَدٍ قَالَ:

حضرت ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے ان اونٹوں کو کون چلائے گا؟ یا فرمایا: کون ہمارے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَسُوقُ إِبِلَنَا هٰذِهِ؟ أَوْ قَالَ : مَنْ يُبَلِّغُ إِبِلَنَا هٰذِهِ؟ قَالَ رَجُلٌ : أَنَا، فَقَالَ : مَا اسْمُكَ؟ قَالَ : فُلَانٌ، قَالَ : اِجْلِسْ، ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ، فَقَالَ : مَا اسْمُكَ؟ قَالَ : فُلَانٌ، فَقَالَ : اِجْلِسْ، ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ، فَقَالَ : مَا اسْمُكَ؟ قَالَ : نَاجِيَةُ، قَالَ : أَنْتَ لَهَا، فَسُقْهَا۔

ان اونٹوں کو پہنچائے گا؟ تو ایک آدمی نے عرض کی: میں! آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ فلاں! آپ نے فرمایا: تُو بیٹھ جا! پھر دوسرا ایک شخص کھڑا ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا کیا نام ہے؟ اس نے عرض کی: فلاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: تُو بھی بیٹھ جا! پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا' آپ نے فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کی: ناجیہ' آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہی اس کے لیے (اہل) ہے' پس تو انہیں ہانک کر لے جا۔

الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 2370' مسند الرویانی رقم الحدیث: 1479' المعجم الکبیر للطبرانی جلد22صفحه353' المستدرك علی الصحیحین للحاکم رقم الحدیث: 7730

تشریح: معلوم ہوا کہ اپنے بچوں کے اچھے نام رکھنے چاہئیں کیونکہ ناموں کا اثر ذات پر بھی پڑتا ہے' لہٰذا ایسے اچھے اور بامعنی نام رکھنے چاہئیں جن میں فرمانبرداری اور عاجزی کا پہلو نکلتا ہو۔

356- بَابُ السُّرْعَةِ فِي الْمَشْيِ

تیز رفتاری سے چلنے کا بیان

813 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ : أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا وَنَحْنُ قُعُودٌ، حَتّٰى أَفْزَعَنَا سُرْعَتُهُ إِلَيْنَا، فَلَمَّا انْتَهٰى إِلَيْنَا سَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ : قَدْ أَقْبَلْتُ إِلَيْكُمْ مُسْرِعًا، لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَنَسِيتُهَا فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ جلدی سے آئے اور ہم بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ کی ہماری طرف اس تیز رفتاری سے آنے نے ہمیں خوف زدہ کر دیا' جب آپ ہمارے پاس پہنچے تو آپ نے سلام کیا' پھر فرمایا: میں تمہارے پاس جلدی سے اس [illegible] تمہیں شب قدر کی خبر دوں [illegible] درمیان [illegible] [illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2021-2022' سنن ابو داؤد رقم الحدیث [illegible] الحدیث: 7679' فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل رقم الحدیث [illegible] خزیمة رقم الحدیث: 2172-2174' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث [illegible]

تشریح: یہ حدیث کسی معاملہ وواقعہ کی جلدی خبر دینے کی اصل اور ثبوت ودلیل ہے۔

357- بَابُ اَحَبِّ الْاَسْمَآءِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ عزوجل کے نزدیک پسندیدہ ناموں کا بیان

814 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ، عَنْ اَبِي وَهْبٍ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ، وَاَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: عَبْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَاَصْدَقُهَا: حَارِثٌ، وَهَمَّامٌ، وَاَقْبَحُهَا: حَرْبٌ، وَمُرَّةُ.

حضرت ابن وھب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور انہیں آپ ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم انبیاء کے ناموں پر نام رکھا کرو اور اللہ عزوجل کے نزدیک پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں اور سب سے بڑھ کر سچے نام حارث اور ہمام ہیں اور سب سے بڑھ کر بدترین نام حرب اور مرّہ ہیں۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 2543' سنن النسائی رقم الحدیث: 3565' مسند احمد رقم الحدیث: 19032' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 7169' الکنٰی والأسماء للدولابی رقم الحدیث: 612' الآداب للبیھقی رقم الحدیث: 377' السنن الکبرٰی للبیھقی رقم الحدیث: 12897-12898-12902

815 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ: الْقَاسِمَ، فَقُلْنَا: لَا نُكَنِّيكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ، فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی کا لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا' تو ہم (نے اسے) کہا: ہم تیری ابوالقاسم کنیت نہیں رکھیں گے اور نہ کوئی (تیری) عزت' پس حضور نبی کریم ﷺ کو خبر دی گئی (اس واقعہ کی) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھو۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3114-3115-3538' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2133' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4966' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3736' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19867' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1836' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1267

تشریح: شارحین حدیث نے فرمایا کہ ان اسماء کے محبوب ہونے سے مراد یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں کے بعد یہ نام پسندیدہ ترین ہیں لیکن یہ دونوں اسماء اسم "محمد" سے زیادہ محبوب نہیں ہیں بلکہ ان اسماء کی محبوبیت یا تو اس اسم کے برابر ہے یا

اس سے کم ہے۔ عبداللہ اور عبدالرحمٰن' یہ دونوں اسماءِ گرامی طاعت و بندگی کی طرف مشیر ہیں' ان دو اسماء کو بطور تمثیل خاص ذکر کیا ہے کیونکہ اس سے مراد وہ نام ہے جس کی نسبت کسی بھی صفت باری تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے' البتہ صفت لطف اور صفت قہر میں فرق کیا جائے۔ (ملخصاً جواہر حق جلد ۴ صفحہ ۴۴۵۔۴۴۴' مکتبہ دار العلم لاہور)

358- بَابُ تَحْوِيْلِ الْاِسْمِ اِلَى الْاِسْمِ

ایک نام کو دوسرے نام سے بدل دینے کا بیان

816 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ : اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ، فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهٖ، وَاَبُوْ اُسَيْدٍ جَالِسٌ، فَلَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاَمَرَ اَبُوْ اُسَيْدٍ بِابْنِهٖ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اَيْنَ الصَّبِيُّ؟ فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ : قَلَبْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ : مَا اسْمُهٗ؟ قَالَ : فُلَانٌ، قَالَ : لَا، لٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ، فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت منذر بن ابی اسید کو حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جب وہ پیدا ہوئے تو لایا گیا' تو آپ ﷺ نے انہیں اپنی ران مبارک پر بٹھایا اور حضرت اسید رضی اللہ عنہ بھی (وہیں مجلس میں) بیٹھے ہوئے تھے' حضور نبی کریم ﷺ کسی چیز کے ساتھ جو آپ کے سامنے موجود تھی اس میں مصروف ہو گئے اور حضرت ابواُسید کو اُن کے بیٹے کے متعلق حکم فرمایا تو انہوں نے (اپنے بیٹے کو) حضور نبی کریم ﷺ کی ران مبارک سے اُٹھالیا' پس جب حضور نبی کریم ﷺ نے (اپنی مصروفیت سے) فراغت پائی تو فرمایا کہ بچہ کہاں ہے؟ حضرت ابواسید نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے اس کو گھر واپس بھجوا دیا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا نام کیا (رکھا) ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: فلاں! آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ اس کا نام منذر ہے' سو اس دن سے اُن کا نام منذر رکھ دیا گیا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6191' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2149' [illegible] الرویانی رقم الحدیث: 1037' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث [illegible] الحدیث: 19314' معرفة الصحابة لأبی نعیم رقم الحدیث: 6102

تشریح: ہر وہ نام جس میں بڑائی یا خود پسندی' تکبر' عجب اور [illegible]

359- بَابُ اَبْغَضِ الْاَسْمَآءِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ عزوجل کے نزدیک بدترین ناموں کا بیان

817 - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخْنَى الْاَسْمَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تُسَمَّى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین نام والا وہ آدمی ہے' جس نے اپنا نام شہنشاہ رکھا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6205-6206' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2143' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4961' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1161' مسند احمد رقم الحدیث: 7329' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 1076' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 5835' المستدرک علی الصحیحین للحاکم رقم الحدیث: 7723

تشریح: ملک الاملاک کا مطلب ہے: بادشاہوں کا بادشاہ اور یہ صفت خاص باری تعالیٰ جل اسمہٗ کا خاصہ ہے' اس میں تکبر و بڑائی کا شائبہ ہے اور یہ رب تعالیٰ کو زیبا ہے بندوں کو نہیں' کیونکہ بندوں کی بادشاہی عارضی ہے۔ سو اسی وجہ سے یہ نام رکھنا سخت ممنوع ہے اور اس لیے بھی کہ اس میں اشتراک کا شبہ و وہم موجود ہے' اور اگر بطریق تعظیم ہو تو بھی منع ہے۔

360- بَابُ مَنْ دَعَا آخَرَ بِتَصْغِيْرِ اسْمِهٖ

جو کسی دوسرے کو گھٹیا نام سے پکارے' اس کا بیان

818 - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُهَلَّبِ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ: كُنْتُ اَشَدَّ النَّاسِ تَكْذِيْبًا بِالشَّفَاعَةِ، فَسَاَلْتُ جَابِرًا، فَقَالَ: يَا طُلَيْقُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ دُخُوْلٍ، وَنَحْنُ نَقْرَاُ الَّذِيْ تَقْرَاُ.

حضرت طلق بن حبیب سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ شفاعت کا انکاری تھا' پس میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: اے طلیق! میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: وہ دوزخ میں ڈالے جانے کے بعد دوزخ سے نکلیں گے اور ہم بھی وہی پڑھتے ہیں جو تُو پڑھتا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6558' صحیح مسلم رقم الحدیث: 191' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20863' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1809' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1282' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2648-2659' السنۃ لعبد اللہ بن احمد رقم الحدیث: 457-458

تشریح: کسی کو اس کے نام کی تصغیر کے ساتھ پکارنا' جبکہ اس سے اس کی اہانت و تذلیل مقصود ہو' منع ہے۔ اہل عرب اپنے معاشرے و ماحول میں کسی کو کسی اعتبار سے اس کے نام کی تصغیر کے ساتھ پکارا کرتے تھے اور اسے سننے سنانے میں قباحت محسوس نہیں کرتے تھے۔ اگر کسی معاشرے میں اس طرح کا رواج ہو تو اسے عرف عام پر محمول کریں گے۔

361- بَابُ يُدْعَى الرَّجُلُ بِاَحَبِّ الْاَسْمَآءِ اِلَيْهِ

آدمی کو اس کے محبوب ناموں سے پکارنے کا بیان

819 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِىُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِىُّ قَالَ : حَدَّثَنَا ذَيَّالُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ : حَدَّثَنِىْ جَدِّىْ حَنْظَلَةُ بْنُ حِذْيَمٍ قَالَ : كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اَنْ يُدْعَى الرَّجُلُ بِاَحَبِّ اَسْمَائِهٖ اِلَيْهِ، وَاَحَبِّ كُنَاهُ.

حضرت ذیال بن عبید بن حنظلہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ مجھے میرے دادا حضرت حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آدمی کو اس کے محبوب نام کے ساتھ' یا اس کی محبوب کنیت سے پکارنے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

المعجم الكبير للطبرانی رقم الحديث: 3498-3499' معرفة الصحابة لأبی نعيم رقم الحديث: 2235' معجم الصحابة لابن قانع جلد1 صفحه204' الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع للخطيب البغدادی رقم الحديث: 943

تشریح: آدمی کو اس کے پسندیدہ نام اور کنیت سے بلانا پکارنا سنت ہے' اس میں آدمی کی عزت نفس برقرار رہتی ہے اور یہ تہذیب اور مکارم اخلاق کی عمدگی کی دلیل ہوتا ہے۔

362- بَابُ تَحْوِيلِ اسْمِ عَاصِيَةَ

عاصیہ (نافرمانی کرنے والی) نام کو بدلنے کا بیان

820 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ: اَنْتِ جَمِيلَةُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' [illegible] حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت [illegible] کے نام [illegible] کو [illegible] فرمایا [illegible]

صحيح مسلم رقم الحديث: 2139' سنن ابو داؤد رقم الحديث: 4952' [illegible] ابی شيبة رقم الحديث: 25894' مسند احمد رقم الحديث: 4682' [illegible] رقم الحديث: 5819-5820' الآداب للبيهقی رقم الحديث: 379 [illegible]

تشریح: عاصی' عاصیہ نام رکھنے کی ممانعت فرمائی' اس لیے کہ ان کا [illegible]

طاعت پر دلالت کرتا ہے اور مؤمن کا شعار تو اطاعت و انقیاد ہے۔ سو مذہب اسلام میں یہ نام ناپسندیدہ قرار دیئے گئے۔

821 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَسَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ، فَسَاَلَتْهُ عَنِ اسْمِ اُخْتٍ لَّهُ عِنْدَهُ؟ قَالَ : فَقُلْتُ : اِسْمُهَا بَرَّةُ، قَالَتْ: غَيِّرِ اسْمَهَا، فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ وَّاسْمُهَا بَرَّةُ، فَغَيَّرَ اِسْمَهَا اِلٰى زَيْنَبَ، وَدَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ حِينَ تَزَوَّجَهَا، وَاسْمِي بَرَّةُ، فَسَمِعَهَا تَدْعُونِي: بَرَّةَ، فَقَالَ : لَا تُزَكُّوا اَنْفُسَكُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْبَرَّةِ مِنْكُنَّ وَالْفَاجِرَةِ، سَمِّيهَا زَيْنَبَ، فَقَالَتْ : فَهِيَ زَيْنَبُ، فَقُلْتُ لَهَا : سَمِّي، فَقَالَتْ : غَيِّرْهُ اِلٰى مَا غَيَّرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَمِّهَا زَيْنَبَ۔

حضرت محمد بن اسحاق سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا کہ وہ حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہوں (حضرت زینب) نے ان کی بہن کا نام پوچھا جو انہی (حضرت محمد بن عمرو) کے پاس تھی۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اس کا نام برّہ ہے' تو آپ (حضرت زینب) نے فرمایا: اس کا نام بدلو کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش سے جب نکاح کیا تو ان کا نام برہ تھا' تو آپ ﷺ نے ان کا نام بدل کر زینب رکھ دیا تھا اور جب آپ ﷺ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ان کے پاس آئے اور میرا نام برّہ تھا' آپ ﷺ نے ان کو مجھے برہ کے نام سے بلاتے ہوئے سنا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے آپ کو پاکیزہ نہ بناؤ" بے شک اللہ تعالیٰ تم میں سے زیادہ جاننے والا ہے کہ کون برہ (نیکوکار) اور کون فاجرہ (بدکارہ) ہے' اس کا نام زینب رکھو' تو انہوں نے کہا: یہ زینب ہے' میں (محمد بن عمرو) نے ان سے عرض کی: میں کیا نام رکھوں اس کا (یعنی اپنی بہن کا)؟ تو انہوں (حضرت اُم سلمہ) نے فرمایا کہ اس نام کے ساتھ بدلو جس کے ساتھ جناب رسول اللہ ﷺ نے بدلا تھا' پس اس کا نام (برہ کے بجائے) زینب رکھ دو۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2142' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4953' مسند اسحاق بن راھویه رقم الحدیث: 1860' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 3201-3202' الآداب للبیهقی رقم الحدیث: 381' المعجم الکبیر للطبرانی جلد 24 صفحه 281' السنن الکبریٰ للبیهقی رقم الحدیث: 19317

... نام میں اپنی ذات کی طہارت و پاکیزگی ہے' شریعت نے ایسے نام رکھنے کی ممانعت فرمادی جو اپنی ستائش پر مشتمل

ہوں۔

363- بَابُ الصَّرْمِ

صرم نام رکھنے کا بیان

822 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنِي جَدِّي، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ اسْمُهُ الصَّرْمَ، فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِيدًا، قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُتَّكِئًا فِي الْمَسْجِدِ.

حضرت عمر بن عثمان بن عبدالرحمٰن بن سعید المخزومی کا بیان ہے کہ مجھے میرے دادا نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ ان کا نام صرم تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان کا نام سعید رکھا' کہتے ہیں کہ میرے دادا نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مسجد میں ٹیک لگائے ہوئے دیکھا ہے۔

تشریح: صرم نام رکھنے کی ممانعت اس وجہ سے ہے کہ اس کا معنی کاٹنے اور توڑنے کا آتا ہے اور ناموں کا ذات پر بھی اثر پڑتا ہے' لہٰذا جو لفظ قطع تعلقی پر دلالت کرتا ہوا اس کو تجویز کرنے کی ہی ممانعت فرمادی۔

823 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمَّيْتُهُ: حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي، مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ. فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي، مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ. فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ سَمَّيْتُهُ: حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي، مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي سَمَّيْتُهُمْ بِأَسْمَاءِ وَلَدِ هَارُونَ: شَبَّرٌ، وَشَبِيرٌ، وَمُشَبِّرٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا تو حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے' آپ نے فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ' تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ ہم نے عرض کی: حرب' آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ وہ حسن ہے' پھر جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا' پس حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ' تم نے اس کا نام کیا رکھا؟ ہم نے حرب [illegible] آپ ﷺ نے فرمایا: [illegible] نے ان کے نام [illegible]

مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 131' [illegible]
الحدیث: 769' معجم ابن الاعرابی رقم الحدیث: 1184-1409 [illegible]
للطبرانی رقم الحدیث: 2773-2774-2775' السنن الکبری [illegible]

تشریح: حزب کا معنی جنگ ہوتا ہے یہ نام رکھنے کی ممانعت فرمائی کیونکہ مذہب اسلام امن و آشتی کا درس دیتا ہے لڑائی بھڑائی کا نہیں۔

364- بَابُ غُرَابٍ

غراب نام رکھنے کا بیان

824 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ: حَدَّثَتْنِي اُمِّي رَائِطَةُ بِنْتُ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِيهَا قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا، فَقَالَ لِيْ : مَا اسْمُكَ؟ قُلْتُ : غُرَابٌ، قَالَ : لَا، بَلِ اسْمُكَ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن ابزیٰ کا بیان ہے کہ مجھے میری والدہ رائطہ بنت مسلم نے اپنے والد سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے کہا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ حنین میں شریک ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ میں نے عرض کی: غراب' آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ تیرا نام مسلم ہے۔

تشریح: غراب نام رکھنے کی ممانعت ہے اور آقا کریم ﷺ نے اس نام کو تبدیل فرمایا' غراب کوے کو کہتے ہیں جو پرندوں میں مُردار اور نجاست خور ہے اور اس کا ایک معنی دوری کا بھی ہے۔

365- بَابُ شِهَابٍ

شہاب نام رکھنے کا بیان

825 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: شِهَابٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَلْ اَنْتَ هِشَامٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جسے شہاب کہا جاتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ تو ہشام ہے۔

مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1604' مسند احمد رقم الحدیث: 24465' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 5823' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 2387' المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحديث: 7732' شعب الایمان رقم الحدیث: 4856' معرفة الصحابة لأبي نعيم رقم الحديث: 3746

تشریح: شہاب آگ کے اس شعلے کو کہتے ہیں جس سے شیطانوں کو بھگایا جاتا ہے' اس لیے اس کو بھی آقا کریم ﷺ نے [illegible] فرمایا۔

366- بَابُ الْعَاصِ

عاص نام رکھنے کا بیان

826 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

حضرت عبداللہ بن مطیع سے روایت ہے' کہتے ہیں

سَعِيدٍ، عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ : حَدَّثَنِي عَامِرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ قَالَ : سَمِعْتُ مُطِيعًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلَمْ يُدْرِكِ الْإِسْلَامَ أَحَدٌ مِّنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرُ مُطِيعٍ، كَانَ اسْمُهُ الْعَاصَ فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا۔

کہ میں نے حضرت مطیع رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فتح مکہ کے دن فرماتے سنا: آج کے بعد کسی قریشی کو زبردستی قیامت کے دن تک قتل نہیں کیا جائے گا' تو کوئی ایک بھی قریش کے نافرمانوں میں اسلام قبول نہ کرسکا سوائے حضرت مطیع کے' ان کا نام عاص تھا۔ پس حضور نبی کریم ﷺ نے ان کا نام مطیع رکھ دیا۔

شرح معانی الآثار 5456' معرفۃ الصحابۃ لأبی نعیم رقم الحدیث: 4523

تشریح: اس حدیث کی شرح حدیث: 820 کے تحت گزر چکی ہے۔

367- بَابُ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَيَخْتَصِرُ وَيَنْقُصُ مِنْ اِسْمِهِ شَيْئًا

جو شخص اپنے ساتھی کو مختصر اور آدھے نام کے ساتھ بلائے' اس کا بیان

827 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَائِشُ، هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، قَالَتْ : وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، قَالَتْ : وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائش! یہ حضرت جبریل ہیں جو تجھے سلام کہتے ہیں' آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان پر بھی سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ وہ دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھتی تھی۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 463-2813-3217' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1768-2447 [illegible] الحدیث: 3101-5232' سنن النسائی رقم الحدیث: 710-3958' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: [illegible] راشد رقم الحدیث: 20917' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 279

828 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا [illegible] مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْيَشْكُرِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ : حَدَّثَتْنِي [illegible] جَدَّتِي أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ ثُمَامَةَ، أَنَّهَا قَدِمَتْ حَاجَّةً [illegible] أَخَاهَا الْمُخَارِقَ بْنَ ثُمَامَةَ قَالَ : اُدْخُلِي عَلَى عَائِشَةَ [illegible]

وَسَلِيْهَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ اَكْثَرُوا فِيْهِ عِنْدَنَا، قَالَتْ : فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ : بَعْضُ بَنِيْكِ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ، وَيَسْاَلُكِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَتْ : وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، قَالَتْ : اَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ عَلٰى اَنِّيْ رَاَيْتُ عُثْمَانَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ لَيْلَةٍ قَائِظَةٍ، وَنَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبْرِيْلُ يُوْحِيْ اِلَيْهِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ كَفَّ، اَوْ كَتِفَ، ابْنِ عَفَّانَ بِيَدِهٖ: اُكْتُبْ، عُثْمُ، فَمَا كَانَ اللّٰهُ يُنْزِلُ تِلْكَ الْمَنْزِلَةَ مِنْ نَّبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا رَجُلًا عَلَيْهِ كَرِيْمًا، فَمَنْ سَبَّ ابْنَ عَفَّانَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ۔

اللہ عنہا کی خدمت میں جاؤ اور ان سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کرو' اس لیے کہ ہمارے ہاں اکثر لوگ ان کے متعلق بہت باتیں بناتے ہیں۔ وہ (حضرت اُم کلثوم) فرماتی ہیں کہ پس میں آپ (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے پاس آئی' میں نے عرض کی: آپ کا ایک بیٹا آپ کو سلام پیش کرتا ہے اور آپ سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کرتا ہے' آپ (اُم المؤمنین) نے فرمایا کہ اور اس پر سلام اور اللہ کی رحمتیں' اور آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اس بات کی گواہ ہوں کہ میں نے اس گھر میں ایک شدید گرمی والی رات میں حضرت عثمان اور اللہ کے نبی ﷺ کو دیکھا اور حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ پر وحی (نازل) کر رہے تھے اور حضور نبی کریم ﷺ اپنا ہاتھ حضرت ابن عفان رضی اللہ عنہ کی ہتھیلی یا کندھے پر مار رہے تھے (اور فرما رہے تھے:) اے عثم! لکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر اس منزل میں اسی آدمی کو اتارتا ہے جس پر کرم فرما ہوتا ہے' پس جس شخص نے ابن عفان کو بُرا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل رقم الحديث: 814' مسند احمد رقم الحديث: 26247' المعجم الأوسط رقم الحديث: 3758' فضائل الخلفاء الراشدين لأبي نعيم رقم الحديث: 41' شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم الحديث: 2564' شرح مذاهب أهل السنة لابن شاهين رقم الحديث: 106

تشریح: اہل عرب اکثر طور پر مکمل ناموں کا بعض حصہ لکھنے اور بولنے میں استعمال کرتے تھے اور یہ کوئی عیب اور نقص نہیں سمجھا جاتا تھا۔ جس معاشرے میں اس طرح کا عرف ہو وہاں آدھے نام سے پکارنا جائز ہے۔ اس کی یہ حدیث دلیل ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس حدیث میں حضرت عثمان کے لیے "عثم" فرمایا اور آپ ﷺ حضرت اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یا عائش کہہ کر بلاتے تھے۔

368- بابُ زُحَم
زحم نام رکھنے کا بیان

829 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِىْ بَشِيرُ بْنُ نَهِيكٍ قَالَ : حَدَّثَنَا بَشِيرٌ قَالَ : اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ : زَحْمٌ، قَالَ : بَلْ اَنْتَ بَشِيرٌ، فَبَيْنَمَا اَنَا اُمَاشِى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ الْخَصَاصِيَةِ، مَا اَصْبَحْتَ تَنْقِمُ عَلَى اللّٰهِ؟ اَصْبَحْتَ تُمَاشِى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ : بِاَبِىْ وَاُمِّىْ، مَا اَنْقِمُ عَلَى اللّٰهِ شَيْئًا، كُلَّ خَيْرٍ قَدْ اَصَبْتُ . فَاَتَى عَلَى قُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ : لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا، ثُمَّ اَتَى عَلَى قُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ: لَقَدْ اَدْرَكَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا، فَاِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ سِبْتِيَّتَانِ يَمْشِىْ بَيْنَ الْقُبُوْرِ، فَقَالَ : يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ، اَلْقِ سِبْتِيَّتَكَ، فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ.

حضرت بشیر بن نہیک بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا' کہا کہ وہ جب حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: زحم' آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ تو بشیر ہے' پس اس دوران کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہ آپ نے فرمایا: اے ابن خصاصیہ! کیا تو نے اس حال میں صبح کی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر ناراض ہے جب کہ تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا ہے' میں نے عرض کی: میرے باپ اور ماں آپ پر قربان! میں نے تو اللہ تعالیٰ کو ذرا بھی ناراض نہیں کیا' بلاشبہ میں نے ہر بھلائی کی طرف پیش قدمی کی ہے' پس آپ ﷺ مشرکین کی قبور کے پاس آئے' آپ نے فرمایا: بلاشبہ ان لوگوں سے بہت زیادہ بھلائی سبقت کر گئی' پھر آپ ﷺ مسلمانوں کے قبرستان کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں نے بہت زیادہ بھلائی کو پالیا ہے' اس دوران ایک آدمی جوتوں سمیت قبروں کے درمیان چل رہا تھا' آپ ﷺ نے فرمایا: اے جوتوں والے! اپنے جوتے اتار دے' تو اس آدمی نے اپنے جوتوں کو اتار دیا۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 3230' سنن النسائی رقم الحدیث: 4028' سنن ابن ماجہ رقم [illegible] الطیالسی رقم الحدیث: 1219-1220' مصنف ابن ابی شیبہ [illegible] الحدیث: 20787-21953' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم [illegible]

830 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا [illegible] عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ لَيْلَى [illegible] بَشِيرٍ تُحَدِّثُ، عَنْ بَشِيرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَةِ [illegible] اِسْمُهُ زَحْمًا، فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]

بَشِيْرًا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کا نام بشیر رکھا۔

مسند احمد رقم الحدیث: 21956' تخریج الأحادیث المرفوعة المسندة فی کتاب التاریخ الکبیر للبخاری رقم الحدیث: 408' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 2186' شرح معانی الآثار رقم الحدیث: 2907' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 3170' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 1230

تشریح: زحم' اس کا مطلب ہوتا ہے: جھگڑالو۔ آقا کریم ﷺ نے یہ نام بھی رکھنے کی ممانعت فرمائی اور اسے ناپسند جانا کہ کسی مسلمان کو خواہ مخواہ جھگڑالو کہہ کر کیوں پکارا جائے۔

369- بَابُ بَرَّةَ

برّہ نام رکھنے کا بیان

831 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ اِسْمَ جُوَيْرِيَةَ كَانَ بَرَّةَ، فَسَمَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُوَيْرِيَةَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام برّہ تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے (بدل کر) ان کا نام (برّہ کے بجائے) جویریہ رکھ دیا۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2140' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1503' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 504' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25897' مسند احمد رقم الحدیث: 2334-2900' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 9917-9918' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 832

تشریح: اس حدیث کی شرح حدیث: 821 کے تحت گزر چکی ہے۔

832 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ اِسْمُ مَيْمُونَةَ بَرَّةَ، فَسَمَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا (پہلا) نام برّہ تھا' حضور نبی کریم ﷺ نے ان کا نام میمونہ رکھا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6192' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2141' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3732' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2567' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 1276' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25893' مسند اسحاق بن راهویه رقم الحدیث: 25-26' مسند احمد رقم الحدیث: 9560

370- بَابُ أَفْلَحَ

افلح نام رکھنے کا بیان

833 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا [illegible] الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ، [illegible] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر میں (بظاہر) زندہ رہا تو میں اپنی اُمت کو ان شاء اللہ اس سے منع

عِشْتُ نَهَيْتُ أُمَّتِي، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، اَنْ يُسَمِّيَ اَحَدُهُمْ بَرَكَةَ، وَنَافِعًا، وَاَفْلَحَ، وَلَا اَدْرِيْ قَالَ: رَافِعًا اَمْ لَا؟، يُقَالُ: هَا هُنَا بَرَكَةُ؟ فَيُقَالُ: لَيْسَ هَا هُنَا، فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ۔

کر دوں گا کہ ان میں سے کوئی اپنا نام برکہ اور نافع اور افلح نہ رکھے' (راوی نے) کہا کہ آپ ﷺ نے رافع فرمایا تھا کہ نہیں مجھے یقینی طور پر معلوم نہیں' کہا جائے گا: یہاں برکہ ہے؟ تو کہا جائے گا کہ یہاں نہیں ہے' پس حضور نبی کریم ﷺ (بظاہر دنیا سے) پردہ فرما گئے اور آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا تھا۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2138' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4960' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25907' مسند احمد رقم الحدیث: 14606-15164' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 2250-2277' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 1737' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 5839-5840-5842

تشریح: افلح کا مطلب ہوتا ہے: حاجت کا پورا ہونا اور کامیاب۔ اس نام میں ظاہراً باطناً کسی قسم کی خرابی نہیں' اس لیے یہ نام رکھنا جائز ہے' حدیث پاک سے یہی مستفاد ہے۔

834 - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْهٰى اَنْ يُسَمّٰى بِيَعْلٰى، وَبِبَرَكَةَ، وَنَافِعٍ، وَيَسَارٍ، وَاَفْلَحَ، وَنَحْوَ ذٰلِكَ، ثُمَّ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا۔

حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ آپ یعلی اور برکہ اور نافع اور یسار اور افلح اور اس قسم کے نام رکھنے سے منع فرما دیں' پھر آپ نے اس کے بعد خاموشی اختیار فرمائی اور اس بارے کچھ بھی ارشاد نہ فرمایا۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2138' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4960' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25907' مسند احمد رقم الحدیث: 14606-15164' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 2277' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 1737' المستدرک علی الصحیحین للحاکم رقم الحدیث: 7722

371- بَابُ رَبَاحٍ

835 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا [illegible] عِكْرِمَةُ، عَنْ سِمَاكٍ اَبِي زُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]

بِسَائِهٖ، فَإِذَا أَنَا بِرَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادَيْتُ : يَا رَبَاحُ، اِسْتَأْذِنْ لِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت رباح کے پاس آیا تو میں نے آواز دی: اے رباح! رسول اللہ ﷺ سے میرے لیے اجازت طلب کرو۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 89-2468' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1479' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5201' سنن النسائی رقم الحدیث: 2132' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 4153' الآثار لأبی یوسف رقم الحدیث: 945' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث:23' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث:9601

تشریح: رباح کا معنی ہے: نفع۔ خسارہ کا متضاد۔ اس نام میں خوبی وعمدگی کا معنی پایا جاتا ہے۔ حدیث پاک سے اس کو بطور نام کے تجویز کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

372- بَابُ اَسْمَاءِ الْاَنْبِيَآءِ

انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں کا بیان

836 - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ يَسَارٍ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تَسَمُّوْا بِاسْمِيْ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ، فَإِنِّيْ أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ.

حضرت موسیٰ بن یسار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے نام' پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو کیونکہ بلاشبہ میں ہی ابوالقاسم ہوں (اپنی ظاہری حیات میں میرے علاوہ کوئی ابوالقاسم نہیں)۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3539-6188' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2134' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4965' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3735' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19866' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2541' مسند الحمیدی رقم الحدیث:1178

837 - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَمُّوْا بِاسْمِيْ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ بازار میں تھے کہ ایک آدمی نے کہا: اے ابوالقاسم! تو حضور نبی کریم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے' اس آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے (آپ کو نہیں) اس آدمی کو بلایا ہے' تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2120-2121-3587' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3838' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: [illegible] الادب لابن ابی شیبة رقم الحدیث: 261' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25926' مسند احمد رقم

الحدیث: 12130' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 3787-3811

تشریح: انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھنا باعث برکت اور ثواب ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے نام مبارک پر نام رکھنا جائز ہے اور کنیت رکھنا منع ہے۔ آپ کے ظاہری زمانۂ حیات میں بھی اور بعد از وصال بھی۔

838 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ الْقَطَّانُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ : سَمَّانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْسُفَ، وَاَقْعَدَنِيْ عَلٰى حِجْرِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِيْ۔

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے میرا نام یوسف رکھا اور مجھے اپنی گود مبارک میں بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا۔

مسند ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 689' مسند احمد رقم الحدیث: 16404-16405' معجم ابن الاعرابی رقم الحدیث: 68' شعب الایمان رقم الحدیث: 10522' الشمائل المحمدیۃ للترمذی رقم الحدیث: 340' معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم رقم الحدیث: 6671

839 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَمَنْصُوْرٍ، وَفُلَانٍ، سَمِعُوْا سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا مِنَ الْاَنْصَارِ غُلَامٌ، وَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا، قَالَ شُعْبَةُ فِيْ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ : اِنَّ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ: حَمَلْتُهٗ عَلٰى عُنُقِيْ، فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ: وُلِدَ لَهٗ غُلَامٌ فَاَرَادُوْا اَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا، قَالَ : تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ، فَاِنِّيْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا، اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ حُصَيْنٌ : بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ہم انصار صحابہ میں سے ایک آدمی کا بیٹا پیدا ہوا اور اس نے یہ ارادہ کیا کہ اس (یعنی اپنے بیٹے) کا نام محمد رکھیں اور امام شعبہ نے منصور کی روایت میں یہ کہا کہ بے شک انصاری صحابی نے کہا کہ میں نے اس کو اپنی گردن پر اٹھایا' پس میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور حضرت سلیمان کی روایت میں ہے کہ اس (انصاری) کا بیٹا پیدا ہوا [illegible] محمد رکھنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ [illegible] میرے نام [illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3114-3115-3538 [illegible]

4966' سنن ابن ماجه رقم الحديث: 3736' جامع معمر بن راشد رقم الحديث: 19867' مسند ابو داؤد الطيالسي رقم الحديث: 1836' مسند الحميدي رقم الحديث: 1267' الأدب لابن أبي شيبة رقم الحديث: 260-262

تشریح: ''ولا تكنوا بكنيتي' انما جعلت قاسما '' کے بارے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی (یعنی کنیت نہ رکھنے کی) وجہ یہ ہے کہ جو کچھ بھی اللہ کی طرف سے مجھے عطا ہوتا ہے' میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں' جو کچھ وحی کی صورت میں علم و عمل مجھ پر نازل کیا جاتا ہے' تم میں سے ہر ایک کے نصیب اور استحقاق کے مطابق تم تک پہنچا دیتا ہوں' تم میں سے کوئی جہاں بھی ہے میں اسے اس کے درجہ کے مطابق فضل و شرف سے نوازتا ہوں' فرمانبرداروں کو آخرت میں بلندئ درجات کی خوشخبری دیتا ہوں اور نافرمانوں کو عذاب و گرفت سے ڈراتا ہوں اور میرے سوا یہ تمام باتیں کسی میں نہیں' جب تم اس صفت میں میرے شریک نہیں تو ایسی کنیت بھی تمہارے لیے جائز نہیں۔

(اشعۃ اللمعات جلد ۵ صفحہ ۹۲۳' فرید بک سٹال' لاہور)

840 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ : وُلِدَ لِىْ غُلَامٌ، فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِيمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ، وَدَفَعَهُ اِلَىَّ وَكَانَ اَكْبَرَ وَلَدِ اَبِىْ مُوْسٰى۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میرا بیٹا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا' آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کو کھجور کی گٹھلی دی اور اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور مجھے لوٹا دیا اور یہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔

صحيح البخاري رقم الحديث: 5467-6198' صحيح مسلم رقم الحديث: 2145' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 23482' مسند احمد رقم الحديث: 19570' مسند أبي يعلى الموصلي رقم الحديث: 7315' الآداب للبيهقي رقم الحديث: 375' السنن الكبرىٰ للبيهقي رقم الحديث: 19305

373- بَابُ حَزْنٍ

حزن نام رکھنے کا بیان

841 - حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا اسْمُكَ؟ قَالَ : حَزْنٌ، قَالَ : سَهْلٌ، قَالَ : لَا اُغَيِّرُ اِسْمًا سَمَّانِيهِ اَبِي . قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ : فَمَا زَالَتِ الْحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ۔

حضرت سعید بن مسیب اپنے والد سے' وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ حزن' آپ ﷺ نے فرمایا: تو سہل ہے' تو انہوں نے کہا کہ میں اپنے نام کو جو میرے والد نے رکھا' نہیں بدلوں گا۔ حضرت ابن مسیب فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم میں ہمیشہ غمگینی ہی رہی۔

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُ قَالَ : اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ : جَلَسْتُ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِيْ، اَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَا اسْمُكَ؟ قَالَ : اِسْمِيْ حَزْنٌ، قَالَ : بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ، قَالَ : مَا اَنَا بِمُغَيِّرٍ اِسْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِيْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ : فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ.

حضرت عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا' انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے دادا حزن حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آئے تو آپ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میرا نام حزن ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: (حزن) نہیں! بلکہ تو سہل ہے' انہوں نے کہا کہ میں اپنے والد کے نام رکھے ہوئے کو نہیں بدلوں گا۔ حضرت سعید بن میسب نے فرمایا کہ ہم میں پھر ہمیشہ سے ہی غم رہا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6190-6193' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4956' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19851' مسند احمد رقم الحدیث: 23673' الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 719' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 5822' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 3600

تشریح: حزن کا معنی ہے: سخت' نرم کے برخلاف۔ آقا کریم ﷺ نے اس نام کو بدلا ناپسند کرتے ہوئے' کیونکہ ناموں کا بھی ذات پر اثر ہوتا ہے۔ جب ان صاحب کا نام بدلا تو انہوں نے انکار کیا تو ان کی اولاد میں اس (حزن) نام کی تاثیر (یعنی سختی) جاری رہی۔

374- بَابُ اِسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهٖ

حضور نبی کریم ﷺ کے اسم گرامی اور کنیت کا بیان

842 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ : لَا نَكْنِيكَ اَبَا الْقَاسِمِ، وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ: مَا قَالَتِ الْاَنْصَارُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ، تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ، وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ، فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی کا بیٹا ہوا (اپنے بیٹے) کا نام [illegible] [illegible]

نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم میں ہی ہوں۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3538' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2133' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4966' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3736' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19867' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1836' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1267' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 260

تشریح: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ درست رائے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر نام رکھنا جائز بلکہ مستحب ہے اور آپ کی کنیت (پر کنیت رکھنا) آپ کی ظاہری حیات کے بعد بھی منع ہے۔ ظاہری حیات میں یہ ممانعت سخت تھی تو اب آپ کا نام اور کنیت دونوں کا جمع کرنا بطریق اولیٰ منع ہوگا۔ رہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معاملہ کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے وصال کے بعد اگر مجھے بیٹا عطا ہوا تو میں اس کا نام کیا رکھوں؟ کیا آپ کا نام اور کنیت رکھ سکتا ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی اجازت دی' تو یہ ان کے ساتھ مخصوص ہے' غیر کے لیے جائز نہیں۔ (اشعۃ اللمعات جلد۵ صفحہ۹۲۴' فرید بک سٹال' لاہور)

843 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ مُنْذِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ: كَانَتْ رُخْصَةً لِعَلِيٍّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ، وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

حضرت منذر سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ یہ صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اجازت تھی' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ کے (پردہ فرمانے کے) بعد میرا کوئی بیٹا پیدا ہو تو میں آپ کے نام پر اس کا نام رکھ لوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! (رکھ لینا)۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4967' الأدب لابن ابی شیبة رقم الحدیث: 258' مسند احمد رقم الحدیث: 730' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25914' مسند اسحاق بن راهویه رقم الحدیث: 1274' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 303' الكنى والاسماء للدولابی رقم الحدیث: 28-30

تشریح: ابن الحنفیہ' یہ مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے' بنو حنفیہ کی ایک عورت کے بطن سے پیدا ہوئے تھے' ان کا نام آپ نے محمد رکھا تھا۔

844 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ، وَقَالَ: أَنَا أَبُو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ ہم اپنے نام اور کنیت کو جمع کر لیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ابوالقاسم ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور

الْقَاسِمِ، وَاللّٰهُ يُعْطِي، وَاَنَا اَقْسِمُ۔

میں تقسیم کرتا ہوں۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3539-6188' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2134' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4965' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3735' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19866' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2541' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1178' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 699

845 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا اَبَا الْقَاسِمِ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعَوْتُ هٰذَا، فَقَالَ: سَمُّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ بازار میں تھے کہ ایک آدمی نے آواز دی: اے ابوالقاسم! تو حضور نبی کریم ﷺ نے ادھر توجہ فرمائی تو اس آدمی نے کہا: میں نے تو اس کو بلایا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2121' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3737' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 1462' الأدب لابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 261' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 25926' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 3787' الکنی والأسماء للدولابی رقم الحدیث: 21' مسند احمد رقم الحدیث: 12130

375- بَابُ هَلْ يُكَنَّى الْمُشْرِكُ

اس کا بیان کہ کیا مشرک کو کنیت سے بلایا جائے؟

846 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ مَجْلِسًا فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ، وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ، فَقَالَ: لَا تُؤْذِينَا فِي مَجْلِسِنَا، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ: اَيْ سَعْدُ، اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ اَبُو حُبَابٍ؟ يُرِيدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ ابْنَ سَلُولٍ۔

حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک محفل میں پہنچے اس میں عبداللہ بن ابی ابن سلول بھی تھا اور یہ اس وقت [illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2987' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1798' مسند ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 168' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19463' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 9784-9844' مسند احمد رقم الحدیث: 21767' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 7460

تشریح: کسی کافر و مشرک کو اس کی کنیت سے نام کے بجائے یاد کرنا اور پکارنا جائز ہے۔

376- بَابُ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ

بچے کی کنیت رکھنے کا بیان

847 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا، وَلِي أَخٌ صَغِيرٌ يُكَنَّى: أَبَا عُمَيْرٍ، وَكَانَ لَهُ نُغَرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ حَزِينًا، فَقَالَ: مَا شَأْنُهُ؟ قِيلَ لَهُ: مَاتَ نُغَرُهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کی کنیت ابوعمیر تھی اور اس کا بلبل تھا جس کے ساتھ وہ کھیلتا تھا وہ مر گیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ (ہمارے پاس) آئے تو اسے (ابوعمیر) غمگین دیکھا' آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کیا ہوا (یہ کیوں غمزدہ ہے)؟ آپ سے عرض کیا گیا: اس کا بلبل مر گیا' آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوعمیر! نغیر کا کیا ہوا؟

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6129-6203' صحیح مسلم رقم الحدیث: 659' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3720' احادیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: 93' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2202' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 65' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25336' مسند احمد رقم الحدیث: 12137

تشریح: چھوٹے بچے کی کنیت رکھنا اور اسے اس کنیت سے پکارنا بلانا جائز ہے اور یہ حدیث اس کا ثبوت ہے۔

377- بَابُ الْكُنْيَةِ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ

کسی آدمی کا اپنی اولاد ہونے سے پہلے اس کی کنیت رکھنے کا بیان

848 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَنَّى عَلْقَمَةَ: أَبَا شِبْلٍ، وَلَمْ يُولَدْ لَهُ.

حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ کی کنیت ابوشبل رکھی حالانکہ وہ ابھی ان کے لیے پیدا ابھی نہیں ہوئے تھے۔

الضعفاء الکبیر للعقیلی جلد2 صفحه 125

849 - حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كَنَّانِي عَبْدُ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے میری اولاد کی

اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ يُّوْلَدَ لِيْ.

پیدائش سے پہلے میری کنیت رکھی۔

378- بَابُ كُنْيَةِ النِّسَاءِ

عورتوں کی کنیت رکھنے کا بیان

850 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَنَّيْتَ نِسَآئَكَ، فَاكْنِنِيْ، فَقَالَ: تَكَنِّيْ بِابْنِ اُخْتِكِ عَبْدِ اللّٰهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' آپ فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اپنی ازواج کی کنیت رکھی ہے تو میری بھی کنیت رکھ دیں' آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے بہن کے بیٹے عبداللہ کے نام پر کنیت رکھ لے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3910' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2146-2148' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4970' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3739' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19858' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 263' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 26290' مسند اسحاق بن راهویه رقم الحدیث: 835

تشریح: عورتوں کی کنیت رکھنا بھی جائز ہے' چاہے ان کے اپنے بیٹوں' بیٹیوں کے نام پر ہو' یا کسی قریبی رشتہ دار کے بیٹے' بیٹی کے نام پر۔ جیسا کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کنیت آپ کے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے نام پر اُم عبداللہ رکھی گئی۔

851 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَلَا تُكَنِّيْنِيْ؟ فَقَالَ: اِكْتَنِيْ بِابْنِكِ، يَعْنِيْ: عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَكَانَتْ تُكَنّٰى: اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ.

حضرت عباد بن حمزہ بن عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ میری کنیت نہیں رکھیں گے! آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے بیٹے (یعنی اپنی بہن کے بیٹے) یعنی عبداللہ بن زبیر کے نام پر کنیت رکھ لے۔ پس (اسی وجہ سے) آپ رضی اللہ عنہا کی اُم عبداللہ [illegible] کنیت رکھی گئی [illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3910' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2146-2148' [illegible] سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3739' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19858' [illegible] مسند اسحاق بن راهویه رقم الحدیث: 835' مسند احمد رقم الحدیث: 24619 [illegible]

تشریح: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ [illegible] ﷺ نے آپ کو اپنے بھانجے کے نام پر کنیت رکھنے کا حکم فرمایا [illegible]

379- بَابُ مَنْ كَنّٰى رَجُلًا بِشَيْءٍ هُوَ فِيهِ اَوْ بِاَحَدِهِمْ

852 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، اِنْ كَانَتْ اَحَبَّ اَسْمَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَيْهِ لَاَبُوْ تُرَابٍ، وَاِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ اَنْ يُدْعٰى بِهَا، وَمَا سَمَّاهُ اَبَا تُرَابٍ اِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ، فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ اِلَى الْجِدَارِ اِلَى الْمَسْجِدِ، وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهُ، فَقَالَ: هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ امْتَلَاَ ظَهْرُهُ تُرَابًا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُوْلُ: اِجْلِسْ اَبَا تُرَابٍ۔

جو کسی آدمی کی ایسی چیز کے ساتھ کنیت رکھے جو اس میں یا ان (کی قوم) میں سے کسی میں ہو

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ناموں میں سے محبوب ترین نام ابوتراب تھا اور آپ رضی اللہ عنہ اس نام سے پکارے جانے پر بہت خوش ہوتے تھے' آپ رضی اللہ عنہ کا نام حضور نبی کریم ﷺ نے ہی رکھا تھا' جس دن یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے (کسی بات پر) ناراض ہو گئے تھے' تو (گھر سے) نکل کر مسجد کی دیوار میں جا کر سو گئے تھے اور حضور نبی کریم ﷺ ان کے پیچھے آئے تھے' پس آپ سے عرض کی گئی کہ وہ دیوار کے پاس سوئے ہوئے ہیں' حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے (آپ نے ملاحظہ فرمایا) تو ان (حضرت علی) کی پیٹھ مٹی سے بھری ہوئی تھی تو حضور نبی کریم ﷺ ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمانے لگے: اے ابوتراب! (اُٹھ کر) بیٹھ جا۔

صحيح البخاري رقم الحديث: 441-3703-6204' مسند ابن ابي شيبة رقم الحديث: 107' الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم رقم الحديث: 183' مسند الروياني رقم الحديث: 1015' الكنى والأسماء للدولابي رقم الحديث: 58' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 6925' المعجم الكبير للطبراني رقم الحديث: 5808

تشریح: اس حدیث پاک سے کسی خاص وجہ و سبب کے تحت بیٹے' بیٹی کے علاوہ کنیت رکھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے' جیسا کہ حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی وجہ سے کنیت ابوالحسن تھی اور جسم پر مٹی لگنے کے سبب ابوتراب آقا کریم ﷺ نے رکھی۔

380- بَابُ كَيْفَ الْمَشْيُ

اکابرین اور اہل فضیلت لوگوں کے

مَعَ الْكُبَرَآءِ وَاَهْلِ الْفَضْلِ؟

853 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ : بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَخْلٍ لَّنَا، نَخْلٍ لِّاَبِيْ طَلْحَةَ، تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهٖ، وَبِلَالٌ يَّمْشِيْ وَرَآئَهٗ، يُكْرِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْشِيَ اِلٰى جَنْبِهٖ، فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرٍ فَقَامَ، حَتّٰى تَمَّ اِلَيْهِ بِلَالٌ، فَقَالَ : وَيْحَكَ يَا بِلَالُ، هَلْ تَسْمَعُ مَا اَسْمَعُ؟ قَالَ : مَا اَسْمَعُ شَيْئًا، فَقَالَ : صَاحِبُ هٰذَا الْقَبْرِ يُعَذَّبُ، فَوُجِدَ يَهُوْدِيًّا.

ساتھ کیسے چلا جائے؟ اس کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک دفعہ ہمارے کھجوروں کے باغ میں، حضرت ابوطلحہ کے کھجوروں کے باغ میں رفع حاجت کے لیے گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے تھے، حضور نبی کریم ﷺ کے اکرام میں آپ کی ایک طرف چل رہے تھے، پس حضور نبی کریم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے تو رُک گئے حتیٰ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ تک پہنچ گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! تجھ پر افسوس ہے! کیا تو نے وہ کچھ سنا جو میں نے سنا؟ تو انہوں نے عرض کی: میں نے تو کچھ بھی نہیں سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس قبر والے کو عذاب دیا جا رہا ہے، تو (پتہ کرانے پر) وہ یہودی پایا گیا۔

مسند احمد رقم الحدیث: 12530، اثبات عذاب القبر للبیهقی رقم الحدیث: 94

تشریح: اپنے اکابرین کے ساتھ چلتے وقت ان کے ادب اور تعظیم کا خیال رکھنا مکارمِ اخلاق سے ہے اور تقاضائے ادب یہی ہے کہ اکابرین کے آگے چلنے سے گریز کیا جائے۔

381- بَابٌ

854 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ لِاَخٍ لَّهٗ صَغِيْرٍ : اَرْدِفِ الْغُلَامَ، فَاَبٰى، فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ : بِئْسَ مَا اُدِّبْتَ، قَالَ قَيْسٌ : فَسَمِعْتُ اَبَا سُفْيَانَ يَقُوْلُ : دَعْ عَنْكَ اَخَاكَ.

باب

حضرت قیس سے روایت ہے کہ [illegible] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے [illegible] فرماتے ہوئے سنا [illegible]

[illegible]

855 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ [illegible]

يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : إِذَا كَثُرَ الْأَخِلَّاءُ كَثُرَ الْغُرَمَاءُ، قُلْتُ لِمُوسَى: وَمَا الْغُرَمَاءُ؟ قَالَ: الْحُقُوقُ.

ہے فرماتے ہیں کہ جب دوستوں کی تعداد زیادہ ہو جائے تو غرماء (ان کے حقوق) بھی زیادہ ہو جاتے ہیں میں نے حضرت موسیٰ سے عرض کی کہ غرماء کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ (غرماء) حقوق کو کہتے ہیں۔

تشریح: مفادِ حدیث یہ ہے کہ جب دوستوں کی کثرت ہو جائے تو پھر ان کے حقوق کی ادائیگی بھی اسی قدر لازم آتی ہے۔

382- بَابُ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةٌ

اس کا بیان کہ بعض شعر حکمت ہوتے ہیں

856 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ كَيْسَانَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ إِيَاسُ بْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ : أَلَا أُنْشِدُكَ مِنْ شِعْرِي يَا ابْنَ الْفَارُوقِ؟ قَالَ : بَلَى، وَلٰكِنْ لَا تُنْشِدْنِي إِلَّا حَسَنًا . فَأَنْشَدَهُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ شَيْئًا كَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ، قَالَ لَهُ: أَمْسِكْ.

حضرت خالد بن کیسان سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ حضرت ایاس بن خیثمہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا: اے ابن الفاروق! کیا میں آپ کو اپنے کچھ شعر سناؤں! تو انہوں (حضرت ابن عمر) نے فرمایا کہ ہاں! لیکن آپ مجھے اچھے اچھے شعر سنانا' پس انہوں نے شعر سنانے شروع کیے حتیٰ کہ جب کسی ایسی چیز (کے ذکر) پر پہنچے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو ناپسند کیا تو فرمایا: بس کر!

تشریح: ان اشعار کو سننا جو پُر از حکمت اور حمد و نعت اور مناقب محبوبانِ بارگاہِ الٰہی پر مشتمل ہوں سننے' اور لچر و بے ہودہ اشعار کی مذمت اور ان کی طرف توجہ اور سننے کی بیزاری کا یہ حدیث ثبوت ہے۔

857 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعَ مُطَرِّفًا قَالَ : صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْبَصْرَةِ، فَقَلَّ مَنْزِلٌ يَنْزِلُهُ إِلَّا وَهُوَ يُنْشِدُنِي شِعْرًا، وَقَالَ : إِنَّ فِي الْمَعَارِيضِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكَذِبِ.

حضرت قتادہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مطرف سے سنا' انہوں نے کہا کہ میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ سے بصرہ کی طرف جا رہا تھا تو جس منزل پر بھی وہ اُترے انہوں نے مجھے شعر سنائے اور فرمایا کہ بے شک توریہ کرنے میں جھوٹ سے بچاؤ کی صورت موجود ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: 26096' شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 2924' مساوئ الأخلاق للخرائطی رقم الحديث: 166' معجم ابن الأعرابی رقم الحديث: 963' عمل اليوم والليلة لابن السنی رقم الحديث: 327' أمثال الحديث لأبی الشيخ الأصبهانی رقم الحديث: 230' مسند الشهاب القضاعی رقم الحديث: 1011

تشریح: تعریض، کلام کا ایسی باتوں پر مشتمل ہونا جن سے کلام کا مقصد بھی ثابت ہوتا ہو اور دیگر چیزیں بھی ثابت ہوں لیکن قائل کا اپنے مقصد کی طرف جھکاؤ ہو (دوسری چیزوں کی طرف نہیں)۔

858 - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ : اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ اَخْبَرَهُ، اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً.

حضرت زہری سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، ان کو حضرت مروان بن الحکم نے ان کو حضرت عبدالرحمٰن بن الاسود بن عبدیغوث نے بتایا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ بعض شعر حکمت ہوتے ہیں۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6145' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5010' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3755' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20499' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 558' الأمالی فی آثار الصحابة لعبد الرزاق رقم الحدیث: 101' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 353

تشریح: شعر: منظوم کلام کو کہتے ہیں، یہ اچھا بھی ہوتا ہے اور برا بھی۔ یہاں ''ان من الشعر حکمة'' فرما کر برے اشعار کی نفی کر دی گئی کہ ہر شعر برا نہیں، بعض اشعار پُر از حکمت ہوتے ہیں جیسے حمد و نعت اور مناقب وغیرہ۔

یہ بیان شعر کی مدح پر دال ہے اور بقول بعض محدثین کرام ان لوگوں کا رد ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ بیان ہر حال میں محمود ہے اور شعر مذموم۔

859 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ قَالَ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ: قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ مَدَحْتُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَامِدَ، قَالَ : اَمَا اِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْحَمْدَ، وَلَمْ يَزِدْهُ عَلٰى ذٰلِكَ.

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! بے شک میں نے اپنے رب عزوجل کی مدح کی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تیرا رب حمد کو پسند فرماتا ہے [illegible] زیادہ آپ ﷺ نے [illegible]

مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 26085' فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل [illegible] الحدیث: 15585-15586-15590' الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم [illegible] للطبرانی رقم الحدیث: 7698' شرح معانی الآثار رقم الحدیث: 7011 [illegible]

860 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ : حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ [illegible]

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَاَنْ یَّمْتَلِیءَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا حَتّٰی یَرِیَهُ، خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّمْتَلِیءَ شِعْرًا۔

کا پیپ سے پیٹ بھر جائے اور اس کو خراب کر دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے پیٹ کو شعروں (کو یاد کر کر کے) اس سے بھر لے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6155' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2257' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5009' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3759' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 737-2996' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 26088' مسند احمد رقم الحدیث: 7874' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 5777-5779

تشریح: اس سے مراد وہ اشعار ہیں جن میں مشغول رہ کر قرآن مجید اور علوم شرعیہ سے آدمی محروم رہ جائے ایسی صورت میں ہر شعر برا ہوگا' یا برے مضامین والے ہجویہ' عشقیہ اور غزلیہ اشعار جن میں فحش اور کفریہ شرکیہ مضامین اور ناشائستہ معانی و مفہوم ہوں۔ (مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۴۵۶' مکتبہ دار العلوم لاہور)

861 - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِیْعٍ قَالَ: كُنْتُ شَاعِرًا، فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : اَلَا اُنْشِدُكَ مَحَامِدَ حَمِدْتُ بِهَا رَبِّیْ؟ قَالَ : اِنَّ رَبَّكَ یُحِبُّ الْمَحَامِدَ، وَلَمْ یَزِدْنِیْ عَلَیْهِ۔

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں شاعر تھا' میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: (یا رسول اللہ!) کیا میں آپ کو اپنے شعر سناؤں جو میں نے اپنے رب تعالیٰ کی تعریف میں کہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تیرا رب تعریف کو پسند فرماتا ہے اور اس سے زیادہ آپ نے کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی۔

مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 26065' فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل رقم الحدیث: 334-335' مسند احمد رقم الحدیث: 15586-15590' الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 1158' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 7698' شرح معانی الآثار رقم الحدیث: 7011' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 5794

تشریح: اس روایت سے رب تعالیٰ کی تعریف منظوم طرز پر اشعار میں کرنے اور سننے سنانے کی دلیل ہے اور آقا کریم ﷺ کی سنت ہے۔

862 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ : اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اِسْتَاْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِیْنَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے نسب کا کیا ہوگا (کیونکہ میرا اور ان کا قبیلہ ایک ہے)؟ تو انہوں

فَكَيْفَ بِنَسَبِي؟ فَقَالَ : لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ۔

(حضرت حسان) نے کہا کہ میں آپ کو ان میں سے اس طرح کھینچ کر نکال لوں گا جس طرح بال کو آٹے سے نکال لیا جاتا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3531' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2490' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5015' الأدب لابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 382' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 26019' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 762' مسند احمد رقم الحدیث: 24437' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 4377-4591

تشریح: آقا کریم ﷺ کا حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے کہنے کا منشاء یہ تھا کہ جب تم قریشِ مکہ کی ہجو کرو گے تو میں بھی قریشی ہوں' ان کا نسب میرے ساتھ ملتا ہے' تو میرے نسب کی بھی ہجو ہو جائے گی' تو اس پر انہوں نے فرمایا کہ میں آپ کی ذاتِ والا صفات کے نسب کو ان کے نسب میں ہجو کرتے ہوئے یوں بچالوں گا جیسے آٹے سے بال کھینچ کر نکال لیا جاتا ہے۔
یہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اپنے فن میں کمال دسترس کی بھی دلیل ہے۔
اور یہ بھی ثبوت ملا کہ ایسے اشعار جن میں دشمنانِ اسلام اور بدمذہبوں کی ہجو اور برائی بیان کی جائے' جائز ہے اور سنتِ صحابہ کرام ہے۔

863 - وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ : ذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ : لَا تَسُبَّهُ، فَاِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا کہنے لگا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اسے برا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے (اپنے [illegible] اشعار کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کا) دفاع کرتے [illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 4145' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2487' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: [illegible]
المستدرک علی الصحیحین للحاکم جلد3صفحہ555

383- بَابُ الشِّعْرُ حَسَنٌ كَحَسَنِ الْكَلَامِ وَمِنْهُ قَبِيْحٌ

اس کا بیان [illegible]

864 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ [illegible] الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ [illegible]

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةٌ۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6145' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5010' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3755' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20499' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 558' الأمالی فی آثار الصحابة لعبد الرزاق رقم الحدیث: 101' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 353

تشریح: اس حدیث کی شرح حدیث: 858 کے تحت گزر چکی ہے۔

865 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلشِّعْرُ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ، حَسَنُهُ كَحَسَنِ الْكَلَامِ، وَقَبِيحُهُ كَقَبِيحِ الْكَلَامِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شعر کلام کے قائم مقام ہوتا ہے یہ اچھے کلام کی طرح اچھا ہوتا ہے اور بُرے کلام کی طرح بُرا ہوتا ہے۔

المعجم الأوسط رقم الحدیث: 7696' سنن الدارقطنی رقم الحدیث: 4308

تشریح: شعر کے متعلق اس روایت نے فیصلہ فرمادیا کہ شعر کی اچھائی یا بُرائی کا دارومدار اس کے مضمون پر ہے۔

866- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَغَيْرُهُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: اَلشِّعْرُ مِنْهُ حَسَنٌ وَمِنْهُ قَبِيحٌ، خُذْ بِالْحَسَنِ وَدَعِ الْقَبِيحَ، وَلَقَدْ رَوَيْتُ مِنْ شِعْرِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَشْعَارًا، مِنْهَا الْقَصِيدَةُ فِيهَا أَرْبَعُونَ بَيْتًا، وَدُونَ ذٰلِكَ۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتی تھیں کہ شعر اچھا بھی ہوتا ہے اور بُرا بھی' تم اچھے کو لے لو اور بُرے کو چھوڑ دو اور میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے بعض اشعار روایت کیے ہیں' ان میں ایک قصیدے میں چالیس شعر ہیں یا اس سے کچھ کم۔

مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 4760' سنن الدارقطنی رقم الحدیث: 4306' السنن الکبری للبیهقی رقم الحدیث: 21113' المطالب العالیة بزوائد المسانید رقم الحدیث: 2603

867 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ؟ فَقَالَتْ :

حضرت مقدام بن شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: کیا رسول اللہ ﷺ کسی چیز کی شعر کے ساتھ مثال دیا کرتے تھے؟ تو آپ رضی

كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنْ شِعْرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ : وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ.

اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ ﷺ کسی چیز کی حضرت عبداللہ بن رواحہ کے شعروں سے مثال بیان فرمایا کرتے تھے: ''تیرے پاس وہ آدمی خبریں لائے گا جس کو تو نے زادِراہ نہیں دیا ہوگا''۔

مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1593' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2285' الأدب لابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 408' مصنف ابن أبی شیبۃ رقم الحدیث:26060' مصنف ابن أبی شیبۃ رقم الحدیث:26091' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث:1582' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث:4945

تشریح: اس حدیث کی شرح' حدیث:793 کے تحت گزر چکی ہے۔

868 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ : حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، اَنَّ الْاَسْوَدَ بْنَ سَرِيعٍ حَدَّثَهٗ قَالَ: كُنْتُ شَاعِرًا فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، امْتَدَحْتُ رَبِّي، فَقَالَ : اَمَا اِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْحَمْدَ، وَمَا اسْتَزَادَنِي عَلٰى ذٰلِكَ.

حضرت حسن کا بیان ہے کہ ان سے حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں شاعر تھا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اپنے رب تعالیٰ کی تعریف کی ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تیرا رب تعریف کو پسند کرتا ہے اور آپ ﷺ نے مجھے اس سے زیادہ کچھ نہ فرمایا۔

مصنف ابن أبی شیبۃ رقم الحدیث: 26065' فضائل الصحابۃ لأحمد بن حنبل رقم الحدیث: 334-335' مسند احمد رقم الحدیث: 15590' الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 1158' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 5794' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث:7698' شرح معانی الآثار رقم الحدیث:7011

384- بَابُ مَنِ اسْتَنْشَدَ الشِّعْرَ

جو آدمی کسی کو شعر پڑھنے کے لیے کہے اس کا بیان

869 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْلٰى قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ، عَنِ الشَّرِيدِ قَالَ : اسْتَنْشَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعْرَ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ، وَاَنْشَدْتُهٗ، فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : هِيْهِ هِيْهِ، حَتّٰى اَنْشَدْتُهٗ مِئَةَ قَافِيَةٍ، فَقَالَ : اِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ.

حضرت عمرو بن شرید [illegible] ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ [illegible]

سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3758' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1367' مسند احمد رقم الحدیث: 19464' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 828' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 26012' تھذیب الآثار مسند عمر رقم الحدیث: 935-937' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 5782

تشریح: اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

☆ یہ اشعار حمد الٰہی' دنیا کے بے ثباتی اور آخرت کے ثواب وعذاب کے متعلق تھے' جو آقا کریم ﷺ نے سماعت فرمائے۔

☆ اچھے مضامین والے شعر اچھے ہوتے ہیں' برائی برے مضامین والے اشعار کی ہے۔

☆ دوسروں سے بامقصد اشعار سننا پڑھوانا سنت ہے۔

☆ کافروں اور فاسقوں کے اشعار سننا جن میں اچھائی ہو' سننا جائز ہیں۔

385- بَابُ مَنْ كَرِهَ الْغَالِبَ عَلَيْهِ الشِّعْرُ

جو آدمی اس آدمی کو ناپسند کرے جس پر شاعری کا غلبہ ہو

870 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَاَنْ يَّمْتَلِءَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِءَ شِعْرًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6154' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 26085' مسند احمد رقم الحدیث: 4975' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2747' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 5516' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 13229' السنن الکبری للبیهقی رقم الحدیث: 21143

تشریح: شعر کسی شخص کا اس طرح کا مشغلہ بن جائے کہ وہ تلاوتِ قرآن' ذکر الٰہی اور علوم شرعیہ سے غافل ہو جائے' یا اس سے مراد بُرے اشعار ہیں جو کفر وفحاشی اور ناروا مضامین پر مشتمل ہوں۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۶ صفحہ ۴۶' فرید بک سٹال' لاہور)

871 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: (وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ) اِلٰى قَوْلِهِ: (وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ)، فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ وَاسْتَثْنٰى فَقَالَ: (اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا)

حضرت عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ" سے "وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ" تک کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ "اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا" تا "يَنْقَلِبُوْنَ" کے استثناء سے یہ منسوخ ہے۔

اِلٰی قَوْلِہٖ : (یَنْقَلِبُوْنَ)۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث:5016' السنن الکبرٰی ل لبیھقی رقم الحدیث:21111

386- بَابُ مَنْ قَالَ : اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا

جس نے یہ کہا کہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں

872 - حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَۃَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا، اَوْ اَعْرَابِیًّا، اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ بَیِّنٍ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا، وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَۃً۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی یا اعرابی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا' تو اس نے بڑا فصیح کلام کیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں اور بے شک بعض بیان حکمت (دانائی) ہوتے ہیں۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5011' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3756' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2792' الأدب لابن أبی شیبۃ رقم الحدیث: 355-362' مصنف ابن أبی شیبۃ رقم الحدیث: 26007-26014' مسند احمد رقم الحدیث: 2424' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 2332-2581

تشریح: ''ان من البیان لسحرًا'' کا مطلب ہے: بعض کلام لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کرنے میں جادو کا سا اثر رکھتے ہیں' یا یہ مطلب ہے کہ بعض کلام جادو کی طرح حرام و باطل ہیں' گناہ ہیں کیونکہ ان میں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کر دکھایا جاتا ہے۔

873 - حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ : حَدَّثَنِیْ مَعْنٌ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ سَلَّامٍ، اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ دَفَعَ وَلَدَہٗ اِلَی الشَّعْبِیِّ یُؤَدِّبُھُمْ، فَقَالَ : عَلِّمْھُمُ الشِّعْرَ یَمْجُدُوْا وَیَنْجُدُوْا، وَاَطْعِمْھُمُ اللَّحْمَ تَشْتَدُّ قُلُوْبُھُمْ، وَجُزَّ شُعُوْرَھُمْ تَشْتَدُّ رِقَابُھُمْ، وَجَالِسْ بِھِمْ عِلْیَۃَ الرِّجَالِ یُنَاقِضُوْھُمُ الْكَلَامَ۔

حضرت عمر بن سلام کا بیان ہے کہ عبدالملک بن مروان نے اپنے بیٹوں کو حضرت امام شعبی کے پاس بھیجا تا کہ وہ انہیں ادب سکھائیں تو کہا کہ انہیں [illegible] دیں تا کہ یہ صاحب عزت [illegible] اور ان کو گوشت کھلا [illegible] ان کے [illegible]

مکارم الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 737' [illegible]

387- بَابُ مَا یُكْرَہُ مِنَ الشِّعْرِ

874 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ جُرْمًا إِنْسَانٌ شَاعِرٌ يَهْجُو الْقَبِيلَةَ مِنْ أَسْرِهَا، وَرَجُلٌ انْتَفَى مِنْ أَبِيهِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک لوگوں میں سب سے زیادہ قصور دار شخص وہ شاعر ہے جو اپنے تمام قبیلے کی ہجو (برائی بیان) کرے اور وہ شخص جو اپنے باپ کی نفی کرے (یعنی کسی اور کو اپنا باپ ظاہر کرے)۔

سنن ابن ماجه رقم الحديث: 3761' مسند اسحاق بن راهويه رقم الحديث: 1178' شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 9' معجم ابن الأعرابى رقم الحديث: 212' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 5785' السنن الكبرىٰ للبيهقى رقم الحديث: 21129' شعب الايمان رقم الحديث: 4742

تشریح: فرمانِ رسول کریم ﷺ کی روشنی میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تنبیہ فرمائی ہے کہ یہ جو شاعروں کی عادات میں داخل ہے کہ وہ جب کسی قبیلے یا خاندان کی ہجو کرتے ہیں تو سب کی ہجو کرتے ہیں' حالانکہ ان میں نیک و بد بھی ہوتے ہیں' سو انہیں چاہیے کہ سب کی نہیں بلکہ جو ہجو کا حقدار ہو' اسی کی ہجو کرے' یہ جائز ہے' سب کی ہجو کرنا جائز نہیں۔

اپنے باپ سے اپنے نسب کی نفی کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

388- بَابُ كَثْرَةِ الْكَلَامِ

زیادہ گفتگو کرنے کا بیان

875 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ خَطِيبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَا فَتَكَلَّمَا ثُمَّ قَعَدَا، وَقَامَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، خَطِيبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قُولُوا قَوْلَكُمْ، فَإِنَّمَا تَشْقِيقُ الْكَلَامِ مِنَ الشَّيْطَانِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا۔

حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ دو خطیب آدمی رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ اقدس میں مشرق سے آئے' پس ان دونوں نے کھڑے کھڑے گفتگو کی پھر بیٹھے' اور حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے خطیب تھے' انہوں نے کھڑے ہو کر گفتگو کی تو لوگوں نے ان دونوں (مشرقی خطیبوں) کے کلام کو پسند کیا' تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے' آپ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! سادہ گفتگو کیا کرو کیونکہ گفتگو کو مبالغہ آمیزی سے مزین کرنا شیطان کے کلام سے ہے' پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 5146' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5007' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 72' مسند احمد رقم الحدیث: 4651-5232' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 5639-5640' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 5718' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 978

876 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا يَقُولُ: خَطَبَ رَجُلٌ عِنْدَ عُمَرَ فَاَكْثَرَ الْكَلَامَ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ فِي الْخُطَبِ مِنْ شَقَاشِقِ الشَّيْطَانِ۔

حضرت محمد بن جعفر کہتے ہیں کہ مجھے حضرت حمید نے بتایا کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خطبہ دیا اور طویل گفتگو کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ بہت زیادہ گفتگو خطبہ میں شیطان کی جھاگ ہے۔

أحادیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: 99' جامع بیان العلم وفضله رقم الحدیث: 1880' الصمت لابن أبی الدنیا رقم الحدیث: 152' ذم الغیبة والنمیمة لابن أبی الدنیا رقم الحدیث: 14

877 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ ذِرَاعٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا يَزِيدَ اَوْ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِجْتَمِعُوْا فِيْ مَسَاجِدِكُمْ، وَكُلَّمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فَلْيُؤْذِنُونِي، فَاَتَانَا اَوَّلَ مَنْ اَتَى، فَجَلَسَ، فَتَكَلَّمَ مُتَكَلِّمٌ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ الَّذِي لَيْسَ لِلْحَمْدِ دُوْنَهُ مَقْصَدٌ، وَلَا وَرَائَهُ مَنْفَذٌ. فَغَضِبَ فَقَامَ، فَتَلَاوَمْنَا بَيْنَنَا، فَقُلْنَا: اَتَانَا اَوَّلَ مَنْ اَتَى، فَذَهَبَ اِلَى مَسْجِدٍ آخَرَ فَجَلَسَ فِيهِ، فَاَتَيْنَاهُ فَكَلَّمْنَاهُ، فَجَاءَ مَعَنَا فَقَعَدَ فِي مَجْلِسِهِ اَوْ قَرِيبًا مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَا شَاءَ جَعَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَمَا شَاءَ جَعَلَ خَلْفَهُ، وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، ثُمَّ اَمَرَنَا وَعَلَّمَنَا [illegible]

حضرت سہیل بن ذراع کا بیان ہے' کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابویزید یا معن بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی مسجدوں میں اکٹھے ہو جاؤ اور جب بھی کوئی قوم اکٹھی ہو جائے تو مجھے اطلاع کر دینا' تو ہم میں پہلا وہ شخص جو آیا وہ بیٹھ گیا' پھر ہم میں سے ایک آدمی نے گفتگو کی پھر کہا: بلاشبہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں' وہ جس کی حمد کے لیے کوئی مقصد نہیں اور نہ ہی ان کے سوا کوئی نکلنے کا [illegible] آدمی غصے میں کھڑا ہوا [illegible]

اور جو چاہا اپنے پیچھے بنایا اور بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں' پھر اس نے ہمیں احکام سنائے اور علم سکھایا۔

مسند احمد رقم الحدیث: 15861' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 1074' معرفة الصحابة لأبی نعیم رقم الحدیث:7032

تشریح: زیادہ بولنے اور گفتگو کی ممانعت و مذمت کا ثبوت ہے' گفتگو سادہ' بامقصد' بامعنی اور مختصر ہونی چاہیے' تا کہ سننے والوں کو جلد سمجھ آ جائے' اتنی طویل نہ ہو کہ سامعین اُکتا بھی جائیں اور اتنی طویل گفتگو کو یاد بھی نہ رکھ سکیں اور جو مقصد گفتگو ہو' وہ فوت ہو جائے۔

آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں بات کو مختصر کروں کیونکہ مختصر بات میں ہی خیر ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۰)

389- بَابُ التَّمَنِّي

تمنا کرنے کا بیان

878 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: اَرِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ اَصْحَابِي يَجِيئُنِي فَيَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، جِئْتُ اَحْرُسُكَ، فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ.

حضرت یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک رات کو سو نہ سکے' آپ ﷺ نے فرمایا: کاش کہ آج رات میرے صحابہ میں سے کوئی آ کر میرے لیے پہرہ دیتا' اچانک ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی' آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! سعد ہوں' میں آپ کی پہرہ داری کے لیے آیا ہوں' پس حضور نبی کریم ﷺ سو گئے حتیٰ کہ ہم نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2885-7231' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2410' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 32152' مسند اسحاق بن راھویه رقم الحدیث: 1105' فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل رقم الحدیث: 1305' مسند احمد رقم الحدیث: 25093' السنة لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 1411

تشریح: ہر ایسی چیز کی تمنا کرنا جس میں دین و دنیا کی مصلحت و منفعت کارفرما ہو' اس کی تمنا کرنا جائز و درست ہے' جیسا کہ اس حدیث میں آقا کریم ﷺ نے اپنے پہرہ کے لیے کسی کی موجودگی کی تمنا کا اظہار کیا۔

390- بَابُ يُقَالُ لِلرَّجُلِ وَالشَّيْءِ

کسی آدمی' چیز یا گھوڑے کے لیے یہ کہنا

وَالْفَرَسِ : هُوَ بَحْرٌ
جائے کہ یہ سمندر ہے' اس کا بیان

879 - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ، يُقَالُ لَهُ: الْمَنْدُوبُ، فَرَكِبَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ : مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ مدینہ منورہ میں خوف و ہراس پھیلا تو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑا جو اُدھار پر لیا تھا' اس پر سوار ہوئے جس کو مندوب کہا جاتا تھا' پس آپ اس پر سوار ہوئے (خوف کی وجہ معلوم کرنے کے لیے) پس آپ جب واپس لوٹے تو فرمایا: ہم نے کوئی (خوف دلانے والی) چیز نہیں دیکھی اور ہم نے اس (ابوطلحہ کے مندوب گھوڑے) کو سمندر پایا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2820-2857' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2307' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4988' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 2772' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20738-20910' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2091' مسند احمد رقم الحدیث: 12494' سنن الدارمی رقم الحدیث: 63

تشریح: ہم نے اسے سمندر پایا' یہ گھوڑے کی تیز رفتاری سے کنایہ ہے۔

391- بَابُ الضَّرْبِ عَلَى اللَّحْنِ
لہجہ کی غلطی پر مارنے کا بیان

880 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضْرِبُ وَلَدَهُ عَلَى اللَّحْنِ۔

حضرت نافع سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹوں کو لہجہ کی غلطی پر مارا کرتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 25650' شعب الایمان رقم الحدیث: 1558' جامع بیان العلم وفضلہ رقم الحدیث: [illegible] 2229' الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع رقم الحدیث: 1085

881 - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ كَثِيرٍ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ : مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِرَجُلَيْنِ يَرْمِيَانِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ : أَسَبْتَ، فَقَالَ عُمَرُ : سُوْءُ اللَّحْنِ أَشَدُّ مِنْ سُوْءِ الرَّمْيِ۔

حضرت [illegible]

لہجہ کی غلطی نشانہ لگانے کی غلطی سے زیادہ سخت ہے۔

تشریح: تلفظ کی ادائیگی میں الفاظ غلط پڑھنے پر تادیباً مارنا جائز ہے' لیکن اس قدر نہیں کہ بچہ بغاوت پر اُتر آئے اور پڑھائی کو سرے سے ہی خیر باد کہہ دے۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صحیح تلفظ کی ادائیگی کرانا' تعلیم وادب کا حصہ ہے۔

392- بَابُ الرَّجُلِ يَقُوْلُ : لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَهُوَ يُرِيْدُ أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ

آدمی کا ''لَيْسَ بِشَيْءٍ'' کہنا اور مراد اس سے ''لَيْسَ بِحَقٍّ'' لینے کا بیان

882 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ : قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَأَلَ نَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ لَهُمْ : لَيْسُوا بِشَيْءٍ، فَقَالُوا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الشَّيْطَانُ، فَيُقَرْقِرُهُ بِأُذُنَيْ وَلِيِّهِ كَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا بِأَكْثَرَ مِنْ مِئَةِ كَذْبَةٍ.

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ صحابہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے نجومیوں کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: وہ کچھ بھی نہیں ہیں' صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ ایسی چیزوں کے متعلق بیان کرتے ہیں جو صحیح ہو جاتی ہیں' تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ کلمہ ہے جسے شیطان چرا لیتا ہے اور اس کو نجومیوں کے کانوں میں کڑکڑا دیتا ہے جس طرح مرغی کڑکڑاتی ہے' پھر وہ اس ایک کلمہ میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 5762-6213' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2228' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20347' مسند احمد رقم الحدیث: 24570' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 2335' معجم ابن الأعرابی رقم الحدیث: 162' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 6136' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 666

تشریح: دورِ جاہلیت میں لوگ کاہنوں کے پاس جا کر ان سے اپنے معاملاتِ دنیوی اور آئندہ کے حالات پوچھتے تو وہ ان کو [illegible] بتلاتے جو شیطان تکوینی اُمور کے متعلق آسمان سے سن کر آ کر ان کو بتلا دیتے اور یہ کاہن لوگ ان میں اور باتیں ملا [illegible] پیشین گوئیاں کرتے' ان میں بعض صحیح ہو جاتیں تو لوگ ان کے معتقد ہو جاتے' ان کو طرح طرح کے نذرانے [illegible] کاہنوں کے متعلق آقا کریم ﷺ نے فرمایا: ''لیسو بشیء'' یہ کچھ بھی نہیں' اور مراد اس کلمہ سے آپ کی ''لیسوا [illegible] برحق نہیں ہیں۔

393- بَابُ الْمَعَارِيْضِ

توریہ کرنے کا بیان

883 - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ لَّهُ، فَحَدَا الْحَادِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُرْفُقْ يَا اَنْجَشَةُ وَيْحَكَ بِالْقَوَارِيْرِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر کر رہے تھے کہ حدی خوان نے حدی پڑھی' حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ! نرمی کر' تجھ پر افسوس! شیشوں کے ساتھ (جارہا) ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6161-6202' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2323' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2161' مسند احمد رقم الحدیث: 12041' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2743' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10284-10285' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 2809-2810-2868

تشریح: حدی: اونٹوں کو تیز چلانے کے لیے سریلی آواز میں سُر اور لے کے ساتھ اشعار یا ماہیے پڑھنے کو کہتے ہیں۔

آقا کریم ﷺ نے حضرت انجشہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے انجشہ! شیشوں کا خیال رکھ۔ اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ تھی کہ تم حدی خوانی کر کے اونٹوں کو بھگا رہے ہو' اونٹوں پر سوار خواتین کا خیال رکھو کہ یہ ان کے تیز دوڑنے سے گرنے نہ پائیں یا آواز غیر محرم کی ہے' سن کر ان کے دل میں کوئی شیطانی وسوسہ نہ آجائے۔

884 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ اَبِيْ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، فِيْمَا اَرٰى شَكَّ اَبِيْ، اَنَّهُ قَالَ: حَسْبُ امْرِءٍ مِّنَ الْكَذِبِ اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.

قَالَ : وَفِيْمَا اَرٰى قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اَمَا فِي الْمَعَارِيْضِ مَا يَكْفِي الْمُسْلِمَ مِنَ الْكَذِبِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' میرا خیال ہے میرے والد نے شک کیا' انہوں نے فرمایا کہ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنائی بات کو بیان کرتا رہے۔

انہوں نے کہا کہ میرا خیال ہے جو ان [illegible] کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے [illegible] مسلمانوں [illegible] لیے [illegible] کافی ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: 25618

تشریح: توریہ: ذومعنی لفظ بول کر بعید معنی مراد لینا [illegible] جھوٹ سے بچا جا سکتا ہے [illegible] یہ تھی۔

885 - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، [illegible]

قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ إِلَى الْبَصْرَةِ، فَمَا أَتَى عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا أَنْشَدَنَا فِيهِ الشِّعْرَ، وَقَالَ: إِنَّ فِي مَعَارِيضِ الْكَلَامِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكَذِبِ.

کہتے ہیں کہ میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی معیت میں بصرہ تک رہا' انہوں نے ہمیں روز شعر سنائے اور فرمایا کہ بے شک گفتگو کے دوران توریہ کرنے میں جھوٹ کی گنجائش ہے۔

مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 26096' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 2924' مساوئ الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 166' معجم ابن الأعرابی رقم الحدیث: 963' عمل الیوم واللیلة لابن السنی رقم الحدیث: 327' أمثال الحدیث لأبی الشیخ الأصبهانی رقم الحدیث: 230' مسند الشهاب القضاعی رقم الحدیث: 1011

394- بَابُ إِفْشَاءِ السِّرِّ

راز ظاہر کر دینے کا بیان

886 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: عَجِبْتُ مِنَ الرَّجُلِ يَفِرُّ مِنَ الْقَدَرِ وَهُوَ مُوَاقِعُهُ، وَيَرَى الْقَذَاةَ فِي عَيْنِ أَخِيهِ وَيَدَعُ الْجِذْعَ فِي عَيْنِهِ، وَيُخْرِجُ الضِّغْنَ مِنْ نَفْسِ أَخِيهِ وَيَدَعُ الضِّغْنَ فِي نَفْسِهِ، وَمَا وَضَعْتُ سِرِّي عِنْدَ أَحَدٍ فَلُمْتُهُ عَلَى إِفْشَائِهِ، وَكَيْفَ أَلُومُهُ وَقَدْ ضِقْتُ بِهِ ذَرْعًا؟

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ مجھے اس آدمی پر حیرانگی ہے جو تقدیر سے بھاگتا ہے حالانکہ وہ اس میں واقع ہونے والا ہے وہ اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو تو دیکھتا ہے لیکن اپنی آنکھ کے شہتیر کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے بھائی کے دل سے کینے کو نکالتا ہے لیکن اپنے دل کے کینے کو چھوڑ دیتا ہے اور میں نے کسی ایک کے پاس بھی اپنا راز نہیں رکھا کہ پھر میں نے اس کو اس کے ظاہر کرنے پر ملامت کی ہو' حالانکہ میں اس کو کس طرح ملامت کر سکتا ہوں جبکہ میں نے اس سے اپنے بازو کو کھینچ لیا ہے۔

اعتلال القلوب للخرائطی رقم الحدیث: 694' القضاء والقدر للبیهقی رقم الحدیث: 501 الصمت لابن أبی الدنیا رقم الحدیث: 406

تشریح: راز افشاء کرنا بددیانتی اور مکارمِ اخلاق کے خلاف ہے' لیکن راز دینے والے کو سوچنا چاہیے کہ وہ اپنا راز دان کس کو بنا رہا ہے؟ اگر کسی بے اعتماد شخص کو اپنا راز دے گا تو وہ راز کو راز رہنے نہیں دے گا' آگے بتا دے گا۔ اب اسے برا بھلا کہنا اور کوسنا فضول ہے کیونکہ جب اس نے از خود راز کو راز نہیں رہنے دیا' آگے بتا دیا تو کسی پر کیا اعتماد کہ وہ آپ کا راز' راز رہنے دے گا۔ لہٰذا چاہیے کہ اپنے آپ کو ملامت کرے اور کوسے۔

395- بَابُ السُّخْرِيَةِ وَقَوْلُ اللّٰهِ

مذاق کا بیان اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

عَزَّوَجَلَّ : (لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ)

"کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اُڑائے"

887 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ اَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَرَّ رَجُلٌ مُصَابٌ عَلٰى نِسْوَةٍ، فَتَضَاحَكْنَ بِهٖ يَسْخَرْنَ، فَاُصِيبَ بَعْضُهُنَّ.

حضرت علقمہ بن ابی علقمہ نے اپنی والدہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ایک مصیبت زدہ آدمی کچھ عورتوں کے پاس سے گزرا تو وہ اس پر ہنس پڑیں اور اس کے ساتھ مذاق کرنے لگیں تو ان میں سے بعض عورتیں اسی مصیبت میں مبتلا ہو گئیں۔

تشریح: کسی کا مذاق اُڑانے کی اس وجہ سے ممانعت ہے کہ اکثر اوقات وہی مصیبت مذاق اُڑانے والے پر پلٹ آتی ہے اور وہ اس مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے چاہے وہ مرد ہوں یا عورتیں۔

396- بَابُ التُّؤَدَةِ فِي الْاُمُوْرِ

معاملات میں میانہ روی اختیار کرنے کا بیان

888 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ : اَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَلِيٍّ قَالَ : اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِي، فَنَاجٰى اَبِيْ دُوْنِيْ، قَالَ: فَقُلْتُ لِاَبِيْ: مَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: اِذَا اَرَدْتَ اَمْرًا فَعَلَيْكَ بِالتُّؤَدَةِ حَتّٰى يُرِيَكَ اللّٰهُ مِنْهُ الْمَخْرَجَ، اَوْ حَتّٰى يَجْعَلَ اللّٰهُ لَكَ مَخْرَجًا.

حضرت زہری قبیلہ بلی کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوا آپ ﷺ نے میرے علاوہ میرے والد سے کوئی سرگوشی فرمائی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ ﷺ نے آپ سے کیا فرمایا؟ تو انہوں (میرے والد) نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو کسی معاملہ [illegible] اختیار کر حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تجھے [illegible]

احادیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: 417 [illegible]

الحدیث: 25312 مسند الحارث رقم الحدیث: 867 [illegible]

شعب الایمان رقم الحدیث: 1148 المطالب العالیۃ [illegible]

تشریح: اس حدیث پاک میں وقار و متانت اور سنجیدگی کی [illegible]

میں پچھتاوا اور شرمندگی نہیں اُٹھانی پڑتی اور آن [illegible]

889 - وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ : لَيْسَ بِحَكِيمٍ مَنْ لَّا يُعَاشِرُ بِالْمَعْرُوفِ مَنْ لَّا يَجِدُ مِنْ مُّعَاشَرَتِهِ بُدًّا، حَتّٰى يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا اَوْ مَخْرَجًا.

حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ وہ شخص دانا نہیں ہے جو ان لوگوں کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی بسر نہ کر سکے جن کے ساتھ زندگی گزارنے کے سوا چارہ نہیں ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے وسعت یا نکلنے کا راستہ نہ بنا دے۔

مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 25704' معجم ابن المقرئ رقم الحديث: 491' الأربعون الصغرىٰ للبيهقي رقم الحديث: 114' شعب الايمان رقم الحديث: 7751' الآداب للبيهقي رقم الحديث: 168' الحلم لابن أبي الدنيا رقم الحديث: 108' مداراة الناس لابن أبي الدنيا رقم الحديث: 20

397- بَابُ مَنْ هَدٰى زُقَاقًا اَوْ طَرِيْقًا

جو شخص گلی یا راستے کی راہنمائی کرے' اس کا بیان

890 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا قِنَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ مَّنَحَ مَنِيحَةً اَوْ هَدٰى زُقَاقًا، اَوْ قَالَ: طَرِيْقًا، كَانَ لَهٗ عَدْلُ عِتَاقِ نَسَمَةٍ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس آدمی نے دودھ پینے کے لیے دودھ والا جانور دیا یا گلی کا یا فرمایا: راستے کا پتہ بتایا تو اس آدمی کے لیے غلام آزاد کرنے جیسا ثواب ہے۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 543' سنن النسائي رقم الحديث: 646-811-1015' سنن ابن ماجه رقم الحديث: 1342' مسند ابوداؤد الطيالسي رقم الحديث: 774' مصنف عبد الرزاق الصنعاني رقم الحديث: 4175' مسند ابن الجعد رقم الحديث: 2077' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 3803-3804

تشریح: چھوٹے عمل پر بڑے اور زیادہ اجر و ثواب کی نوید ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی چھوٹے سے چھوٹے عمل کو بھی حقیر نہیں سمجھنا چاہیے' نہ معلوم اس کے کرنے پر کتنا اجر و ثواب ملتا ہو۔

891 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ : اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ اَبِيْ زُمَيْلٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، رَفَعَهٗ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ : لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا رَفَعَهٗ، قَالَ: اِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ،

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا' پھر اس کے بعد فرمایا کہ میں اس روایت کے مرفوع ہونے کو نہیں جانتا' کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا اپنے ڈول (کے پانی) کو اپنے بھائی کے ڈول میں انڈیلنا صدقہ ہے اور تیرا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے

وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَتَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ، وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَهِدَايَتُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّالَّةِ صَدَقَةٌ۔

روکنا صدقہ ہے اور تیرا خندہ پیشانی سے اپنے بھائی کو ملنا صدقہ ہے اور تیرا لوگوں کے راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی ہٹا دینا صدقہ ہے اور تیرا بے نشان زمین میں کسی آدمی کو راستہ دکھا دینا صدقہ ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 720-1006' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1285' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 133' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 29420' مسند احمد رقم الحدیث: 21427' البر والصلة للحسین بن حرب رقم الحدیث: 294' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 8979' صحیح ابن خزیمة رقم الحدیث: 748

398- بَابُ مَنْ كَمَّهَ اَعْمٰى

جو آدمی کسی اندھے کو راستے سے بھٹکا دے اس کا بیان

892 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ كَمَّهَ اَعْمٰى عَنِ السَّبِيْلِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر لعنت ہے جو کسی اندھے کو راستے سے بھٹکاتا ہے۔

سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 2609' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 13494' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 12607' مسند احمد رقم الحدیث: 2816-2913' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2906' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 7297' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 2540

399- بَابُ الْبَغْيِ

بغاوت کا بیان [illegible]

893 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَهْرَامَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَهْرٌ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ بَيْتِهِ بِمَكَّةَ جَالِسٌ، اِذْ مَرَّ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ، فَكَشَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا تَجْلِسُ؟ قَالَ: بَلٰى، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] فرماتے ہیں کہ [illegible] آئے [illegible] مظعون [illegible]

مُسْتَقْبِلَهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُهُ إِذْ شَخَصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: اَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنِفًا، وَاَنْتَ جَالِسٌ، قَالَ: فَمَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: (إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ) قَالَ عُثْمَانُ: وَذٰلِكَ حِيْنَ اسْتَقَرَّ الْإِيمَانُ فِيْ قَلْبِي وَاَحْبَبْتُ مُحَمَّدًا.

طرف متوجہ ہو کر بیٹھ گئے' آپ ان سے گفتگو فرما رہے تھے کہ اچانک حضور نبی کریم ﷺ آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگے' آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ابھی اللہ تعالیٰ کا قاصد آیا اور تم بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں (حضرت عثمان بن مظعون) نے عرض کی: اس (اللہ کے قاصد) نے آپ سے کیا کہا؟ فرمایا کہ اس نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ انصاف اور احسان کرنے کا اور رشتہ داروں کو دینے اور بے حیائی سے اور بغاوت سے بچنے کا تمہیں حکم فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو' حضرت عثمان نے عرض کی کہ اس وقت جبکہ یہ معاملہ ہوا میرے دل میں ایمان گھر کر گیا اور میں حضرت محمد ﷺ سے محبت کرنے لگا۔

مسند احمد رقم الحدیث: 2919' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 7322-10646

تشریح: اس حدیث پاک میں مذکور سورۂ نحل کی آیت کے تحت حضرت صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی اپنی مایہ ناز تفسیر قرآن خزائن العرفان میں تحریر فرماتے ہیں:

ابن عیینہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ عدل' ظاہر و باطن دونوں میں برابر حق و طاعت بجالانے کو کہتے ہیں' اور احسان یہ ہے کہ باطن کا حال ظاہر سے بہتر ہو اور فحشاء و منکر و بغی یہ ہے کہ ظاہر اچھا ہو اور باطن ایسا نہ ہو۔ بعض مفسرین نے فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کا حکم دیا ہے اور تین سے منع فرمایا ہے۔ عدل کا حکم دیا اور وہ انصاف و مساوات ہے اقوال و افعال میں اس کے مقابل فحشاء یعنی بے حیائی ہے' وہ قبیح اقوال و افعال ہیں اور احسان کا حکم فرمایا' وہ یہ ہے کہ جس نے ظلم کیا اس کو معاف کرو اور جس نے برائی کی اس کے ساتھ بھلائی کرو اور اس کے مقابل منکر ہے' یعنی محسن کے احسان کا انکار کرنا اور تیسرا حکم اس آیت میں رشتہ داروں کو دینے' اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اور شفقت و محبت کرنے کا فرمایا۔ [illegible] بغی ہے اور وہ اپنے آپ کو اونچا کھینچنا اور اپنے علاقہ داروں کے حقوق تلف کرنا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی [illegible] آیت تمام خیر و شر کے بیان کو جامع ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان' سورۂ نحل' آیت: ۹۰)

[illegible] عقوبة البغي

بغاوت کی سزا کا بیان

[illegible] عبد الله بن أبي الأسود قال: [illegible] محمد

حضرت ابوبکر بن عبید اللہ بن انس اپنے والد سے' وہ ان کے دادا سے' وہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت

بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تُدْرِكَا، دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ، وَأَشَارَ مُحَمَّدٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى.

کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے دو لڑکیوں کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ بالغ ہو گئیں تو وہ اور میں جنت میں اس طرح داخل ہوں گے اور حضور ﷺ نے اپنی شہادت والی اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

صحیح مسلم رقم الحديث: 2631' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 25436' مسند احمد رقم الحديث: 12593' البر والصلة للحسين بن حرب رقم الحديث: 153' مسند أبي يعلى الموصلي رقم الحديث: 3448' مكارم الأخلاق للخرائطي رقم الحديث: 638' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 447

تشریح: آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی انگشت ہائے مبارکہ سبابہ و وسطیٰ کو ملا کے اشارہ کر کے بتایا کہ جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش اور خدمت کی وہ اور میں یوں ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔ شارحین حدیث نے تحریر فرمایا کہ اس اتصال و مصاحبت سے مراد جنت میں اکٹھے داخل ہونا' یا پھر میدان محشر میں' یا دیگر مواقع میں اکٹھے ہونا مراد ہے' مقام میں مرتبہ تک برابر نہیں۔

895 - وَبَابَانِ يُعَجَّلَانِ فِي الدُّنْيَا: الْبَغْيُ، وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ.

اور دو دروازے ایسے جن کی (سزا) [illegible] کی جاتی ہے وہ بغاوت اور قطع تعلقی ہے۔

401- بَابُ الْحَسَبِ

حسب (خاندانی بزرگی) کا بیان

896 - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ مَعْمَرٍ الْعَوْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ [illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ [illegible] سے روایت کرتے ہیں کہ [illegible] کریم ابن کریم [illegible]

صحيح البخاري رقم الحديث: 3372-3375-3387 [illegible] 4026' مسند احمد رقم الحديث: 8279 [illegible] الحديث: 5932 [illegible]

تشریح: [illegible]

ساتھ تمام مکارم اخلاق کو جمع کر لیا تھا اور وہ تین متناسل انبیاء کرام (حضرت یعقوب' حضرت اسحاق اور حضرت ابراہیم) علیہم السلام کے بیٹے تھے اور جب وہ دنیاوی ریاست کے امیر ہوئے تو انہوں نے انتہائی عدل وانصاف سے کام کیا۔

(نعمۃ الباری جلد ۶ صفحہ ۴۱۰ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

897 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَوْلِيَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُتَّقُونَ، وَاِنْ كَانَ نَسَبٌ اَقْرَبَ مِنْ نَسَبٍ، فَلَا يَاْتِينِي النَّاسُ بِالْاَعْمَالِ وَتَاْتُونَ بِالدُّنْيَا تَحْمِلُونَهَا عَلٰى رِقَابِكُمْ، فَتَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ، فَاَقُولُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا: لَا، وَاَعْرَضَ فِي كِلَا عِطْفَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میرے دوست قیامت کے دن پرہیزگار لوگ ہوں گے' اگرچہ کوئی نسب دوسرے نسب سے بہت زیادہ قریب ہی کیوں نہ ہو' لوگ میرے پاس اعمال کے ساتھ نہیں آئیں گے اور تم لوگ دنیا کو اپنی گردنوں پر اُٹھا کر لاؤ گے' پس تم کہو گے: اے محمد (ﷺ)! تو میں اس طرح اور اس طرح کہوں گا' نہیں اور میں دونوں اطراف سے منہ پھیر لوں گا۔

السنة لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 213-1012' تهذيب الآثار مسند ابن عباس رقم الحديث: 435' الزهد لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 249' الزهد الكبير للبيهقي رقم الحديث: 882-959

898 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا اَرٰى اَحَدًا يَعْمَلُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ: (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَاُنْثٰى) حَتّٰى بَلَغَ: (اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ)، فَيَقُولُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: اَنَا اَكْرَمُ مِنْكَ، فَلَيْسَ اَحَدٌ اَكْرَمَ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِتَقْوَى اللّٰهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو اس آیت 'یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی" سے لے کر 'اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاکُمْ" پر عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا' پس کوئی آدمی دوسرے آدمی سے یہ کہے کہ میں تجھ سے صاحب عزت ہوں تو (سنو!) کوئی کسی سے زیادہ صاحب عزت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے۔

[illegible] کا معیار تقویٰ و پرہیزگاری ہے' نسب نہیں' جو جتنا متقی و پرہیزگار ہوگا' معاصی سے [illegible] ہوگا' دنیاوی عزوشرف اور نسب عنداللہ مقبول نہیں ہوں گے' اگر تقویٰ و [illegible] ہیں گے' وہاں اعمال پیش ہوتے ہیں اور نیک و بد کا فیصلہ

[illegible] حضرت یزید (بن اصم) سے روایت ہے' کہتے ہیں

901 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روحیں جمع کیے ہوئے لشکر ہیں' جن کا آپس میں تعارف ہوا وہ مل گئے اور جن کی آپس میں ناواقفی رہی' ان کا ایک دوسرے سے اختلاف رہا۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2638' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4834' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2598' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1075 مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 116-505' فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل رقم الحدیث: 1518-1519-1673' مسند احمد رقم الحدیث: 7935

تشریح: ''الارواح جنود'' جن ارواح میں روزِ ازل عالمِ ارواح میں موافقت اور جان پہچان ہوئی' وہ روحیں اس دنیا میں بھی آ کر ایک دوسرے سے مانوس و مالوف ہو گئیں اور جن کے درمیان وہاں عالمِ ارواح میں اجنبیت رہی' وہ یہاں بھی آ کر ایک دوسرے سے اجنبی اور غیر مانوس رہیں' مثلاً صالحین میں وہاں باہم موافقت اور انسیت ہوئی اور فساق و فجار کی آپس میں۔ علماءِ حدیث و شارحین نے یہ لکھا ہے کہ یہ تعارف اس دنیا میں ظہورِ الہام سے ہوتا ہے مگر وہ عالمِ ارواح والی شنوائی یہاں دنیا میں یاد نہیں۔

403- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ

آدمی کا تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنے کا بیان

902 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى الْكَلْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: [illegible] عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهُ شَاةً، [illegible] الذِّئْبُ فَقَالَ: مَنْ لَهَا يَوْمَ [illegible] فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّي [illegible]

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: ایک چرواہا اپنی بکریوں کے ریوڑ میں تھا کہ بھیڑیے نے ان پر حملہ کیا اور ایک بکری ان میں سے پکڑ لی' چرواہے تے وہ اس سے چھڑا لی تو بھیڑیا اس چرواہے کی طرف متوجہ ہوا' اس نے کہا: درندوں کے دن ان کا نگران کون ہوگا! میرے سوا ان کا کوئی نگران نہیں ہوگا' تو لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور ابوبکر اور عمر اس پر ایمان لاتے ہیں۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2619' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 3662' [illegible] 3467 [illegible] معمر بن راشد رقم الحدیث: 20651' احادیث اسماعیل بن جعفر رقم

الحدیث:132-183' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث:2475

تشریح: اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ مظاہر قدرت کے ظاہر ہونے پر اور مقام تعجب پر سبحان اللہ کہنا [illegible]
اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ جس مخلوق سے جو کام چاہے لے سکتا ہے گفتگو کرنے کی صفت اگرچہ انسان کو حاصل
ہے لیکن خالق کائنات دیگر مخلوق مثلاً حیوانات و نباتات اور جمادات سے بھی گفتگو کرا سکتا ہے۔

درندوں کے حکمران ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں وہ دن بھی آئیں گے جب بکریوں کے چرواہے اور ان کے
نگران ختم ہو جائیں گے' حیوانی درندے ہوں گے اور بکریاں ہوں گی' یہ درندے ان کے ساتھ جو چاہیں اور جیسے چاہیں گے
چیر پھاڑ کا معاملہ کریں گے کیونکہ چیرنا پھاڑنا ان درندوں کی سرشت میں داخل ہے۔

اس حدیث پاک سے حضرات شیخین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی کمال اتباع و موافقت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہوئی۔ اگرچہ یہ حضرات اس وقت موجود نہیں تھے لیکن آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان دونوں حضرات کا اس
قدر عشق و محبت اور کمال اتباع کا تعلق ہے کہ فرمایا: میرا اور ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) کا اس پر ایمان ہے۔

903 - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ، فَأَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، فَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا، وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ قَالَ: اعْمَلُوا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ، قَالَ: أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ، ثُمَّ قَرَأَ: (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے
ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں [illegible]
تھے پس آپ کوئی چیز لے کر زمین [illegible]
کہ تم میں سے کوئی ایسا [illegible]
اس کا ٹھکانہ دوزخ یا جنت [illegible]
صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ [illegible]
[illegible]

الصحابة لأحمد بن حنبل رقم الحديث: 1213' مسند احمد رقم الحديث: 621-1067

تشریح: جب رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سعادت اور شقاوت کو کتاب میں لکھ دیا ہے تو مسلمانوں نے قصد کیا کہ اس لکھے ہوئے کو حجت قرار دے کر عمل کرنے کو ترک کر دیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ بتلایا کہ یہاں ہر دو چیزیں ہیں اور ایک چیز کی وجہ سے دوسری باطل نہیں ہوتی۔ ایک ظاہری چیز ہے اور ایک باطنی چیز ہے اور وہی علت موجبہ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور دوسری ظاہری چیز ہے اور وہ بندے کے حق میں تتمہ لازمہ ہے اور وہ خیالی علامت ہے اور آپ نے یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو پیدا کیا ہے' ان میں سے ہر ایک میسر ہے اور دنیا میں اس کا عمل آخرت کے انجام کی دلیل ہے' اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى O وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى O فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى O" (اللیل: ۵تا۷)

"پس رہا وہ جس نے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا اور (اللہ سے) ڈرا O اور نیکی کی تصدیق کی O تو ہم اس کے لیے نیکی کے راستے آسان کر دیں گے O"

اس کی نظیر یہ ہے کہ انسان کی قسمت میں رزق لکھ دیا گیا ہے لیکن اس کو کمانے کا حکم دیا ہے اور اس کی زندگی کی میعاد مقرر ہے لیکن اس کو بیماری کا علاج کرانے کا حکم ہے' اسی طرح سعادت و شقاوت مقرر ہے لیکن اس کو نیکی کرنے اور برائی کو ترک کرنے کا حکم دیا ہے' پس جس طرح وہ تقدیر میں لکھے ہوئے رزق پر تکیہ کر کے کمانے کو ترک نہیں کرتا اور تقدیر میں لکھی ہوئی زندگی کی مدت پر تکیہ کر کے بیماری میں علاج کو ترک نہیں کرتا' اسی طرح تقدیر میں لکھی ہوئی تقدیر سعادت اور شقاوت پر تکیہ کر کے نیک اعمال کے کرنے اور برے اعمال کے نہ کرنے کو ترک نہ کرے۔ پس تقدیر میں لکھا ہوا امر باطنی علت موجبہ اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور انسان کے اعمال تتمہ لازمہ ہیں اور خیالی علامت ہیں اور امر باطنی کی وجہ سے امر ظاہر کو ترک نہیں کیا جاتا۔

(نعمۃ الباری شرح صحیح بخاری جلد ۳ صفحہ ۵۴۴' مطبوعہ فرید بک سٹال' لاہور)

404- بَابُ مَسْحِ الْاَرْضِ بِالْيَدِ

زمین کو ہاتھ سے چھونے کا بیان

904 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ اَبِي اُسَيْدٍ، عَنْ اُمِّهِ قَالَتْ: قُلْتُ لِاَبِي قَتَادَةَ: مَا لَكَ لَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ [illegible] النَّاسُ؟ فَقَالَ اَبُو قَتَادَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ [illegible] يَقُولُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ [illegible] وَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ [illegible]

حضرت اسید بن ابی اسید اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کو کیا ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے حدیث کی روایت نہیں کرتے؟ جس طرح کہ آپ ﷺ سے اور لوگ حدیث روایت کرتے ہیں' تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا اپنا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَيَمْسَحُ الْاَرْضَ بِيَدِهٖ.

کو چاہیے کہ وہ اپنے لیے دوزخ میں [illegible] بنانے کو آسان بنالے اور رسول اللہ ﷺ یہ فرماتے ہوئے اپنے دست مبارک کو زمین پر پھیر رہے تھے۔

تشریح: کسی بات کو محسوس چیز کے ساتھ اشارہ کرکے سمجھانا اور بتانا جائز و درست ہے۔

دوسرا یہ کہ احادیث بیان کرنے میں کمال احتیاط کی ضرورت ہے کہ کہیں کسی لفظ کی کمی بیشی نہ ہو جائے۔ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اسی قاعدہ و اصول کی بناء پر بیانِ احادیث میں کمال احتیاط کا مظاہرہ کرتے تھے کہ کہیں ہم سے بیانِ حدیث میں چوک نہ ہو جائے۔

تیسرا یہ کہ غلط حدیث بیان کرنا عظیم ترین گناہ ہے ایسا کرنے سے ایمان جانے کا خطرہ ہے۔

405- بَابُ الْخَذْفِ
کنکریاں پھینکنے کا بیان

905 - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الْاَزْدِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ، وَقَالَ : اِنَّهٗ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ، وَلَا يُنْكِي الْعَدُوَّ، وَاِنَّهٗ يَفْقَاُ الْعَيْنَ، وَيَكْسِرُ السِّنَّ.

حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نہ شکار کو مارتی ہیں اور نہ دشمن کو زخمی کرتی ہیں البتہ آنکھ پھوڑتی اور دانت کو توڑتی ہیں۔

صحيح البخارى رقم الحديث: 5479-6220، صحيح مسلم رقم الحديث: 1954، سنن ابى داؤد رقم الحديث: 5270، سنن النسائى رقم الحديث: 4815، سنن ابن ماجه رقم الحديث: 17، جامع معمر بن راشد رقم الحديث: [illegible]، ابو داؤد الطيالسى رقم الحديث: 956-961، مسند الحميدى رقم الحديث: [illegible]

تشریح: اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ:

☆ ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیے جس [illegible]

☆ کسی بھی فضول کام میں مشغول [illegible]

☆ اپنے کسی [illegible]

☆ بغیر مقصد اور غرض کے [illegible]

406- [illegible]

906 - حدثنا [illegible]

اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : أَخَذَتِ النَّاسَ الرِّيحُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ، وَعُمَرُ حَاجٌّ، فَاشْتَدَّتْ، فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ حَوْلَهُ: مَا الرِّيحُ؟ فَلَمْ يَرْجِعُوا بِشَيْءٍ، فَاسْتَحْثَثْتُ رَاحِلَتِي فَأَدْرَكْتُهُ، فَقُلْتُ : بَلَغَنِي أَنَّكَ سَأَلْتَ عَنِ الرِّيحِ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَلرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ، وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ، فَلَا تَسُبُّوهَا، وَسَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا، وَعُوذُوا مِنْ شَرِّهَا.

کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کو مکہ مکرمہ کے راستے میں ہوا نے گھیر لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کرنے کے لیے جا رہے تھے' پس ہوا نے شدت اختیار کر لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو آپ کے آس پاس تھے ان سے فرمایا: ہوا کیا ہے؟ تو انہوں نے کوئی بھی جواب نہ دیا' پس میں اپنی سواری کو دوڑاتا ہوا ان (حضرت عمر) کے پاس پہنچ گیا' میں نے کہا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے ہوا کے متعلق پوچھا ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ہوا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے' یہ رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے' تم اس کو گالی مت دو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5097' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3727' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20004' الأدب لابن أبي شيبة رقم الحديث: 78' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 26311' مسند احمد رقم الحديث: 9299' السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث: 10700-10701

تشریح: ہوا کو برا بھلا کہنے کی متعدد وجوہات ہوتی ہیں' یا تو بندہ اس سے تنگ آ جاتا ہے' یا پھر اسے ناپسند کرتا ہے' یہ چیز بندے کی عبودیت [illegible] کے منافی ہے' کیونکہ ہوا کا نرم و سخت چلنا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے' اس میں ہوا کا کیا قصور ہے اور پھر اس کو برا بھلا کہنے کا کیا معنی ہے۔ ہاں! اس کی سختی سے رب تعالیٰ کی پناہ ضرور مانگنی چاہیے۔

407- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: [illegible] كَذَا

آدمی کا یہ کہنا کہ ہم پر اس ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی

907- [illegible] قَالَ: حَدَّثَنِي [illegible] عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ [illegible]

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی جس رات کو بارش ہوئی تھی' جب حضور نبی کریم ﷺ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ فرمائی' فرمایا: (لوگو) کیا تم جانتے

وَجْهِهِ، فَإِذَا مَطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ، فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ).

پیچھے جاتے اور آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل جاتا' پھر جب بارش برستی تو آپ خوش ہو جاتے' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' آپ ﷺ کی اس کیفیت کو پہچان جاتیں' حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم ہو سکا کہ ایسا ہی ہو جیسا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''پس جب انہوں نے وادیوں سے اُمڈتے بادلوں کو اپنی طرف آتے دیکھا''۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 1032' صحیح مسلم رقم الحدیث: 899' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5098' سنن النسائی رقم الحدیث: 1523' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3846-3889' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19999' الزھد والرقائق لابن المبارک والزھد رقم الحدیث: 148' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1674

تشریح: اس حدیث پاک میں ہے کہ آقا کریم ﷺ بادل دیکھ کر گھبراہٹ کا شکار ہوتے تھے' آپ ﷺ کا یہ خوف کھانا تعلیم اُمت کے لیے تھا کہ بادلوں کو دیکھ کر اُمت خوشی میں نہ مست ہو جائے بلکہ یاد رکھے کہ ایسی ہی صورت میں جب کہ قومِ عاد بادلوں کو دیکھ کر خوشی میں مست ہوئی تو ان پر ان بادلوں میں عذابِ الٰہی آیا تھا۔ آقا کریم ﷺ کا اپنی اُمت پر کمال مہربانی و شفقت کا مظاہرہ ہے کہ خوفِ خدا سے بے نیاز نہ ہونا' بادلوں کی صورت میں اس ذات کا ناراضگی کی وجہ سے عذاب بھی آ سکتا ہے۔

مسلک اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ آقا کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں' آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور غضب کے اوقات اور علامات کو خوب جانتے ہیں۔

909 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، [illegible] عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ [illegible] وَمَا مِنَّا، وَلَكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ [illegible]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدشگونی لینا شرک ہے اور ہم سے نہیں (یعنی ہم بدشگونی نہیں لیتے) لیکن اللہ تعالیٰ اس (بدفالی لینے) کو توکل (کامل) سے دور فرما دیتا ہے۔

[illegible] 3910' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3538' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 354' [illegible] رقم الحدیث: 161' مسند ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: 265' [illegible] رقم الحدیث: 775

[illegible] ہے اگر بعض معاملات میں بدشگونی کے اثر کا

مُحَمَّدُ، اَرَضِيتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَیْ رَبِّ، قَالَ: فَاِنَّ مَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعِيْنَ اَلْفًا يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَهُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ، قَالَ عُكَّاشَةُ: فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ اٰخَرُ: اُدْعُ اللّٰهَ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

(ﷺ)! کیا آپ راضی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اے میرے رب! (رب تعالیٰ نے) فرمایا: بلاشبہ ان کے ساتھ ستر ہزار وہ ہیں جو جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ دم کرواتے ہیں اور نہ تعویذ ڈالتے ہیں (وہ دم و تعویذ جن میں شرکیہ کلمات ہوں اور جو غیر شرعی ہوں) اور نہ بدشگونی لیتے ہیں اور وہ اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں اور حضرت عکاشہ نے عرض کی: (یارسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ مجھے ان میں سے کر دے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو ان میں سے کر دے! ایک اور آدمی نے عرض کی: (یارسول اللہ!) میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ سے اس میں عکاشہ سبقت لے گئے ہیں۔

جامع المعمر بن راشد رقم الحدیث: 19519' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 350-404' مسند ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 352-401' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 23624' مسند احمد رقم الحدیث: 3806' الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 249' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 5318

تشریح: اگر واضح طبیب کے بغیر چارہ کار نہ ہو تو داغ سے علاج کرانے میں رخصت ہے لیکن کمال توکل کا تقاضا اور افضل یہی ہے کہ اجتناب کیا جائے۔ اسی طرح جھاڑ پھونک کا معاملہ ہے کہ ایسے کلمات و عبارات کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے جن میں غیر اللہ کا استعمال نہ ہو لیکن نہ کرنا بہتر و افضل ہے جیسا کہ حدیث پاک کا مضمون ہے۔

[illegible] قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، وَهَمَّامٌ، عَنْ [illegible] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ [illegible]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے از حضور نبی کریم ﷺ روایت کی اور حدیث کو بیان کیا۔

[illegible] سے بدشگونی لینے کا بیان

[illegible]

[illegible] اپنی والدہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ جب بچے پیدا ہوتے تو

كَانَتْ تُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ إِذَا وُلِدُوْا، فَتَدْعُوْ لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ، فَأُتِيَتْ بِصَبِيٍّ، فَذَهَبَتْ تَضَعُ وِسَادَتَهُ، فَإِذَا تَحْتَ رَأْسِهِ مُوسًى، فَسَأَلَتْهُمْ عَنِ الْمُوْسٰى، فَقَالُوْا: نَجْعَلُهَا مِنَ الْجِنِّ، فَأَخَذَتِ الْمُوْسٰى فَرَمَتْ بِهَا، وَنَهَتْهُمْ عَنْهَا وَقَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ الطِّيَرَةَ وَيُبْغِضُهَا، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَنْهٰى عَنْهَا.

ان کے پاس لائے جاتے تو آپ رضی اللہ عنہا ان کے لیے دعائے برکت و خیر فرماتیں۔ ایک بچہ لایا گیا تو آپ سرہانہ رکھنے کے لیے گئیں تو آپ کیا دیکھتی ہیں کہ اس کے سر کے نیچے استرا رکھا ہوا ہے تو آپ رضی اللہ عنہا نے ان سے استرا (سرہانے رکھنے) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا: ہم یہ جن کی وجہ سے کرتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہا نے استرا لے لیا اور اس کو پھینک دیا اور انہیں اس (استرا رکھنے) سے منع فرما دیا اور آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدشگونی لینے کو برا سمجھتے تھے اور اس سے بغض رکھتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس سے منع فرماتی تھیں۔

شرح معاني الآثار رقم الحديث:7083' المطالب العالية بزوائد المسانيد رقم الحديث: 2496

تشریح: یہ عادت اکثر طور پر خواتین میں پائی جاتی تھی اور آج بھی کہیں کہیں اس مسلم معاشرے میں یہ رسم موجود ہے [illegible] میں مائیں اپنے بچوں کے سرہانوں کے نیچے کوئی لوہے کی چیز مثلاً چھری چاقو یا استرا وغیرہ رکھ دیتی ہیں اور [illegible] جاتا ہے کہ اس سے بچے کو نیند میں ڈر نہیں لگے گا، جن کے کانٹے وغیرہ وغیرہ تو ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس اعتقاد کی نفی فرمائی اور ایسا کرنے کو تعلیمات اسلام کے خلاف اور [illegible]

412- بَابُ الْفَألِ

913 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوٰى، وَلَا [illegible] الصَّالِحُ، الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ.

صحیح البخاري رقم الحديث [illegible]

[illegible]

اس کی نفی فرمائی اور ایسے اعتقاد کو باطل قرار دیا۔

''لا طیرۃ'' شگون کچھ نہیں یعنی شگون کو فائدہ حاصل کرنے اور نقصان کے دور کرنے میں کوئی دخل نہیں' اس کا اعتقاد اور اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔

''ویعجبنی الفال الصالح'' اور نیک فال کو پسند فرماتے تھے یعنی انسانوں' مقامات اور دوسری کسی چیز کے نام سے اچھی فال لیتے تھے' احادیث میں اس چیز کا ثبوت موجود ہے' لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اچھے نام یا جگہ یا کسی دوسری چیز کے افعال میں صادر ہونے میں اچھی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔

914 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ حَيَّةُ التَّمِيْمِيُّ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا شَيْءَ فِي الْهَامِ، وَأَصْدَقُ الطِّيَرَةِ الْفَالُ، وَالْعَيْنُ حَقٌّ.

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ مجھے حضرت حیہ تمیمی نے بتایا کہ انہیں ان کے والد نے بتایا کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: اُلّو میں کچھ بھی نہیں ہے اور سچا شگون فال لینا ہے اور نظر کا لگ جانا حق ہے۔

مسند احمد رقم الحدیث: 16627' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 1179' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 1582' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 3561' معرفۃ الصحابۃ لأبی نعیم رقم الحدیث: 2288' المطالب لأبی یعلی الموصلی جلد 1 صفحہ 89

تشریح: اس حدیث میں ھامہ' نیک فالی اور بدنظری کے حق ہونے کا ذکر ہوا۔ ''ھامہ'' اُلّو کو کہتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ھامہ کوئی چیز نہیں' اس سے آپ ﷺ نے اس اعتقاد کی نفی کی ہے جو دورِ جاہلیت میں لوگ دیکھتے تھے کہ جس گھر یا جگہ پر اُلّو بیٹھ جائے وہ برباد ہو جاتی ہے۔

نیک فالی کے متعلق سابقہ حدیث میں تشریح گزر چکی ہے۔

''والعین حق'' نظر لگنا حق ہے' اس کا مطلب ہے کہ نظر لگنے پر جو دکھ تکلیف اور اذیت پہنچتی ہے' وہ حق ہے۔ نظر لگنے کے اثرات کا احادیث سے ثبوت موجود ہے' اصحابِ رسول ﷺ بھی اس کا شکار ہوئے اور آقا کریم ﷺ نے اس کا علاج [illegible] شخص کے لیے وضو کر کے پانی کے چھینٹے اس پر مارے۔

اچھے نام سے برکت حاصل کرنے کا بیان

[illegible]

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے حدیبیہ کے سال جس دوران حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس بات

وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ، حِينَ ذَكَرَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اَنَّ سُهَيْلًا قَدْ اَرْسَلَهُ اِلَيْهِ قَوْمُهُ، فَصَالَحُوهُ عَلٰى اَنْ يَرْجِعَ عَنْهُمْ هٰذَا الْعَامَ، وَيُخَلُّوهَا لَهُمْ قَابِلَ ثَلَاثَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اَتٰى فَقِيلَ: اَتٰى سُهَيْلٌ: سَهَّلَ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کا ذکر کیا کہ سہیل کو ان کی قوم نے آپ کی طرف بھیجا ہے تا کہ وہ آپ سے صلح کر لیں کہ آپ اس سال واپس لوٹ جائیں اور اسے (بیت اللہ شریف کو) ان (اہل مکہ کے لیے) آپ اگلے تین سالوں تک کے لیے خالی چھوڑ دیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ آیا تو فرمایا: سہیل آیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے معاملے کو آسان فرما دیا ہے اور حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (ظاہری حیات میں) پایا تھا۔

تشریح: اس حدیث پاک میں حدیبیہ والے سال کا اجمالاً قصہ مذکور ہوا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ عنوان کے تحت اس حدیث کو لائے کہ جب حدیبیہ کے معاہدے کے لیے قریش مکہ کی طرف سے حضرت سہیل آئے تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نام "سہیل" سے نیک فال لی اور ان کے نام "سہیل" سے یہ مطلب اخذ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آسانی فرمائے گا [illegible]

414- بَابُ الشُّؤْمِ فِي الْفَرَسِ

گھوڑے میں نحوست ہونے کا بیان

916 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ، وَسَالِمٍ اِبْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلشُّؤْمُ فِي الدَّارِ، وَالْمَرْاَةِ، وَالْفَرَسِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: [illegible] اور عورت میں اور گھوڑے میں [illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 5093-2858' صحیح مسلم رقم الحدیث، 2225' [illegible]
سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 86-1995-3540' جامع معمر [illegible]
رقم الحدیث: 1930' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 22-638 [illegible]

917 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ [illegible]
مَالِكٌ، عَنْ اَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ [illegible]
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]
[illegible]

صحیح البخاری [illegible]
ابی [illegible]

للطبراني رقم الحديث: 5707

تشریح: اگر نحوست ہے تو عورت' گھر اور گھوڑے میں ہے۔ اس روایت کی شرح میں شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں: یہ عقیدہ اُمورِ جاہلیت میں سے ہے۔ تمام اشیاء میں مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے اور اس کی تقدیر سے ہیں۔ اشیاءِ مذکورہ میں نحوست کا اثبات اللہ تعالیٰ کی عادتِ جاریہ کے مطابق ہے کہ اس نے پیدا کیں اور اسی نے ان چیزوں کو سبب عادی بنایا ہے۔ ان (مذکورہ چیزوں عورت' گھر' گھوڑے) اشیاء کو بعض احوال اور خصوصیات سے خاص کرنے کی حکمت تو شارع علیہ السلام ہی جانتے ہیں' پس نفی ذاتی تاثیر کی ہے اور اثبات سبب عادی کے طور پر ہے' جیسے کہ مرض کے متعدی ہونے اور کوڑھ کے بارے میں اہل علم نے کہا ہے۔ بعض شارحین نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ کسی چیز میں نحوست نہیں ہے اور اگر فرض کیا جائے کہ وہ ثابت ہے تو ان چیزوں (گھوڑے' عورت' گھر) کے بارے میں گمان کیا جا سکتا ہے کہ ان میں ثابت ہو۔

(اشعۃ اللمعات جلد ۵ صفحہ ۲۶۵ فرید بک سٹال' لاہور)

918 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي اَبَا قُدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثُرَ فِيهَا عَدَدُنَا، وَكَثُرَ فِيهَا اَمْوَالُنَا، فَتَحَوَّلْنَا اِلَى دَارٍ اُخْرٰى، فَقَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا، وَقَلَّتْ فِيهَا اَمْوَالُنَا؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُدُّهَا، اَوْ دَعُوهَا، وَهِيَ ذَمِيمَةٌ.

قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: فِي اِسْنَادِهِ نَظَرٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم ایک گھر میں تھے جس میں ہماری کثیر تعداد تھی اور اس میں ہمارا بہت زیادہ مال تھا تو ہم ایک اور گھر میں منتقل ہوئے تو اس میں ہماری تعداد بھی کم ہو گئی اور ہمارے مال واسباب بھی بہت کم ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس (گھر) کو واپس کر دو یا اس کو چھوڑ دو' یہ گھر برا ہے۔

ابوعبداللہ (امام بخاری) نے کہا کہ اس روایت کی سند میں ضعف ہے۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں جو گھر چھوڑنے کا فرمایا' یہ گھر کی نحوست کی بناء پر نہیں فرمایا بلکہ اس میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اگر کبھی ایسا ہو کہ ایسے کسی گھر میں تکالیف پہنچی ہوں' ماحول اور موسم وغیرہ کے لحاظ سے درست نہ ہو' یا جنات و آسیب وغیرہ کا خطرہ ہو' اپنے گھر کی بناء پر کاروبار و ملازمت کی دوری پر پریشان حالی ہو اور وہ اہل خانہ کے لیے ناموافق بلکہ مصیبت بن جائے تو ایسی صورت میں گھر بدل لینا درست ہے۔

415 - بَابُ الْعُطَاسِ

چھینک مارنے کا بیان

919 - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِذَا قَالَ: هَاهْ، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند' پس جب کوئی چھینک مارے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرے تو ہر مسلمان پر جو اسے (چھینک کو) سنے اس کا جواب دینا لازم ہے اور رہ گئی جمائی تو وہ شیطان کی طرف سے ہے' تو چاہیے کہ اس کو جتنا ہو سکے روکے' جب وہ (جمائی لینے کے دوران) ھاہ کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3289' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2994' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5028' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 968' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2434' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1195' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2840' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 6679

تشریح: چھینک سے دماغ صاف ہو جاتا ہے اور ہلکا پھلکا ہو جاتا ہے' طبیعت میں انبساط پیدا ہوتا ہے جو طاعت وعبادت پر قدرت حاصل ہونے میں مدد ومعاون ہے' یہ رب تعالیٰ کو پسند ہے۔

جمائی سستی کی علامت ہے' اس سے جسم وجان پر بوجھ اور جمود طاری ہو جاتا ہے' اس کو شیطان پسند کرتا ہے کہ اس کے ذریعے انسان طاعت وعبادت پر سستی کا شکار ہو جاتا ہے' جو شیطان کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔

چھینک آنے پر الحمد للہ کہنے کا حکم ہے اور اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا' اگر وہ مسلمان ہے تو۔

اور یہ جو فرمایا کہ جب استطاعت جمائی کو روکنے کی کوشش کرے کیونکہ اس پر شیطان ہنستا ہے۔ جمائی کو روکنے کی تین تدبیریں ہیں' ایک یہ ہے کہ زور سے ناک سے ہوا نکالی جائے' دوسرا یہ کہ نچلے ہونٹ کو دانتوں میں دبایا جائے' تیسرا یہ کہ خیال کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو جمائی نہیں آئی تو جمائی آنا رک جائے گی۔ کیونکہ جب کوئی جمائی لیتے وقت ہا ہا کرتا ہے تو شیطان خوب زور سے ہنستا ہے اور کہتا ہے: دیکھو میں نے اسے پاگل اور بے وقوف بنا دیا ہے۔

416- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا عَطَسَ

920 - حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، قَالَ الْمَلَكُ: رَبِّ

الْعَالَمِينَ، فَإِذَا قَالَ: رَبَّ الْعَالَمِينَ، قَالَ الْمَلَكُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ۔

اور جب کوئی ''رب العالمین'' کہتا ہے (چھینک آنے پر) تو فرشتہ کہتا ہے: ''یرحمك الله''۔

الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1985' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 3371' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 12284' عمل الیوم واللیلة لابن السنی رقم الحدیث: 256' شعب الایمان رقم الحدیث: 8881

تشریح: چھینک پر الحمدللہ کہنے میں حکمت شراحِ حدیث نے یہ بیان کی ہے کہ پیٹ کی جانب سے جب کوئی موذی گیس دماغ کی طرف چڑھتی ہے تو دماغ اسے روکنے کی کوشش کرتا ہے اور جب اسے قبول نہیں کرتا تو اس پر چھینک آتی ہے جو دماغ کے قوی ہونے اور صحت مند جسم کی علامت ہوتا ہے اس پر حمد بجالانے کی تلقین کی گئی ہے۔

921 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا عَطَسَ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَإِذَا قَالَ فَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكَ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی چھینکے تو اسے چاہیے کہ ''الحمد لله'' کہے' پس جب وہ یہ (کلمات) کہے تو اس کا بھائی یا اس کا دوست (اس کے جواب میں) ''یرحمك الله'' کہے' تو جب وہ (دوسرا آدمی) اس کے لیے ''یرحمك الله'' کہے تو اسے چاہیے کہ کہے: ''یهدیك الله ویصلح بالك''۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3289' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2994' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5028' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 968' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2434' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1195' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2840' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 348

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: أَثْبَتُ مَا يُرْوَى فِي هٰذَا الْبَابِ هٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِي يُرْوَى عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ۔

حضرت ابوعبداللہ (امام بخاری) نے فرمایا کہ اس باب میں حضرت ابی صالح السمان سے جو روایت کی گئی ہے وہ بہت عمدہ ہے۔

417- بَابٌ

تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

چھینک مارنے والے کو (اس کی چھینک کا) جواب دینے کا بیان

922 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُقْرِئُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ الْإِفْرِيقِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُمْ كَانُوا غُزَاةً فِي الْبَحْرِ زَمَنَ

حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم الافریقی سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں

مُعَاوِيَةَ، فَانْضَمَّ مَرْكَبُنَا إِلَى مَرْكَبِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، فَلَمَّا حَضَرَ غَدَاؤُنَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِ، فَأَتَانَا فَقَالَ: دَعَوْتُمُونِي وَأَنَا صَائِمٌ، فَلَمْ يَكُنْ لِي بُدٌّ مِنْ أَنْ أُجِيبَكُمْ، لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ سِتَّ خِصَالٍ وَّاجِبَةٍ، إِنْ تَرَكَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَدْ تَرَكَ حَقًّا وَّاجِبًا لِأَخِيهِ عَلَيْهِ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَحْضُرُهُ إِذَا مَاتَ، وَيَنْصَحُهُ إِذَا اسْتَنْصَحَهُ ۔

سمندری جہاد میں سفر کر رہے تھے کہ ہماری کشتی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی کشتی کے ساتھ جڑ گئی جب ہمارے دوپہر کے کھانے کا وقت ہوا تو ہم نے حضرت ابوایوب کی طرف پیغام بھیجا' پس وہ ہمارے ہاں آئے اور فرمایا: تم نے مجھے دعوت دی حالانکہ میرا روزہ ہے' تو میرے لیے لازم ہو گیا کہ میں تمہاری دعوت کو قبول کروں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: بے شک مسلمان پر اس کے بھائی کے چھ حق واجب ہیں' اگر اس نے ان میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا تو اس نے اپنے بھائی کے واجب حق کو چھوڑ دیا' جب اس سے ملے تو سلام کرے' جب اس کی دعوت کرے تو قبول کرے' اور جب وہ چھینکے تو اس کی چھینک کا جواب دے' اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کرے' اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں حاضر ہو' اور جب وہ نصیحت طلب کرے تو اسے اچھی طرح نصیحت کرے۔

شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 531' المسند للشاشي رقم الحديث: 1148' المطالب العالية [illegible] رقم الحديث: 2524' الزهد لهناد بن السري جلد2 صفحه 498' الأربعون لمحمد بن أسلم الطوسي رقم الحديث: 26

تشریح: جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے اور ساتھ رب العالمین بھی کہے تو زیادہ بہتر ہے' اگر چھینکنے والا اونچی آواز [illegible] سن لیں تو ان پر حق ہے کہ وہ چھینکنے والے کو جواباً یرحمک اللہ کہیں' اگر کوئی الحمد للہ نہیں کہتا یا اتنی آواز [illegible] کسی کو سنائی نہیں دیتی تو پھر جواب دینا لازم و حق نہیں۔

قَالَ: وَكَانَ مَعَنَا رَجُلٌ مَّزَّاحٌ يَقُولُ لِرَجُلٍ أَصَابَ طَعَامَنَا: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا وَّبِرًّا، فَغَضِبَ عَلَيْهِ حِينَ أَكْثَرَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِأَبِي أَيُّوبَ: مَا تَرَى فِي رَجُلٍ إِذَا قُلْتُ لَهُ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا وَّبِرًّا غَضِبَ [illegible] فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: إِنَّا كُنَّا نَقُولُ: [illegible] الْخَيْرُ أَصْلَحَهُ الشَّرُّ، فَاقْلِبْ عَلَيْهِ [illegible]

راوی [illegible]

جَزَاكَ اللّٰهُ شَرًّا وَّعَرًّا، فَضَحِكَ وَرَضِيَ وَقَالَ : مَا تَدَعُ مُزَاحَكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ : جَزَى اللّٰهُ اَبَا اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيَّ خَيْرًا۔

میں ''جزاك اللّٰه خيرًا وّبرًّا'' کہتا ہوں اور وہ غصے میں آ جاتا ہے اور مجھے گالی دیتا ہے' تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ ہم یہ کہا کرتے تھے کہ بھلائی جس کی اصلاح نہ کرے' بُرائی اس کی اصلاح کرتی ہے' پس تو یہ بات اس پر بدل دے' پس جب وہ آدمی (جس سے مزاح کی گئی) اس (مزاحی) کے پاس آیا تو اس (مزاحی) نے کہا: ''جزاك اللّٰه شرًّا وّعرًّا'' تو وہ آدمی ہنس پڑا اور راضی ہو گیا اور اس نے کہا: کیا تم اپنے مذاق چھوڑتے نہیں ہو' تو اس (مزاحی) آدمی نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو جزائے خیر نصیب فرمائے۔

923 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ حَكِيمِ بْنِ اَفْلَحَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَرْبَعٌ لِّلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ: يَعُودُهُ اِذَا مَرِضَ، وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ، وَيُجِيبُهُ اِذَا دَعَاهُ، وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چار حق ہیں' جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے' جب وہ مرے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو' اور جب اسے دعوت دے تو قبول کرے اور جب چھینک مارے تو اس کی چھینک کا جواب دے۔

المعجم الكبير للطبراني رقم الحديث: 9748

924 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ : اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَاِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَهَانَا عَنْ: خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ، وَالْقَسِّيَّةِ، وَالْاِسْتَبْرَقِ،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم فرمایا اور سات چیزوں سے منع فرمایا' ہمیں بیمار کی تیمارداری کرنے' جنازوں کے پیچھے چلنے' چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینے' قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے اور سلام عام کرنے' اور دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا حکم فرمایا' اور سونے کی انگوٹھی پہننے' چاندی کے برتنوں کے استعمال

وَالدِّيبَاجِ، وَالْحَرِيرِ۔

کرنے اور میاثر' قسیہ' استبرق' دیباج اور حریر سے منع فرمایا ہے (میاثر' قسیہ' استبرق' دیباج' اور حریر یہ کپڑوں کی اقسام ہیں)۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 1239' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2066' سنن النسائی رقم الحدیث: 1939' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 2115' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 782' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 10840' السنن الکبرٰی للنسائی رقم الحدیث: 2077' مسند الرویانی رقم الحدیث: 398

تشریح: مریض کی عیادت: حقوقِ مسلم اور سنت ہے۔

جنازہ پڑھنا: جمہور علماءِ ملت اسلامیہ کے نزدیک جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے۔

اتباعِ جنازہ: اس کی تین صورتیں ہیں: جنازہ پڑھنا' جنازہ کے ساتھ جانا اور تیسری صورت یہ ہے کہ اس کی موت کے وقت کلمہ پڑھنا تاکہ مرنے والے کا ذہن بھی کلمہ پڑھنے کی طرف متوجہ ہو۔ علماءِ احناف کے نزدیک جنازہ کی اتباع یعنی پیچھے چلنا افضل ہے۔

چھینک کا جواب: جب چھینکنے والا چھینک مارنے پر ''الحمدللہ'' کہے تو اس کے جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہنا سنت ہے۔

دعوت قبول کرنا: حسنِ معاشرت کی وجہ سے دعوت قبول کرنا سنت ہے' البتہ دعوتِ ولیمہ سنت ہے۔

مظلوم کی مدد: انسان کی قدرت اور طاقت کے مطابق اس کی مدد کرنا فرض ہے۔

قسم پورا کرنا: کسی کی قسم کو پورا کرنا مستحب ہے اور یہ مکارمِ اخلاق سے ہے۔

سلام کا جواب دینا: فقہاءِ احناف کے نزدیک سلام کرنے والے کا جواب دینا واجب ہے۔

چاندی اور سونے کے برتنوں میں پانی پینا اور ان کو استعمال کرنا مردوں اور عورتوں پر حرام ہے اور سونے کی انگوٹھی بالخصوص مردوں کے لیے حرام ہے۔

خالص ریشم مردوں پر حرام ہے' البتہ دورانِ جنگ اور بطورِ دواء کے مردوں کے لیے جائز ہے [illegible] ہے۔

925 - وَعَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ، قِيلَ: مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَاِذَا دَعَاكَ [illegible] اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَاِذَا عَطَسَ [illegible]

حضرت ابوہریرہ [illegible]

فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ۔

جب وہ چھینکے اور اللہ کی تعریف کرے تو اس کو جواب دے اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر اور جب وہ مر جائے تو اس کے جنازہ میں شرکت کر۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 1240' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2162' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5030' سنن النسائی رقم الحدیث: 1938' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 1435' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2417' الأدب لابن ابی شیبة رقم الحدیث: 317' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 2076

تشریح: مذکورہ چاروں احادیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے چھینک کے جواب میں بطور استشہاد عنوان ذکر کیا ہے۔ ان کا مفاد یہی ہے کہ چھینکنے والے کو اس کی چھینک کا جواب دینا چاہیے' جبکہ وہ الحمد للہ کہے۔

418- بَابُ مَنْ سَمِعَ الْعَطْسَةَ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

جو چھینک سن کر ''الحمد للہ'' کہتا ہے' اس کا بیان

926 - حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ قَالَ عِنْدَ عَطْسَةٍ سَمِعَهَا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَّا كَانَ، لَمْ يَجِدْ وَجَعَ الضِّرْسِ وَلَا الْأُذُنِ اَبَدًا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ جس نے چھینک سنتے وقت کہا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَّا كَانَ'' تو اس کو داڑھ کا درد نہیں ہوگا اور نہ کبھی اس کے کان میں درد ہوگا۔

سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3715' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 341' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 25997' مسند احمد رقم الحدیث: 973-995' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 9969' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 306' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1976

تشریح: یہ چھینک کا جواب نہیں بلکہ یہ بتایا کہ چھینک سننے پر الحمد للہ رب العالمین علیٰ کل حالٍ کہنے سے کان میں اور ڈاڑھ میں درد نہیں ہوتا' لہٰذا یہ بطور علاج ایک عمل کا ذکر ہوا۔

419- بَابُ كَيْفَ تَشْمِيْتُ مَنْ سَمِعَ الْعَطْسَةَ

چھینک سننے والا چھینک کا جواب کس طرح دے؟ اس کا بیان

927 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم

بْنُ دِينَارٍ، عَنْ اَبِى صَالِحٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَاِذَا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَلْيَقُلْ لَهُ اَخُوهُ اَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

میں سے کسی کو چھینک آئے تو اس کو چاہیے کہ کہے: ''الحمد للّٰہ'' کہے جب اس نے ''الحمد للّٰہ'' کہا تو اس کا بھائی یا اس کا ساتھی اسے ''یرحمك اللّٰہ'' کہے اور وہ (جس کو چھینک کا جواب دیا گیا) یہ کہے: ''یھدیکم اللّٰہ ویصلح بالکم''۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3289-6223-6224' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2994' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5028' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 968' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2434' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 3322' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1173-1195

تشریح: ''یھدیکم اللّٰہ ویصلح بالکم'' اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت نصیب کرے اور تمہارے دلوں کو نیک کرے' ان الفاظ کو جمع ذکر کرنے کی شراح حدیث نے تین وجوہات ذکر کی ہیں:

☆ عام طور پر جماعت موجود ہوتی ہے۔
☆ مخاطب کے احترام و تعظیم میں جمع کے صیغے لائے گئے۔
☆ اس سے آقا کریم ﷺ کی ساری اُمت کے لیے دعا مراد ہے۔

928 - حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، وَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يَقُولَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا تَثَائَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَائَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ چھینکنے والے کو پسند فرماتا ہے اور جمائی لینے والے کو ناپسند فرماتا ہے' اور جب تم میں سے کسی ایک کو چھینک آئے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے تو ہر اس مسلمان پر جو اسے (چھینک کو) سنے لازم ہے کہ [illegible] ''یرحمك اللّٰہ'' [illegible] طرف سے [illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6224' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: [illegible] 253' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1173' [illegible] 348' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 348' [illegible]

929 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اِذَا شُمِّتَ : عَافَانَا اللّٰهُ وَاِیَّاکُمْ مِنَ النَّارِ، یَرْحَمُکُمُ اللّٰهُ۔

حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ جب کسی کو (اس کی) چھینک کا جواب دیا جائے (تو کہا جائے:) ''اللہ تعالیٰ ہمیں عافیت عطا فرمائے اور تمہیں دوزخ سے پناہ عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے''۔

تشریح: مختلف مواقع پر چھینک کے جواب میں مختلف الفاظ فرمائے، ان مذکورہ الفاظ میں سے ایک یہ ہیں کہ کہے: ''عافانا اللّٰہ وایاکم من النار یرحکم اللّٰہ'' ''اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں آگ سے پناہ عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے''۔ لہٰذا کبھی چھینک کا جواب دینا، ان الفاظ میں بھی دینا مستحب ہے۔

930 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ : اَخْبَرَنَا یَعْلٰی قَالَ : اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُنَیِّنٍ وَّهُوَ یَزِیْدُ بْنُ کَیْسَانَ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَحَمِدَ اللّٰهَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : یَرْحَمُكَ اللّٰهُ، ثُمَّ عَطَسَ اٰخَرُ، فَلَمْ یَقُلْ لَهٗ شَیْئًا، فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَدَدْتَ عَلَی الْاٰخَرِ، وَلَمْ تَقُلْ لِیْ شَیْئًا؟ قَالَ : اِنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ، وَسَكَتَّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے ''الحمد للّٰہ'' کہا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا: ''یرحمك اللّٰہ'' پھر ایک اور آدمی کو چھینک آئی تو آپ نے کچھ بھی نہ کہا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اس کو جواب دیا اور میرے لیے کچھ نہیں فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ کی حمد کی تھی اور تو خاموش رہا (اس لیے میں نے اسے جواب دیا اور تجھے جواب نہیں دیا)۔

مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 361

420- بَابُ اِذَا لَمْ یَحْمَدِ اللّٰهَ لَا یُشَمَّتُ

جب کوئی ''الحمد للّٰہ'' نہ کہے تو اسے جواب نہ دینے کا بیان

931 - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ قَالَ : سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ : عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلیمان التیمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس دو آدمیوں نے چھینک ماری، آپ ﷺ

فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا، وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ، فَقَالَ : شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي؟ قَالَ: اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَلَمْ تَحْمَدْهُ.

نے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کی چھینک کا جواب نہیں دیا' اس آدمی نے کہا: (یارسول اللہ!) آپ نے اس کی چھینک کا جواب دیا اور میری چھینک کا جواب نہیں دیا' آپ ﷺ نے فرمایا: کیونکہ اس نے ''الحمد للّٰہ'' کہا اور تو نے ''الحمد للّٰہ'' نہیں کہا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6221-6225' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2991' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5039' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3713' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19678' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2178' الأدب لابن ابی شیبة رقم الحدیث: 315' مسند احمد رقم الحدیث: 11962

932 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ هُوَ اَخُو اِبْنِ عُلَيَّةَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَلَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا اَشْرَفُ مِنَ الْاٰخَرِ، فَعَطَسَ الشَّرِيفُ مِنْهُمَا فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ، وَلَمْ يُشَمِّتْهُ، وَعَطَسَ الْاٰخَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ، فَشَمَّتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ الشَّرِيفُ: عَطَسْتُ عِنْدَكَ فَلَمْ تُشَمِّتْنِي، وَعَطَسَ هٰذَا الْاٰخَرُ فَشَمَّتَّهُ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا ذَكَرَ اللّٰهَ فَذَكَرْتُهُ، وَاَنْتَ نَسِيتَ اللّٰهَ فَنَسِيتُكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ دو آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے' ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ معزز تھا' پس ان دونوں میں سے اس معزز آدمی نے چھینک ماری اور ''الحمد للّٰہ'' نہیں کہا اور آپ ﷺ نے اس کی چھینک کا جواب بھی نہیں دیا اور دوسرے آدمی نے چھینک ماری تو اس نے ''الحمد للّٰہ'' کہا تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی چھینک کا جواب دیا' معزز آدمی نے کہا: میں نے آپ کے پاس چھینک ماری تو آپ نے مجھے چھینک کا جواب نہیں دیا اور اس دوسرے آدمی نے چھینک ماری تو آپ نے اس کا جواب دیا' آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ [illegible] میں نے اسے یاد کیا [illegible] تو میں نے بھی [illegible]

مسند احمد رقم الحدیث: 8346' مسند الحارث رقم الحدیث: 808' [illegible] صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 602' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1995' المستدرک علی الصحیحین للحاکم رقم الحدیث: 7689

تشریح: ان احادیث میں چھینک مارنے پر الحمد للّٰہ کہنے کی ترغیب [illegible]

ہے اور اس میں ترک حمد پر وعید ہے اور زجر شدید۔

421- بَابُ كَيْفَ يَبْدَأُ الْعَاطِسُ

چھینکنے والا کیسے شروع کرے اس کا بیان

933 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا عَطَسَ فَقِيلَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَقَالَ: يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ، وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ.

حضرت نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (حضرت ابن عمر) جب چھینک مارتے تو انہیں (جواب میں) کہا جاتا: ''یرحمك اللّٰه'' تو وہ کہتے: ''یَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ، وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ'' ''اللہ تعالیٰ ہم پر اور تم پر رحم فرمائے اور ہمیں اور تمہیں بخشے''۔

الأدب لابن أبی شيبة رقم الحديث: 344' مصنف ابن أبی شيبة رقم الحديث: 25999' المعجم الكبير للطبرانی رقم الحديث: 13516' شعب الايمان رقم الحديث: 8907

934 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلْيَقُلْ مَنْ يَرُدُّ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی چھینکے تو اس کو چاہیے کہ یہ کہے: ''الحمد لله رب العالمين'' اور جو آدمی اس کو جواب دے' اسے چاہیے کہ یہ کہے: ''یرحمك اللّٰه'' اور وہ (چھینک مارنے والا) کہے: ''یَغْفِرُ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ'' ''اللہ تعالیٰ میری اور تمہاری مغفرت فرمائے''۔

الأدب لابن أبی شيبة رقم الحديث: 342-345' مصنف ابن أبی شيبة رقم الحديث: 25998' السنن الكبرى للنسائی رقم الحديث: 9981' شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 4008' المسند للشاشی رقم الحديث: 751' الدعاء للطبرانی رقم الحديث: 1983' المعجم الأوسط رقم الحديث: 5685

تشریح: چھینک کا جواب دینے والے کو چھینکنے والا ''یغفر اللّٰه ولکم'' بھی جواباً کہہ سکتا ہے' یہ بھی دعائیہ کلمات ہیں' ان کا کہہ لینا بھی درست ہے۔

935 - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا مَزْكُومٌ.

حضرت ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں چھینک ماری تو آپ ﷺ نے (اس کے جواب میں) فرمایا: ''یرحمك اللّٰه'' اس نے پھر دوبارہ چھینک ماری تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس

کوز کام ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2993' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5037' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3714' الادب لابن ابی شیبة رقم الحدیث: 323' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25981' مسند احمد رقم الحدیث: 16529' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2703' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 603

تشریح: زکام لگ جانا ایک بیماری ہے اور اس بیماری میں بار بار چھینکیں آتی ہیں' لہٰذا ان چھینکوں کا جواب دینا سنت نہیں۔

422- بَابُ مَنْ قَالَ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ حَمِدْتَ اللّٰهَ

جس آدمی نے یہ کہا: ''یرحمك اللّٰہ'' اگر تو نے ''الحمد للّٰہ'' کہا

936 - حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ الْاَزْدِيُّ قَالَ : كُنْتُ اِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنْ نَّاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ حَمِدْتَ اللّٰهَ.

حضرت مکحول الازدی کا بیان ہے' کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں مسجد کے کنارے بیٹھا ہوا تھا' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''یرحمك اللّٰہ'' اگر تو نے (چھینک مارنے پر) ''الحمد للّٰہ'' کہا۔

تشریح: چھینک کا جواب دینا اس وقت لازم ہے جب چھینکنے والا حمد کہے اور دوسرے کو سنائی دے' اگر دوسرے کو سنائی نہ دے تو لازم نہیں۔ اسی بناء پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے تیرا حمد کرنا سنا نہیں' سو اگر تو نے چھینکنے پر حمد کی تو ''یرحمک اللہ'' ہماری طرف سے تیرے لیے رحمت الٰہی کی دعا ہے۔

423- بَابُ لَا يَقُوْلُ: اٰبَّ

اس کا بیان کہ کوئی آدمی ''آبّ'' نہ کہے

937 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ : اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: عَطَسَ ابْنٌ لِّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اِمَّا اَبُوْ بَكْرٍ، وَاِمَّا عُمَرُ، فَقَالَ: اٰبَّ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : وَمَا اٰبَّ؟ اِنَّ اٰبَّ اِسْمُ شَيْطَانٍ مِّنَ الشَّيَاطِيْنِ جَعَلَهَا بَيْنَ الْعَطْسَةِ وَالْحَمْدِ.

حضرت ابن ابی نجیح' حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ان کو فرماتے [illegible] عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے ابوبکر یا عمر [illegible] ماری تو اس نے کہا: ''آبّ'' تو حضرت [illegible] نے فرمایا ''آبّ'' [illegible] میں سے ایک شیطان [illegible] الحمد للہ [illegible]

الأدب لابن ابی شیبة رقم الحدیث: 337' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25993 [illegible]

تشریح: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹوں عمر یا ابوبکر کو چھینک آنے [illegible]

ہوئے کہ چھینک آنے پر اب کیوں کہا' کیونکہ یہ شیطان کا نام ہے اور ایسے موقع پر جو حمد الٰہی کا ہے شیطان کا نام لے کر اسے کیوں خوش کر رہے ہو۔ لہٰذا چھینک آنے پر فوراً الحمد للہ کہو' تاکہ شیطان کی خوشنودی کا موقع ہی نہ آئے۔

424- بَابُ اِذَا عَطَسَ مِرَارًا

جب کوئی بار بار چھینک مارے' اس کا بیان

938 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا مَزْكُومٌ.

حضرت ایاس بن ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا' انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں موجود ایک آدمی نے چھینک ماری تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یرحمك الله" اس نے پھر دوبارہ چھینک ماری تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے تو زکام ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2993' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5037' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3714' الأدب لابن ابی شیبة رقم الحدیث: 323' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25981' مسند احمد رقم الحدیث: 16501' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2703' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 2002

تشریح: "مزکوم" مستحق جواب نہیں کیونکہ یہ مریض ہے' مریض اگرچہ مستحق دعا ہے لیکن دوسری دعا کا' جو دعا چھینک کے ساتھ مخصوص ہے اس کا نہیں۔

939 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: شَمِّتْهُ وَاحِدَةً وَّثِنْتَيْنِ وَثَلَاثًا، فَمَا كَانَ بَعْدَ هٰذَا فَهُوَ زُكَامٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ تم کسی کو ایک دفعہ اور دو دفعہ اور تین دفعہ چھینک کا جواب دو' پس جو اس کے بعد (اسے چھینکیں) آئیں تو وہ زکام ہے (یعنی زکام کی وجہ سے چھینکیں آ رہی ہیں)۔

تشریح: چھینک کا جواب واجب' سنت یا مستحب تھا وہ تو ادا ہو گیا' وہ تین دفعہ سے زیادہ نہیں' ہاں! البتہ مسلمان کے لیے دعا کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

425- بَابُ اِذَا عَطَسَ الْيَهُوْدِيُّ

جب یہودی چھینک مارے' اس کا بیان

940 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوسٰى قَالَ: كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ یہودی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں چھینکیں مارتے اس اُمید پر کہ آپ ﷺ ان کے لیے

النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَآءَ اَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ : يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، فَكَانَ يَقُوْلُ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ، وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

فرمائیں گے: "یرحمکم اللہ" آپ ﷺ ان کے لیے "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم" فرماتے۔

سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5038' مسند احمد رقم الحدیث: 19586' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 9990' مسند الرویانی رقم الحدیث: 443' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 4014' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1986' عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی رقم الحدیث: 262' المستدرک علی الصحیحین رقم الحدیث: 7699

تشریح: کفار باوجود حسد وعناد کے اور آپ ﷺ کی نبوت کے انکار کے آپ سے خیر و برکت کی تمنا رکھتے تھے' اگرچہ یہ دعا ان کے حق میں فائدہ نہ تھی اور آپ ﷺ انہیں ان کی اس کفر والی حالت کے یرحمکم اللہ کا اہل تصور نہیں کرتے تھے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ' شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ کافر کے لیے ہدایت اور اصلاح احوال کی دعا کی جا سکتی ہے' جس طرح کہ روایات میں سلام کے جواب میں ھداکم اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت عطا کرے (یہ باوجود مسلمانوں کے مسلمان ہونے کے انہیں دعا دی جاتی ہے)۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ حَكِيمُ بْنُ الدَّيْلَمِ قَالَ : حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ.

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بھی اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

426- بَابُ تَشْمِيتِ الرَّجُلِ الْمَرْاَةَ

مرد کا عورت کی چھینک پر جواب دینے کا بیان

941 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ، وَاَحْمَدُ بْنُ اِشْكَابَ، قَالَا : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى، وَهُوَ فِيْ بَيْتِ ابْنَتِهِ اُمِّ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ، فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِيْ، وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا، فَاَخْبَرْتُ اُمِّيْ، فَلَمَّا اَتَاهَا وَقَعَتْ بِهِ وَقَالَتْ: عَطَسَ ابْنِيْ فَلَمْ تُشَمِّتْهُ، وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا، فَقَالَ لَهَا : اِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ، وَاِنْ لَّمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ.

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور وہ اپنی بیٹی حضرت ام فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے گھر تھے' میں نے چھینک ماری تو انہوں نے [illegible] ان (حضرت ام فضل) [illegible]

وَاِنَّ اِبْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ، فَلَمْ اُشَمِّتْهُ، وَعَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللّٰهَ فَشَمَّتُّهَا، فَقَالَتْ : اَحْسَنْتَ۔

اور اس (حضرت اُم فضل) نے چھینک ماری تو تم نے جواب دیا' تو انہوں (حضرت ابوموسیٰ) نے کہا کہ بے شک میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی چھینکے پھر وہ ''الحمد للّٰہ'' کہے تو اسے اس کی چھینک کا جواب دو اور اگر وہ ''الحمد للّٰہ'' نہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب نہ دو اور بلاشبہ آپ کے بیٹے نے جب چھینک ماری تو ''الحمد للّٰہ'' نہ کہا تو میں نے اس کی چھینک کا جواب نہ دیا اور اس (حضرت اُم فضل) نے جب چھینک ماری تو ''الحمد للّٰہ'' کہا تو میں نے اس کی چھینک کا جواب دیا تو وہ (میری والدہ) کہنے لگیں: تم نے اچھا کیا۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2992' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 316' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 25974' مسند احمد رقم الحدیث: 19696' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 527' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 1997' المستدرك علی الصحیحین رقم الحدیث: 7690' شعب الایمان رقم الحدیث: 8887

تشریح: یہ کمال اتباعِ رسول کریم ﷺ کا نتیجہ ہے کہ جس نے چھینک پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی' اسے اس کی چھینک کا جواب دیا اور جس نے نہیں حمد کی اسے جواب نہ دیا اور برملا اس کا اظہار بھی کر دیا کہ میں نے کس وجہ سے اس کی چھینک کا جواب نہ دیا۔ اور اپنے مؤقف پر آقا کریم ﷺ کا فرمان بطورِ دلیل کے پیش کر دیا۔

427- بَابُ التَّثَاؤُبِ

جمائی لینے کا بیان

942- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ : اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ جتنا ہو سکے اس کو روکے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3289' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2994' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5028' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 968' أحادیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: 253' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2434' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 3322' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1195

تشریح: جمائی کو حتی الوسع روکنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ یہ شیطان کی خوشنودی کا سبب ہے اور اس پر شیطان کو خوشی ہوتی

ہے جبکہ مؤمن کا طرۂ امتیاز یہ ہونا چاہیے کہ شیطان ہر موڑ پر ذلیل و رسوا ہو اور اس کی رضامندی کا اسے کوئی موقع فراہم نہ کرے۔

428- بَابُ مَنْ يَقُوْلُ : لَبَّيْكَ، عِنْدَ الْجَوَابِ

جو آدمی جواب دیتے وقت لبیک کہے اس کا بیان

943 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ مُعَاذٍ قَالَ : أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا مُعَاذُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلَاثًا: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ؟ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی: ''میں حاضر ہوں اور سعادت مندی آپ کی ذات کے لیے ہے'' پھر آپ ﷺ نے اسی کی مثل تین دفعہ ارشاد فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں (جانتا)، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (حق) ہے کہ وہ (بندے) اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر آپ ﷺ ایک ساعت تک چلتے رہے، پھر فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی: ''لبیک وسعدیک'' آپ نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے بندوں پر اللہ عزوجل کا کیا حق ہے؟ جب وہ یہ (اللہ کے حقوق ادا) کریں تو (اللہ کا حق ہے) وہ ان (اپنے بندوں) کو عذاب نہ دے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2856، صحیح مسلم رقم الحدیث: 30، سنن ابن ماجة رقم الحدیث: 4296، جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20546، مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 566، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 5846، مستخرج ابی عوانة رقم الحدیث: 27، مسند احمد رقم الحدیث: 21998 [illegible]

تشریح: کسی کے بلانے اور پکارنے پر جواباً لبیک کہنا درست اور جائز ہے۔ [illegible] سعدیک کے الفاظ کہتے تھے یعنی یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں اور [illegible] کوئی شاگرد اپنے استاذ کے لیے یا مرید اپنے مرشد کے لیے [illegible]

429- بَابُ قِيَامِ [illegible]

الرَّجُلِ لِأَخِيهِ

944 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ: وَآذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا، يُهَنُّونِي بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ: لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ، حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ، حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي، وَاللّٰهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ، لَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ.

کھڑے ہونے کا بیان

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن کعب جو حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے ان کے راہنما تھے' ان کی بینائی جانے کے بعد ان کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو اپنی وہ بات بیان کرتے سنا ہے جس وقت وہ غزوۂ تبوک میں شرکت کرنے سے رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہماری اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت کی خبر دی تھی' جس وقت آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے' پس مجھے لوگ گروہ در گروہ ملنے کے لیے آئے' وہ مجھے میری توبہ کی قبولیت کی مبارک باد دے رہے تھے اور کہتے تھے: تمہاری اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت پر تمہیں مبارک ہو! حتیٰ کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ کے آس پاس صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے تو میری جانب حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور دوڑ کر آ کے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دینے لگے' اللہ کی قسم! مہاجرین صحابہ میں سے ان (حضرت طلحہ) کے علاوہ میرے لیے کوئی بھی کھڑا نہ ہوا اور میں حضرت طلحہ کے اس عمل کو (کبھی) نہیں بھولوں گا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2947-2948' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2769' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 2202' سنن النسائی رقم الحدیث: 3422-3423' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1033' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 4868' سنن سعید بن منصور رقم الحدیث: 2380

شرح: اس روایت میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا غزوۂ تبوک میں آقا کریم ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ

اجمالاً مذکور ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو اس بات کے ثبوت میں بطور دلیل لائے ہیں کہ کیا کوئی کسی کی آمد کے موقع پر کھڑا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ تو ثبوت میں یہ روایت پیش کی کہ ہاں اپنے کسی بھائی کی تکریم کے لیے یا اسے کسی انعام کے ملنے یا خوشی نصیب ہونے پر کسی کا کھڑے ہو کر استقبال کرنا جائز ہے۔

945 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ، اَنَّ نَاسًا نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ، فَجَآءَ عَلٰى حِمَارٍ، فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيْبًا مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِئْتُوْا خَيْرَكُمْ، اَوْ سَيِّدَكُمْ، فَقَالَ: يَا سَعْدُ اِنَّ هٰؤُلَآءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ: اَحْكُمُ فِيْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ، وَتُسْبٰى ذُرِّيَّتُهُمْ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ، اَوْ قَالَ: حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر کچھ لوگ (اپنے قلعے سے) اتر آئے' آپ ﷺ نے ان (حضرت سعد بن معاذ) کی طرف پیغام بھیجا (کہ آئیں) تو وہ اپنے گدھے پر (سوار ہو کر) آئے جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بہترین آدمی یا (فرمایا:) اپنے سردار کے پاس جاؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سعد! بلاشبہ یہ لوگ تمہارے حکم پر (اپنے قلعے سے) اترے ہیں' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ان کے متعلق فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا جائے' تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے' یا فرمایا: تم نے بادشاہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3043' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1768' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5215' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2354' سنن سعید بن منصور رقم الحدیث: 2964' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 36830' مسند احمد رقم الحدیث: 11170' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 1188

تشریح: حضور نبی کریم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں یہود کے تین قبائل سے معاہدہ کر لیا تھا کہ [illegible]
مسلمان اور یہود مل کر مدافعت کریں گے اور کوئی فریق دوسرے فریق کے دشمنوں کی [illegible]
اس معاہدہ کی غزوۂ خندق کے موقع پر خلاف ورزی کی تھی [illegible]
اعانت کی بلکہ ان کے ساتھ ساز باز کر لی تھی کہ باہر سے تم لوگ [illegible]
غرض سے آئے بھی۔ اس لیے غزوۂ خندق کے اختتام کے بعد [illegible]
گئے تو انہوں نے یہ کہا کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ کریں [illegible]

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو غزوۂ خندق کے موقع پر ایک تیر آ کر ان کے ہاتھ میں لگا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی تیمارداری کے لیے مسجد نبوی میں خیمہ لگوایا تھا' وہ بہت کمزور تھے مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلانے پر حاضر ہوئے اور انہوں نے فیصلہ کیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "لقد حکمت بحکم الملك" تم نے وہ فیصلہ کیا جو اللہ نے کیا۔

"قوموا الی سیدکم" حدیث پاک کے اس جملے سے امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نووی نے یہ استدلال فرمایا ہے کہ کسی شخص کا کسی شخص کی تعظیم وتکریم کے لیے قیام مشروع ہے۔ اس پر بہت سے لوگوں نے تعقب کیا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لیے قیام کا حکم ان کی تعظیم کے لیے نہیں تھا بلکہ چونکہ وہ زخمی اور کمزور تھے' ان کو سواری سے اتارنے کے لیے تھا' اگر ان کی تعظیم کے لیے قیام کا حکم ہوتا تو "الی سیدکم" نہ ہوتا' "لسیدکم" ہوتا۔

علامہ طیبی نے اس پر تعقب فرمایا کہ اس مقام میں "الی" اور "لام" میں کوئی فرق نہیں کہ "الی" بہ نسبت "لام" کے اس پر زیادہ دلالت کر رہا ہے کہ یہ قیام ان کے اکرام کے لیے تھا۔ اس میں خاص نکتہ یہ ہے کہ کسی وصف پر حکم کا ترتب اس وصف کے علت ہونے کی دلیل ہے۔ یہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "سیدکم" تو ان کی سیادت ان کے قیام کی علت ہوئی تو ثابت ہوا کہ یہ قیام ان کی تعظیم وتکریم کے لیے تھا۔ (نزہۃ القاری شرح بخاری جلد ۴ صفحہ ۱۶۱-۱۶۰' فرید بک سٹال' لاہور)

946 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا كَانَ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ رُؤْيَةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا إِلَيْهِ، لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ صحابہ کے نزدیک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے زیادہ محبوب نہ تھا اور صحابہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے تھے تو کوئی بھی آپ کے لیے (تعظیماً) کھڑا نہیں ہوتا تھا کیونکہ صحابہ جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ناپسند فرماتے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 25583' مسند احمد رقم الحدیث: 12345' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 3784' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 1126' شعب الایمان رقم الحدیث: 8537' الجامع لأخلاق الراوی رقم الحدیث: 303' الشمائل المحمدیۃ رقم الحدیث: 336

تشریح: حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں تحریر فرمایا کہ محبوب کی تعظیم وتوقیر اور ہیبت وجلال تقاضائے محبت ہے' اس کے باوجود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناپسندیدگی کی وجہ سے وہ کھڑے نہ ہوئے' تاکہ آپ کی اطاعت ورضا حاصل ہو' اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ "الاطاعۃ فوق الادب" اطاعت کا درجہ ادب سے بلند ہے۔

اور بقول علامہ طیبی ان (صحابہ) کا بیٹھنا ہی کمال محبت کا تقاضا تھا' گویا یہ اب بعد کا جملہ کہ صحابہ آپ کو دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے پہلے کلام کا ثمرہ اور نتیجہ ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۵ صفحہ ۸۸۹-۸۹۰' فرید بک سٹال' لاہور)

947 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

اَخبَرَنا النَّضرُ قَالَ : حَدَّثَنَا اِسرَائِيلُ قَالَ : اَخبَرَنَا مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ : اَخبَرَنِي الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ : حَدَّثَتنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ كَانَ اَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا وَّلَا حَدِيثًا وَّلَا جِلْسَةً مِّنْ فَاطِمَةَ، قَالَتْ : وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰهَا قَدْ اَقْبَلَتْ رَحَّبَ بِهَا، ثُمَّ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهَا فَجَآءَ بِهَا حَتّٰى يُجْلِسَهَا فِيْ مَكَانِهِ، وَكَانَتْ اِذَا اَتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَّبَتْ بِهِ، ثُمَّ قَامَتْ اِلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ، وَاَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيهِ، فَرَحَّبَ وَقَبَّلَهَا، وَاَسَرَّ اِلَيْهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْهَا، فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ لِلنِّسَآءِ : اِنْ كُنْتُ لَاَرٰى اَنَّ لِهٰذِهِ الْمَرْاَةِ فَضْلًا عَلَى النِّسَآءِ، فَاِذَا هِيَ مِنَ النِّسَآءِ، بَيْنَمَا هِيَ تَبْكِي اِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَسَاَلْتُهَا : مَا قَالَ لَكِ؟ قَالَتْ : اِنِّيْ اِذًا لَّبَذِرَةٌ، فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ : اَسَرَّ اِلَيَّ فَقَالَ : اِنِّيْ مَيِّتٌ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيَّ فَقَالَ : اِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِيْ بِيْ لُحُوْقًا، فَسُرِرْتُ بِذٰلِكَ وَاَعْجَبَنِيْ۔

روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے گفتگو میں بات کرنے میں اور بیٹھنے میں کسی کو بھی لوگوں میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب انہیں (حضرت فاطمہ کو) آتا دیکھتے تو مرحبا کہتے' ان کی طرف کھڑے ہو جاتے اور انہیں بوسہ دیتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے' اور جب وہ (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھتیں تو آپ کو مرحبا کہتیں' پھر آپ کی طرف کھڑی ہو جاتیں' آپ (کے ہاتھ) کو بوسہ دیتیں' اور جب وہ (حضرت فاطمہ) حضور نبی کریم ﷺ کے مرضِ وصال میں آپ کے پاس آئیں تو آپ نے انہیں مرحبا کہا اور انہیں بوسہ دیا اور ان کے ساتھ سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں' پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ سرگوشی کی تو ہنس پڑیں۔ آپ (حضرت عائشہ صدیقہ) رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عورتوں سے کہا کہ اس عورت (حضرت فاطمہ) کو تمام عورتوں پر برتری حاصل ہے' یہ بھی تو عورتوں میں سے ہی ہے کہ ابھی یہ رو رہی تھیں اور ابھی ہنس رہی ہیں' میں نے (حضرت عائشہ) نے ان (حضرت فاطمہ) سے پوچھا آپ ﷺ نے آپ کو کیا کہا؟ تو (حضرت فاطمہ) فرمانے لگیں (کیا) میں راز افشا کر [illegible]

[illegible]

ہی میرے اہل میں سب سے پہلے مجھ سے آ کر ملے گی تو
مجھے اس بات پر خوشی ہوئی اور یہ بات مجھے اچھی لگی۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3623' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2450' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5217' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 1621' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1470' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 30293' مسند اسحاق بن راهویه رقم الحدیث: 2102-2103

تشریح: آقا کریم ﷺ کی آمد پر حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا قیام کرنا اور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آمد پر آقا کریم ﷺ کا قیام کرنا بطور محبت کے تھا اور قیامِ تعظیمی تھا۔ اسی پر علماءِ ملت اسلامیہ کا اتفاق ہے کہ اہل علم وفضل کے لیے قیام کرنا جائز ومستحب ہے۔

430- بَابُ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ الْقَاعِدِ

بیٹھے ہوئے آدمی کے لیے کسی آدمی کے کھڑے ہونے کا بیان

948 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اِشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّيْنَا وَرَائَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا، فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُودًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: إِنْ كِدْتُمْ لَتَفْعَلُوا فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ، يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ، فَلَا تَفْعَلُوا، اِئْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ، إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ بیمار پڑ گئے تو ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی حالانکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تکبیر (کی آواز) سناتے تھے' پس آپ ﷺ نے ہماری طرف توجہ فرمائی تو ہمیں کھڑے دیکھا' آپ ﷺ نے ہمیں اشارہ فرمایا تو ہم بیٹھ گئے' پس ہم نے آپ کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی' پھر جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا: قریب تھا کہ تم لوگ فارسیوں اور رومیوں والا عمل کرتے جو اپنے بادشاہوں کے لیے کھڑے رہتے ہیں اور وہ بیٹھے ہوتے ہیں' تم اس طرح نہ کیا کرو' اپنے اماموں کی اقتداء کیا کرو اور وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 413' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 602' سنن النسائی رقم الحدیث: 798' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 1240' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 77' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 7136' مسند احمد رقم

الحدیث:14205' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث:540-875-1124

تشریح: اس حدیث میں فارس وروم کی طرح قیام کرنے سے منع فرمایا' کیونکہ ان کے ہاں رواج تھا کہ جب ان کا کوئی سردار آتا تو لوگ اس کو دیکھ کر ہی کھڑے ہو جاتے اور گھبرا کر کھڑے کے کھڑے ہی رہتے۔ ان کے لیے یہ قیام بطور ان کی تعظیم کے ہوتا تھا اور ان کے سردار اسے پسند کرتے تھے کہ لوگ ان کے آنے اور ان کے بیٹھ جانے تک تعظیماً ان کے لیے کھڑے رہا کریں۔

ایسا قیام جس میں تکبر وتعظیم شان نہ ہو تو کسی اہل علم وفضل کے لیے قیام تعظیمی منع نہیں ہے بلکہ جائز ومستحب ہے' جیسے کہ لوگ اپنے استاذ یا والدین یا پیر ومرشد کے لیے اپنی خوش دلی سے بطور محبت وتعظیم قیام کرتے ہیں۔

اور یہ جو فرمایا کہ امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو' یہ حکم منسوخ ہے۔

431- بَابُ اِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى فِيهِ

جب کسی کو جمائی آئے تو اس کا اپنے ہاتھ کو اپنے منہ پر رکھ لینے کا بیان

949 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ بِفِيهِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيهِ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنے ہاتھ کو اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان اس (منہ) میں گھس جاتا ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2995' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5026' مسند احمد رقم الحدیث: 11889' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 3325' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 7981' سنن الدارمی رقم الحدیث: 1422' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث:1162' صحیح ابن حبان رقم الحدیث:2360

950 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى فِيهِ، فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنے [illegible] اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ یہ (جمائی) [illegible] سے ہوتی ہے۔

مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث:3323' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث [illegible]

951 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ [illegible] الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا [illegible] اَبِي [illegible]

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يُحَدِّثُ اَبِي، عَنْ اَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى فِيهِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُهُ۔

سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا منہ بند کر لے کیونکہ شیطان اس (منہ) میں داخل ہو جاتا ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2995' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5026' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 3325' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 7981' مسند احمد رقم الحدیث: 11889' سنن الدارمی رقم الحدیث: 1422' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 1162' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 2360

تشریح: گزشتہ احادیث میں جمائی پر مکمل بحث گزر چکی ہے۔ تاہم اس حدیث میں جو فرمایا کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے'اس سے مراد یا تو یہ ہے کہ شیطان خود ہی داخل ہو جاتا ہے کہ اگرچہ وہ ضرور ہمارے خون کے ساتھ گردش کرتا ہے مگر ہمارے منہ میں اس وقت گھستا ہے یا اس کے وسوسے داخل ہوتے ہیں۔ بہرحال جمائی کے وقت منہ پر ضرور ہاتھ رکھ لے کہ اس سے شیطان داخل نہ ہوگا اور نہ اس کے وسوسے نہ ہوائی کیڑے مکوڑے۔

(مراۃ المناجیح جلد ۶ صفحہ ۲۷۷' قادری پبلشرز' اردو بازار لاہور)

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ : حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ فَمَهٗ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے منہ کو اپنے ہاتھ سے بند کر لے کیونکہ اس میں شیطان داخل ہو جاتا ہے۔

432- بَابُ هَلْ يَفْلِي اَحَدٌ رَّاْسَ غَيْرِهٖ؟

اس کا بیان کہ کیا کوئی آدمی کسی کے سر کی جوئیں نکالے؟

952 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ : اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامِ ابْنَةِ مِلْحَانَ، فَتُطْعِمُهٗ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَاَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَاْسَهٗ، فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت اُم حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس جایا کرتے' وہ آپ ﷺ کو کھانا پیش کرتیں اور وہ (حضرت اُم حرام بنت ملحان) حضرت عبادہ بن الصامت کی اہلیہ تھیں' پس انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اور آپ کے سرانور سے جوئیں

نکالنے لگیں' پس آپ آرام سے سو گئے' پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2788' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1912' سنن النسائی رقم الحدیث: 3171' أحادیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: 334' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 19403' مسند اسحاق بن راھویه رقم الحدیث: 2269' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 3677

تشریح: حضرت اُم حرام رضی اللہ عنہا' آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی خالہ تھیں' اس لیے آپ کا ان سے محرمیت والا رشتہ ہوا' لہٰذا ان کا آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر سے جوئیں نکالنا صحیح ہوا۔

سوال یہ ہے کہ کیا واقعی آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرانور میں جوئیں تھیں؟

محدثین کرام نے اس کا یہ جواب دیا کہ نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر میں جوؤں کے پائے جانے کا احتمال ہی نہیں ہوسکتا۔ اللہ رب ذوالجلال نے آپ کو ہر اذیت ناک چیز سے محفوظ فرمایا ہے۔ ہاں! یہ ہوسکتا ہے کہ دوسرے حضرات صحابہ کے ساتھ بیٹھنے سے جو جوئیں پڑ جانے کا احتمال تھا' اس کے پیش نظر حضرت اُم حرام رضی اللہ عنہا نے آپ کے سر مبارک سے جوئیں نکال لینے کا خیال کیا۔

ایک جواب محدثین کرام نے یہ بھی دیا کہ یہ صورتاً جوئیں نکالنے کی کیفیت تھی حقیقتاً نہیں۔ حضرت اُم حرام رضی اللہ عنہا آپ کے سرانور میں انگلیاں پھیرتی تھیں اور اس سے سر کو ایک گونہ راحت وسکون نصیب ہوتا' جس سے نیند گہری اور آرام دہ آجاتی ہے۔

953 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ، وَكَانَ ثِقَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُطَيَّبٍ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ السَّعْدِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هٰذَا سَيِّدُ أَهْلِ الْوَبَرِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا الْمَالُ الَّذِي لَيْسَ عَلَيَّ فِيهِ تَبِعَةٌ مِنْ طَالِبٍ، وَلَا مِنْ ضَيْفٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الْمَالُ أَرْبَعُونَ، وَالْأَكْثَرُ سِتُّونَ، وَوَيْلٌ لِأَصْحَابِ الْمِئِينَ إِلَّا مَنْ أَعْطَى الْكَرِيمَةَ، وَمَنَحَ الْغَزِيرَةَ، وَنَحَرَ السَّمِينَةَ، فَأَكَلَ وَأَطْعَمَ الْقَانِعَ

حضرت حسن بصری' حضرت قیس بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ خیمے والوں کا سردار ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سا مال ہے جس میں میرے ذمہ کوئی مطالبہ نہ رہے اور نہ مہمان کا حق؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: [illegible]

وَالْمُعْتَرَّ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا اَكْرَمُ هٰذِهِ الْاَخْلَاقِ، لَا يُحَلُّ بِوَادٍ اَنَا فِيهِ مِنْ كَثْرَةِ نَعَمِي؟ فَقَالَ : كَيْفَ تَصْنَعُ بِالْعَطِيَّةِ؟ قُلْتُ : اُعْطِي الْبِكْرَ، وَاُعْطِي النَّابَ، قَالَ : كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَنِيحَةِ؟ قَالَ : اِنِّي لَاَمْنَحُ النَّاقَةَ، قَالَ : كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الطَّرُوقَةِ؟ قَالَ : يَغْدُو النَّاسُ بِحِبَالِهِمْ، وَلَا يُوزَعُ رَجُلٌ مِّنْ جَمَلٍ يَّخْتَطِمُهُ، فَيُمْسِكُهُ مَا بَدَا لَهُ، حَتّٰى يَكُونَ هُوَ يَرُدَّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَمَالُكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ مَالُ مَوَالِيكَ؟ قَالَ : مَالِي، قَالَ : فَاِنَّمَا لَكَ مِنْ مَّالِكَ مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ، اَوْ اَعْطَيْتَ فَاَمْضَيْتَ، وَسَائِرُهُ لِمَوَالِيكَ، فَقُلْتُ : لَا جَرَمَ، لَئِنْ رَّجَعْتُ لَاُقِلَّنَّ عَدَدَهَا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ جَمَعَ بَنِيهِ فَقَالَ : يَا بَنِيَّ، خُذُوا عَنِّي، فَاِنَّكُمْ لَنْ تَاْخُذُوا عَنْ اَحَدٍ هُوَ اَنْصَحُ لَكُمْ مِنِّي : لَا تَنُوحُوا عَلَيَّ، فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنَحْ عَلَيْهِ، وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النِّيَاحَةِ، وَكَفِّنُونِي فِي ثِيَابِي الَّتِي كُنْتُ اُصَلِّي فِيهَا، وَسَوِّدُوا اَكَابِرَكُمْ، فَاِنَّكُمْ اِذَا سَوَّدْتُمْ اَكَابِرَكُمْ لَمْ يَزَلْ لِاَبِيكُمْ فِيكُمْ خَلِيفَةٌ، وَاِذَا سَوَّدْتُمْ اَصَاغِرَكُمْ هَانَ اَكَابِرُكُمْ عَلَى النَّاسِ، وَزَهِدُوا فِيكُمْ وَاَصْلِحُوا عَيْشَكُمْ، فَاِنَّ فِيهِ غِنًى عَنْ طَلَبِ النَّاسِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْمَسْاَلَةَ، فَاِنَّهَا اٰخِرُ كَسْبِ الْمَرْءِ، وَاِذَا دَفَنْتُمُونِي فَسَوُّوا عَلَيَّ قَبْرِي، فَاِنَّهُ كَانَ يَكُونُ شَيْءٌ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ : خُمَاشَاتٌ، فَلَا اٰمَنُ سَفِيهًا اَنْ يَّاْتِيَ اَمْرًا يُدْخِلُ عَلَيْكُمْ عَيْبًا فِي دِينِكُمْ۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اخلاق کیا ہی عمدہ ہیں' اس وادی میں کوئی بھی نہیں جس میں میں رہتا ہوں' میرے جانوروں کے بہت زیادہ ہونے کی بناء پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم عطیہ میں کیسے کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: میں جوان جانور دیتا ہوں اور دو دانتا دیتا ہوں' آپ ﷺ نے فرمایا: دودھ والے جانور میں کیسے کرتے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ میں اونٹنی دیتا ہوں' آپ ﷺ نے فرمایا: تم نر جانور میں کیا کرتے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ لوگ اپنی رسیاں لے کر آتے ہیں اور جو آدمی کسی بھی اونٹ کو نکیل ڈالے اسے روکا نہیں جاتا' وہ جب تک چاہے اسے اپنے پاس روکے رکھے حتیٰ کہ وہ اسے خود ہی واپس کر دے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تجھے اپنا مال زیادہ عزیز ہے یا اپنے وارثوں کا مال؟ تو انہوں نے کہا: اپنا مال' آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تیرا مال ہے جو تو نے کھالیا اور فنا کر دیا یا کسی کو عطا کر دیا یا آگے دے دیا اور (باقی) سارا مال تیرے وارثوں کا ہے' میں نے عرض کی: بالکل! اگر میں واپس جاؤں گا تو ان کی تعداد کم کر دوں گا۔ پس جب ان (حضرت قیس) کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو اکٹھا کیا اور کہا: اے میرے بیٹو! مجھ سے لے لو (وصیت) بے شک تم کسی ایک شخص کو بھی نہیں پاؤ گے جو تمہیں مجھ سے زیادہ نصیحت کرنے والا ہو' تم مجھ پر نوحہ نہ کرنا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ پر نوحہ نہیں ہوا اور بلاشبہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو نوحہ کرنے سے منع فرماتے ہوئے بھی سنا ہے اور مجھے میرے ان کپڑوں میں دفن کرنا جن میں میں نماز پڑھتا ہوں اور تم اپنے بڑوں کو سردار بنانا کیونکہ تم اپنے

بڑوں کو سردار بناؤ گے تو تم میں ہمیشہ تمہارے باپ کا جانشین رہے گا اور جب تم نے اپنے چھوٹوں کو اپنا سردار بنا لیا تو تمہارے بڑے لوگوں میں ذلیل ہوں گے اور تم میں بے رغبتی ہو جائے گی اور اپنی گزر اوقات کو صحیح رکھنا' اس لیے کہ اس میں لوگوں سے مانگنے میں غناء موجود ہے اور تم مانگنے سے بچنا کیونکہ یہ (مانگنا) آدمی کا آخری پیشہ ہے اور جب تم مجھے دفن کر دو تو میری قبر کو برابر کر دینا کیونکہ میرے اور بنی بکر بن وائل کے درمیان کچھ (دشمنی)، جھگڑے ہیں تو میں کسی بے وقوف سے پُر امن نہیں ہوں! کہ وہ کوئی ایسا کام کر جدے جو تمہارے لیے تمہارے دین میں عیب پیدا کر دے۔

قَالَ عَلِيٌّ : فَذَاكَرْتُ أَبَا النُّعْمَانِ مُحَمَّدَ بْنَ الْفَضْلِ، فَقَالَ : أَتَيْتُ الصَّعْقَ بْنَ حَزْنٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَنَا عَنِ الْحَسَنِ، فَقِيلَ لَهُ : عَنِ الْحَسَنِ؟ قَالَ : لَا، يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قِيلَ لَهُ : سَمِعْتَهُ مِنْ يُونُسَ؟ قَالَ : لَا، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُطَيَّبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسٍ، فَقُلْتُ لِأَبِي النُّعْمَانِ : فَلِمَ تَحْمِلُهُ؟ قَالَ : لَا، ضَيَّعْنَاهُ

علی نے کہا: میں نے ابوالنعمان محمد بن فضل سے تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ میں صعق بن حزن کے پاس اس حدیث کے لیے آیا تو انہوں نے ہمیں از حضرت حسن حدیث بیان کی تو ان سے کہا گیا: حضرت حسن سے انہوں نے کہا: نہیں! یونس بن عبید نے از حضرت حسن روایت کی۔ ان سے کہا گیا: تم نے اسے یونس سے سنا؟ کہا کہ نہیں! مجھے قاسم بن مطیب نے از یونس بن عبید از حضرت حسن از قیس حدیث بیان کی ہمیں نے ابوالنعمان سے [illegible] ہم اسے کیسے قبول کریں؟ انہوں نے کہا [illegible] ضائع کریں گے۔

تشریح: اس حدیث میں گزرانِ زندگی اور معاملات دنیوی کے لیے بہت عمدہ اور [illegible] ہونے میں دینی و دنیاوی مشکلات سے چھٹکارے کا سامان ہے۔

433- بَابُ تَحْرِيكِ الرَّأْسِ وَعَضِّ الشَّفَتَيْنِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

[illegible]

954 - حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ : سَأَلْتُ خَلِيلِي أَبَا ذَرٍّ، فَقَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ، فَحَرَّكَ رَأْسَهُ، وَعَضَّ عَلٰى شَفَتَيْهِ، قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي آذَيْتُكَ؟ قَالَ : لَا، وَلٰكِنَّكَ تُدْرِكُ أُمَرَاءَ أَوْ أَئِمَّةً يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّهِ، وَلَا تَقُولَنَّ: صَلَّيْتُ، فَلَا أُصَلِّي۔

حضرت ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے پوچھا' انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے دوست حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا' انہوں نے کہا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے لیے وضو کا پانی لے کر آیا تو آپ ﷺ نے اپنے سرانور کو ہلایا اور اپنے لب مبارک کاٹے' میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا میری وجہ سے آپ کو اذیت پہنچی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! لیکن (وقت آئے گا کہ) تو ایسے امراء کو یا اماموں کو پائے گا کہ وہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر کے ادا کریں گے' میں نے عرض کی: تو پھر میرے لیے کیا حکم ہے آپ کا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا' پھر اگر تو ان (امراء یا اماموں) کے ساتھ نماز پائے تو (ان کے ساتھ بھی) پڑھ لینا اور تو ہرگز یہ نہ کہنا کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے' لہٰذا میں (تمہارے ساتھ) نہیں پڑھوں گا۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 648' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 431' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 1256' مسند احمد رقم الحدیث: 21519' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2124' السنة لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 1051' مستخرج أبی عوانة رقم الحدیث: 1526' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 5964

434- بَابُ ضَرْبِ الرَّجُلِ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ أَوِ الشَّيْءِ

آدمی کا حیرانی کے وقت اپنے ہاتھ کو اپنی ران یا کسی چیز پر مارنے کا بیان

955 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے اور حضرت فاطمہ بنت نبی کریم ﷺ کے ہاں تشریف لائے' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نماز نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہماری

وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : اَلَا تُصَلُّوْنَ؟ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا اَنْفُسُنَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَاِذَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَّضْرِبُ فَخِذَهُ يَقُوْلُ : (وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا).

جائیں اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں تو جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا تو ہم اٹھ جائیں گے' پس حضور نبی کریم ﷺ واپس چلے گئے اور مجھے کوئی بھی جواب نہیں دیا' پھر میں نے سنا کہ آپ واپس جاتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمارہے تھے: ''اور انسان بہت زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے''۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 1127' صحیح مسلم رقم الحدیث: 775' سنن النسائی رقم الحدیث: 1611' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 2244' مسند احمد رقم الحدیث: 571' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 1313' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 366' صحیح ابن خزیمة رقم الحدیث: 1140

تشریح: اس حدیث کا مختار معنی یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو ان (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے بسرعت جواب دینے پر تعجب ہوا اور انہوں نے جو عذر پیش کیا تھا' آپ نے ان کے عذر کو قبول نہیں کیا تھا' اسی لیے افسوس سے اپنے زانو پر ہاتھ مارتے ہوئے گئے۔ (شرح نووی جلد۴)

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ زانو پر جو ہاتھ مارتے ہوئے گئے تھے' اس میں یہ دلیل ہے کہ کسی امر منکر پر تنبیہ کے لیے زانو پر ہاتھ مارنا جائز ہے۔ (اکمال المعلم جلد۱ صفحہ ۳۴۱' مطبوعہ دار الوفاء)

956 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: رَاَيْتُهٗ يَضْرِبُ جَبْهَتَهٗ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ : يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ، اَتَزْعُمُوْنَ اَنِّيْ اَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيَكُوْنُ لَكُمُ الْمَهْنَاُ وَعَلَيَّ الْمَاْثَمُ؟ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ، فَلَا يَمْشِيْ فِيْ نَعْلِهِ الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهٗ.

حضرت ابو رزین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنی پیشانی پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے دیکھا ہے' وہ فرمارہے تھے: اے عراق والو! کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ [illegible] ہوں' کیا تمہارے لیے آسانی [illegible] گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ [illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 5855' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2097' [illegible] السنائی رقم الحدیث: 5370' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3616' [illegible] ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2611' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1169 [illegible]

436- بَابُ إِذَا ضَرَبَ الرَّجُلُ فَخِذَ أَخِيهِ وَلَمْ يُرِدْ بِهِ سُوءًا

957 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَرَّ بِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا، فَجَلَسَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ ابْنَ زِيَادٍ قَدْ أَخَّرَ الصَّلَاةَ، فَمَا تَأْمُرُ؟ فَضَرَبَ فَخِذِي ضَرْبَةً، أَحْسَبُهُ قَالَ: حَتَّى أَثَّرَ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي، فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، فَقَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ، وَلَا تَقُلْ: قَدْ صَلَّيْتُ، فَلَا أُصَلِّي.

جب کوئی آدمی اپنے بھائی کی ران پر ہاتھ مارے اوراس سے اس کا ارادہ بُرا نہ ہو

حضرت ابوالعالیہ البراء سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا میرے پاس سے گزر ہوا تو میں نے ان کے لیے کرسی بچھائی تو وہ اس پر بیٹھ گئے' میں نے ان سے عرض کی: بے شک ابن زیاد نے نماز میں تاخیر کر دی ہے' آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ نے اپنی ران پر مارا' میرا گمان ہے کہ انہوں نے کہا: حتیٰ کہ اس نے اس میں اثر کیا' پھر انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا جیسا کہ تم نے مجھ سے سوال کیا تو انہوں نے بھی میری ران پر ایسے ہی مارا جیسے کہ میں نے آپ کی ران پر مارا تو انہوں (حضرت ابوذر) نے فرمایا کہ نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا' اگر تو ان کے ساتھ نماز پالے تو پڑھ لینا اور یہ نہ کہنا کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے' میں نہیں پڑھوں گا۔

صحیح مسلم رقم الحدیث:648' سنن ابو داؤد رقم الحدیث:431' سنن ابن ماجه رقم الحدیث:1256' مسند احمد رقم الحدیث:21519' الأموال لابن زنجویه رقم الحدیث: 27' سنن الدارمی رقم الحدیث: 1263' السنة لابن أبی عاصم رقم الحدیث:1051' مستخرج أبی عوانة رقم الحدیث:1526

958 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ، حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ' رسول اللہ ﷺ کی معیت میں آپ کے اصحاب کرام کی ایک جماعت کے ساتھ ابن صیاد کی طرف چلے حتیٰ کہ انہوں نے اسے بنی مغالہ کے قلعہ میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا' اس دن ابن صیاد بالغ ہونے کے قریب تھا' اس کو پتہ نہ چلا حتیٰ کہ حضور نبی کریم ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ : اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ، قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ : فَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَرَصَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ : اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهِ، ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ : مَاذَا تَرٰى؟ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ : يَاْتِيْنِي صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنِّي خَبَّاْتُ لَكَ خَبِيْئًا، قَالَ : هُوَ الدُّخُّ، قَالَ : اِخْسَاْ فَلَمْ تَعْدُ قَدْرَكَ، قَالَ عُمَرُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَاْذَنُ لِيْ فِيْهِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنْ يَّكُ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ، وَاِنْ لَّمْ يَكُ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهِ۔

نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مبارک مارا' پھر فرمایا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ بے شک میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو اس (ابن صیاد) نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھ لوگوں کے رسول ہیں' پھر ابن صیاد نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس کو بھینچا پھر فرمایا: میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا' پھر آپ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟ ابن صیاد نے کہا: میں سچا اور جھوٹا دیکھتا ہوں' تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تجھ پر معاملہ خلط ملط ہو گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھ سے کچھ چھپایا ہے (بتا وہ کیا ہے؟) اس نے کہا: وہ ''دُخ'' ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: دفع ہو جا! تو اپنے مقام سے آگے نہیں جا سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کی گردن ماردوں؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ وہی ہے تو تو اس پر مسلط نہیں ہو سکتا اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو پھر تیرے لیے اس کے قتل میں خیر نہیں ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 1354' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2930' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: [illegible]
معمر بن راشد رقم الحدیث: 20819' الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث: 1542' مسند احمد رقم الحدیث: [illegible]
مشکل الآثار رقم الحدیث: 2948' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 6785

تشریح: علامہ نووی فرماتے ہیں کہ ابن صیاد کا قصہ مشکل ہے [illegible]
غیر ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ دجالوں میں سے ایک دجال [illegible]
علماء نے یہ کہا ہے کہ اس باب کی ظاہر احادیث [illegible]
کہ ابن صیاد مسیح دجال نہ ہو [illegible]
ہیں اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے قطعی طور پر [illegible]

نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس کے قتل کی طاقت نہیں رکھتے۔

(صحیح مسلم شرح نووی جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۶ مکتبہ نزار مصطفیٰ)

قَالَ سَالِمٌ : فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ : اِنْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَوْمًا اِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتّٰى اِذَا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَسْمَعُ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَّهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ، فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: اَيْ صَافُ، وَهُوَ اِسْمُهٗ، هٰذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ.

حضرت سالم نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ اس (واقعہ) کے بعد حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت اُبی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ اس کھجوروں کے باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا حتیٰ کہ جب حضور نبی کریم ﷺ اس باغ میں داخل ہوئے تو حضور نبی کریم ﷺ کھجوروں کی ٹہنیوں سے اپنا بچاؤ کر رہے تھے اور آپ ﷺ ابن صیاد سے کچھ سننا چاہ رہے تھے اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھ لے ابن صیاد اپنے بستر پر چادر میں سو رہا تھا' اس میں وہ گنگنا رہا تھا' ابن صیاد کی والدہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھ لیا جب آپ کھجور کی ٹہنیوں سے بچ رہے تھے' اس نے ابن صیاد سے کہا: اے صاف! یہ اس کا نام تھا' یہ محمد (ﷺ) ہیں' تو ابن صیاد (گنگنانے سے) رُک گیا' حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ (اس کی ماں) اسے چھوڑ دیتی تو (اس کی حیثیت کی) وضاحت ہو جاتی۔

قَالَ سَالِمٌ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ : اِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ، وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ، لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ، وَلٰكِنْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ: تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ، وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ.

حضرت سالم نے کہا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہو گئے' پس آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جو اس کی شان کے لائق ہے' پھر دجال کا ذکر کیا' آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو' بلاشبہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو (اس سے) ڈرایا لیکن میں تم کو دجال کے متعلق وہ بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی' تم جان لو کہ بے

شک وہ کانا ہوگا اور بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

959 - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا، يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، إِنَّ شَعْرِي أَكْثَرُ مِنْ ذَاكَ، قَالَ: وَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الْحَسَنِ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْيَبَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب جنبی حالت میں ہوتے تو آپ اپنے سر مبارک پر تین چلو پانی کے ڈالتے تھے۔ حضرت حسن بن محمد نے کہا: ابوعبداللہ بے شک میرے سر کے بال تو اس سے بہت زیادہ ہیں (کہ تین چلو پانی سے دھل جائیں) تو انہوں (حضرت جابر) نے اپنا ہاتھ حضرت حسن کی ران پر مارا اور فرمایا: اے میرے بھتیجے! حضور نبی کریم ﷺ کے بال مبارک تمہارے بالوں سے زیادہ (گھنے) اور پاکیزہ تھے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 252' صحیح مسلم رقم الحدیث: 328' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 93' سنن النسائی رقم الحدیث: 230' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 269' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1838' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 996' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1301

تشریح: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: جن کے بال تم سے زیادہ تھے اور جو تم سے افضل تھے ان کے غسل کے لیے اتنا پانی کافی ہوتا تھا' اس سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھائی، محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس حدیث کے فوائد میں سے یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور مستحب یہ ہے کہ ایک صاع یعنی چار لیٹر پانی سے غسل کیا جائے' البتہ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے یا صفائی کے قصد سے زیادہ پانی استعمال [illegible] اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ [illegible] اعتراض کیا کہ ایک صاع پانی میرے لیے کافی نہیں ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ [illegible] بھی ثبوت ہے۔ (نعمۃ الباری شرح صحیح بخاری [illegible])

436- بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَقْعُدَ وَيَقُومَ لَهُ النَّاسُ

[illegible]

960 - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: [illegible]

عَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: صُرِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ، فَكُنَّا نَعُوْدُهُ فِيْ مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَاَتَيْنَاهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا، فَصَلَّيْنَا قِيَامًا، ثُمَّ اَتَيْنَاهُ مَرَّةً اُخْرٰى وَهُوَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ قَاعِدًا، فَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ قِيَامًا، فَاَوْمَا اِلَيْنَا اَنِ اقْعُدُوْا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا، وَاِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَلَا تَقُوْمُوْا وَالْاِمَامُ قَاعِدٌ كَمَا تَفْعَلُ فَارِسُ بِعُظَمَائِهِمْ۔

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں گھوڑے سے کھجور کے تنے پر گر پڑے تو آپ ﷺ کا پاؤں مبارک نکل گیا تو ہم آپ ﷺ کی عیادت کرنے کے لیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر جاتے تھے' پس ہم آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے تھے تو ہم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی' پھر ایک مرتبہ ہم آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ فرض نماز بیٹھ کر پڑھ رہے تھے تو ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کی تو آپ ﷺ نے ہمیں اشارہ کیا کہ ہم بیٹھ جائیں' پس جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا: جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور تم کھڑے نہ ہو جب امام بیٹھا ہوا ہو' جس طرح کہ فارسی لوگ اپنے بڑوں کے لیے کرتے ہیں۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 413' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 602' سنن النسائی رقم الحدیث: 798' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 1240' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 77' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 7136' مسند احمد رقم الحدیث: 14590' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 540-875-1124

تشریح: اہل فارس اپنے امراء اور رؤساء کو آتا دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوتے تھے اور ان پر اضطراب و پریشانی کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی' یہ لوگ اس طرح ان کی تعظیم کی خاطر کرتے تھے اور اُمراء و رؤساء اس بات کو پسند کرتے اور چاہتے تھے کہ ہم بیٹھ رہیں اور لوگ ہمارے تعظیم و اکرام میں کھڑے رہیں' اس بات سے آقا کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اگر چاہت و تمنا کے بغیر کسی کی عزت و تکریم کی خاطر قیام کیا جائے تو وہ بلاشبہ جائز و مستحب ہے۔

961 - قَالَ: وَوُلِدَ لِفُلَانٍ مِنَ الْاَنْصَارِ غُلَامٌ، فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: لَا نُكَنِّيْكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ. حَتّٰى قَعَدْنَا فِي الطَّرِيْقِ نَسْاَلُهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: جِئْتُمُوْنِيْ تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ،

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) فرمایا کہ فلاں انصاری کا بیٹا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام محمد رکھا تو انصار صحابہ نے کہا کہ ہم تمہاری کنیت رسول اللہ (ﷺ) کی کنیت پر نہیں رکھیں گے حتیٰ کہ ہم راستے میں بیٹھ گئے تاکہ ہم آپ ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کریں' تو

قُلْنَا : وُلِدَ لِفُلَانٍ مِنَ الْاَنْصَارِ غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ : لَا نُكَنِّيكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ، قَالَ : اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ، سَمُّوا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے پاس آئے ہوتا کہ تم مجھ سے قیامت کے متعلق سوال کرو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: (اب کا موجود) جانداروں میں سے کوئی جاندار ایسا نہیں ہوگا جس پر سو سال گزر جائیں (یعنی ایک سو سال گزرنے سے پہلے ہی سب مر جائیں گے) ہم نے عرض کی: فلاں انصاری کا بیٹا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام محمد رکھا ہے' تو انصار صحابہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی کنیت پر تمہاری کنیت نہیں رکھیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: انصار نے اچھا کیا ہے' تم میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2538' الفتن لنعیم بن حماد رقم الحدیث: 1787' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 37563' مسند احمد رقم الحدیث: 14451' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 1922-2217' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 375' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 2987-2990

تشریح: انصار کرام رضی اللہ عنہم کی یہ کمال محبت تھی آقا کریم ﷺ کے ساتھ کہ انہوں نے آقا کریم ﷺ کے دورِ اقدس میں آپ کی کنیت کے ساتھ بھی کسی کو پکارنا خلافِ ادب و محبت سمجھا تو آقا کریم ﷺ کو ان کی یہ ادا پسند آئی اور آپ نے ان کی تحسین فرمائی اور ساتھ ہی یہ حکم بھی فرمایا کہ میرے نام پر نام تو رکھ سکتے ہو لیکن کنیت نہیں۔

حیرت اس دور کے نام نہاد مسلمانوں پر ہے کہ وہ اصحابِ رسول کے عمل کو بھی نہیں پرکھتے دیکھتے کہ انہوں نے تو آقا کریم ﷺ کی کنیت میں بھی کسی کو شریک کرنا خلافِ ادب و محبت اور ناجائز سمجھا اور ایک یہ ہیں کہ نام و کنیت تو [illegible] ذات میں شرکت کیے بیٹھے ہیں کہ ہم ان جیسے ہیں۔ فیا للعجب!

437- بَابٌ

962 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي السُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَيْهِ، فَمَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ، فَتَنَاوَلَهُ فَاَخَذَ بِاُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟ فَقَالُوا: مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ [illegible]

بِشَىْءٍ، وَمَا نَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ : أَتُحِبُّوْنَ أَنَّهُ لَكُمْ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ ذٰلِكَ لَهُمْ ثَلَاثًا، فَقَالُوْا: لَا وَاللّٰهِ، لَوْ كَانَ حَيًّا لَكَانَ عَيْبًا فِيْهِ أَنَّهُ أَسَكُّ، وَالْأَسَكُّ: الَّذِىْ لَيْسَ لَهُ أُذُنَانِ، فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ؟ قَالَ : فَوَاللّٰهِ، لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ۔

پسند کرے گا؟ تو صحابہ نے عرض کی: ہم میں سے تو کوئی اسے کسی چیز سے لینا پسند نہیں کرتا اور ہم اس کا کیا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ یہ (مفت میں) تمہارا ہو؟ تو صحابہ نے عرض کی: نہیں! آپ ﷺ نے یہ بات تین دفعہ ارشاد فرمائی' تو صحابہ نے عرض کی: نہیں! اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ بھی ہوتا تب بھی اس میں یہ عیب تھا کہ اس کا کان کٹا ہوا ہے' ''الاسک'' وہ ہے جس کے دونوں کان نہ ہوں' تو اب یہ مردہ ہے اسے کیسے کوئی لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ تمہارے نزدیک ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2957' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 186' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 34391' مسند احمد رقم الحدیث: 14930' السنن الکبری للبیهقی رقم الحدیث: 660' شعب الایمان رقم الحدیث: 9983' الزهد لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 133

963 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيِّ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ : رَأَيْتُ عِنْدَ أُبَيٍّ رَجُلًا تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَعَضَّهُ أُبَيٌّ وَلَمْ يُكْنِهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ، قَالَ: كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمُوْهُ؟ فَقَالَ: إِنِّىْ لَا أَهَابُ فِىْ هٰذَا أَحَدًا أَبَدًا، إِنِّىْ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعِضُّوْهُ وَلَا تَكْنُوْهُ۔

حضرت عتی بن ضمرہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی نسبت جاہلیت کی طرف کر رہا تھا تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے اس کا اچھے لفظوں میں ذکر نہیں کیا اور کوئی بات کنایۃً نہ کہی' تو ان کے اصحاب ان کی طرف دیکھنے لگے' انہوں نے فرمایا: گویا کہ تم میری بات کا انکار کرتے ہو! پھر (حضرت ابی نے) فرمایا کہ بلاشبہ میں اس میں کبھی کسی سے خوف نہیں رکھوں گا کیونکہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو آدمی اپنی نسبت جاہلیت کی طرف کرے' اسے اچھے الفاظ میں یاد نہ کرو اور نہ اس میں کنایۃً کوئی بات کرو (یعنی واشگاف الفاظ میں اس کی مذمت کرو)۔

مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 1715' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 37182' مسند احمد رقم الحدیث: 21218' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث:8813' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 3204' صحیح ابن حبان رقم الحدیث:3153' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث:532

تشریح: اس حدیث میں اپنے باپ دادوں کے نسب پر فخر کرنے سے منع کیا گیا ہے کہ یہ جہالت کی باتیں ہیں اور مذہب اسلام میں اس کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔

''فاعضوہ'' اسے (یعنی آلۂ تناسل کو) کاٹنے کے لیے کہو۔ ان الفاظ کے ساتھ انتہائی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا کہ جاہلانہ بات اور نسب پر فخر ومباہات مت کرو کہ اسی سے نسب کی نشوونما ہے' یہ نہ رہے گا تو نشوونما نسل کی رُکے گی' پھر فخر بھی نہ ہوگا۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيٍّ، مِثْلَهُ.

حضرت عثمان نے کہا کہ ہم سے مبارک بن فضالہ نے حدیث بیان کی از حضرت حسن از حضرت عتی' اسی کی مثل۔

438- بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهُ

جب آدمی کا پاؤں سن ہو جائے تو وہ کیا کہے؟ اس کا بیان

964 - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ.

حضرت عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا تو ایک آدمی نے ان سے کہا کہ اس ہستی کا ذکر کیجئے جو آپ کو تمام لوگوں سے محبوب ہو' تو انہوں نے کہا: یا محمد!

عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی رقم الحدیث:168' غریب الحدیث لابراہیم جلد2 صفحہ 673

تشریح: اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ آقا کریم ﷺ کو بحیثیت آپ کے اسم مبارک [illegible] کرنا جائز ہے۔

آقا کریم ﷺ کا ''یا محمد'' کہہ کر ذکر کرنا اور آپ کو یاد کرنا مقصود ہوا [illegible]

اس روایت میں ذکر کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے [illegible]

کہ ادب المفرد صفحہ: ۲۵۰ کے نسخہ مطبوعہ المطبعۃ الازہریہ [illegible]

حدیث میں مذکور ہے لیکن ان دونوں میں یا کستانی [illegible]

روایت سے ختم کر دیا گیا ہے' اسے علمی دنیا کی خیانت کہیں گے یا حضور آقا کریم ﷺ کی ذات کے ساتھ تعصب کا نتیجہ کہ رسول اللہ ﷺ کو لفظ "یا" کے ساتھ یاد نہیں کرنا)۔

اس حدیث سے یہ بھی ثبوت حاصل ہوا کہ آقا کریم ﷺ کی ذاتِ والا شان کو اپنی مصیبت دُکھ میں پکارنا شرک نہیں بلکہ عین عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی ہے۔

اور یہ بھی ثبوت حاصل ہوا کہ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک ان کی محبوب ترین ہستی حضور آقا کریم ﷺ ہی تھے۔

مسلک اہل سنت و جماعت کے پیروکار "یارسول اللہ' یا محمد' یا حبیب اللہ" لفظ نداء کے ساتھ اپنے پیارے آقا و مولا حضور نبی کریم ﷺ کو پکارنا جائز قرار دیتے ہیں' کیونکہ سرورِ کون و مکان تاجدارِ کائنات ﷺ نے خود اس کی اجازت اپنے صحابہ کو عطا فرمائی ہے جیسا کہ کتب حدیث میں یہ حدیث مبارکہ ہے:

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نابینا صحابیؓ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا فرمائے' تو سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاؤ وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ ۔ (جذب القلوب صفحہ ۲۲۳' ابن ماجہ صفحہ ۹۹' ترمذی صفحہ ۱۹۷' مستدرک للحاکم جلد ا صفحہ ۵۱۹' صحیح ابن خزیمہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۶' شفاء شریف جلد ا صفحہ ۲۷۳)

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں حضرت محمد نبی رحمت ﷺ کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں "یا محمد" (ﷺ) بلاشبہ میں آپ کے وسیلۂ جلیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں' اپنی اس حاجت میں کہ پوری ہو جائے' اے اللہ! میرے حق میں حضور کی شفاعت قبول فرما۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کے اس وظیفہ مجرب کو محدثین کرام نے اپنی اپنی کتب میں درج فرمایا۔ چنانچہ مشہور محدث حضرتِ علامہ ابن اثیر جزری نے اپنی تصنیف لطیف "حصن حصین" میں بھی اس وظیفہ (جس میں "یا محمد" کے ساتھ استغاثہ پیش کیا گیا ہے) کو مشکل' پریشانی اور طلب حاجت کے لیے پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے' فرماتے ہیں:

من كان له ضرورة فليتوضأ فيحسن وضوءَهٗ ويصلي ركعتين ثم يدعوا ۔

جسے کوئی ضرورت ہو یا حاجت ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے' پھر یہ دعا کرے۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٌ نَّبِیُّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ"۔

اور حضرت امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس تصنیف لطیف کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ میں نے اس کتاب میں جتنی بھی احادیث جمع کی ہیں وہ سب کی سب صحیح ہیں۔

محدثین کرام میں سے ایک اور جلیل القدر محدث علامہ ابن السنی نے اپنی مایہ ناز کتاب ''عمل الیوم واللیلۃ'' (صفحہ ۶۷' مطبوعہ نور محمد کتب خانہ' آرام باغ' کراچی) میں یہ روایت کئی سندوں کے ساتھ بیان کی ہے۔

اسی طرح علامہ نووی' شارح صحیح مسلم نے بھی اپنی تصنیف ''کتاب الاذکار'' کے صفحہ ۱۳۵ پر یہ روایت نقل فرمائی ہے۔

علماءِ غیر مقلدین کے شیخ قاضی شوکانی نے تحفۃ الذاکرین صفحہ ۲۴۹' مطبوعہ مصر اور شیخ وحید الزمان نے ہدیۃ المہدی جلد ا صفحہ ۲۳' میں یہ روایت درج کی اور اس بات کی تصدیق کی کہ یہ روایت صحیح ہے۔

نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے اپنی کتاب ''الداء والدواء'' کے صفحہ ۳۶ پر لکھا ہے کہ شرجی کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا پاؤں سُن ہو گیا تو انہوں نے کہا: ''یا محمد!'' تو وہ فوراً کھل گیا۔

فتوح الشام میں مذکور ہے کہ جب حضرت کعب بن حمزہ رضی اللہ عنہ کی لڑائی یوقنا سے ہوئی تو اس وقت حضرت کعب پکارتے تھے:

يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ يَا نَصْرُ اللّٰهِ انْزِلْ ۔ (فتوح الشام صفحہ ۲۹۸)

اے محمد مصطفیٰ! اے محمد مصطفیٰ! (ﷺ) اے اللہ کی مدد نزول فرما!

اُمت محمدیہ کے جلیل القدر امام محدث' مفسر' فقیہ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ شرح الصدور میں تحریر فرماتے ہیں: ملک شام میں تین بھائی اپنے وقت کے بڑے بہادر اور پہلوان تھے' ہمیشہ کفار کے ساتھ جہاد میں برسرِ پیکار رہتے تھے۔ شاہِ روم نے انہیں گرفتار کر لیا اور کہا کہ اگر تم دینِ عیسوی کو قبول کر لو تو میں تمہیں اپنا ملک دے دوں گا اور اپنی بیٹیوں سے تمہاری شادی کر دوں گا۔

فَاَبَوْا وَقَالُوْا يَا مُحَمَّدَاهُ ۔ (شرح الصدور صفحہ ۸۹)

تو انہوں نے انکار کر دیا اور (پکارنے لگے:) اے محمد (ﷺ) ہماری مدد فرمایئے!

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے قصیدہ میں آقا کریم ﷺ سے یوں فریاد کرتے ہیں:

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اَدْرِكْ لِزَيْنِ الْعَابِدِيْنَ ۔ مَحْبُوْسِ اَيْدِى الظَّالِمِيْنَ فِى الْمَوْكِبِ [illegible]

''اے رحمۃ للعالمین! زین العابدین کی مدد کو پہنچئے' وہ اس اژدحام میں ظالموں کے ہاتھوں [illegible]

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ میں یوں بارگاہِ رسالت میں استغاثہ [illegible]

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا [illegible]

''اے پیشواؤں کے پیشوا! میں دلی ارادے سے آپ کی بارگاہ میں آیا ہوں [illegible] آپ کی پناہ میں دیتا ہوں''۔

حضرت علامہ امام جامی رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ رسالت میں یوں فریاد کرتے ہیں:

نہ مہجوری برآمد جان عالم [illegible]

نہ آخر رحمۃ للعالمینی   زمحروماں چرا فارغ نشینی

''جدائی سے عالم کی جان نکل رہی ہے' یا نبی اللہ! رحم فرمایئے' رحم فرمایئے! کیا آخر آپ رحمۃ للعالمین نہیں ہیں' پھر ہم محروموں سے فارغ کیوں تشریف فرما ہیں''۔

یہ ہیں مشتے از خروارے' وہ چند دلائل جو اصحاب رسول' تابعین عظام' محدثین کرام اور اُمت مسلمہ کے جلیل القدر علماء کے معمولات رہے ہیں اور جو بارگاہِ رسول کریم ﷺ میں بطور استغاثہ اور نداء یا رسول اللہ کے اہل سنت و جماعت کے عقیدہ حقہ پر روشن دلیل ہیں۔

439- بَابٌ

965 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، اَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ، وَفِيْ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودٌ يَّضْرِبُ بِهٖ مِنَ الْمَآءِ وَالطِّينِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَّسْتَفْتِحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِفْتَحْ لَهٗ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَذَهَبَ، فَإِذَا اَبُوْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَفَتَحْتُ لَهٗ، وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ . ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ، فَقَالَ : اِفْتَحْ لَهٗ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَإِذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَفَتَحْتُ لَهٗ، وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ . ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، وَقَالَ : اِفْتَحْ لَهٗ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيبُهٗ، اَوْ تَكُونُ، فَذَهَبْتُ، فَإِذَا عُثْمَانُ، فَفَتَحْتُ لَهٗ، فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ قَالَ، قَالَ : اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ۔

باب

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں تھے اور حضور نبی کریم ﷺ کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس کو آپ پانی اور مٹی میں مار رہے تھے' پس ایک آدمی آیا اس نے دروازہ کھلوانا چاہا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھولو اور اسے جنت کی خوشخبری دو' پس وہ گئے تو (دیکھا کہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' تو ان کے لیے میں نے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی بشارت دی' پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھلوانا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھولو اور اسے جنت کی خوشخبری دو' تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے' پس میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی' پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھلوانا چاہا اور آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے تو آپ بیٹھ گئے اور فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھولو اور اسے جنت کی خوشخبری دو جو اس کو پہنچے گی یا ہوگی' پس میں گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے' سو میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انہیں اس بات کی خبر دی جو

آپ ﷺ نے فرمائی تھی' انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمانے والا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3674' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2403' الأمالی فی آثار الصحابة رقم الحدیث: 119' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20402' مسند احمد رقم الحدیث: 19509' السنة لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 1452' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 8076' مسند الرویانی رقم الحدیث: 524

440- بَابُ مُصَافَحَةِ الصِّبْيَان

بچوں کے ساتھ ہاتھ ملانے کا بیان

966 - حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُبَاتَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَافِحُ النَّاسَ، فَسَأَلَنِيْ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: مَوْلًى لِبَنِيْ لَيْثٍ، فَمَسَحَ عَلٰى رَأْسِيْ ثَلَاثًا وَّقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ.

حضرت سلمہ بن وردان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ لوگوں کے ساتھ ہاتھ ملا رہے ہیں' انہوں نے مجھ سے پوچھا: تو کون ہے؟ میں نے کہا: بنی لیث کا آزاد کردہ غلام ہوں' تو انہوں نے میرے سر پر تین دفعہ ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت عطا فرمائے۔

تشریح: اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ چھوٹے بچوں سے مصافحہ کرنا درست و جائز ہے جبکہ فتنہ نہ ہو۔ لطور شفقت و پیار بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرنا جائز ہے اور بچوں کے لیے دعائے برکت کرنا سنت ہے۔

441- بَابُ الْمُصَافَحَةِ

ہاتھ ملانے کا بیان

967 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَقْبَلَ أَهْلُ الْيَمَنِ وَهُمْ أَرَقُّ قُلُوْبًا مِّنْكُمْ، فَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ جب یمن والے آئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یمن والے آئے ہیں اور یہ لوگ تم سے زیادہ نرم دل والے ہیں' پس یہ وہ پہلے لوگ ہیں [illegible] نے ہاتھ ملانا شروع کیا۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5213' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 32287' [illegible] 12021' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 8294' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 3847' [illegible] الحدیث: 806' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 7192-7198' الأوائل لابن أبی عاصم [illegible]

تشریح: مصافحہ ایک شخص کا اپنی ہتھیلی کو دوسرے شخص کی ہتھیلی سے مس کرنا [illegible] سلام کر کے مصافحہ کرنا مکمل سلام ہے۔

968 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ أَنْ تُصَافِحَ أَخَاكَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مکمل سلام یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے ہاتھ ملائے۔

الترغيب فی فضائل رقم الحديث:430

442- بَابُ مَسْحِ الْمَرْأَةِ رَأْسَ الصَّبِيِّ

عورت کا بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا بیان

969 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، وَكَانَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَأَخَذَهُ الْحَجَّاجُ مِنْهُ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بَعَثَنِي إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَأُخْبِرُهَا بِمَا يُعَامِلُهُمْ حَجَّاجٌ، وَتَدْعُو لِي، وَتَمْسَحُ رَأْسِي، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ وَصِيفٌ.

حضرت ابراہیم بن مرزوق ثقفی کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی اور یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس ہوتے تھے انہیں حجاج نے ان (حضرت عبداللہ بن زبیر) سے لے لیا' انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے مجھے اپنی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ میں انہیں اس معاملے کے متعلق خبر دوں جو حجاج ان کے ساتھ کر رہا ہے' تو انہوں (یعنی حضرت اسماء) نے میرے لیے دعا فرمائی اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میں ان دنوں بچہ تھا۔

تشریح: بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرنا محبت وشفقت کی بناء پر اور ان کے لیے دعائے برکت کرنا سنت ہے۔

443- بَابُ الْمُعَانَقَةِ

معانقہ کرنے کا بیان

970 - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ بَلَغَهُ حَدِيثٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَابْتَعْتُ بَعِيرًا فَشَدَدْتُ إِلَيْهِ رَحْلِي شَهْرًا، حَتَّى قَدِمْتُ الشَّامَ، فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُنَيْسٍ، فَبَعَثْتُ إِلَيْهِ أَنَّ جَابِرًا بِالْبَابِ،

حضرت ابن عقیل سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ ان کو حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کے متعلق اس حدیث کی خبر پہنچی ہے' پس میں نے ایک اونٹ خرید کیا پس میں نے ان (سے ملنے) کے لیے ایک مہینے تک کا سفر کیا حتیٰ کہ میں شام پہنچ گیا تو وہ حضرت عبداللہ بن

فَرَجَعَ الرَّسُولُ فَقَالَ : جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ، فَخَرَجَ فَاعْتَنَقَنِي، قُلْتُ : حَدِيثٌ بَلَغَنِي لَمْ اَسْمَعْهُ، خَشِيتُ اَنْ اَمُوتَ اَوْ تَمُوتَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَحْشُرُ اللّٰهُ الْعِبَادَ، اَوِ النَّاسَ، عُرَاةً غُرْلًا بُهْمًا، قُلْتُ: مَا بُهْمًا؟ قَالَ لَيْسَ مَعَهُمْ شَيْءٌ، فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ، اَحْسَبُهُ قَالَ : كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ، : اَنَا الْمَلِكُ، لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَاَحَدٌ مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَطْلُبُهُ بِمَظْلَمَةٍ، وَلَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَدْخُلُ النَّارَ وَاَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَطْلُبُهُ بِمَظْلَمَةٍ، قُلْتُ : وَكَيْفَ؟ وَاِنَّمَا نَاْتِي اللّٰهَ عُرَاةً بُهْمًا؟ قَالَ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ۔

انیس رضی اللہ عنہ تھے' میں نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ جابر دروازے پر ہے' قاصد واپس آیا تو اس نے کہا کہ جابر بن عبداللہ! میں نے کہا: ہاں! پس وہ (یعنی حضرت عبداللہ بن انیس) نکلے اور انہوں نے مجھ سے معانقہ کیا (یعنی گلے ملے)' میں نے کہا: مجھ تک ایک حدیث پہنچی ہے جسے میں نے آپ ﷺ سے نہیں سنا' مجھے اس بات کا خوف ہے کہ میں فوت ہو جاؤں یا آپ فوت ہو جائیں (اور میں اس فرمانِ نبی کے سننے سے محروم رہ جاؤں)۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ بندوں کو' یا فرمایا: لوگوں کو جمع فرمائے گا اس حال میں کہ وہ ننگے ہوں گے ختنے کے بغیر ہوں گے اور ہر چیز سے خالی ہوں گے' میں نے کہا: ہر چیز سے خالی ہونے کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوگی' پس انہیں ایک آواز کے ساتھ بلائے گا جس کو ہر دور والا سنے گا' میرا گمان ہے کہ انہوں نے کہا: جیسے قریب والا سنتا ہے' میں بادشاہ ہوں' جنتیوں میں سے کسی ایک کے لیے بھی مناسب نہیں کہ وہ جنت میں داخل ہو جبکہ اہل جہنم میں سے کوئی اس سے اس کے کسی ظلم کا مطالبہ کر رہا ہو اور نہ کسی جہنمی کے لیے جائز ہوگا کہ وہ جہنم میں داخل ہو اس حال میں کہ اس [illegible] کسی ظلم کا مطالبہ کر رہا ہو [illegible] حالانکہ ہم اللہ تعالیٰ [illegible] آپ [illegible] [illegible] مطالبے [illegible]

مسند ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 851' مسند الحارث رقم الحدیث [illegible]

الرویانی رقم الحدیث: 1491' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 3527' مساوئ الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 601' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 8593' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 331

تشریح: معانقہ: ایک شخص کا دوسرے سے گلے ملنا معانقہ کہلاتا ہے۔
ننگے جسم معانقہ کرنا حرام ہے' کپڑے پہنے ہوئے مردوں کا مردوں سے اور عورتوں کا عورتوں سے معانقہ کرنا جائز ہے۔

444- بَابُ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ ابْنَتَهُ

آدمی کا اپنی بیٹی کو بوسہ دینے کا بیان

971 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ حَدِيثًا وَكَلَامًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ، وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا، فَرَحَّبَ بِهَا وَقَبَّلَهَا، وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ، فَرَحَّبَتْ بِهِ وَقَبَّلَتْهُ، وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ، فَرَحَّبَ بِهَا وَقَبَّلَهَا۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بات میں اور کلام کرنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر مشابہت رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا' وہ (حضرت فاطمہ) جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لیے کھڑے ہو جاتے' انہیں مرحبا کہتے اور بوسہ دیتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس جاتے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کھڑی ہو جاتیں' آپ کو مرحبا کہتیں اور بوسہ دیتیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں' (جب) وہ (حضرت فاطمہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرضِ وصال میں آپ کی خدمت میں آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مرحبا فرمایا اور انہیں بوسہ دیا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3623' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2450' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5217' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 1621' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1470' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 30293' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 2102' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 4700

تشریح: اپنی بیٹی کا بوسہ لینا جائز ہے کیونکہ اس میں شہوت کا رجحان نہیں ہوتا اور اگر اس میں طبعی میلان ہوتا ہو تو پھر پرہیز کرنا [illegible] مطلقاً بوسہ لینا جائز ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں مذکور ہے کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیتے تھے۔

445- بَابُ تَقْبِيلِ الْيَدِ

ہاتھ چومنے کا بیان

972 - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا فِي غَزْوَةٍ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، قُلْنَا : كَيْفَ نَلْقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ فَرَرْنَا؟ فَنَزَلَتْ : ﴿إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ﴾، فَقُلْنَا : لَا نَقْدِمُ الْمَدِينَةَ، فَلَا يَرَانَا أَحَدٌ، فَقُلْنَا : لَوْ قَدِمْنَا، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، قُلْنَا : نَحْنُ الْفَرَّارُونَ، قَالَ : أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ، فَقَبَّلْنَا يَدَهُ، قَالَ: أَنَا فِئَتُكُمْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ہم لوگ ایک غزوہ میں شریک تھے کہ لوگ دور تک بھاگ گئے' ہم نے (آپس میں) کہا کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ سے کیسے (جاکر) ملیں گے جبکہ ہم تو (بہت دور تک) بھاگ آئے' تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: "سوائے لڑائی کی چال چلنے کے" تو ہم نے کہا: ہم مدینہ منورہ نہیں جائیں گے تاکہ ہم کسی کو نظر نہ آئیں' ہم نے کہا: کاش کہ ہم جائیں' (پھر ہم مدینہ آ ہی گئے) تو حضور نبی کریم ﷺ صبح کی نماز پڑھا کر نکلے' ہم نے عرض کی: (یارسول اللہ!) ہم بھاگے ہوئے لوگ ہیں' تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں! بلکہ) تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو' پس ہم آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک کا بوسہ لینے لگے' آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی تمہاری جماعت سے ہوں۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 2647' مسند الحميدى رقم الحديث: 704' سنن سعيد بن منصور رقم الحديث: 2539' مصنف ابن ابى شيبة رقم الحديث: 33686' مسند احمد رقم الحديث: 5220' مسند أبى يعلى الموصلى رقم الحديث: 5596' المنتقى لابن الجارود رقم الحديث: 1050' شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 900

973 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَزِينٍ قَالَ: مَرَرْنَا بِالرَّبَذَةِ فَقِيلَ لَنَا: هَا هُنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ، فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ فَقَالَ : بَايَعْتُ بِهَاتَيْنِ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْرَجَ كَفًّا لَهُ ضَخْمَةً كَأَنَّهَا كَفُّ بَعِيرٍ، فَقُمْنَا إِلَيْهَا فَقَبَّلْنَاهَا.

حضرت عبدالرحمٰن بن رزین کا بیان ہے کہ ہم ربذہ (جگہ کا نام) کے پاس سے گزرے تو ہم سے کہا گیا یہاں حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ [illegible] کی خدمت میں آئے [illegible] اپنے دونوں ہاتھ [illegible]

[illegible]

مسند احمد رقم الحديث: 16551' الجامع لأخلاق الراوى [illegible]

974 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، قَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ: أَمَسِسْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِكَ؟ قَالَ : نَعَمْ، فَقَبَّلَهَا۔

حضرت ابن جدعان سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے ہاتھ سے مَس کیا ہے؟ تو انہوں (حضرت انس) نے فرمایا: ہاں! تو انہوں (حضرت ثابت) نے ان (حضرت انس) کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

تشریح: یہ تینوں مذکورہ احادیث بزرگوں کی عقیدت ومحبت پر بناء پر دست بوسہ کرنے پر واضح دلیل اور ثبوت ہیں۔ سو عقیدت کی بناء پر دست بوسی کرنا سنتِ صحابہ ہوئی۔

446- بَابُ تَقْبِيلِ الرِّجْلِ

پاؤں چومنے کا بیان

975 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْنَقُ قَالَ : حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ صَبَاحِ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهَا : أُمُّ أَبَانَ ابْنَةُ الْوَازِعِ، عَنْ جَدِّهَا، أَنَّ جَدَّهَا الزَّارِعَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ : قَدِمْنَا فَقِيلَ : ذَاكَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَأَخَذْنَا بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ نُقَبِّلُهَا۔

حضرت مطر بن عبدالرحمٰن الاعنق کا بیان ہے کہ مجھے صباح عبدالقیس کی عورتْ نے بتایا جسے اُم ابان بنت وازع کہا جاتا تھا' اس نے اپنے دادا سے روایت بیان کہ ان کے دادا حضرت وزاع بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم آئے (مدینہ منورہ میں) تو (ہمیں) کہا گیا: یہ اللہ کے رسول ہیں' تو ہم آپ ﷺ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو پکڑ کر ان کا بوسہ لینے لگے۔

تخريج الأحاديث المرفوعة رقم الحديث:588

---

976 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا يُقَبِّلُ يَدَ الْعَبَّاسِ وَرِجْلَيْهِ۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

تشریح: پاؤں چومنا بھی عقیدت واحترام کی بناء پر کسی صاحبِ علم وفضیلت کے جائز ہے اور یہ احادیث مبارکہ اس کا ثبوت ہیں۔ لیکن اس بات کا خصوصی لحاظ رہے کہ پاؤں چومنے کے انداز میں سجدہ کو دخل نہ ہو' کمال احتیاط یہی ہے' اور پاؤں کو بوسہ دیتے وقت اعضاءِ سجدہ کو بچا کے رکھے۔

447- بَابُ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ تَعْظِيمًا

آدمی کا کسی دوسرے آدمی کے لیے تعظیماً کھڑے ہونے کا بیان

977 - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ يَقُولُ: إِنَّ مُعَاوِيَةَ خَرَجَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قُعُودٌ، فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ، وَقَعَدَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، وَكَانَ أَرْزَنَهُمَا، قَالَ مُعَاوِيَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ عِبَادُ اللّٰهِ قِيَامًا، فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا مِنَ النَّارِ.

حضرت حبیب بن شہید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابومجلز کو فرماتے سنا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نکلے اور حضرت عبداللہ بن عامر اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے' حضرت ابن عامر کھڑے ہو گئے (حضرت معاویہ کے لیے تعظیماً) اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما بیٹھے رہے (یعنی نہ اُٹھے) یہ بھاری بھرکم جسم والے تھے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ لوگ اس کے لیے اس کے سامنے کھڑے رہیں تو وہ اپنا گھر جہنم میں بنالے۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5229' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1053' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 25582' مسند احمد رقم الحدیث: 16830' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 1482' الکنٰی والأسماء للدولابی رقم الحدیث: 508' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 1125' مساوئ الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 784

تشریح: اس حدیث میں اس شخص کے لیے تنبیہ ہے جو یہ چاہتا ہو کہ میری آمد پر لوگ استقبالاً میرے لیے قیام کریں اور اس کے دل میں تکبر وخود پسندی پائی جائے۔ ورنہ مطلقاً کسی بھی صاحب علم وفضیلت کی آمد پر کھڑے ہونا جبکہ وہ اس کی تمنا وآرزو نہ رکھے' منع نہیں ہے جائز ہے۔

448- بَابُ بَدْءِ السَّلَامِ

سلام کرنے میں پہل کرنے کا بیان

978 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صُورَتِهِ، وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ، فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ، نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ بِهِ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو [illegible] فرمایا ان (کے قد مبارک) [illegible] (اللہ تعالیٰ نے) [illegible]

صُورَتِهٖ، فَلَمْ يَزَلْ يَنْقُصُ الْخَلْقُ حَتَّى الْآنَ.

نے (جواب میں) کہا: ''السلام علیک ورحمۃ اللہ'' تو انہوں نے ''ورحمۃ اللہ'' کا اضافہ کیا۔ جو آدمی بھی جنت میں داخل ہوگا' وہ ان (حضرت آدم علیہ السلام) کی صورت پر ہوگا' پس اس وقت سے آج تک مخلوق (قد میں) چھوٹی ہی ہوتی چلی جارہی ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2559' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2612' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4433' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19435' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2681' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 17952' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1153-1154

تشریح: ''فاستمع مایحیونك '' پس تم سنو وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں۔ اس جملے سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جوابِ سلام کا علم نہ تھا' بلکہ اسے سنت ملائکہ قرار دینے کے لیے فرمایا تاکہ اولادِ آدم کو معلوم ہو جائے کہ سلام کرنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے اور سلام کا جواب دینا ملائکہ کی سنت ہے' وگرنہ حضرت آدم کو رب تعالیٰ نے سب کچھ سکھا دیا تھا اور بتا دیا تھا۔

''فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیك ورحمة الله '' اس جملہ سے دو باتیں معلوم ہوئیں' ایک تو یہ کہ جوابِ سلام میں وہی الفاظ السلام علیکم کہہ دینا بھی جائز ہے' گوکہ وعلیکم السلام کہنا زیادہ بہتر وافضل ہے۔ دوسری یہ کہ جب کوئی سلام کرے تو اسے جوابِ سلام اضافی الفاظ کے ساتھ دینا چاہیے جیسا کہ فرشتوں نے ورحمۃ اللہ کا اضافہ کیا۔

''فكل من يدخل الجنة على صورة ادم '' اس جملہ کا مطلب ومفہوم یہ ہے کہ جنت میں صرف آدمی ہی جائیں گے' حیوانات وغیرہ نہیں اور سب کے سب حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے۔

449- بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ

سلام کو پھیلانے کا بیان

979 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنْ قِنَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّهْمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلِمُوْا.

حضرت براء رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سلام کو عام کرو' سلامت رہو گے۔

مسند احمد رقم الحدیث: 18530' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 1687' معجم ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 299' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 491' شعب الایمان رقم الحدیث: 8382' المطالب العالیة بزوائد رقم الحدیث: 2698' تاریخ اصبهان جلد 1 صفحہ 329

980 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی حَازِمٍ، وَالْقَعْنَبِیُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا، اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَا تَحَابُّوْنَ بِهٖ؟ قَالُوْا: بَلٰی، یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَكُمْ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تم جنت میں داخل نہ ہو گے حتیٰ کہ تم ایمان لاؤ اور تم ایمان والے نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ تم آپس میں محبت کرنے لگو سنو! کیا میں تمہیں وہ چیز بتاؤں کہ تم اس کے ساتھ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو تو صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: سلام کو اپنے درمیان پھیلاؤ۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 54' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5193' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 68-3692' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25742' مسند اسحاق بن راهویه رقم الحدیث: 385' مسند احمد رقم الحدیث: 9084' السنة لأبی بکر بن الخلال رقم الحدیث: 1513-1559' مستخرج أبی عوانة رقم الحدیث: 83

981 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاَفْشُوا السَّلَامَ، تَدْخُلُوا الْجِنَانَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحمٰن کی عبادت کرو اور کھانا کھلاؤ اور سلام کو پھیلاؤ' تم جنتوں میں داخل ہو گے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 12-28-6236' صحیح مسلم رقم الحدیث: 39' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5194' سنن النسائی رقم الحدیث: 5000' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3253' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 25739' مسند احمد رقم الحدیث: 6587' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2126

تشریح: سلام پھیلانے کا مطلب یہی ہے کہ اپنے بیگانے کو سلام کرو' سلام کو ظاہر کرنا اور اس قدر بلند آواز سے سلام کہنا کہ دوسرے کو سنائی دے' یہ محبت و یگانگت پیدا کرنے کا سبب ہے۔

450- بَابُ مَنْ بَدَاَ بِالسَّلَامِ

سلام میں پہل کرنے والے کا بیان

982 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ عُبَیْدٍ، عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ: مَا كَانَ اَحَدٌ یَبْدَاُ اَوْ یَبْدُرُ ابْنَ عُمَرَ بِالسَّلَامِ۔

[illegible]

983 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا [illegible]

مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ : اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ : يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْمَاشِيَانِ اَيُّهُمَا يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ فَهُوَ اَفْضَلُ۔

نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ سوار شخص چلنے والے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور جو دو چلنے والوں میں سلام کرنے میں پہل کرے گا' وہ صاحب فضیلت ہوگا۔

مسند ابن الجعد رقم الحديث: 2966' مسند الحارث رقم الحديث: 805' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 498' عمل اليوم والليلة لابن السني رقم الحديث: 221' الآداب للبيهقي رقم الحديث: 206' المطالب العالية بزوائد رقم الحديث: 2696

984 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ اَخِيْ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ، اَنَّ الْاَغَرَّ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَتْ لَهُ اَوْسُقٌ مِنْ تَمْرٍ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، اِخْتَلَفَ اِلَيْهِ مِرَارًا، قَالَ : فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاَرْسَلَ مَعِيْ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ، قَالَ : فَكُلُّ مَنْ لَقِيْنَا سَلَّمُوْا عَلَيْنَا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَلَا تَرَى النَّاسَ يَبْدَاُوْنَكَ بِالسَّلَامِ فَيَكُوْنُ لَهُمُ الْاَجْرُ؟ اِبْدَاْهُمْ بِالسَّلَامِ يَكُنْ لَكَ الْاَجْرُ يُحَدِّثُ هٰذَا ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَفْسِهِ۔

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا کہ حضرت اغر رضی اللہ عنہ جو قبیلہ مزینہ کے ایک فرد تھے انہیں حضور نبی کریم ﷺ سے صحبت کا شرف حاصل تھا' ان کے قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے کسی فرد کے ذمے چند وسق کھجور کے (دینے) لازم تھے۔ ان کا (لوگوں سے) کئی دفعہ اختلاف بھی ہوا۔ (حضرت اغر) کہتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا (آپ سے واقعہ کا ذکر کیا) تو آپ نے میرے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھیجا' کہتے ہیں: جو بھی ہم سے ملتا ہمیں سلام کرتا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ تجھ پر سلام کرنے میں پہل کر رہے ہیں' سو یہ ان کے لیے باعث اجر ہوگا' تم انہیں سلام کرو تو تمہارے لیے اجر ہوگا' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ اپنے متعلق بیان کرتے تھے۔

الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم رقم الحديث: 1128' معرفة الصحابة لأبي نعيم رقم الحديث: 1045

تشریح: یہ حکم ابتداءِ سلام کا اس وقت ہے جب مسلمان ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ جائیں' پیدل کے پاس سوار آ جائے' چلنے والے بیٹھے ہوئے کے پاس آ جائے تو جو بھی دوسرے کے پاس آئے' اسے ہی سلام میں پہل کرنی ضروری ہے۔

985 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ،

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

وَالْقَعْنَبِيُّ، قَالَا : اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوبَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مُّسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَيَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ لاتعلق چھوڑ دے جب ان دونوں کی آپس میں ملاقات ہوتی ہے تو یہ اس سے منہ پھیر لیتا ہے اور یہ اس سے اور ان میں سے بہتر شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6077' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2560' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4911' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20223' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 593' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 25368' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 381' مسند احمد رقم الحدیث: 23584 ۔

تشریح: جب آپس کے تعلقات میں دراڑ پیدا ہوتی ہے تو ایک دوسرے کی شکل وصورت دیکھنا تو کجا آمنا سامنا کرنا بھی برا لگتا ہے' لیکن شریعت اسلامیہ نے اس کی سخت تردید کی اور باہمی اُلفت و یگانگت کا درس دیا ہے کیونکہ آپس میں تعلقات کی خرابی بغض وعناد پیدا کرتی ہے اور بغض وعناد کی صورت میں دوسرے کی تحقیر ہوتی ہے' اس لیے فرمایا کہ بتقاضائے انسانیت اس پر تین دن سے زائد وقت نہیں گزرنا چاہیے۔ اگر تین دن سے زائد کا وقت گزرا اور اس دوران موت آ گئی تو دوزخی ہو جائے گا۔ مطلب یہ کہ اس کے ساتھ ہی سزا بھی بیان فرما دی اور اس کے حل کی صورت یہ بیان فرمائی کہ جب آمنا سامنا ہو تو سلام کر کے بول چال شروع کر دینی چاہیے' یہ قطع تعلق اور سلام ودعا نہ رکھنا مکارم واخلاق انسانیت سے نہیں ہیں' یہ سب نفس کا شاخسانہ ہے' نفس کی بات کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات وارشادات پر عمل کرنا چاہیے' دین ودنیا کی کامیابی اسی میں ہے' اسی لیے پہل کرنے والے کو بہتر وافضل قرار دیا۔

451- بَابُ فَضْلِ السَّلَامِ

سلام کرنے کی فضیلت کا بیان

986 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ زَيْدِ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسٍ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: عَشْرُ حَسَنَاتٍ، فَمَرَّ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَقَالَ: عِشْرُوْنَ حَسَنَةً، فَمَرَّ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ ﷺ اپنی مجلس میں تشریف فرما تھے اس نے کہا: السلام علیکم! آپ ﷺ نے فرمایا: [illegible] گزرا تو اس نے [illegible] نے فرمایا: [illegible] السلام علیکم ورحمۃ اللہ [illegible]

ثَـلَاثُـوْنَ حَسَنَةً، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَجْلِسِ وَلَمْ يُسَلِّمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا اَوْشَكَ مَا نَسِيَ صَاحِبُكُمْ، اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، وَاِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ، مَا الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ.

سلام نہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے تمہارا ساتھی بھولا نہیں ہے' جب تم میں سے کوئی مجلس میں آئے تو اسے چاہیے کہ سلام کرے' پھر اگر اس کو بیٹھنا ہے تو بیٹھ جائے اور جب وہ (مجلس سے) اُٹھے تو اسے چاہیے کہ وہ سلام کرے' پہلا (سلام کرنے والا) دوسرے سے زیادہ (اجر کا) حقدار نہیں۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5208' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1196' مسند احمد رقم الحدیث: 7142' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10102' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 6566' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 1355' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 495

تشریح: پہلا سلام دوسرے سے زیادہ حق دار نہیں' یعنی سلام لقاء اور سلام وداع دونوں کا جواب دینا واجب ہے۔ اس حدیث پاک میں بہتر سے بہتر طریقے پر سلام کرنے کی فضیلت وثواب کا بیان فرمایا اور یہ تعلیم بھی ارشاد فرمائی کہ آتے اور جاتے دونوں وقتوں میں سلام کرنا چاہیے۔

987 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِيْ بَكْرٍ، فَيَمُرُّ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَيَقُوْلُوْنَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ : فَضَلَنَا النَّاسُ الْيَوْمَ بِزِيَادَةٍ كَثِيْرَةٍ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ردیف تھا (یعنی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا تھا) تو وہ جس قوم کے پاس سے گزرتے تو کہتے: السلام علیکم! وہ (جواباً) کہتے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اور یہ کہتے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! تو وہ (جواباً) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج لوگ ہم سے بہت زیادہ فضیلت حاصل کر گئے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ زَيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ مِثْلَهُ.

حضرت عبدالملک نے حضرت زید سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: ہم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

988 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ : اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تم سے یہود کسی بھی چیز میں اتنا حسد نہیں کرتے جتنا حسد وہ تم پر سلام

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا حَسَدَكُمُ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ مَّا حَسَدُوكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّامِينِ۔

کرنے اور آمین کہنے میں کرتے ہیں۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3171' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2165' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 856' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19460' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 9839' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 260' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحدیث: 25329

تشریح: مطلب یہ ہے کہ اگر یہودیوں کو مسلمانوں کے کسی عمل پہ حسد ورشک پیدا ہوتا ہے تو وہ تمہارا ایک دوسرے کو بوقتِ ملاقات سلام کرنا ہے اور اختتامِ دعا پر آمین کہنا ہے کہ یہ دونوں سعادتیں تمہیں (یعنی مسلمانوں کو) کیوں مل گئیں' ہمیں ملنی چاہیے تھیں۔

452- بَابُ اَلسَّلَامُ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اس کا بیان کہ "السلام" اللہ عزوجل کے ناموں میں سے ایک نام ہے

989 - حَدَّثَنَا شِهَابٌ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ السَّلَامَ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَضَعَهُ اللّٰهُ فِي الْاَرْضِ، فَاَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک سلام اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے' اس کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر رکھا' پس تم سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ۔

990 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحِلٌّ قَالَ : سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ اَبَا وَائِلٍ يَذْكُرُ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانُوْا يُصَلُّوْنَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَائِلُ: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: مَنِ الْقَائِلُ : اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ؟ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ: وَقَدْ كَانُوْا يَتَعَلَّمُوْنَهَا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام حضور نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے تو کہنے والے نے کہا: اللہ تعالیٰ پر سلام ہو! پس جب حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی نماز مکمل کی تو فرمایا: اللہ پر سلام ہو! کس نے کہا؟ بے شک اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے' لیکن تم کہو: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، اَشْهَدُ [illegible] اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ [illegible]

كَمَا يَتَعَلَّمُ اَحَدُكُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

کہتے ہیں کہ صحابہ کرام یہ (تشہد) اس طرح سیکھتے تھے جس طرح تم میں سے کوئی ایک قرآن کی سورت سیکھتا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 831' صحیح مسلم رقم الحدیث: 402' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 968' سنن النسائی رقم الحدیث: 1163' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 899-1892' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20206' الآثار لأبی یوسف رقم الحدیث: 268-269' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 273-303

تشریح: سلام اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے' "السلام علیك" یا "السلام علیکم" کا معنی ہے: اللہ تعالیٰ تیرے یا تمہارے حال سے واقف ہو' سو تو یا تم غافل نہ ہو' یا تو یا تم اللہ تعالیٰ کی نگہبانی میں ہو۔

بعض محدثین کرام نے اس کا یہ مطلب بیان کیا کہ "السلام علیك" کا معنی ہے کہ تو میری طرف سے سلامتی میں ہے' سو تو مجھے بھی اپنے سے سلامت رکھ۔

453- بَابُ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ

اس بات کا بیان کہ مسلمان کا مسلمان پر حق ہے کہ جب اس سے ملے تو اسے سلام کرے

991 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : حَقُّ الْمُسْلِمِعَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ، قِيلَ : وَمَا هِيَ؟ قَالَ : اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ، وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ، وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَاِذَا مَاتَ فَاصْحَبْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر مسلمان کے چھ حق ہیں' عرض کی گئی: وہ کون سے ہیں؟ فرمایا کہ جب تو اسے ملے تو اسے سلام کرے اور جب وہ تیری دعوت کرے تو تو اسے قبول کرے اور جب وہ نصیحت طلب کرے تو اسے نصیحت کرے اور جب وہ چھینکے تو اسے چھینک کا جواب دے اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کرے اور جب وہ مر جائے تو اس کے ساتھ جائے (یعنی اس کی نماز جنازہ پڑھے)۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 1240' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5030' سنن النسائی رقم الحدیث: 1938' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 1435' احادیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: 272' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2417' الآداب لابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 317' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 10845

تشریح: حدیث پاک میں مذکور چھ حقوق وخصائل فرض وواجب یا سنت نہیں ہیں لیکن ان حقوق کی تاکید میں مبالغہ کے طور پر صیغہ وجوب استعمال کیا ہے۔

454- بَابُ يُسَلِّمُ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ

پیدل چلنے والے کا بیٹھے آدمی کو سلام کرنے کا بیان

992 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لِيُسَلِّمِ الرَّاكِبُ عَلَى الرَّاجِلِ، وَلْيُسَلِّمِ الرَّاجِلُ عَلَى الْقَاعِدِ، وَلْيُسَلِّمِ الْأَقَلُّ عَلَى الْأَكْثَرِ، فَمَنْ أَجَابَ السَّلَامَ فَهُوَ لَهُ، وَمَنْ لَّمْ يُجِبْ فَلَا شَيْءَ لَهُ.

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ سوار کو پیدل چلنے والے کو سلام کرنا چاہیے اور پیدل چلنے والے کو بیٹھے ہوئے کو سلام کرنا چاہیے اور تھوڑے آدمیوں کو زیادہ آدمیوں کو سلام کرنا چاہیے' تو جو آدمی سلام کا جواب دے گا وہ اس کے لیے (باعث اجر) ہوگا اور جو اس (سلام کا) جواب نہیں دیتا تو اس کے لیے کچھ (اجر وثواب) نہیں ہوگا۔

عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی رقم الحدیث: 211' شعب الایمان رقم الحدیث: 8477

993 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ، وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، يَرْوِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سوار آدمی پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو (سلام کریں)۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6231' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2160' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5198' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19445' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 475' مسند احمد رقم الحدیث: 8162' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 6234' عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی رقم الحدیث: 219

تشریح: سوار پیدل کو سلام کرے کیونکہ سوار اعلیٰ حالت میں ہے اس کے سلام [illegible] اس کے برعکس بھی جائز ہے۔

پیدل بیٹھے ہوئے کو سلام کرے کیونکہ جب کوئی آنے والا کسی بیٹھے ہوئے [illegible]

سے گزرے تو بیٹھے اور مجمع والے آنے والے کو سلام نہ کریں بلکہ یہ آنے والا سلام کرے یہ ان کے پاس ملاقات کے لیے یا ان کے پاس سے گزر رہا ہے اور سلام آنے اور ملاقات کرنے والے پر کرنا ضروری ہے۔

اور جب دو طرفہ مسلمان آ جا رہے ہوں تو تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں کہ اس میں لوگوں کی تعظیم واکرام زیادہ ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ زیادہ لوگوں میں بزرگ اور اللہ والے زیادہ ہوں' بہ نسبت تھوڑے لوگوں کے۔

994 - قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : فَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: اَلْمَاشِيَانِ إِذَا اجْتَمَعَا فَأَيُّهُمَا بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَفْضَلُ۔

حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب دو پیدل چلنے والے اکٹھے ہوں تو ان دونوں میں سلام میں پہل کرنے والا افضل ہے۔

مسند ابن الجعد رقم الحديث: 2966' مسند الحارث رقم الحديث: 805' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 498' عمل اليوم والليلة لابن السني رقم الحديث: 221' الآداب للبيهقي رقم الحديث: 206' المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية رقم الحديث: 2696

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جب دو آدمی چل رہے ہوں اور ان کی باہم ملاقات ہو تو ان میں سے ہر ایک کو سلام کرنے میں پہل کرنی چاہیے' ایک دوسرے کے انتظار میں نہیں رہنا چاہیے کہ پہلا دوسرے کے بارے میں اور دوسرا پہلے کے بارے سوچے کہ وہ مجھے سلام کرے' ثواب اسی کو ہے جو پہل کرے گا۔

455- بَابُ تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْقَاعِدِ

سوار آدمی کا پیدل چلنے والے کو سلام کرنے کا بیان

995 - حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سوار آدمی پیدل کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں۔

صحيح البخاري رقم الحديث: 6231' صحيح مسلم رقم الحديث: 2160' سنن ابو داؤد رقم الحديث: 5198' جامع معمر بن راشد رقم الحديث: 19445' مسند اسحاق بن راهويه رقم الحديث: 475' مسند احمد رقم الحديث: 8162' مسند ابي يعلى الموصلي رقم الحديث: 6234' عمل اليوم والليلة لابن السني رقم الحديث: 219

996 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ

وَهْبٌ قَالَ : اَخْبَرَنِیْ اِبْنُ هَانِءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، عَنْ فَضَالَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَی الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَی الْكَثِيرِ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: گھڑسوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ کو (سلام کریں)۔

مسند احمد رقم الحدیث: 23940' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2676' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10098' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 497' عمل الیوم واللیلة لابن السنی رقم الحدیث: 217

تشریح: سوار بیٹھے ہوئے کو سلام کرے کیونکہ سواری کی بدولت اللہ تعالیٰ نے اسے بلندی و رفعت دی ہے' اسے تواضع اختیار کرنی چاہیے تاکہ اسے اپنے نفس میں بڑائی کا احساس نہ ہو۔

456- بَابٌ : هَلْ يُسَلِّمُ الْمَاشِيْ عَلَی الرَّاكِبِ؟

اس کا بیان کہ کیا پیدل چلنے والا سوار آدمی کو سلام کرے؟

997 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّهُ لَقِیَ فَارِسًا فَبَدَاَهُ بِالسَّلَامِ، فَقُلْتُ : تَبْدَاُهُ بِالسَّلَامِ؟ قَالَ : رَاَيْتُ شُرَيْحًا مَاشِيًا يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ۔

حضرت حصین' حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک گھڑسوار کو ملے تو انہوں نے اس کو سلام کیا' تو میں (حضرت حصین) نے (ان سے) کہا: آپ اس سے سلام کی ابتداء کرتے ہیں' تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت شریح کو دیکھا کہ وہ پیدل چل رہے تھے اور سلام کرنے میں پہل کر رہے تھے۔

تشریح: ہونا تو یہ چاہیے کہ سوار بیٹھے ہوئے کو سلام کرے لیکن اگر بیٹھا ہوا سوار کو سلام کرتا ہے تو بھی جائز اور باعثِ ثواب ہے' منع نہیں۔

457- بَابٌ يُسَلِّمُ الْقَلِيلُ عَلَی الْكَثِيرِ

اس کا بیان کہ تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں

998 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ : حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حُمَيْدٌ اَبُوْ هَانِءٍ، اَنَّ اَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَی الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ عَلَی الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَی الْكَثِيرِ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ [illegible] ﷺ سے روایت [illegible] سوار آدمی پیدل [illegible] ہوئے کو سلام [illegible]

مسند احمد رقم الحدیث: 23940' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2676' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 10098'
صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 497' عمل الیوم واللیلة لابن السنی رقم الحدیث: 217

999 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ : اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ : اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ هَانِیءٍ الْخَوْلَانِیُّ، عَنْ اَبِیْ عَلِیٍّ الْجَنْبِیِّ، عَنْ فَضَالَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَی الْمَاشِیْ، وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَائِمِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَی الْكَثِيْرِ۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھڑسوار پیدل کو سلام کرے اور پیدل کھڑے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو (سلام کریں)۔

مسند احمد رقم الحدیث: 23942' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 497

تشریح: تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو ان کی تعظیم وتکریم کے تحت سلام کریں' سنت طریقہ یہی ہے۔

458- بَابُ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَی الْكَبِيْرِ

چھوٹے کا بڑے آدمی کو سلام کرنے کا بیان

1000 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ : اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : اَخْبَرَنِیْ زِيَادٌ، اَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلٰی ابْنِ زَيْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَی الْمَاشِیْ، وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَی الْكَثِيْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور پیدل بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو (سلام کریں)۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6231' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2160' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5198' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19445' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 475' مسند احمد رقم الحدیث: 8162' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 6234' عمل الیوم واللیلة لابن السنی رقم الحدیث: 219

1001 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ : حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ، عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَی الْكَبِيْرِ، وَالْمَاشِیْ عَلَی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے' پیدل بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو (سلام کریں)۔

الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

صحيح البخاری رقم الحديث: 6231' صحيح مسلم رقم الحديث: 2160' سنن ابوداؤد رقم الحديث: 5198' جامع معمر بن راشد رقم الحديث: 19445' مسند اسحاق بن راهويه رقم الحديث: 475' مسند احمد رقم الحديث: 8162' مسند ابی يعلی الموصلی رقم الحديث: 6234' عمل اليوم والليلة لابن السنی رقم الحديث: 219

تشریح: محدثین کرام فرماتے ہیں کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے' اس کا مطلب یہ ہے کہ جب دو آدمی باہم ملاقات کریں اور ایک دوسرے کے ہاں وارد ہوں تو اس وقت سلام میں ابتداء کرنا باہر سے آنے والے کے لیے ہے خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا' تھوڑے ہوں یا زیادہ۔

459- بَابُ مُنْتَهَى السَّلَامِ

سلام کی انتہاء کا بیان

1001م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ زِيَادٌ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ قَالَ: كَانَ خَارِجَةُ يَكْتُبُ عَلٰى كِتَابِ زَيْدٍ اِذَا سَلَّمَ، قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ، وَطَيِّبُ صَلَوَاتِهِ.

حضرت ابوالزناد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہم جب حضرت زید رضی اللہ عنہ کو خط لکھتے تو کہتے: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ، وَطَيِّبُ صَلَوَاتِهِ''۔

تشریح: اس روایت میں سلام کے بعد چار الفاظ کے اضافہ کا ثبوت ذکر کیا گیا ہے' یعنی ''رحمة الله' وبركاته' ومغفرته' وطيب صلوته''۔ علماءِ محدثین نے فرمایا کہ برکاتہ کے بعد اضافہ مسنون تو نہیں' البتہ جائز ضرور ہے۔ (ملخصاً اشعۃ اللمعات)

460- بَابُ مَنْ سَلَّمَ اِشَارَةً

جو آدمی اشارے سے سلام کرے اس کا بیان

1002 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا هَيَّاجُ بْنُ بَسَّامٍ اَبُوْ قُرَّةَ الْخُرَاسَانِيُّ، رَاَيْتُهُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسًا يَمُرُّ عَلَيْنَا فَيُوْمِءُ بِيَدِهِ اِلَيْنَا فَيُسَلِّمُ، وَكَانَ بِهِ وَضَحٌ، وَرَاَيْتُ الْحَسَنَ يَخْضِبُ بِالصُّفْرَةِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، وَقَالَتْ اَسْمَاءُ: اَلْوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اِلَى النِّسَاءِ

حضرت بشر بن حکم نے [illegible] ہیاج بن بسام ابوقرہ الخراسانی [illegible]

بِالسَّلَامِ.

عنہ کو دیکھا جو پیلے رنگ کا خضاب لگاتے تھے اور ان (کے سر) پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو اپنے ہاتھ مبارک (کے اشارے) سے سلام کیا۔

تشریح: ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرنے کا ثبوت ہے لیکن یہ تب جائز ہے جب ہاتھ کے اشارہ کے ساتھ ساتھ زبان سے بھی سلام کے الفاظ ادا کیے جائیں' صرف ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرنے کی ممانعت ہے۔

1003 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ سَعْدٍ، اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَمَعَ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَتّٰى اِذَا نَزَلَا سَرِفًا مَرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ بِالسَّلَامِ، فَرَدَّا عَلَيْهِ.

حضرت موسیٰ بن سعد اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت قاسم بن محمد کے ساتھ باہر نکلے حتیٰ کہ جب وہ مقام سرف پر اترے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا تو ان دونوں حضرات نے انہیں (سلام کا) جواب دیا۔

1004 - حَدَّثَنَا خَلَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّسْلِيمَ بِالْيَدِ، اَوْ قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ التَّسْلِيمَ بِالْيَدِ.

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ وہ لوگ ہاتھ کے ساتھ سلام کرنے کو ناپسند (مکروہ) سمجھتے تھے' یا فرمایا: وہ (یعنی خود) ہاتھ کے (اشارے) ساتھ سلام کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 25773

تشریح: وجہ ممانعت کی فقط ہاتھ کے اشارے کے ساتھ سلام کرنے میں ہے' اگر اشارے کے ساتھ زبان سے بھی سلام کے الفاظ کہہ دے تو پھر ممانعت نہیں ہے' صرف ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنا غیر اسلامی ہے' یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے۔

461- بَابُ يُسْمِعُ اِذَا سَلَّمَ

جب کوئی سلام کرے تو (اونچی آواز سے سلام کو) سنائے

1005 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: اَتَيْتُ مَجْلِسًا فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: اِذَا سَلَّمْتَ فَاَسْمِعْ، فَاِنَّهَا تَحِيَّةٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبَارَكَةٌ طَيِّبَةٌ.

حضرت ثابت بن عبید سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں اس مجلس میں آیا جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے تو انہوں نے فرمایا: جب تو سلام کرے تو (اونچی آواز سے لوگوں کو) سنا' کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی

طرف سے برکت والا پاکیزہ (کلمہ) ہے۔

مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث:486

تشریح: اس حدیث میں اتنی اونچی آواز میں سلام کہنے پر تنبیہ و ترغیب ہے جسے از خود بھی سنے اور دوسروں کو بھی سنا سکے' نہ یہ کہ اپنے منہ میں ہی سلام کرے اور معمولی سی ہونٹوں کو حرکت دے۔

462- بَابُ مَنْ خَرَجَ يُسَلِّمُ وَيُسَلَّمُ عَلَيْهِ

جو آدمی سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے کے لیے باہر نکلے' اس کا بیان

1006 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ كَانَ يَاْتِیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَيَغْدُوْ مَعَهُ اِلَى السُّوْقِ، قَالَ : فَاِذَا غَدَوْنَا اِلَى السُّوْقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰی سَقَّاطٍ، وَلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ، وَلَا مِسْكِيْنٍ، وَلَا اَحَدٍ اِلَّا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ .

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آتے تو ان (حضرت ابن عمر) کے ساتھ بازار کی طرف جاتے' کہتے ہیں کہ جب ہم بازار کی طرف جاتے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جس بھی ردی چیز کو اُٹھانے والے' کسی خریداری کرنے والے یا مسکین کے کسی بھی پاس سے گزرتے تو اسے سلام کرتے۔

جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19442' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 16824' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 25746' الکنیٰ والأسماء للدولابی رقم الحدیث: 720' الفوائد الشہیر رقم الحدیث: 1076' شعب الایمان رقم الحدیث: 8416' النفقۃ علی العیال لابن ابی الدنیا رقم الحدیث: 288

تشریح: اصحاب رسول ﷺ کی کمال اتباع ہے' جو افشوا السلام کا نظارہ پیش کر رہی ہے۔

قَالَ الطُّفَيْلُ : فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا، فَاسْتَتْبَعَنِیْ اِلَى السُّوْقِ، فَقُلْتُ: مَا تَصْنَعُ بِالسُّوْقِ وَاَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ، وَلَا تَسْاَلُ عَنِ السِّلَعِ، وَلَا تَسُوْمُ بِهَا، وَلَا تَجْلِسُ فِیْ مَجَالِسِ السُّوْقِ؟ فَاجْلِسْ بِنَا هَاهُنَا نَتَحَدَّثُ، فَقَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰهِ: يَا اَبَا بَطْنٍ - وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ، اِنَّمَا نَغْدُوْ مِنْ اَجْلِ السَّلَامِ، نُسَلِّمُ عَلٰی مَنْ لَقِيَنَا.

حضرت طفیل نے کہا: ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو وہ مجھے بازار کی طرف لے گئے' میں نے کہا: بازار جا کر آپ کیا کریں گے؟ تو [illegible] آپ بیچ کے لیے [illegible] ہی بیٹھیں [illegible]

نے مجھ سے فرمایا: اے پیٹو! اور حضرت طفیل بڑے پیٹ والے تھے' کہ ہم وہاں سلام کرنے کے لیے جاتے ہیں تا کہ ہم جس سے ملیں اسے سلام کریں۔

463- بَابُ التَّسْلِيمِ إِذَا جَاءَ الْمَجْلِسَ

جب کوئی مجلس میں آئے تو اس کے سلام کرنے کا بیان

1007 - حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ رَجَعَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنَّ الْأُخْرٰى لَيْسَتْ بِأَحَقَّ مِنَ الْأُوْلٰى۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی مجلس میں آئے تو اسے چاہیے کہ وہ سلام کرے' پھر اگر وہ لوٹے تو اسے چاہیے کہ (پھر) سلام کرے کیونکہ دوسرا (سلام) پہلے سے زیادہ حق دار نہیں ہے۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 5208' مسند الحميدی رقم الحديث: 1196' مسند احمد رقم الحديث: 7142' السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث: 10102' مسند ابی يعلى الموصلی رقم الحديث: 6566' شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 1355' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 494-495' المعجم الصغير للطبراني رقم الحديث: 371

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ۔

حضرت سعید بن ابی سعید اپنے والد سے' وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' وہ حضور نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

464- بَابُ التَّسْلِيمِ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ

جب مجلس سے اُٹھے اس وقت سلام کرنے کا بیان

1008 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی مجلس میں آئے تو اسے چاہیے کہ وہ سلام کرے' پس اگر وہ بیٹھ جائے پھر اسے یاد آئے (کہ

الْـمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ جَلَسَ ثُمَّ بَدَا لَهُ اَنْ يَّقُوْمَ قَبْلَ اَنْ يَّتَـفَـرَّقَ الْـمَـجْـلِسُ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنَّ الْاُوْلٰى لَيْسَتْ بِاَحَقَّ مِنَ الْاُخْرٰى۔

اس نے سلام نہیں کیا) تو مجلس برخاست ہونے سے پہلے اسے چاہیے کہ وہ سلام کر لے کیونکہ پہلا (سلام) دوسرے سے زیادہ حق دار نہیں ہے۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 5208' مسند الحميدي رقم الحديث: 1196' مسند احمد رقم الحديث: 7142' السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث: 10129' مسند ابي يعلى الموصلي رقم الحديث: 6566' شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 1355' فوائد ابي محمد الفاكهي رقم الحديث: 21

تشریح: دونوں سلام' سلامِ لقاء اور سلامِ وداع ثواب میں برابر ہیں اور جس طرح سلامِ لقاء کا جواب دینا واجب ہے' اسی طرح سلامِ وداع کا جواب دینا بھی واجب ہے۔

مجلس میں آتے اور جاتے وقت سلام کرنا سنت ہونے میں دونوں برابر ہیں' ایک سلام کو دوسرے پر کوئی ترجیح نہیں' دونوں سلام (آتے وقت اور جاتے وقت) کرنے سنت ہیں اور ان کے جواب دینے فرض۔

465- بَابُ حَقِّ مَنْ سَلَّمَ اِذَا قَامَ

جب آدمی اُٹھے اور سلام کرے تو اس کے ثواب کا بیان

1009 - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِسْطَامٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ قَالَ: قَالَ لِيْ اَبِيْ: يَا بُنَيَّ، اِنْ كُنْتَ فِيْ مَجْلِسٍ تَرْجُوْ خَيْرَهُ، فَعَجِلَتْ بِكَ حَاجَةٌ فَقُلْ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، فَاِنَّكَ تَشْرَكُهُمْ فِيْمَا اَصَابُوْا فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ، وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَّجْلِسُوْنَ مَجْلِسًا فَيَتَفَرَّقُوْنَ عَنْهُ لَمْ يُذْكَرِ اللّٰهُ، اِلَّا كَاَنَّمَا تَفَرَّقُوْا عَنْ جِيْفَةِ حِمَارٍ۔

حضرت بسطام کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن قرہ سے سنا' انہوں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تو ایسی مجلس میں موجود ہے جس میں تجھے بھلائی کی اُمید ہے' پھر تجھے کوئی ضرور کام درپیش ہو تو تو (اس مجلس والوں کو) کہہ: السلام علیکم! کیونکہ تو ان کی مجلس میں جس میں انہیں ثواب پہنچے گا (سلام کے ثواب میں) [illegible] ہر وہ مجلس جس میں لوگ بیٹھے ہوں اور مجلس برخاست ہو جائے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو [illegible] گدھے کے مردار [illegible]

المعجم الكبير للطبراني جلد19 صفحه25' حلية الاولياء وطبقات الاصفياء جلد2 [illegible]

1010 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ، عَنْ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ [illegible]

[illegible] روایت کرتے ہیں [illegible]

سَمِعَهُ يَقُوْلُ: مَنْ لَقِيَ اَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَاِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ حَائِطٌ، ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ۔

کو فرماتے سنا کہ جو آدمی اپنے بھائی سے ملے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے سلام کرے پس اگر ان کے درمیان کوئی درخت یا دیوار حائل ہو جائے' پھر وہ اسے ملے تو اسے چاہیے کہ وہ (پھر دوبارہ) اسے سلام کرے۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 5200' مسند ابن الجعد رقم الحديث: 2663' مصنف ابن ابی شيبة رقم الحديث: 25747' مسند أبي يعلى الموصلي رقم الحديث: 6350' شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 5154' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 4498' الدعاء للطبراني رقم الحديث: 60' المعجم الأوسط رقم الحديث: 5591

1011 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ نِبْرَاسٍ اَبُو الْحَسَنِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَكُوْنُوْنَ مُجْتَمِعِيْنَ فَتَسْتَقْبِلُهُمُ الشَّجَرَةُ، فَتَنْطَلِقُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ عَنْ يَمِيْنِهَا وَطَائِفَةٌ عَنْ شِمَالِهَا، فَاِذَا الْتَقَوْا سَلَّمَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب اکٹھے ہوتے پھر ان کے درمیان کوئی درخت آ جاتا تو ایک گروہ ان میں سے دائیں طرف اور ایک گروہ بائیں طرف چلتا' پھر جب (دوبارہ) ملتے تو ایک دوسرے کو سلام کرتے۔

تشریح: معمولی مفارقت پر دوبارہ سلام کرنا مستحب ہے اور اگر فاصلہ زیادہ ہو جائے تو پھر ہر مرتبہ سلام کرنا ہوگا۔ ان احادیث میں دیوار یا پتھر یا دیوار کے حائل ہونے میں سلام کے مستحب ہونے کو مبالغہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

466- بَابُ مَنْ دَهَنَ يَدَهُ لِلْمُصَافَحَةِ

جو آدمی ہاتھ ملانے کے لیے خوشبو لگائے' اس کا بیان

1012 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ الْمِصْرِيُّ، عَنْ قُرَيْشٍ الْبَصْرِيِّ هُوَ ابْنُ حَيَّانَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، اَنَّ اَنَسًا كَانَ اِذَا اَصْبَحَ ادَّهَنَ يَدَهُ بِدُهْنٍ طَيِّبٍ لِمُصَافَحَةِ اِخْوَانِهِ۔

حضرت ثابت البنانی سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب صبح کرتے تو اپنے ہاتھ پر خوشبو والا تیل لگاتے تاکہ اپنے بھائیوں کے ساتھ ہاتھ ملائیں۔

تشریح: مصافحہ کے لیے خوشبو لگانا حضرت انس رضی اللہ عنہ کا انفرادی عمل ہے' سنت فرض یا واجب نہیں ہے۔

467- بَابُ التَّسْلِيمِ بِالْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِهَا

جان پہچان اور بغیر جان پہچان کے (کسی کو) سلام کرنے کا بیان

1013 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا سلام بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو (کسی کو) کھانا کھلائے اور تو سلام کرے جسے تو پہچانتا ہے اور جسے تو نہیں پہچانتا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 12-28' صحیح مسلم رقم الحدیث: 39' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5194' سنن النسائی رقم الحدیث: 5000' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3253' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحدیث: 25739' مسند احمد رقم الحدیث: 6581' سنن الدارمي رقم الحدیث: 2126

تشریح: ''ای الاسلام خیر'' اس جملہ سے مراد ہے کہ اسلامی اعمال میں کون سا عمل بہتر ہے۔

''السلام علی من عرفت ومن لم تعرف'' اس جملہ سے مراد ہے کہ سلام کرنا رشتۂ اسلامی کی بنیاد پر ہونا چاہیے' دنیاوی یا کاروباری معاملات وتعلقات کی بناء پر نہیں ہونا چاہیے۔

468- بَابٌ

باب

1014 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْأَفْنِيَةِ وَالصُّعُدَاتِ أَنْ يُجْلَسَ فِيهَا، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: لَا نَسْتَطِيعُهُ، لَا نُطِيقُهُ، قَالَ: أَمَّا لَا، فَأَعْطُوا حَقَّهَا، قَالُوا: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَإِرْشَادُ ابْنِ السَّبِيلِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ، وَرَدُّ التَّحِيَّةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحنوں میں اور کھلی جگہوں میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے' مسلمانوں نے عرض کی: ہم ایسا نہیں کر سکیں گے یا ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے' آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ نہیں ہوسکتا تو پھر اسے اس کا حق دو' صحابہ نے عرض کی: اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نگاہیں نیچی کرنا' مسافر کو راہ بتانا اور چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا' جب وہ الحمد للہ کہے اور سلام کا جواب دینا۔

مسند أبي يعلى الموصلي رقم الحدیث: 6603' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 596' [illegible] للحاكم رقم الحدیث: 7688' شعب الايمان رقم الحدیث: 7214

تشریح: راستوں میں بیٹھنے سے منع فرمایا کیونکہ راستوں میں بیٹھنے سے [illegible] ضرورت کی بناء پر راستوں میں بیٹھنے پر ان کا حق ادا کرنے کا حکم فرمایا اور راستے [illegible] نگاہیں نیچی رکھو تا کہ اجنبی عورتوں پر نہ پڑیں' راستے سے تکلیف دہ چیز کا [illegible]

کرے تو اسے سلام کا جواب دو' کسی کو برائی کرتا دیکھو تو اس سے منع کرو' اچھے عمل کی ترغیب دو وغیرہ۔ سوان اعمال کی انجام دہی پر راستے میں بیٹھنے سے راستے کے حق کی ادائیگی بھی ہے اور عبادت بھی۔ سبحان اللہ کیا حکیمانہ انداز تعلیم ہے' اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عنایت فرمائے۔

1015 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا كِنَانَةُ مَوْلَى صَفِيَّةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ، وَالْمَغْبُونُ مَنْ لَمْ يَرُدَّهُ، وَاِنْ حَالَتْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اَخِيكَ شَجَرَةٌ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْدَاَهُ بِالسَّلَامِ لَا يَبْدَاُكَ فَافْعَلْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے اور وہ خسارے میں ہے جو سلام کرنے والے کو سلام کا جواب نہ دے اور اگر تیرے اور تیرے بھائی کے درمیان درخت حائل ہو جائے تو اگر تو کر سکتا ہے تو اسے سلام کرنے میں پہل کر' وہ تجھ پر پہل نہ کرے (سلام کرنے میں) تو تو کر۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 5200' مسند ابن الجعد رقم الحديث: 2663' مصنف ابن ابی شيبة رقم الحديث: 25747' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 6350' شرح مشكل الآثار رقم الحدیث: 5154' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 4498' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 60' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 5591

تشریح: سلام کرنے اور جواب سلام میں بخل کر کے اپنے آپ کو خواہ مخواہ ثواب سے محروم کرنا ہے کیونکہ سلام کرنا سنت ہے اور جواب واجب' تو واجب کو ترک کر کے اپنے آپ کو نقصان و خسارے میں ڈالنا ہے۔

1016 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَمْرٍو اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ زَادَ، فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ جَالِسٌ فَقُلْتُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ مَرَّةً اُخْرَى فَقُلْتُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ مَرَّةً اُخْرَى فَقُلْتُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَطَيِّبُ صَلَوَاتِهِ۔

حضرت سالم مولیٰ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ کو جب سلام کیا جاتا تو وہ اضافہ کے ساتھ سلام کا جواب دیتے' میں ان کے پاس آیا اور وہ بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے کہا: السلام علیکم! تو انہوں نے (جواباً) کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! پھر ایک دفعہ میں ان کے پاس آیا' میں نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! تو انہوں نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں پھر ایک دفعہ ان کے پاس آیا تو میں نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! تو انہوں نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وطیب صلواتہ!

تشریح: "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" پر مزید دعائیہ الفاظ کا زیادہ کرنا مسنون نہیں لیکن جائز ضرور ہے۔

469- بَابُ لا يُسَلَّمُ عَلٰى فَاسِقٍ
فاسق کو سلام نہ کرنے کا بیان

1017 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زَحْرٍ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ اَبِي جَبَلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: لَا تُسَلِّمُوا عَلٰى شُرَّابِ الْخَمْرِ.

حضرت حبان بن ابی جبلہ' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: تم شرابیوں کو سلام نہ کرو۔

1018 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، وَمُعَلًّى، وَعَارِمٌ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْفَاسِقِ حُرْمَةٌ.

حضرت قتادہ' حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' کہتے ہیں کہ تیرے اور فاسق کے درمیان کوئی حرمت (یعنی عزت واحترام) نہیں ہے۔

الصمت لابن ابی الدنیا رقم الحدیث:223' ذم الغیبة والنمیمة لابن ابی الدنیا رقم الحدیث:86

تشریح: فاسق سے اظہارِ نفرت کی بناء پر اسے سلام نہ کرنا جائز ہے' کیونکہ فاسق کے پاس جا کر یا اسے آتا دیکھ کر یا اس کے پاس سے گزرتے وقت اسے سلام کرنا' گویا اس کی تعظیم ہے اور فاسق کی تعظیم شرعاً جائز نہیں' سو اس لیے پرہیز کرنا بہتر ہے۔

1019 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنُ بْنُ عِيسٰى قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو رُزَيْقٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَكْرَهُ الْاَسْبِرَنْجَ وَيَقُولُ: لَا تُسَلِّمُوا عَلٰى مَنْ لَعِبَ بِهَا، وَهِيَ مِنَ الْمَيْسِرِ.

حضرت ابورزیق کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت علی بن عبداللہ سے سنا کہ وہ شطرنج کو مکروہ سمجھتے تھے اور کہتے تھے: جو اس (شطرنج) کے ساتھ کھیلتا ہے اسے سلام نہ کرو اور (کہا کہ) یہ جوا ہے۔

تشریح: غیر شرعی اعمال کے مرتکب کو سلام نہ کرنا' اسے تنبیہ اور زجر و توبیخ کرنے کے لیے جائز ہے۔

470- بَابُ مَنْ تَرَكَ السَّلَامَ عَلَى الْمُتَخَلِّقِ وَاَصْحَابِ الْمَعَاصِي
جو آدمی خلوق لگانے والے اور گناہ گاروں کو سلام کرنا چھوڑ دے اس کا بیان

1020 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ فِيهِمْ رَجُلٌ مُتَخَلِّقٌ بِخَلُوقٍ [illegible] اِلَيْهِمْ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَاَعْرَضَ عَنِ الرَّجُلِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اَعْرَضْتَ عَنِّي؟ قَالَ: بَيْنَ عَيْنَيْهِ جَمْرَةٌ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں [illegible]

آنکھوں کے درمیان (آگ کا) انگارہ ہے۔

المعجم الأوسط رقم الحديث:3350

تشریح: خلوق زعفران اور اس کے علاوہ کئی خوشبوؤں کا مجموعہ اور مشہور خوشبو ہے۔ سرخ اور زرد رنگ اس میں غالب ہوتا ہے۔ رجسل فرما کر اشارۃً بتا دیا کہ یہ حکم عورت کے لیے نہیں ہے عورت کے لیے خلوق کا استعمال جائز ہے اور مردوں کے لیے ممنوع و ناجائز ہے۔

1021 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَاَعْرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، فَلَمَّا رَاَى الرَّجُلُ كَرَاهِيَتَهُ ذَهَبَ فَاَلْقَى الْخَاتَمَ، وَاَخَذَ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ فَلَبِسَهُ، وَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : هٰذَا شَرٌّ، هٰذَا حِلْيَةُ اَهْلِ النَّارِ، فَرَجَعَ فَطَرَحَهُ، وَلَبِسَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ، فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے رخ انور پھیر لیا جب اس آدمی نے آپ ﷺ کی ناپسندیدگی دیکھی تو اس نے انگوٹھی کو (اتار کر) پھینک دیا اور لوہے کی انگوٹھی لے کر اسے پہن لیا اور حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بُرائی ہے یہ دوزخیوں کا زیور ہے تو وہ آدمی واپس چلا گیا اور اس نے اسے (انگوٹھی کو) پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے خاموشی اختیار فرمائی۔

مسند احمد رقم الحديث:6518' شرح معاني الآثار رقم الحديث:6768' شعب الايمان رقم الحديث:5920

1022 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ اَبِي النَّجِيبِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ : اَقْبَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ، وَفِيْ يَدِهِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ، وَعَلَيْهِ جُبَّةُ حَرِيرٍ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ مَحْزُونًا، فَشَكَا اِلَى امْرَاَتِهِ، فَقَالَتْ : لَعَلَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّتَكَ وَخَاتَمَكَ، فَاَلْقِهِمَا ثُمَّ عُدْ،

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ بحرین سے ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا اور اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور اس نے ریشم کا جبہ پہن رکھا تھا تو وہ آدمی غمگین واپس لوٹا تو اس نے اپنی بیوی سے شکایت کی تو اس نے (یعنی اس آدمی کی بیوی نے) کہا: شاید رسول اللہ ﷺ نے تیرے جبے اور انگوٹھی کی وجہ سے

فَفَعَلَ، فَرَدَّ السَّلَامَ، فَقَالَ: جِئْتُكَ آنِفًا فَأَعْرَضْتَ عَنِّيْ؟ قَالَ: كَانَ فِيْ يَدِكَ جَمْرٌ مِّنْ نَّارٍ، فَقَالَ: لَقَدْ جِئْتُ إِذًا بِجَمْرٍ كَثِيْرٍ، قَالَ: إِنَّ مَا جِئْتَ بِهِ لَيْسَ بِأَجْزَأَ عَنَّا مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ، وَلٰكِنَّهُ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَبِمَاذَا أَتَخَتَّمُ بِهِ؟ قَالَ: بِحَلْقَةٍ مِّنْ وَّرِقٍ، أَوْ صُفْرٍ، أَوْ حَدِيْدٍ.

(ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے) تو ان دونوں چیزوں کو اتار کر پھر حاضر (بارگاہ) ہو تو اس آدمی نے ایسا ہی کیا تو آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا' اس آدمی نے عرض کی: (یارسول اللہ!) میں ابھی آپ کی بارگاہ میں آیا تھا تو آپ نے مجھ سے منہ پھیر لیا تھا' آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے ہاتھ میں آگ کی چنگاری تھی' تو اس آدمی نے عرض کی: اب تو میں بہت زیادہ چنگاریوں کے ساتھ آیا ہوں' آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ جس چیز کے ساتھ تو آیا ہے وہ حرہ (جگہ کا نام) کے پتھروں سے زیادہ ہمیں کفایت نہیں کرے گا لیکن یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے' اس آدمی نے عرض کی: (یارسول اللہ!) میں کس چیز کی انگوٹھی پہنوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چاندی کے حلقہ یا پیتل یا لوہے کی۔

سنن النسائي رقم الحديث: 5188' مسند احمد رقم الحديث: 11109' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 5489' السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث: 9435' المعجم الأوسط رقم الحديث: 8664

تشریح: سوا چار ماشے چاندی کی انگوٹھی بمع نگینے کے مرد کے لیے جائز ہے' اس کے علاوہ کسی بھی دھات لوہے' پیتل' سونے کی انگوٹھی پہننا مرد کے لیے جائز نہیں۔

ان دو حدیث سے چند مسائل معلوم ہوئے:

☆ اہل معاصی سے اظہار نفرت کے لیے انہیں سلام نہ کرنا جائز ہے۔

☆ مرد کے لیے ریشم اور سونے کی انگوٹھی پہننا ناجائز و حرام ہے۔

☆ مرد حضرات صرف چاندی کی انگوٹھی پہن سکتے ہیں' اس میں بھی نگینہ ہو اور وزن [illegible]

☆ دوسری حدیث سے لوہے اور پیتل کی انگوٹھی کے جواز کے ثبوت [illegible] میں واضح طور پر آیا ہے کہ یہ (یعنی لوہے پیتل کی انگوٹھیاں [illegible] انگوٹھیاں پہننے کا) منسوخ ہے۔

471- بَابُ التَّسْلِيْمِ عَلَى الْأَمِيْرِ

1023 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ سَاَلَ اَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ: لِمَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَكْتُبُ: مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ خَلِيفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ كَانَ عُمَرُ يَكْتُبُ بَعْدَهُ: مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَلِيفَةِ اَبِيْ بَكْرٍ، مَنْ اَوَّلُ مَنْ كَتَبَ: اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي الشِّفَاءُ، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ، وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا هُوَ دَخَلَ السُّوقَ دَخَلَ عَلَيْهَا، قَالَتْ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى عَامِلِ الْعِرَاقَيْنِ: اَنِ ابْعَثْ اِلَيَّ بِرَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ نَبِيلَيْنِ، اَسْاَلُهُمَا عَنِ الْعِرَاقِ وَاَهْلِهِ، فَبَعَثَ اِلَيْهِ صَاحِبُ الْعِرَاقَيْنِ بِلَبِيدِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، فَقَدِمَا الْمَدِينَةَ فَاَنَاخَا رَاحِلَتَيْهِمَا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَا الْمَسْجِدَ فَوَجَدَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، فَقَالَا لَهُ: يَا عَمْرُو، اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ، فَوَثَبَ عَمْرٌو فَدَخَلَ عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا بَدَا لَكَ فِيْ هٰذَا الْاِسْمِ يَا ابْنَ الْعَاصِ؟ لَتَخْرُجَنَّ مِمَّا قُلْتَ، قَالَ: نَعَمْ، قَدِمَ لَبِيدُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَعَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، فَقَالَا لِيْ: اِسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقُلْتُ: اَنْتُمَا وَاللّٰهِ اَصَبْتُمَا اِسْمَهُ، وَاِنَّهُ الْاَمِيرُ، وَنَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ. فَجَرَى الْكِتَابُ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے سوال کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس طرح کیوں لکھا کرتے تھے: ''ابوبکر کی طرف سے جو اللہ کے رسول کے خلیفہ ہیں'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے بعد لکھا کرتے تھے: ''عمر بن خطاب کی طرف سے جو حضرت ابوبکر کے خلیفہ ہیں'' وہ پہلا شخص کون ہے جس نے ''امیرالمؤمنین'' لکھا؟ تو انہوں (حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ) نے کہا: مجھ سے میری دادی شفاء نے بیان کیا اور وہ پہلی ہجرت کرنے والوں میں سے تھیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب بازار جاتے تو ان کے پاس جاتے' وہ فرماتی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عراقی عاملوں کی طرف لکھا کہ میرے پاس دو طاقت ور شریف آدمیوں کو بھیجو' میں ان سے عراق اور اس کے اہل کے متعلق پوچھوں' تو انہوں نے ان کی طرف عراقیوں میں سے لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم کو بھیجا' جب یہ دونوں حضرات مدینہ منورہ آئے تو انہوں نے اپنی سواریوں کو مسجد کے صحن میں بٹھایا' پھر دونوں حضرات مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں ان دونوں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو پایا تو ان دونوں نے ان سے کہا: اے عمرو! ہمارے لیے امیرالمؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب فرمایئے! تو حضرت عمرو اچھل کر کھڑے ہو گئے' پس وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' کہا: السلام علیک یا امیرالمؤمنین! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے ابن عاص! تمہارے لیے یہ نام کیسے ظاہر ہو گیا جو کچھ تم نے کہا اس

سے نکل جاؤ' انہوں نے کہا: ٹھیک ہے' حضرت لبید بن ربیعہ اور حضرت عدی بن حاتم آئے تو ان دونوں نے کہا: ہمارے لیے امیر المؤمنین سے اجازت طلب فرمائیں' تو میں نے (ان سے) کہا: اللہ کی قسم! تم دونوں نے ہی ان کا نام صحیح پایا ہے اور بلاشبہ وہ امیر ہیں اور ہم مؤمن ہیں' پس اس دن سے یہ لکھنا جاری ہو گیا۔

1024 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا حَجَّتَهُ الْأُوْلٰى وَهُوَ خَلِيْفَةٌ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيْرُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَأَنْكَرَهَا أَهْلُ الشَّامِ وَقَالُوْا: مَنْ هٰذَا الْمُنَافِقُ الَّذِيْ يُقَصِّرُ بِتَحِيَّةِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ فَبَرَكَ عُثْمَانُ عَلٰى رُكْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، إِنَّ هٰؤُلَاءِ أَنْكَرُوْا عَلَيَّ أَمْرًا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ حَيَّيْتُ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، فَمَا أَنْكَرَهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِمَنْ تَكَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ: عَلٰى رِسْلِكُمْ، فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ بَعْضُ مَا يَقُوْلُ، وَلٰكِنَّ أَهْلَ الشَّامِ قَدْ حَدَثَتْ هٰذِهِ الْفِتَنُ، قَالُوْا: لَا تُقَصَّرُ عِنْدَنَا تَحِيَّةُ خَلِيْفَتِنَا، فَإِنِّيْ إِخَالُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ تَقُوْلُوْنَ لِعَامِلِ الصَّدَقَةِ: أَيُّهَا الْأَمِيْرُ.

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کرنے آئے اور یہ ان کا پہلا حج تھا جب وہ خلیفہ بنے تو حضرت عثمان بن حنیف انصاری ان کے پاس آئے' انہوں نے کہا: اے امیر السلام علیک ورحمۃ اللہ! تو شامیوں نے اس کو پسند نہ کیا اور انہوں نے کہا: یہ کون منافق ہے جو امیر المؤمنین کو سلام کرنے میں کمی کر رہا ہے؟ تو حضرت عثمان دو زانو ہو کر بیٹھے' پھر کہا: اے امیر المؤمنین! بے شک یہ لوگ میری اس بات کا بُرا منا رہے ہیں جسے آپ ان سے زیادہ جانتے ہیں' اللہ کی قسم! بلاشبہ میں نے یہی سلام حضرات ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کو کیا' ان میں سے کسی ایک نے بھی اس کو ناپسند نہیں کیا۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے شامیوں میں سے جس نے یہ بات کی' ان سے کہا: تم (شامی لوگ) ٹھہر جاؤ' بے شک انہوں نے [illegible] ہو چکا ہے اور لیکن اہل شام [illegible] نے کہا: [illegible] جاتے [illegible]

تشریح: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ اہل مدینہ سے تھے اور اہل مدینہ [illegible] استعمال کرتے تھے' اسی لیے انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے [illegible]

الامیر ورحمة اللہ ''بطور سلام کے کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود شامی لوگوں نے ان کے لیے یہ لفظ مناسب نہ سمجھا کیونکہ وہ اسے حضرت امیر معاویہ کی شان میں تنقیص سمجھتے ہیں۔

1025 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ فَمَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حجاج کے پاس آیا تو میں نے اسے سلام نہیں کیا۔

مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث:30574' المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحديث:6402

1026 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّبِّيِّ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ قَالَ : اِنِّي لَاَذْكُرُ اَوَّلَ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْإِمْرَةِ بِالْكُوفَةِ، خَرَجَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مِنْ بَابِ الرَّحَبَةِ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ، زَعَمُوا اَنَّهُ: اَبُوْ قُرَّةَ الْكِنْدِيُّ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاَمِيرُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَكَرِهَهُ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْاَمِيرُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، هَلْ اَنَا اِلَّا مِنْهُمْ، اَمْ لَا؟ قَالَ سِمَاكٌ : ثُمَّ اَقَرَّ بِهَا بَعْدُ.

حضرت تمیم بن حذلم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ بے شک مجھے وہ پہلا آدمی یاد ہے جس کو کوفہ میں امیر کہہ کر سلام کیا گیا' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ''باب الرحبہ'' سے نکلے تو ایک آدمی ''کندہ'' سے ان کے پاس آیا' لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ وہ ابومرہ الکندی ہیں' انہوں نے ان (حضرت مغیرہ) کو سلام کیا تو کہا: ''السلام عليك يا ايها الامير ورحمة اللّٰه' السلام عليكم ''تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا اور کہا: ''السلام عليك ايها الامير ورحمة الله السلام عليكم ''میں ان لوگوں میں سے ہوں یا نہیں؟ حضرت سماک نے کہا: پھر انہوں (حضرت مغیرہ) نے اسے بعد میں برقرار رکھا۔

1027 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ : اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ : اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عُبَيْدٍ، بَطْنٌ مِّنْ حِمْيَرٍ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى رُوَيْفِعٍ، وَكَانَ اَمِيرًا عَلَى اَطَابُلُسَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاَمِيرُ، فَقَالَ لَهُ رُوَيْفِعٌ: لَوْ سَلَّمْتَ عَلَيْنَا لَرَدَدْنَا عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَلٰكِنْ اِنَّمَا سَلَّمْتَ عَلَى مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ، وَكَانَ مَسْلَمَةُ عَلَى مِصْرَ، اِذْهَبْ اِلَيْهِ فَلْيَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ.

حضرت زیاد بن عبید کا بیان ہے جو قبیلہ حمیر کی ایک شاخ کے فرد تھے کہ ہم حضرت رویفع کے پاس آئے اور وہ اطابلس کے امیر تھے' ان کے پاس ایک آدمی آیا' اس نے انہیں سلام کیا اور ہم ان کے پاس تھے' اس آدمی نے کہا: ''السلام عليك ايها الامير ''تو اس سے حضرت رویفع نے کہا: اگر تو ہمیں سلام کرتا تو ہم تجھے سلام کا جواب دیتے لیکن تو نے تو حضرت سلمہ بن مخلد کو سلام کیا ہے اور حضرت سلمہ مصر پر (امیر) تھے' ان کی طرف

جاتا کہ وہ تیرے سلام کا جواب دیں۔

قَالَ زِيَادٌ : وَكُنَّا إِذَا جِئْنَا فَسَلَّمْنَا وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

حضرت زیاد نے کہا: اور ہم جب ان کے پاس آتے اور وہ مجلس میں ہوتے تو ہم کہتے: السلام علیکم!

تشریح: حضرت رویفع رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو امیر کہلوانا' نامناسب سمجھا اس لیے سلام کرنے والے کو بطور تنبیہ فرمایا کہ تو نے مجھے نہیں بلکہ امیر کو سلام کیا ہے (اور امیر سے مراد امیر ملک ہوتا ہے' تو یہاں امیر' امیر مصر کہلائے گا' تم نے اسے سلام کیا) سو اسی کے پاس جوابِ سلام کے لیے جاؤ' اگر مطلق سلام ہوتا تو میں سلام کا جواب دیتا' چونکہ تمہارے سلام میں امیر کی قید ہے' اس لیے میں جواب دینے کا ذمہ دار نہیں۔

472- بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى النَّائِمِ

سوئے ہوئے آدمی کو سلام کرنے کا بیان

1028 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا، وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ۔

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ رات کو تشریف لاتے تو اس انداز سے سلام کرتے کہ سوئے ہوئے کو نہ جگاتے اور جاگنے والوں کو (سلام کہنا) سناتے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2055' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1256' مسند ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 487' مسند احمد رقم الحدیث: 23809' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10082' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 1517' مستخرج ابی عوانۃ رقم الحدیث: 8397

473- بَابُ حَيَّاكَ اللّٰهُ

(کسی کو) اللہ تعالیٰ تجھے زندگی دے کہنے کا بیان

1029 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ : حَيَّاكَ اللّٰهُ مِنْ [illegible] مَعْرِفَةٍ۔

حضرت [illegible]

فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل رقم الحدیث: 1687' [illegible] رقم الحدیث: 153' الابانۃ الکبری لابن بطۃ رقم الحدیث: 789

تشریح: "حياك الله" اللہ تعالیٰ تجھے زندہ رکھے۔ یہ کلمہ بطور دعا کے ہے' سلام نہیں' اسے سلام کے قائم مقام نہ سمجھا جائے۔

474- بَابُ مَرْحَبًا
خوش آمدید کہنے کا بیان

1030 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي، ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ، أَوْ عَنْ شِمَالِهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں تو گویا ان کا چلنے کا انداز حضور نبی کریم ﷺ کا چلن تھا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی کو خوش آمدید! پھر آپ ﷺ نے انہیں اپنی دائیں جانب یا بائیں جانب بٹھایا۔

صحيح البخاري رقم الحديث: 3623' صحيح مسلم رقم الحديث: 2450' سنن ابو داؤد رقم الحديث: 5217' سنن ابن ماجه رقم الحديث: 1621' مسند ابو داؤد الطيالسي رقم الحديث: 1470' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 30293' مسند اسحاق بن راهويه رقم الحديث: 2102-2103

1031 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَفَ صَوْتَهُ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی' آپ ﷺ نے ان کی آواز کو پہچان لیا' فرمایا: پاک وصاف کو خوش آمدید ہو!

سنن ابن ماجه رقم الحديث: 146-147' مسند ابو داؤد الطيالسي رقم الحديث: 119' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 30350' مسند احمد رقم الحديث: 779-999-1033' مسند أبي يعلى الموصلي رقم الحديث: 404-492' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 7075-7076' الشريعة للآجري رقم الحديث: 1969

تشریح: آنے والے کا اچھے الفاظ سے استقبال کرنا مستحب ہے' اہل عرب ایسے موقع پر "مرحبا' اهلًا وسهلًا" کے الفاظ استعمال کرتے ہیں' فارسی اور اُردو زبان میں خوش آمدید اور پنجابی زبان میں جی آیاں نوں' انہی الفاظ کے قائم مقام ہے۔

475- بَابٌ كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ؟
سلام کا جواب کیسے دیا جائے؟

1032 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں درخت کے سایہ میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان

جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَجْلَفِ النَّاسِ وَأَشَدِّهِمْ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: وَعَلَيْكُمْ۔

بیٹھے تھے کہ لوگوں میں سے ایک اکھڑ اور سخت مزاج اعرابی آدمی آیا اس نے کہا: السلام علیکم [illegible] لوگوں نے کہا: وعلیکم!

1033 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ يَقُولُ: وَعَلَيْكَ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت ابوجمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ جب ان کو سلام کہا جاتا تو وہ فرماتے: وعلیک ورحمۃ اللہ (اور تجھ پر بھی اللہ کی رحمت)۔

1034 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَتْ قَيْلَةُ: قَالَ رَجُلٌ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت ابوعبداللہ نے کہا: اور حضرت قیلہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ! تو آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ!

1035 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ: وَعَلَيْكَ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ غِفَارٍ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں [illegible] آپ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو [illegible] جس نے آپ ﷺ کو سلام کہا تو آپ ﷺ [illegible] وعلیک ورحمۃ اللہ! تم کس (قبیلے) سے ہو [illegible] کی: (قبیلہ) غفار [illegible]

مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 458' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10099 [illegible] الحدیث: 1595' الأوائل لابن أبي عاصم رقم الحدیث: 174' [illegible]

تشریح: احادیث صحیحہ مرفوعہ متواترہ سے یہ ہی ثابت ہے [illegible] کہنا بہتر ہے اگر اکیلا ہے تو وعلیک السلام کی جگہ [illegible] نہیں ہے۔ بعض علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ [illegible] والی روایات ابتداء اسلام کی ہیں [illegible] کسی لفظ سے سلام کرنے تو تم [illegible]

1036 - حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ: [illegible] اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي [illegible]

قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنها قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَائِشُ، هٰذَا جِبْرِيلُ، وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرٰى مَا لَا اَرٰى . تُرِيْدُ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائش! یہ جبریل ہیں اور یہ تجھے سلام کہہ رہے ہیں' آپ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: اوران پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں! آپ وہ کچھ دیکھتے جو میں نہ دیکھتی تھی۔اس سے آپ رضی اللہ عنہا کی مراد رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 463' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1769' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 3101' سنن النسائی رقم الحدیث: 710' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3699' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20917' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 279' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2680

1037 - حَدَّثَنَا مَطَرٌ قَالَ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا بِسْطَامٌ قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ قَالَ : قَالَ لِيْ اَبِيْ : يَا بُنَيَّ، اِذَا مَرَّ بِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَلَا تَقُلْ : وَعَلَيْكَ، كَاَنَّكَ تَخُصُّهُ بِذٰلِكَ وَحْدَهُ، فَاِنَّهُ لَيْسَ وَحْدَهُ، وَلٰكِنْ قُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

حضرت بسطام کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن قرہ سے سنا' انہوں نے فرمایا کہ مجھے میرے والد نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب کوئی آدمی تیرے پاس سے گزرے' وہ کہے: السلام علیکم! تو تو یہ نہ کہہ: وعلیک! کیونکہ اس طرح تو تو اسے اکیلے ہی (سلام) میں خاص کر رہا ہے' کیونکہ وہ اکیلا تو نہیں ہے' لیکن تو یہ کہنا: السلام علیکم!

تشریح: یعنی جوابِ سلام میں جمع کے صیغہ کا استعمال کرنا چاہیے' اگرچہ ایک آدمی ہی کیوں نہ ہو' کیونکہ اگر وہ ایک ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے کراماً کاتبین ہیں' یہ تین ہو گئے تو اکیلے آدمی کو سلام کرتے وقت ان دو کی بھی نیت سلام میں کر لینی چاہیے' تقاضائے ادب یہی ہے۔

476- بَابُ مَنْ لَّمْ يَرُدَّ السَّلَامَ

جو آدمی سلام کا جواب نہ دے' اس کا بیان

1038 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ: مَرَرْتُ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اُمِّ الْحَكَمِ فَسَلَّمْتُ، فَمَا رَدَّ عَلَيَّ شَيْئًا؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، مَا يَكُوْنُ عَلَيْكَ مِنْ ذٰلِكَ؟ رَدَّ عَلَيْكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ،

حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن اُم حکم رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا تو میں نے (انہیں) سلام کیا تو انہوں نے مجھے کچھ بھی جواب نہ دیا تو انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! تمہارے لیے اس میں (حرج ہی) کیا ہے؟

مَلَكٌ عَنْ يَّمِينِهِ۔

تمہیں تو اس نے (تمہارے سلام کا) جواب دیا ہے جو اس سے بہتر ہے' دائیں جانب والے فرشتے نے۔

1039 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ : حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : اِنَّ السَّلَامَ اسْمٌ مِّنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ، وَضَعَهُ اللّٰهُ فِى الْاَرْضِ، فَاَفْشُوْهُ بَيْنَكُمْ، اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا سَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ فَرَدُّوْا عَلَيْهِ كَانَتْ لَهُ عَلَيْهِمْ فَضْلُ دَرَجَةٍ، لِاَنَّهُ ذَكَّرَهُمُ السَّلَامَ، وَاِنْ لَّمْ يُرَدَّ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَاَطْيَبُ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ بے شک "سلام" اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں رکھا ہے' پس تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ' بلاشبہ جب آدمی کسی قوم کو سلام کرتا ہے تو وہ اسے (سلام کا) جواب دیتے ہیں' تو اس آدمی کا ان لوگوں پر ایک درجہ بڑھ جاتا ہے' اس لیے کہ اس نے انہیں "سلام" یاد کرایا ہے اور اگر اس کو جواب نہیں دیا گیا تو اسے وہ جواب دیتا ہے جو اس سے بہتر اور پاکیزہ ہے۔

مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25745' مکارم الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 859' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 10391' التوحید لابن منده رقم الحدیث: 281' شعب الایمان رقم الحدیث: 8400

تشریح: ان مذکورہ احادیث میں یہ تعلیم ہے کہ اگر کوئی کسی کو سلام کرتا ہے اور وہ سلام کا جواب نہیں دیتا تو دل تنگ اور رنجیدہ نہیں ہونا چاہیے' اسے سلام کا جواب اس آدمی کے ساتھ موجود فرشتے (کراماً کاتبین) دے دیتے ہیں۔
یا اگر کوئی آدمی مصروفیت کی بناء پر توجہ نہ کرے اور سلام کہنے والا سلام کہہ دے اور وہ جواب نہ دے یا اس نے سنا نہ ہو تو فرشتے سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دے دیتے ہیں۔

1040 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : اَلتَّسْلِيْمُ تَطَوُّعٌ، وَالرَّدُّ فَرِيْضَةٌ۔

حضرت حسن سے روایت ہے فرماتے ہیں: سلام [illegible] دینا سنت ہے اور جواب دینا فرض [illegible]

477- بَابُ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ

[illegible]

1041 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ : [illegible] حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : اَلْكَذُوْبُ مَنْ كَذَبَ عَلٰى [illegible] يَمِينِهِ، وَالْبَخِيْلُ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ [illegible]

[illegible]

سَرَقَ الصَّلَاةَ.

1042 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَبْخَلُ النَّاسِ الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ، وَإِنَّ أَعْجَزَ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ بِالدُّعَاءِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے بخیل ترین شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں بخیل ہو اور لوگوں میں سے عاجز ترین وہ شخص ہے جو دعا کرنے میں عاجز ہو جائے۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 5200' مسند ابن الجعد رقم الحديث: 2663' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحديث: 25747' مسند أبي يعلى الموصلي رقم الحديث: 6350' شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 5154' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 4498' الدعاء للطبرانی رقم الحديث: 60' مسند الشاميين للطبرانی رقم الحديث: 2072

تشریح: سلام کے ثواب پر ترغیب دی گئی ہے کہ جو بھی سلام نہ کرے' اس سے بڑھ کر کنجوس' بخیل کون ہے۔ سلام کرنا کسی کے حق میں دعا ہے اور جو شخص اپنے لیے اور کسی کے لیے دعا بھی نہ کر سکے' اس سے بڑھ کر عاجز کون ہو سکتا ہے۔

478- بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ — بچوں کو سلام کرنے کا بیان

1043 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ بِهِمْ.

حضرت ثابت بنانی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کہا اور کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ ان (بچوں) کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے (یعنی بچوں کو سلام کیا کرتے تھے)۔

صحيح البخاری رقم الحديث: 6247' صحيح مسلم رقم الحديث: 2168' سنن ابوداؤد رقم الحديث: 5202' مسند ابوداؤد الطيالسی رقم الحديث: 2144' مسند ابن الجعد رقم الحديث: 1725' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحديث: 25530' مسند احمد رقم الحديث: 12060' سنن الدارمی رقم الحديث: 2678

1044 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَنْبَسَةَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُسَلِّمُ عَلَى الصِّبْيَانِ فِي الْكُتَّابِ.

حضرت عنبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ مکتب میں بچوں کو سلام کرتے تھے۔

النفقة على العيال لابن أبی الدنيا رقم الحديث: 289

تشریح: بچوں کو سلام کرنا جائز ہے جبکہ وہ سمجھدار ہوں' اور انہیں سلام کر کے شفقت و پیار دے کر سلام کی تعلیم دینے کا ثبوت

479- بَابُ تَسْلِيمِ النِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ — عورتوں کا مردوں کو سلام کرنے کا بیان

1045 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ ابْنَةِ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قُلْتُ: اُمُّ هَانِئٍ، قَالَ: مَرْحَبًا۔

حضرت ابوالنضر سے روایت ہے کہ حضرت ابومرہ مولیٰ حضرت اُم ھانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ انہوں نے حضرت اُم ھانی رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی طرف گئی تو آپ غسل فرما رہے تھے تو میں نے آپ کو سلام کیا' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: اُم ھانی! آپ ﷺ نے فرمایا: خوش آمدید!

صحیح البخاری رقم الحدیث: 280' صحیح مسلم رقم الحدیث: 336' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1290' سنن النسائی رقم الحدیث: 225-415' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 465' الآثار لأبی یوسف رقم الحدیث: 163' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1720' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 333-334

1046 - حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: كُنَّ النِّسَاءُ يُسَلِّمْنَ عَلَى الرِّجَالِ۔

حضرت مبارک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حسن کو فرماتے سنا کہ عورتیں مردوں کو (ان کے دور میں) سلام کرتی تھیں۔

تشریح: محرم اور رشتہ دار خواتین اپنے محرم اور قریبی رشتہ دار مردوں کو سلام کرسکتی ہیں' جائز ہے' اجنبیوں کو نہیں۔ جیسا کہ ماحول و معاشرے میں خواتین اِدھر اُدھر رشتہ داروں کے ہاں جاتی ہیں تو انہیں سلام کرتی ہیں' لیکن اس کے ساتھ ساتھ جہاں رشتہ داری میں فتنہ کا خوف ہو وہاں درست نہیں بالخصوص نوجوان لڑکے' لڑکیوں کا باہم سلام کرنا اور سلام لینا درست نہیں۔

480- بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ

عورتوں کو سلام کرنے کا بیان

1047 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ، عَنْ شَهْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَسْمَاءَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ، وَعُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ، قَالَ بِيَدِهِ اِلَيْهِنَّ بِالسَّلَامِ، فَقَالَ: اِيَّاكُنَّ وَكُفْرَانَ الْمُنْعِمِينَ، اِيَّاكُنَّ [illegible] وَكُفْرَانَ الْمُنْعِمِينَ، قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ: نَعُوذُ بِاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مِنْ كُفْرَانِ نِعَمِ اللّٰهِ، قَالَ: بَلٰى اِنَّ اِحْدَاكُنَّ [illegible] تَطُولُ اَيْمَتُهَا، ثُمَّ تَغْضَبُ الْغَضْبَةَ فَتَقُولُ: وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ مِنْهُ سَاعَةً خَيْرًا قَطُّ، فَذٰلِكَ كُفْرَانُ نِعَمِ اللّٰهِ [illegible]

حضرت شہر سے روایت ہے [illegible] حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے [illegible] مسجد میں سے گزرے [illegible] آپ ﷺ نے [illegible]

وَذٰلِكَ كُفْرَانُ نِعَمِ الْمُنْعِمِيْنَ.

فرمایا: ہاں! جب تم میں سے کسی ایک کا بغیر شوہر سے رہنا طویل ہو جاتا ہے تو پھر وہ سختی میں آ جاتی ہے پس وہ کہتی ہے: اللہ کی قسم! میں نے اس (اپنے خاوند) سے کبھی بھی ایک لمحے کے لیے بھلائی نہیں دیکھی تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرنا اور یہ ہے انعام کرنے والوں کے انعام کی ناشکری کرنا۔

مسند الحمیدی رقم الحدیث: 370' مسند اسحاق بن راھویه رقم الحدیث: 2296' مسند احمد رقم الحدیث: 27561' مسند الشامیین للطبرانی رقم الحدیث: 1426' فوائد تمام رقم الحدیث: 571' شعب الایمان رقم الحدیث: 8706' فضیلة الشکر لله علی نعمته رقم الحدیث: 106

1048 - حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ غَنِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَسْمَاءَ ابْنَةِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّةِ، مَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا فِیْ جَوَارٍ اَتْرَابٍ لِیْ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَقَالَ: اِيَّاكُنَّ وَكُفْرَ الْمُنْعِمِيْنَ، وَكُنْتُ مِنْ اَجْرَئِهِنَّ عَلٰى مَسْاَلَتِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا كُفْرُ الْمُنْعِمِيْنَ؟ قَالَ: لَعَلَّ اِحْدَاكُنَّ تَطُوْلُ اَيْمَتُهَا مِنْ اَبَوَيْهَا، ثُمَّ يَرْزُقُهَا اللّٰهُ زَوْجًا، وَيَرْزُقُهَا مِنْهُ وَلَدًا، فَتَغْضَبُ الْغَضْبَةَ فَتَكْفُرُ فَتَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اپنی سہیلیوں میں تھی تو آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا اور ارشاد فرمایا: تم انعام کرنے والوں کی ناشکری کرنے سے بچ کے رہو اور میں ان لڑکیوں میں سے سوال کرنے پر بڑی جرأت کرنے والی تھی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! انعام کرنے والوں کی ناشکری کرنا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شاید کہ تم میں سے کسی کا اپنے ماں باپ کے ہاں بغیر خاوند کے رہنا لمبا ہو جاتا ہے پھر اسے اللہ تعالیٰ خاوند عطا فرماتا ہے اور اسے اس سے اولاد کی نعمت عطا فرماتا ہے پس وہ شدید غصہ کرتے ہوئے ناشکری کرتی ہے وہ کہتی ہے (اپنے خاوند سے): میں نے تجھ سے کبھی بھی بھلائی نہیں دیکھی۔

انظر ما قبله

تشریح: غیر محرم عورتوں کو سلام کرنا' یہ صرف اور صرف حضور آقا کریم ﷺ کی ذات مبارکہ کا خاصہ ہے' کیونکہ آپ ﷺ کی ذات کو رب تعالیٰ نے ہر فتنے سے محفوظ و مامون فرمایا ہے۔ باقی کسی کے لیے بھی غیر محرم عورت کو سلام کرانا اور سلام کرنا مکروہ ہے البتہ اگر کوئی بوڑھی عورت سلام کرے اور جہاں فتنہ کا ڈر و اندیشہ نہ ہو وہاں سلام کیا جا سکتا ہے۔

481- بَابُ مَنْ كَرِهَ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ

جو آدمی مخصوص سلام کرنے کو ناپسند کرے اس کا بیان

1049 - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ طَارِقٍ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ جُلُوْسًا، فَجَاءَ آذِنُهُ فَقَالَ : قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَدَخَلْنَا الْمَسْجِدَ، فَرَأَى النَّاسَ رُكُوعًا فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ، فَكَبَّرَ وَرَكَعَ، وَمَشَيْنَا وَفَعَلْنَا مِثْلَ مَا فَعَلَ، فَمَرَّ رَجُلٌ مُسْرِعٌ فَقَالَ : عَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ : صَدَقَ اللّٰهُ، وَبَلَّغَ رَسُوْلُهُ، فَلَمَّا صَلَّيْنَا رَجَعَ، فَوَلَجَ عَلٰى أَهْلِهِ، وَجَلَسْنَا فِيْ مَكَانِنَا نَنْتَظِرُهُ حَتّٰى يَخْرُجَ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ : أَيُّكُمْ يَسْأَلُهُ؟ قَالَ طَارِقٌ : أَنَا أَسْأَلُهُ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: تَسْلِيمُ الْخَاصَّةِ، وَفُشُوُّ التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِيْنَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ، وَقَطْعُ الْأَرْحَامِ، وَفُشُوُّ الْقَلَمِ، وَظُهُوْرُ الشَّهَادَةِ بِالزُّوْرِ، وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ۔

حضرت طارق سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا دربان آیا' اس نے کہا: نماز کھڑی ہو چکی ہے' پس وہ اُٹھے تو ہم بھی ان کے ساتھ اُٹھے' ہم مسجد میں داخل ہوئے تو انہوں (حضرت عبداللہ) نے مسجد کے اگلے حصے میں لوگوں کو رکوع کرتے پایا تو انہوں نے بھی تکبیر کہی اور رکوع کیا اور ہم چل پڑے اور ہم نے بھی ویسا ہی کیا جیسا انہوں (حضرت عبداللہ) نے کیا تو ایک آدمی دوڑتا ہوا گزرا' اس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! علیکم السلام! اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول نے پہنچا دیا۔ پس جب ہم نے نماز پڑھ لی تو وہ (حضرت عبداللہ) واپس لوٹے اور اپنے گھر والوں کے پاس چلے گئے اور ہم ان کے مکان میں بیٹھے ان کا انتظار کرنے لگے' حتیٰ کہ وہ نکلے' ہم میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ تم میں سے ان سے کون سوال کرے گا؟ تو حضرت طارق نے کہا: میں ان سے سوال کروں گا' پس اس نے (طارق نے) ان (حضرت عبداللہ) سے سوال کیا تو انہوں نے [illegible] کریم ﷺ سے روایت کی [illegible]

[illegible]

مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث 398 [illegible]

الحديث: 210' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 3420' صحیح ابن خزیمة رقم الحدیث: 1326' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 1590' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 9387-9388

تشریح: عنوان کے مطابق اس حدیث کو بطور اس دلیل اور استشہاد کے ذکر کیا گیا ہے کہ جب کوئی آدمی ایک پوری جماعت اور اکٹھے بیٹھے لوگوں کو سلام کرے تو اس کو چاہیے کہ سب کو سلام کرے' کسی ایک فرد کو اپنے سلام میں خاص کرنا منع ہے اور ایسا کرنے کو علاماتِ قیامت بتایا ہے' منجملہ سلام کی تخصیص کے ساتھ دیگر علاماتِ قیامت کے اس میں یہ بھی ذکر ہے اور اس حدیث میں مذکور تمام چیزوں کا دورِ حاضر میں ظہور ہو چکا ہے۔

1050 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا (کسی کو) کھانا کھلانا اور تیرا اس آدمی کو سلام کرنا جسے تو پہچانتا ہے اور جسے تو نہیں پہچانتا (اسے سلام کرنا بہترین اسلام ہے)۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 12-28-6236' صحیح مسلم رقم الحدیث: 39' سنن النسائی رقم الحدیث: 5000' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5194' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3253-3694' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25739' مسند احمد رقم الحدیث: 6581' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2126

482- بَابُ: كَيْفَ نَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ؟

پردے کی آیت کیسے نازل ہوئی؟ اس کا بیان

1051 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَنَسٌ، اَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ مَقْدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، فَكُنَّ اُمَّهَاتِي يُوَطِّئْنَنِي عَلٰى خِدْمَتِهِ، فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَتُوُفِّيَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ، فَكُنْتُ اَعْلَمَ النَّاسِ بِشَاْنِ الْحِجَابِ، فَكَانَ اَوَّلَ مَا نَزَلَ مَا ابْتَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، اَصْبَحَ

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ اس وقت دس سال کے تھے' جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے میری مائیں مجھے آپ ﷺ کی خدمت کرنے پر ترغیب دیا کرتی تھیں' سو میں نے آپ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی اور جب آپ ﷺ کا وصال ہوا تو میں بیس سال کا تھا تو میں لوگوں سے زیادہ آیت حجاب کے شانِ نزول کو جانتا ہوں' سب سے پہلے پردے کا حکم تب نازل

بِهَا عَرُوسًا، فَدَعَى الْقَوْمَ فَاَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ، ثُمَّ خَرَجُوا، وَبَقِيَ رَهْطٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَطَالُوا الْمُكْثَ، فَقَامَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ لِكَيْ يَخْرُجُوا، فَمَشٰى فَمَشَيْتُ مَعَهُ، حَتّٰى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ، فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ حَتّٰى بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَظَنَّ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوْا، فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ السِّتْرَ، وَاَنْزَلَ الْحِجَابَ۔

ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دولہا تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کی دعوت کی تو انہوں نے کھانا کھایا پھر نکل گئے اور ایک جماعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس باقی رہ گئی حتیٰ کہ یہ جماعت کافی دیر تک ٹھہری رہی' پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی اُٹھا تا کہ یہ لوگ نکل جائیں' پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے تو میں بھی آپ کے ساتھ چلا حتیٰ کہ آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی دہلیز تک آئے' پھر آپ نے گمان کیا کہ وہ نکل گئے ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب کے پاس گئے تو وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا حتیٰ کہ آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی دہلیز تک پہنچے اور آپ نے گمان کیا کہ وہ لوگ نکل گئے ہوں گے تو آپ واپس لوٹے اور میں [illegible] ساتھ واپس لوٹا تو اب وہ لوگ نکل گئے تھے پس حضور [illegible] نے میرے اور اپنے درمیان پردہ [illegible] آیت نازل ہوئی۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 4791' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1428' [illegible] النسائی رقم الحدیث: 3251' سنن ابن ماجہ رقم [illegible] 1906' [illegible] الحدیث: 1550' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 1443

تشریح: آیت پردہ کا شان نزول: جب آپ [illegible]
عام فرمائی تو جماعتوں کی جماعتیں آئیں [illegible]
کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھے رہے [illegible]
تھا اس لیے گھر والوں کو تکلیف ہوئی اور [illegible]

مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے اور دورہ فرما کر تشریف لائے' اس وقت تک یہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے' حضور پھر واپس ہو گئے یہ دیکھ کر وہ لوگ روانہ ہوئے' تب حضور اقدس ﷺ دولت سرائے میں داخل ہوئے اور دروازہ پر پردہ ڈال دیا۔ (کنزالایمان مع خزائن العرفان' سورۂ احزاب' آیت: ۵۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ چونکہ آپ ﷺ کے خادم تھے' آپ کے حجروں میں آتے جاتے تھے' جب آیت حجاب نازل ہوئی تو ان کا اور دیگر نامحرموں کا داخلہ حجراتِ مقدسات میں ممنوع ہو گیا۔

483- بَابُ الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ

تین وقتوں کا بیان

1052 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِيْ مَالِكٍ الْقُرَظِيِّ، اَنَّهُ رَكِبَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُوَيْدٍ، اَخِيْ بَنِيْ حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ، يَسْاَلُهُ عَنِ الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ، وَكَانَ يَعْمَلُ بِهِنَّ، فَقَالَ: مَا تُرِيْدُ؟ فَقُلْتُ: اُرِيْدُ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ، فَقَالَ: اِذَا وَضَعْتُ ثِيَابِيْ مِنَ الظَّهِيْرَةِ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِيْ بَلَغَ الْحُلُمَ اِلَّا بِاِذْنِيْ، اِلَّا اَنْ اَدْعُوَهُ، فَذٰلِكَ اِذْنُهُ . وَلَا اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَتَحَرَّكَ النَّاسُ حَتّٰى تُصَلَّى الصَّلَاةُ . وَلَا اِذَا صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ وَوَضَعْتُ ثِيَابِيْ حَتّٰى اَنَامَ.

حضرت ثعلبہ بن ابی مالک القرظی سے روایت ہے کہ وہ سوار ہو کر حضرت عبداللہ بن سوید بنو حارثہ کے بھائی کی طرف گئے تا کہ ان سے تین اوقات کے متعلق سوال کریں اور وہ (حضرت عبداللہ) ان پر عمل کرتے تھے' انہوں نے کہا: تمہارا ارادہ کیا ہے؟ میں نے کہا: میرا ارادہ یہ ہے کہ میں بھی ان پر عمل کروں' تو انہوں (حضرت عبداللہ) نے فرمایا کہ جب میں ظہر کے وقت اپنے کپڑے اتارتا ہوں تو میرے پاس میرے گھر والوں میں سے کوئی بھی بالغ میری اجازت کے بغیر نہیں آتا' سوائے اس کے کہ میں اسے بلاؤں تو یہ اس کے لیے اجازت ہے اور نہ ہی اس وقت جب فجر طلوع ہوتی ہے اور لوگوں کی چہل پہل شروع ہو جاتی ہے حتیٰ کہ وہ نماز پڑھ لیں اور نہ اس وقت جب میں عشاء کی نماز پڑھ لوں اور اپنے کپڑے اتار لوں حتیٰ کہ میں سو جاؤں۔

معجم الصحابة لابن قانع جلد2 صفحه139

تشریح: پردے کے ان تینوں اوقات کا ذکر سورۂ نور کی آیت: ۵۸ میں ہے' یعنی نماز صبح سے پہلے' دوپہر کو قیلولہ کے وقت اور نماز عشاء کے بعد' یہ تینوں اوقات خلوت وتنہائی کے ہوتے ہیں' ان میں بدن کو چھپانے کا زیادہ اہتمام نہیں ہوتا' ممکن ہے کہ [illegible] بدن کا کوئی حصہ ننگا ہو جائے' جس کے ظاہر ہونے سے شرم آتی ہے۔ سو ان اوقات میں غلام اور بچے بھی [illegible] ان کے علاوہ نوجوان کسی بھی وقت بغیر اجازت کے اندر داخل نہ ہوں۔ (خازن' مدارک)

484- بَابُ اَكْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِهٖ

آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ کھانے کا بیان

1053 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ اٰكُلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْسًا، فَمَرَّ عُمَرُ، فَدَعَاهُ فَاَكَلَ، فَاَصَابَتْ يَدُهُ اِصْبَعِي، فَقَالَ: حَسِّ، لَوْ اُطَاعُ فِيكُنَّ مَا رَاَتْكُنَّ عَيْنٌ. فَنَزَلَ الْحِجَابُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ حیس کھا رہی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزرے آپ ﷺ نے انہیں کھانے کے لیے بلایا تو وہ (ہمارے ساتھ) کھانے لگے تو ان کا ہاتھ میری انگلی کو لگا تو انہوں نے (حضرت عمر) نے کہا: حس! کاش کہ اگر میری بات تمہارے متعلق مانی جاتی تو کوئی آنکھ تمہیں نہ دیکھ پاتی، پس حجاب والی آیت نازل ہوگئی۔

السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 11355' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 2947' المعجم الصغیر للطبرانی رقم الحدیث: 227

تشریح: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت اس چیز کو برداشت نہ کرتی تھی اسی لیے وہ احکام پردہ کے نزول کے تمنائی رہتے تھے سو اللہ تعالیٰ نے ان کے بار بار اصرار پر آیت حجاب نازل فرمادی اس حدیث میں مذکور واقعہ اُم المؤمنین کا آقا کریم ﷺ کے ساتھ مل کر کھانا جسے حضرت عمر نے دیکھا احکام حجاب نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

1054 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ الْجُهَنِيُّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سَرْجٍ مَوْلٰى اُمِّ صَبِيَّةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَهِيَ خَوْلَةُ، وَهِيَ جَدَّةُ خَارِجَةَ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُولُ: اِخْتَلَفَتْ يَدِي وَيَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِنَاءٍ وَاحِدٍ.

حضرت سالم ابن سرج [illegible] قیس سے روایت ہے اور یہ [illegible] بن حارث کی دادی ہیں کہ انہوں [illegible] میرا ہاتھ اور رسول اللہ ﷺ [illegible] میں [illegible]

سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 78' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 382' [illegible] بن راھویہ رقم الحدیث: 2383' [illegible] الحدیث: 3409' شرح معانی الآثار [illegible]

تشریح: اس حدیث [illegible]

485- باب [illegible]

بَيْتًا غَيْرَ مَسْكُونٍ

میں کوئی رہائش پذیر نہ ہو اس کا بیان

1055 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ غَيْرَ الْمَسْكُونِ فَلْيَقُلِ: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ.

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب کوئی ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی نہ رہتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کہے: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ'' ''ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو''۔

مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25835

1056 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: (لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلٰى أَهْلِهَا)، وَاسْتَثْنٰى مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ).

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ''لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلٰى أَهْلِهَا'' کا اس آیت سے استثناء کیا، فرمایا: ''لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ''۔

شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 1582، المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحدیث: 3496، شعب الایمان رقم الحدیث: 8421

تشریح: ایسے گھر جن میں کوئی نہ رہتا ہو اور آدمی کا اپنا سامان وغیرہ پڑا ہو تو ایسے گھر میں بغیر اجازت بھی داخل ہو سکتے ہیں، جیسے سرائیں اور مسافر خانے وغیرہ۔

486- بَابُ (لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)

اس کا بیان کہ ''چاہیے کہ وہ لوگ تم سے اجازت چاہیں جن کے تم مالک ہو''

1057 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: (لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) قَالَ: هِيَ لِلرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ'' انہوں نے (اس آیت کے بارے) فرمایا: یہ (حکم) مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں۔

مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 17613

تشریح: تین وقتوں کے علاوہ غلام گھر میں بغیر اجازت داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ خدمت گاری اور کام کاج کے لیے بار بار انہیں آنا جانا پڑتا ہے ہر بار انہیں اجازت لینا حرج کا سبب ہے اور شرعاً حرج کو دفع کرنے کا حکم ہے۔

487- بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ : (وَإِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد: "اور جب تم میں سے لڑکے بالغ ہو جائیں" کا بیان

1058 - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا بَلَغَ بَعْضُ وَلَدِهِ الْحُلُمَ عَزَلَهُ، فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِ اِلَّا بِاِذْنٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا جب کوئی بچہ بالغ ہوتا تھا تو اسے (اپنے سے) علیحدہ کر دیتے تھے پس وہ ان کے پاس اجازت کے بغیر نہ آ سکتا تھا۔

تشریح: جب لڑکے لڑکیاں بالغ ہو جائیں تو انہیں تمام اوقات میں اجازت لے کر داخل ہونے کا حکم ہے۔ بلوغت کی حد لڑکے کے لیے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ۱۸ سال ہے اور لڑکی کے لیے ۱۵ سال ہے۔ (تفسیر احمدیہ)

488- بَابُ يَسْتَاْذِنُ عَلٰى اُمِّهٖ

اپنی ماں سے اجازت لینے کا بیان

1059 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَسْتَاْذِنُ عَلٰى اُمِّي؟ فَقَالَ: مَا عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهَا تُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا۔

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا: کیا میں اپنی والدہ سے بھی اجازت طلب کیا کروں؟ تو انہوں (حضرت عبداللہ) نے فرمایا: [illegible] میں دیکھنا نہیں پسند کرے گا۔

مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 17603، مکارم الاخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 797 [illegible] الحدیث: 1822، السنن الکبری للبیهقی رقم الحدیث: 13556۔

1060 - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ نُذَيْرٍ يَقُولُ: [illegible] سَاَلَ رَجُلٌ حُذَيْفَةَ فَقَالَ: اَسْتَاْذِنُ عَلٰى اُمِّي؟ [illegible] اِنْ لَمْ تَسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا رَاَيْتَ مَا تَكْرَهُ۔ [illegible]

جامع معمر بن راشد رقم الحديث: 19421' السنن الكبرى للبيهقي رقم الحديث: 13557

تشریح: ماں کے پاس اجازت لے کر داخل ہونا چاہیے کیونکہ بغیر اجازت داخل ہونے میں اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ برہنہ ہو اور ماں کا ستر دیکھنا حرام ہے' سو اجازت لینا انتہائی ضروری ہے۔

489- بَابُ يَسْتَأْذِنُ عَلٰى اَبِيْهِ

اپنے والد سے اجازت لینے کا بیان

1061 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ عَلٰى اُمِّيْ، فَدَخَلَ فَاتَّبَعْتُهُ، فَالْتَفَتَ فَدَفَعَ فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى اَقْعَدَنِيْ عَلٰى اِسْتِيْ، قَالَ : اَتَدْخُلُ بِغَيْرِ اِذْنٍ؟

حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ اپنی والدہ کے پاس آیا وہ اندر آئے تو میں بھی ان کے پیچھے آ گیا' پس وہ پیچھے مڑے تو انہوں (میرے والد) نے مجھے میرے سینے میں مارا' حتیٰ کہ میں اپنی سرین کے بل گر پڑا' فرمایا کہ کیا تو بغیر اجازت مانگے اندر آتا ہے۔

تشریح: جب باپ خلوت میں چلا جائے تو اجازت لینا لازم ہے۔ شرم وحیاء اور ادب کا تقاضا یہی ہے۔

490- بَابُ يَسْتَأْذِنُ عَلٰى اَبِيْهِ وَوَلَدِهٖ

اپنے والد اور بیٹے سے اجازت مانگنے کا بیان

1062 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلٰى وَلَدِهٖ، وَاُمِّهٖ، وَاِنْ كَانَتْ عَجُوْزًا، وَاَخِيْهِ، وَاُخْتِهٖ، وَاَبِيْهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی اولاد اور والدہ سے اجازت مانگے' اگرچہ وہ (یعنی والدہ) بوڑھی ہو اور اپنے بھائی' بہن اور والد سے بھی (اجازت مانگ کر ان کے پاس جائے)۔

مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 17605

491- بَابُ يَسْتَأْذِنُ عَلٰى اُخْتِهٖ

اپنی بہن سے اجازت مانگنے کا بیان

1063 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرٌو، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ : اَسْتَأْذِنُ عَلٰى اُخْتِيْ؟ فَقَالَ : نَعَمْ، فَأَعَدْتُ فَقُلْتُ : اُخْتَانِ فِيْ حِجْرِيْ، وَاَنَا اَمُوْنُهُمَا وَاُنْفِقُ عَلَيْهِمَا، اَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِمَا؟ قَالَ : نَعَمْ،

حضرت عطاء سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' میں نے کہا: کیا میں اپنی بہن سے اجازت مانگوں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں! میں نے دوبارہ بات کی' میں نے کہا: میں اپنی دو بہنوں کی پرورش کرتا ہوں' میں ان دونوں کی تمام

أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهُمَا عُرْيَانَتَيْنِ؟ ثُمَّ قَرَأَ : (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) إِلَى (ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ) ، قَالَ : فَلَمْ يُؤْمَرْ هَؤُلَاءِ بِالْإِذْنِ إِلَّا فِي هَذِهِ الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ، قَالَ: (وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ)۔

ضروریات پوری کرتا ہوں اور ان پر خرچ کرتا ہوں کیا ان دونوں سے میں اجازت مانگا کروں؟ تو فرمایا کہ ہاں! کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ تو ان کو ننگا دیکھے پھر یہ آیت پڑھی: "یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ" سے لے کر "ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ" تک' فرمایا کہ انہیں اجازت مانگنے کا حکم نہیں دیا گیا' ان تین اوقات کے علاوہ۔ فرمایا: "وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ" "اور جب تمہارے بچے بالغ ہو جائیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اجازت طلب کریں' جس طرح ان لوگوں نے اجازت طلب کی جو ان سے پہلے تھے"۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَالْإِذْنُ وَاجِبٌ . زَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ :عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اجازت مانگنا واجب ہے۔ ابن جریج نے یہ اضافہ کیا ہے: تمام لوگوں پر۔

الناسخ والمنسوخ للقاسم بن سلام رقم الحديث: 403' السنن الكبرى للبيهقي رقم الحديث: 13553-13554' معرفة الصحابة لأبي نعيم رقم الحديث: 6308

تشریح: جو بھی رشتہ ہو' محرم غیر محرم ان کے پاس جانے پر اس سے اجازت لینا لازم ہے۔

492- بَابُ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَخِيهِ

اپنے بھائی سے اجازت مانگنے کا باب

1064 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَثَّرٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ كُرْدُوسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلَى أَبِيهِ، وَأُمِّهِ، وَأَخِيهِ، وَأُخْتِهِ

[illegible]

مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 17803' مكارم الأخلاق [illegible]

الحديث: 1822' السنن الكبرى للبيهقي رقم الحديث: 13559 [illegible]

493- بَابُ الْإِسْتِئْذَانِ ثَلَاثًا

تین دفعہ اجازت مانگنے کا بیان

1065 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، وَكَاَنَّهُ كَانَ مَشْغُولًا، فَرَجَعَ اَبُو مُوسٰى، فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ: اَلَمْ اَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ؟ اِيذَنُوا لَهُ، قِيلَ: قَدْ رَجَعَ، فَدَعَاهُ، فَقَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ: تَاْتِيْنِي عَلٰى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ، فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَسَاَلَهُمْ، فَقَالُوا: لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا اِلَّا اَصْغَرُنَا: اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَذَهَبَ بِاَبِي سَعِيدٍ، فَقَالَ عُمَرُ: اَخَفِيَ عَلَيَّ مِنْ اَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ اَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ، يَعْنِي الْخُرُوجَ اِلَى التِّجَارَةِ.

حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی تو انہیں اجازت نہ ملی' لگتا تھا کہ وہ مصروف ہیں' تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے پس (جب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے (اپنی مصروفیت سے) تو فرمانے لگے: کیا میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی' انہیں (اندر آنے کی) اجازت دو' کہا گیا کہ وہ تو واپس لوٹ گئے' تو آپ (حضرت عمر) نے انہیں (یعنی حضرت ابوموسیٰ) بلوایا' تو انہوں (حضرت ابوموسیٰ) نے فرمایا کہ ہمیں اسی بات کا حکم ہے (کہ اجازت نہ ملنے پر واپس چلے جاؤ) تو آپ (یعنی حضرت عمر) نے فرمایا کہ اس بات پر گواہ پیش کرو' پس وہ (حضرت ابوموسیٰ) انصار صحابہ کرام کی مجلس میں گئے تو ان سے (اجازت مانگنے والی حدیث کے متعلق پوچھا' تو انہوں نے کہا: آپ کے لیے اس بات پر گواہی ہمارے یہ سب سے چھوٹے (فرد) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ گواہی دیں گے' پس وہ حضرت ابوسعید کو اپنے ساتھ لے گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا مجھ پر رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم مخفی رہا؟ مجھے بازاروں کی مصروفیت رہی یعنی تجارت کے لیے نکلنے نے (مجھے یہ حدیث سننے سے محروم رکھا ورنہ مجھ سے یہ حدیث مخفی نہ رہتی)۔

[illegible] 2062' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2153' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5180' سنن ابن [illegible] 3706' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19423' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 520' [illegible] 751

تشریح: اس حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دین کے ساتھ محبت کا درس موجود ہے کہ کیسے ہم سے یہ رسول کریم ﷺ کا فرمان وحکم پوشیدہ رہا۔ اور ایک ہم اور ہمارا معاشرہ ہے کہ احکامِ دینیہ اور مسائل شرعیہ سے کتنے واقف ہیں اور کتنی احکام کی تفتیش اور طلب میں کوشش کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی سمجھ اس کی طلب اور اس پر عمل کی توفیق ارزانی نصیب فرمائے۔

اور تین سلام اس لیے ہیں تا کہ اچھی طرح پہچان ہو جائے' پہلی دفعہ یہ بتانے کے لیے میں کون ہوں' دوسری دفعہ تامل کے لیے اور تیسری دفعہ اجازت یا عدم اجازت کے لیے۔

494- بَابُ الْاِسْتِئْذَانُ غَيْرُ السَّلَامِ

سلام کرنے کے بغیر اجازت مانگنے کا بیان

1066 - حَدَّثَنَا بَيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَنْ يَسْتَاذِنُ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ قَالَ: لَا يُؤْذَنُ لَهُ حَتّٰى يَبْدَاَ بِالسَّلَامِ.

حضرت عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس آدمی کے متعلق فرماتے ہیں جو سلام سے پہلے اجازت مانگے کہ اس کو اجازت نہ دی جائے حتیٰ کہ وہ (اجازت مانگنے کی) ابتداء سلام سے کرے۔

المعجم الأوسط رقم الحديث:8603

1067 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: اِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقُلْ: لَا، حَتّٰى يَاْتِيَ بِالْمِفْتَاحِ: اَلسَّلَامِ.

حضرت عطاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب کوئی آدمی اندر آ جائے اور السلام علیکم نہ کہے تو اسے کہو: نہیں! (اندر آ سکتے) حتیٰ کہ وہ چابی یعنی سلام کر کے آئے۔

الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع رقم الحديث:226

تشریح: اس حدیث میں بحیثیت مسلمان طلب اجازت کے لیے سلام کرنے کی ترغیب دی گئی ہے باقاعدہ اور لازم سمجھ کر سلام ہی کے ساتھ اجازت لینا ضروری نہیں۔ (مرقات)

495- بَابُ اِذَا نَظَرَ بِغَيْرِ اِذْنٍ تُفْقَاُ عَيْنُهُ

بغیر اجازت کے جو اندر [illegible]

1068 - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: [illegible] اِطَّلَعَ رَجُلٌ فِي بَيْتِكَ، فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَيْنَهُ [illegible]

مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ.

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6888' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2158' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5172' سنن النسائی رقم الحدیث: 3860' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19433' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2548' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1109' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 26

1069 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُصَلِّي، فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي بَيْتِهِ، فَأَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، فَسَدَّدَ نَحْوَ عَيْنَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے آپ کے گھر میں جھانکا تو آپ ﷺ نے اپنے ترکش سے تیر لیا' پھر اس (جھانکنے والے) کی طرف سیدھا کیا (مارنے کے لیے)۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6242' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2157' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5171' سنن النسائی رقم الحدیث: 4858' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 27' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 3813' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 7034' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 26236

تشریح: کسی کے گھر میں جھانکنا' تاڑنا دینِ اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے' یہ تربیت دی جا رہی ہے اور اسے انتہائی نامناسب اقدام سمجھا گیا ہے۔ اس عمل سے اظہارِ نفرت اور تنبیہ کی گئی ہے کہ کسی کے گھر میں جھانکنا' تاڑنا حرام ہے۔

496- بَابُ الْإِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ النَّظَرِ

اس کا بیان کہ اجازت مانگنا دیکھنے ہی کے لیے ہوتا ہے

1070 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ.

حضرت ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے حجرہ کے دروازہ کی درز سے جھانکا اور حضور نبی کریم ﷺ کے پاس کنگھی تھی' جس سے آپ اپنے سرِ انور کو کھجلا رہے تھے' تو جب حضور نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں یہ تیری آنکھوں میں مار دیتا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 5924' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2156' سنن النسائی رقم الحدیث: 4859' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19431' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1042' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 859' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 21' مسند ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 85

1071 - وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ.

اور حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجازت مانگنا دیکھنے کے لیے ہی رکھا گیا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 5924' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2156' سنن النسائی رقم الحدیث: 4859' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19431' مسند ابوداؤد الطیبالسی رقم الحدیث: 1042' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 953' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 21' مسند ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 85

1072 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: اِطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ خَلَلٍ فِيْ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَدَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ، فَاَخْرَجَ الرَّجُلُ رَاْسَهٗ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے حجرہ مبارک کی درز سے جھانکا تو رسول اللہ ﷺ نے (اس کی طرف) نیزہ سیدھا کیا تو اس آدمی نے اپنا سر (اس درز سے) باہر نکال لیا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6242' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5171' سنن النسائی رقم الحدیث: 4858' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 27' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 26236' السنن المأثورة للشافعی رقم الحدیث: 641' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 7034' مسند احمد رقم الحدیث: 12055

تشریح: کسی کے گھر میں داخل ہونا ہو تو دروازے پر دستک دے کر دائیں بائیں دروازے سے پرے ہٹ کر کھڑے ہو جانا چاہیے۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اجازت ملنے سے پہلے گھر کے اندر نظر ڈالنا حرام ہے۔

497- بَابُ اِذَا سَلَّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ

جب کوئی آدمی کسی آدمی کو اس کے گھر میں سلام کرے اس کا بیان

1073 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عُثْمَانَ، اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ اَخْبَرَهٗ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: اسْتَاْذَنْتُ عَلٰى عُمَرَ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ ثَلَاثًا، فَاَدْبَرْتُ، فَاَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، اِشْتَدَّ عَلَيْكَ اَنْ تُحْتَبَسَ عَلٰى بَابِيْ؟ اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ كَذٰلِكَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يُحْتَبَسُوْا عَلٰى بَابِكَ [illegible] فَقُلْتُ: بَلِ اسْتَاْذَنْتُ عَلَيْكَ ثَلَاثًا، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ [illegible]

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ [illegible] فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible] اجازت طلب کی [illegible] [illegible]

فَرَجَعْتُ، فَقَالَ : مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا؟ فَقُلْتُ : سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : اَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ؟ لَئِنْ لَّمْ تَاْتِنِيْ عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ لَاَجْعَلَنَّكَ نَكَالًا، فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ نَفَرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جُلُوْسًا فِي الْمَسْجِدِ فَسَاَلْتُهُمْ، فَقَالُوْا: اَوَيَشُكُّ فِيْ هٰذَا اَحَدٌ؟ فَاَخْبَرْتُهُمْ مَا قَالَ عُمَرُ، فَقَالُوْا: لَا يَقُوْمُ مَعَكَ اِلَّا اَصْغَرُنَا، فَقَامَ مَعِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، اَوْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ، اِلٰى عُمَرَ، فَقَالَ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، حَتّٰى اَتَاهُ فَسَلَّمَ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، ثُمَّ سَلَّمَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَقَالَ : قَضَيْنَا مَا عَلَيْنَا، ثُمَّ رَجَعَ، فَاَدْرَكَهُ سَعْدٌ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا سَلَّمْتَ مِنْ مَّرَّةٍ اِلَّا وَاَنَا اَسْمَعُ، وَاَرُدُّ عَلَيْكَ، وَلٰكِنْ اَحْبَبْتُ اَنْ تُكْثِرَ مِنَ السَّلَامِ عَلَيَّ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِيْ، فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَمِيْنًا عَلٰى حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَجَلْ، وَلٰكِنْ اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَثْبِتَ.

اجازت مانگی' آپ نے مجھے اجازت نہ دی تو میں واپس لوٹ گیا' انہوں نے کہا: تم نے یہ کس سے سنا (کہ تین دفعہ اجازت مانگو نہ ملے تو واپس چلے جاؤ) میں نے کہا: میں نے یہ بات حضور نبی کریم ﷺ سے سنی ہے' تو (حضرت عمر) فرمانے لگے: کیا تو نے یہ بات حضور نبی کریم ﷺ سے سنی ہے اور ہم نے نہیں سنی' اگر تم میرے پاس اس بات پر گواہ نہ لائے تو میں تمہیں ضرور سزا دوں گا۔ پس میں نکلا حتیٰ کہ میں انصار کرام کے ایک گروہ کے پاس آیا جو مسجد میں بیٹھے تھے' میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: کیا اس میں بھی کوئی شک میں مبتلا ہے' تو میں نے انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بتایا تو انہوں نے کہا: آپ کے ساتھ ہمارا یہ چھوٹا سا آدمی کھڑا ہوگا' پس میرے ساتھ حضرت ابوسعید خدری یا حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس (جانے کے لیے) تو کہا کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے اور آپ ﷺ کا ارادہ حضرت سعد بن عبادہ (کی عیادت کے لیے جانے) کا تھا حتیٰ کہ آپ ان کے پاس آئے' انہیں سلام کیا تو آپ ﷺ کو اجازت نہ دی گئی' آپ نے دوبارہ اجازت مانگی پھر سہ بارہ اجازت مانگی تو آپ کو اجازت نہ ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو ہماری ذمہ داری تھی وہ ہم نے پوری کر دی' پھر آپ واپس آ گئے' پس حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے پاس پہنچے' عرض کیا: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! جتنی دفعہ بھی آپ نے سلام کیا میں نے اس کو سنا اور میں آپ کو جواب دے رہا تھا لیکن میں نے یہ پسند کیا کہ آپ مجھ کو اور

میرے گھر والوں کو زیادہ سے زیادہ سلام کریں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! بلاشبہ میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا امین تھا' (حضرت عمر نے) فرمایا: ٹھیک ہے لیکن میں یہ پسند کرتا ہوں کہ ذرا تحقیق کرلوں۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2062' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2153' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5180' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3706' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19423' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 520-2278' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 751

498- بَابُ دُعَآءُ الرَّجُلِ اِذْنُهٗ

آدمی کا کسی کو بلانا ہی اس کی اجازت ہے' اس کا بیان

1074 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَقَدْ اُذِنَ لَهٗ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آدمی کو بلایا جائے تو بلاشبہ اسے اجازت دے دی گئی۔

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 8559

1075 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُوْلِ، فَهُوَ اِذْنُهٗ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو بلایا جائے' پس وہ قاصد کے ساتھ آئے تو یہی اس کے لیے اجازت ہے۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5190' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 17' مسند احمد رقم الحدیث: 10894' [illegible] مشکل الآثار رقم الحدیث: 1587' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 6630' السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث: 17672' شعب الایمان رقم الحدیث: 8446

1076 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيْبٍ، وَهِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَسُوْلُ الرَّجُلِ اِلَى الرَّجُلِ اِذْنُهٗ.

حضرت [illegible] سے روایت [illegible] [illegible] کی اجازت ہے۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5189' شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 1588' شعب الأيمان رقم الحديث: 8444' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 5811' السنن الكبرى للبيهقي رقم الحديث: 17671

تشریح: ان مذکورہ احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جب آدمی کسی کو بلا بھیجے تو گویا اس کی طرف سے آنے والے کے لیے اجازت ہو گئی اب بلائے گئے آدمی کو آ کر دوبارہ اجازت لینی ضروری نہیں' کیونکہ بلانے والے پر لازم ہے کہ دوسرے آدمی کا جس مقصد کے لیے اجازت لینا ضروری ہوتا ہے' اس کا بندوبست وغیرہ کر لے۔

1077 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِي الْعَلَانِيَةِ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، ثُمَّ سَلَّمْتُ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، ثُمَّ سَلَّمْتُ الثَّالِثَةَ فَرَفَعْتُ صَوْتِي وَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الدَّارِ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، فَتَنَحَّيْتُ نَاحِيَةً فَقَعَدْتُ، فَخَرَجَ إِلَيَّ غُلَامٌ فَقَالَ: أُدْخُلْ، فَدَخَلْتُ، فَقَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ: أَمَا إِنَّكَ لَوْ زِدْتَ لَمْ يُؤْذَنْ لَكَ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْأَوْعِيَةِ، فَلَمْ أَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: حَرَامٌ، حَتَّى سَأَلْتُهُ عَنِ الْجَفِّ، فَقَالَ: حَرَامٌ. فَقَالَ مُحَمَّدٌ: يُتَّخَذُ عَلَى رَأْسِهِ أَدَمٌ، فَيُوكَأُ.

حضرت ابوالعلانیہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' میں نے سلام کیا تو انہوں نے مجھے اجازت نہ دی' میں نے پھر سلام کیا تو انہوں نے (پھر) مجھے اجازت نہ دی' پھر میں نے تیسری بار سلام کیا تو اپنی آواز کو اونچا کیا اور میں نے کہا: السلام علیکم یا اہل الدار! (اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو!) تو (پھر بھی) انہوں نے مجھے اجازت نہ دی۔ پس ایک لڑکا میری طرف نکلا' اس نے کہا: اندر داخل ہو جائیں! تو میں داخل ہوا تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اگر تو اس سے بھی زیادہ (مرتبہ اجازت) مانگتا تو بھی تیرے لیے اجازت نہ ہوتی۔ پھر میں نے ان سے برتنوں کے متعلق سوال کیا تو میں جس چیز کے متعلق سوال کرتا وہ کہتے: حرام ہے حتیٰ کہ میں نے ان سے چمڑے کے برتن کے متعلق سوال کیا تو (بھی) انہوں نے کہا: حرام ہے۔ راوی محمد نے کہا کہ جس کے سر کے اوپر تکیہ بنالیا جائے تا کہ وہ اس پر ٹیک لگائے۔

جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19424' الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع رقم الحديث: 243

تشریح: کمالِ احتیاط ہے کہ تعلیم اسلام کے مطابق تین دفعہ اجازت چاہی' نہ ملی تو باہر ہی بیٹھ گئے' انتظار کیا اور اپنی توہین نہ سمجھی' سو اوہاں ایک لڑکے کی اجازت چاہنے پر داخل ہو گئے۔

499 - بَابٌ: كَيْفَ يَقُومُ عِنْدَ الْبَابِ؟

دروازے کے پاس کھڑے ہونے کی کیفیت کا بیان

1078 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْيَحْصِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ، صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى بَابًا يُرِيدُ أَنْ يَسْتَأْذِنَ لَمْ يَسْتَقْبِلْهُ، جَاءَ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا انْصَرَفَ.

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابی کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب دروازے کے پاس اجازت طلب فرماتے تو سامنے کھڑے نہ ہوتے' دائیں یا بائیں جانب سے آتے' پھر اگر آپ ﷺ کو اجازت ملتی (تو اندر گھر میں جاتے) ورنہ واپس تشریف لے جاتے۔

مسند احمد رقم الحدیث: 17694' القدر للفریابی رقم الحدیث: 248' شعب الایمان رقم الحدیث: 8438

تشریح: اگر دروازے پر پردہ ہو تو سامنے کھڑا ہونے میں بھی حرج نہیں لیکن اصل سنت کا لحاظ ضروری ہے کہ ایک طرف دائیں یا بائیں کھڑے ہو جائے تا کہ یکبارگی پردہ ہٹاتے ہی نظر اندر نہ پڑے۔

500- بَابُ إِذَا اسْتَأْذَنَ، فَقَالَ: حَتّٰى أَخْرُجَ، أَيْنَ يَقْعُدُ؟

جب اجازت مانگی تو اس نے کہا: میں نکلتا ہوں' تو وہ کہاں بیٹھے؟ اس کا بیان

1079 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شُرَيْحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ وَاهِبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ، فَقَالُوا لِي: مَكَانَكَ حَتّٰى يَخْرُجَ إِلَيْكَ، فَقَعَدْتُ قَرِيبًا مِنْ بَابِهِ، قَالَ: فَخَرَجَ إِلَيَّ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَمِنَ الْبَوْلِ هٰذَا؟ قَالَ: مِنَ الْبَوْلِ، أَوْ مِنْ غَيْرِهِ.

حضرت عبدالرحمن بن معاویہ بن خدیج اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو میں نے ان (سے ملنے) کے لیے اجازت طلب کی تو لوگوں نے مجھے کہا: اپنی جگہ پر رہو! حتیٰ کہ وہ آپ کے پاس نکل کر آئیں تو میں ان کے دروازے کے پاس بیٹھ گیا' کہا کہ وہ میری طرف نکل کر آئے تو انہوں نے پانی منگوایا' پھر وضو کیا پھر اپنے موزوں پر مسح کیا' میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا پیشاب کرنے [illegible]

[illegible]

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 546' احادیث اسماعیل [illegible]
70-69' الآثار لمحمد بن الحسن رقم الحدیث: [illegible]
الصنعانی رقم الحدیث: 761' صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: [illegible]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجازت ملنے میں قدرے دیر ہو جائے تو انتظار کرنا چاہیے۔

501- بَابُ قَرْعِ الْبَابِ

دروازہ کھٹکھٹانے کا بیان

1080 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصْبَهَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: إِنَّ أَبْوَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُقْرَعُ بِالْأَظَافِيرِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی کریم ﷺ کے دروازوں کو ناخنوں سے کھٹکھٹایا جاتا تھا۔

الأدب لابن أبي شيبة رقم الحديث: 102' شعب الايمان رقم الحديث: 1437-8436' المطالب العالية بزوائد المسانيد رقم الحديث: 2649' الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع رقم الحديث: 223-224' اخلاق النبي لأبي الشيخ الأصبهاني رقم الحديث: 220

تشریح: دروازہ کھٹکھٹانے میں کمال احتیاط کا مظاہرہ ہے کہ اپنی انگلیوں کے ناخنوں سے کھٹکھٹایا جائے' اس میں ایک شائستگی اور تہذیب کا پہلو ہے تاکہ اہل خانہ کو کسی قسم کی تکلیف وحرج نہ ہو' اگر اس قدر میں اہل خانہ مطلع نہ ہوں تو اتنی زور سے دروازہ کھٹکھٹایا جا سکتا ہے جس سے اہل خانہ مطلع ہوں۔

502- بَابُ إِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ

جب کوئی داخل ہو اور اجازت طلب نہ کرے' اس کا بیان

1081 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، وَأَفْهَمَنِي بَعْضَهُ عَنْهُ أَبُو حَفْصِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ كَلَدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَتْحِ بِلَبَنٍ وَجِدَايَةٍ وَضَغَابِيسَ، قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: يَعْنِي الْبَقْلَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي، وَلَمْ أُسَلِّمْ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ، فَقَالَ: ارْجِعْ، فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ؟، وَذَلِكَ بَعْدَمَا أَسْلَمَ

حضرت عمرو بن عبداللہ بن صفوان کا بیان ہے کہ حضرت کلدہ بن حنبل نے ان کو بتایا کہ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے انہیں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں فتح (مکہ) کے دن دودھ' بکری کا ایک بچہ اور ضغابیس دے کر بھیجا۔ ابوعاصم نے کہا: اس (ضغابیس) کا مطلب ہے: سبزیاں۔ اور حضور نبی کریم ﷺ وادی کے بالائی حصے میں تھے' نہ تو میں نے سلام کیا اور نہ ہی (آپ سے) اجازت طلب کی' تو آپ ﷺ نے فرمایا: واپس جا اور کہہ: السلام علیکم! کیا میں داخل ہو سکتا ہوں اور یہ (واقعہ) حضرت صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا

ہے۔

قَالَ عَمْرٌو : وَاَخْبَرَنِی اُمَیَّةُ بْنُ صَفْوَانَ بِهٰذَا عَنْ كَلَدَةَ، وَلَمْ يَقُلْ : سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ۔

عمرو نے کہا کہ مجھے خبر دی امیہ بن صفوان نے اس روایت کی کلدہ سے اور یہ نہیں کہا کہ میں نے کلدہ سے اسے سنا ہے۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 5176' مسند احمد رقم الحديث: 15425' الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم رقم الحديث: 794' شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 1583' عمل اليوم والليلة لابن السنی رقم الحديث: 664' السنن الكبرى للبيهقی رقم الحديث: 17666' معرفة الصحابة لأبی نعيم رقم الحديث: 5894

تشریح: بغیر اجازت وسلام کے آنے والے کو واپس کیا جائے تا کہ اسے دینِ اسلام کے احکام کی واقفیت اور اہمیت معلوم ہو اور یہ کہ اوّلاً سلام کرے پھر اجازت مانگے کہ کیا میں اندر آ جاؤں' یہی ایک مہذب معاشرہ کے فرد کی پہچان ہے۔

1082 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ : حَدَّثَنِی كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا اَدْخَلَ الْبَصَرَ فَلَا اِذْنَ لَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نظر (اندر گھر میں) پڑ جائے تو پھر اس کے لیے کوئی اجازت نہیں ہے۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 5173' مسند احمد رقم الحديث: 8786' المعجم الأوسط رقم الحديث: 1372' السنن الكبرى للبيهقی رقم الحديث: 17660' الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع رقم الحديث: 219

تشریح: یعنی جھانکنے والا اس لائق ہی نہیں کہ اسے گھر کے اندر آنے کی اجازت دی جائے کیونکہ طلب اجازت [illegible] پر ہی تو رکھی گئی ہے' جب اس نے نظر کر لی تو اب اجازت طلبی کا کیا فائدہ؟

503- بَابُ اِذَا قَالَ : اَدْخُلُ؟ وَلَمْ يُسَلِّمْ

[illegible]

1083 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : اَخْبَرَنِی مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ : اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : اَخْبَرَنِی عَطَاءٌ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ [illegible] قَالَ : اَاَدْخُلُ؟ وَلَمْ يُسَلِّمْ [illegible] بِالْمِفْتَاحِ، قُلْتُ : السَّلَامُ؟ قَالَ [illegible]

[illegible]

الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع رقم الحديث: 226

تشریح: اس روایت میں سلام نہ کرنے والوں کو اجازت سے محروم کر دینے کا حکم ہے' اس سے معلوم ہوا کہ سلام کرنا اجازت کی خصوصی علامت ہے۔

1084 - قَالَ : وَاَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بِنِ حِرَاشٍ قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَامِرٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اَاَلِجُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَارِيَةِ : اُخْرُجِي فَقُولِي لَهُ: قُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَاَدْخُلُ؟ فَاِنَّهُ لَمْ يُحْسِنِ الِاسْتِئْذَانَ، قَالَ : فَسَمِعْتُهَا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ اِلَيَّ الْجَارِيَةُ فَقُلْتُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَاَدْخُلُ؟ فَقَالَ : وَعَلَيْكَ، اُدْخُلْ، قَالَ : فَدَخَلْتُ فَقُلْتُ : بِاَيِّ شَيْءٍ جِئْتَ؟ فَقَالَ : لَمْ اٰتِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ، اَتَيْتُكُمْ لِتَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَتَدَعُوا عِبَادَةَ اللَّاتِ وَالْعُزّٰى، وَتُصَلُّوا فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، وَتَصُومُوا فِي السَّنَةِ شَهْرًا، وَتَحُجُّوا هٰذَا الْبَيْتَ، وَتَاْخُذُوا مِنْ مَّالِ اَغْنِيَائِكُمْ فَتَرُدُّوهَا عَلٰى فُقَرَائِكُمْ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ مِنَ الْعِلْمِ شَيْءٌ لَا تَعْلَمُهُ؟ قَالَ: لَقَدْ عَلَّمَ اللّٰهُ خَيْرًا، وَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَا يَعْلَمُهُ اِلَّا اللّٰهُ، اَلْخَمْسُ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ: (اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ، وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ، وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوتُ)۔

حضرت ربعی بن حراش سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ مجھ سے قبیلہ بنو عامر کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا' اس نے کہا: کیا میں اندر داخل ہو جاؤں' تو حضور نبی کریم ﷺ نے ایک بچی سے فرمایا: اس آدمی کی طرف جاؤ! اس سے کہو کہ کہے: السلام علیکم! کیا میں داخل ہو جاؤں کیونکہ اسے اچھی طرح اجازت طلب کرنا نہیں آتا' کہتے ہیں کہ میں نے اس بچی کے اپنی طرف آنے سے پہلے یہ بات سن لی تو میں نے کہا: السلام علیکم! کیا میں داخل ہو جاؤں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیک! (اور تجھ پر بھی سلام) داخل ہو جا۔ کہتے ہیں: پس میں داخل ہوا' میں نے عرض کی: آپ کس چیز کے ساتھ آئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس بھلائی ہی کے ساتھ آیا ہوں' میں تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم اللہ کی عبادت کرو جو اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور تم لات و عزیٰ کی عبادت کرنا چھوڑ دو اور تم دن رات میں پانچ نمازیں پڑھو اور تم سال میں ایک مہینہ روزے رکھو اور اس گھر کا حج کرو اور اپنے مالوں میں سے کچھ مال اپنے مال داروں سے لے کر اپنے فقیروں کو لوٹا دو۔ کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کی: کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز بھی علم والی ہے جس کو آپ نہ جانتے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور علوم میں سے ایسا علم جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا پانچ چیزوں کا علم ہے جنہیں اللہ

تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا: "بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو رحموں میں ہے اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ آئندہ کل اس نے کیا کمانا ہے اور کوئی نفس یہ بھی نہیں جانتا کہ اس نے کس زمین میں مرنا ہے۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5177' مسند ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 936' عمل الیوم واللیلة لابن السنی رقم الحدیث: 661' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 25672' مسند احمد رقم الحدیث: 23127' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 10075' عمل الیوم واللیلة لابن السنی رقم الحدیث: 661

تشریح: اس روایت میں سلام اور اجازت کی تعلیم اور غلطی پر تنبیہ فرما کر عملی تعلیم ارشاد فرمائی ہے۔

504- بَابُ : كَيْفَ الْاِسْتِئْذَانُ؟

اجازت طلب کرنے کی کیفیت کا بیان

1085 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِسْتَاْذَنَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَيَدْخُلُ عُمَرُ؟۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی' کہا: "السلام علی رسول اللہ ' السلام علیکم" کیا عمر داخل ہو سکتا ہے؟

مسند احمد رقم الحدیث: 2756' شعب الایمان رقم الحدیث: 8432

تشریح: اس روایت میں بھی اجازت لینے سے پہلے سلام کر کے داخل ہونے کی عملی تعلیم کا ثبوت ہے۔

505- بَابُ مَنْ قَالَ : مَنْ ذَا؟ فَقَالَ : اَنَا

جب کہا: کون ہے؟ تو اس نے کہا: میں [illegible]

1086 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ، فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقُلْتُ: اَنَا، قَالَ: اَنَا، اَنَا؟، كَاَنَّهُ كَرِهَهُ۔

حضرت [illegible]

آپ ﷺ نے فرمایا: میں! میں! گویا کہ آپ ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6250' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2155' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5187' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3709' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1816' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 25831' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 1660' مسند احمد رقم الحدیث: 14439

تشریح: یہ آپ ﷺ کی ناپسندیدگی کا تذکرہ ہے اور وجہ ناپسندیدگی و ناراضگی یہ تھی کہ ''انا' انا'' (میں ہوں' میں ہوں) سے شناخت نہیں ہوتی۔ مناسب یہ تھا کہ نام یا لقب و کنیت یا تخلص بتاتے' تا کہ پہچان حاصل ہوتی۔ ایک وجہ محدثین کرام نے یہ بھی بیان فرمائی کہ آقا کریم ﷺ نے سلام واجازت کا طریقہ ترک کرنے پر اظہارِ ناراضگی فرمایا اور میں ہوں' میں ہوں' کا تکرار انکار کا اظہار کرنے کے لیے تھا۔ (طیبی وغیرہ)

1087 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ، وَاَبُو مُوسٰى يَقْرَاُ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: اَنَا بُرَيْدَةُ، جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَقَالَ: قَدْ اُعْطِيَ هٰذَا مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيرِ اٰلِ دَاوُدَ.

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ مسجد کی طرف نکلے اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ قرأت کر رہے تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں بریدہ ہوں' میں آپ کے قربان! آپ ﷺ نے فرمایا: اسے (حضرت ابوموسیٰ کو) آلِ داؤد (علیہ السلام) کے سُروں میں سے ایک سُر عطا کیا گیا۔

فضائل القرآن لابن الضریس رقم الحدیث: 279' صحیح مسلم رقم الحدیث: 793' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 4178' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 1493' الأمالی فی آثار الصحابة لعبد الرزاق رقم الحدیث: 89' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 32258' مسند اسحاق بن راھویه رقم الحدیث: 2311

تشریح: معلوم ہوا کہ پوچھنے پر اپنا نام بتانا چاہیے' صرف ''میں'' نہ کہا جائے کہ یہ لغو ہے۔

506- بَابُ اِذَا اسْتَاْذَنَ فَقِيلَ: اُدْخُلْ بِسَلَامٍ

جب کوئی اجازت مانگے تو اسے کہا جائے: سلامتی کے ساتھ داخل ہو جا!

1088 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

حضرت عبدالرحمٰن بن جدعان سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا تو انہوں نے اہل بیت پر اجازت مانگی تو کہا گیا:

عُمَرَ، فَاسْتَاذَنَ عَلٰی اَهْلِ بَيْتٍ، فَقِيلَ: اُدْخُلْ بِسَلَامٍ، فَاَبٰی اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيْهِمْ.

سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ! تو انہوں نے ان پر داخل ہونے سے انکار کر دیا۔

جامع معمر بن راشد رقم الحديث: 19430

تشریح: شاید حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اجازت ملنے پر گھر میں کسی ناپسندیدہ چیز پر نظر پڑ گئی تھی جس کی بنا پر داخل نہ ہوئے۔

507- بَابُ النَّظَرِ فِي الدُّوْرِ

گھروں میں دیکھنے کا بیان

1089 - حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلَا اِذْنَ.

حضرت ولید بن رباح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نظر اندر پڑ جائے تو پھر کوئی اجازت نہیں۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 5173' مسند احمد رقم الحديث: 8786' المعجم الأوسط رقم الحديث: 1372' السنن الكبرى للبيهقي رقم الحديث: 17660' الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع رقم الحديث: 219

1090 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ قَالَ: اِسْتَاذَنَ رَجُلٌ عَلٰی حُذَيْفَةَ فَاطَّلَعَ وَقَالَ: اَدْخُلُ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: اَمَّا عَيْنُكَ فَقَدْ دَخَلَتْ، وَاَمَّا اُسْتُكَ فَلَمْ تَدْخُلْ.

حضرت مسلم بن نذیر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی پس اس نے جھانکا اور کہا: کیا میں داخل ہو جاؤں؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری آنکھ تو داخل ہو چکی اور تیری سرین داخل نہیں ہوئی۔

1090م - وَقَالَ رَجُلٌ: اَسْتَاْذِنُ عَلٰی اُمِّي؟ قَالَ: اِنْ لَّمْ تَسْتَاْذِنْ رَاَيْتَ مَا يَسُوْؤُكَ.

اور ایک آدمی نے [illegible] اجازت مانگوں؟ [illegible]

1091 - حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ: حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيٰی، اَنَّ اِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰی [illegible] رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] خَصَاصَةَ الْبَابِ، فَاَخَذَ سَهْمًا اَوْ عُوْدًا [illegible]

[illegible]

فَتَوَخَّى الْاَعْرَابِيُّ، لِيَفْقَأَ عَيْنَ الْاَعْرَابِيِّ، فَذَهَبَ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّكَ لَوْ ثَبَتَّ لَفَقَأْتُ عَيْنَكَ۔

نے فرمایا: اگر تو ٹھہرتا تو میں تیری آنکھ پھوڑ دیتا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6242' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2157' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5171' سنن النسائی رقم الحدیث: 4858' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 27' مسند احمد رقم الحدیث: 12055' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 26236' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 3813

1092 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ التُّجِيبِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ مَلَأَ عَيْنَيْهِ مِنْ قَاعَةِ بَيْتٍ، قَبْلَ اَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَقَدْ فَسَقَ۔

حضرت عمار بن سعد التجیبی سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی اپنی آنکھیں اجازت ملنے سے پہلے گھر کے صحن سے بھر لے تو بلاشبہ اس نے فسق (گناہ) کیا۔

شعب الایمان رقم الحدیث: 8442

تشریح: ان مذکورہ احادیث کی وضاحت گزشتہ احادیث کی تشریح میں گزر چکی۔ تاہم مختصراً یہ ہے کہ کسی کے گھر میں نظر کرنا حرام ہے اور اسی ناپسندیدہ عمل کی بناء پر ایسا کرنے والے کی آنکھیں پھوڑنے کی دھمکی دی۔

1093 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ شُرَيْحٍ، اَنَّ اَبَا حَيٍّ الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَهُ، اَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مُسْلِمٍ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى جَوْفِ بَيْتٍ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ، فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ. وَلَا يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ حَتّٰى يَنْصَرِفَ. وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حَاقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ۔

قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: اَصَحُّ مَا يُرْوٰى فِي هٰذَا الْبَابِ هٰذَا الْحَدِيثُ۔

رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان آدمی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ گھر کے اندر دیکھے جب تک کہ اسے اجازت نہ دی جائے' اگر اس نے ایسا کیا تو بلاشبہ وہ داخل ہو گیا اور نہ کوئی آدمی کسی قوم کا امام بنے کہ ان کو چھوڑ کر اپنے آپ کو دعا کے ساتھ خاص کرے حتیٰ کہ واپس آ جائے اور نہ کوئی نماز پڑھے اس حال میں کہ وہ پیشاب کو روک رکھنے والا ہو حتیٰ کہ (اپنی طبیعت کو) ہلکا کر لے۔

ابو عبداللہ (امام بخاری) نے کہا کہ اس باب میں یہی روایت صحیح ترین ہے۔

سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 90' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 619' مسند احمد رقم الحدیث: 22415' مسند الرویانی رقم الحدیث: 650' مسند الشامیین لطبرانی رقم الحدیث: 1042' معجم ابن المقرئ رقم الحدیث: 62' شعب الایمان

رقم الحدیث:10670

تشریح: اس روایت میں تین چیزوں کا ذکر ہوا' ایک بغیر اجازت کے کسی کے گھر میں جھانکنا' یہ حرام ہے۔ اور دوسرا امام کا نماز سے فراغت کے بعد بالخصوص اپنے لیے دعا کرنا بلکہ صیغہ جمع کے ساتھ دعا کرے تاکہ سب دعا میں شامل ہوں اور کسی کے طفیل دعا کی قبولیت ہو جائے۔

تیسرا یہ کہ جب پیشاب' پاخانہ کی حاجت شدید ہو تو نماز نہ پڑھے کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

508- بَابُ فَضْلِ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ

جو شخص گھر میں سلام کے ساتھ داخل ہو' اس کی فضیلت کا بیان

1094 - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ، إِنْ عَاشَ كُفِيَ، وَإِنْ مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ: مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ.

حضرت ابوحفص عثمان بن ابوالعاتکہ کا بیان ہے کہ مجھ سے سلیمان بن حبیب المحاربی نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین لوگ وہ ہیں کہ ان سب کی ضمانت اللہ تعالیٰ پر ہے' اگر وہ زندہ رہا تو اس کی کفایت کی جائے گی اور اگر فوت ہو گیا تو جنت میں داخل ہو گا۔ جو شخص اپنے گھر میں سلام کے ساتھ داخل ہوا' اس کا ضامن اللہ عزوجل ہے اور جو شخص مسجد کی طرف نکلا اس کی ضمانت اللہ تعالیٰ پر ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں نکلا تو اس کا ضامن بھی اللہ تعالیٰ ہے۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 2494' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 1241' الجهاد لابن ابی عاصم [illegible] الحدیث: 51' مسند الرویانی رقم الحدیث: 1265' مكارم الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 847' [illegible] الحدیث: 499' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 3094

تشریح: سلام کر کے گھر میں داخل ہونے والے کے لیے رب تعالیٰ کی ضمانت سے [illegible] کو اپنی حفاظت میں رکھنے اور اس سے ثواب آخروی کا وعدہ [illegible]

1095 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: [illegible] أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: إِذَا دَخَلْتَ [illegible]

عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً.

سے پاکیزہ برکتوں والا ہے۔

قَالَ : مَا رَاَيْتُهُ اِلَّا يُوجِبُهُ قَوْلُهُ : (وَاِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا)

کہتے ہیں کہ میں ان (حضرت جابر) کی اس بات کو اللہ کے ارشاد "وَاِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا" کی توجیہ دیکھتا ہوں۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2018' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 3765' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3887' مسند احمد رقم الحدیث: 15108' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 6724' مستخرج أبی عوانة رقم الحدیث: 8240' مکارم الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 843' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 819

تشریح: اچھے اور بہترین طریقے سے گھر والوں کو سلام کرنا احکامِ الٰہی اور تعلیماتِ رسول کریم ﷺ پر عمل کرنے کا عملی نمونہ ہے' اس میں دنیا و آخرت کی بھلائی کارفرما ہے۔

509- بَابُ اِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْبَيْتَ يَبِيْتُ فِيْهِ الشَّيْطَانُ

جب آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس گھر میں شیطان رات بسر کرتا ہے

1096 - حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُوْلِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ، وَاِنْ لَّمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ عزوجل کا ذکر کرے اور کھانا کھاتے وقت بھی' تو شیطان کہتا ہے (اپنے چیلوں کو): اس گھر میں نہ تمہارے لیے رات گزارنے کی جگہ نہیں ہے اور نہ رات کا کھانا' اور جب کوئی آدمی داخل ہو (اپنے گھر میں) اور اللہ تعالیٰ کا ذکر داخل ہوتے وقت نہ کرے تو شیطان (اپنے گروہ سے) کہتا ہے: تم نے رات گزارنے کی جگہ حاصل کر لی اور اگر کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: تم نے رات گزارنے کی جگہ اور رات کا کھانا حاصل کر لیا۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2018' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 3765' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3887' [illegible] رقم الحدیث: 15108' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 6724' مستخرج أبی عوانة رقم الحدیث: 8240' مکارم الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 843' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 819

تشریح: اس روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ صبح و شام اپنے گھروں کو اللہ کے ذکر سے آباد کرنا چاہیے' اللہ کے ذکر سے گھر [illegible] خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے اور ذکر الٰہی نہ کرنے پر گھروں پر شیطان کا تسلط اور نحوست و بے برکتی رہتی ہے۔

510- بَابُ مَا لَا يُسْتَأْذَنُ فِيهِ

جہاں (جانے کے لیے) اجازت لینے کی ضرورت نہیں' اس کا بیان

1097 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَعْيَنُ الْخُوَارِزْمِيُّ قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُوَ قَاعِدٌ فِي دِهْلِيزِهِ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ صَاحِبِي وَقَالَ: أَدْخُلُ؟ فَقَالَ أَنَسٌ: أُدْخُلْ، هَذَا مَكَانٌ لَا يَسْتَأْذِنُ فِيهِ أَحَدٌ، فَقَرَّبَ إِلَيْنَا طَعَامًا، فَأَكَلْنَا، فَجَاءَ بِعُسِّ نَبِيذٍ حُلْوٍ فَشَرِبَ، وَسَقَانَا۔

حضرت اعین خوارزمی کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ اپنے گھر کی دہلیز پر بیٹھے تھے' ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا' میرے ساتھی نے ان کو سلام کیا اور کہا: کیا میں داخل ہو جاؤں؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: داخل ہو جاؤ! یہ وہ مکان ہے جس میں کوئی ایک بھی اجازت نہیں مانگتا' پس انہوں نے ہمارے لیے کھانا پیش کیا تو ہم نے کھانا کھایا' پھر وہ نبیذ کا ایک پیالہ لے کر آئے انہوں نے بھی پیا اور ہم نے بھی پیا۔

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 697

تشریح: جس گھر میں کوئی نہ ہو' یا صاحب خانہ گھر کے باہر ہوں' یا ہم ایسی مسافر خانے [illegible] اجازت لینا ضروری نہیں' بغیر اجازت بھی داخل ہو جا سکتا ہے۔

نبیذ: رات کو پانی میں کھجور' شہد یا انگور ڈال کر صبح کو جب پانی میں ان [illegible] کہتے ہیں' اسے پینا سنت ہے۔ اہل عرب کے ہاں [illegible] طاقت آتی ہے۔

511- بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ فِي حَوَانِيتِ السُّوقِ

[illegible]

1098 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَسْتَاْذِنُ عَلٰى بُيُوْتِ السُّوْقِ۔

حضرت مجاہد سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بازار کے گھروں میں اجازت نہیں مانگا کرتے تھے۔

1099 - حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَاْذِنُ فِيْ ظُلَّةِ الْبَزَّازِ۔

حضرت عطاء سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کپڑا بیچنے والوں کے چبوترے میں اجازت نہیں مانگتے تھے۔

تشریح: بازار کی دوکانوں میں جب گاہکوں کی موجودگی میں دوکاندار کو متوجہ کرنا ہو' یا گاہکوں کی وجہ سے اسے کوئی تکلیف وحرج ہو تو اجازت لینے کی ضرورت ہے' وگرنہ نہیں' کیونکہ دوکانیں تو عام طور پر کھلی ہوتی ہیں اور وہاں اجازت طلبی کی علت موجود نہیں ہوتی' لہٰذا اجازت لینے کی بھی ضرورت نہیں۔

512- بَابُ : كَيْفَ يَسْتَاْذِنُ عَلَى الْفُرْسِ؟

فارسیوں سے اجازت مانگنے کی کیفیت کا بیان

1100 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَلَاءِ الْخُزَاعِيُّ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الْمَلِكِ، مَوْلٰى اُمِّ مِسْكِيْنٍ بِنْتِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ : اَرْسَلَتْنِيْ مَوْلَاتِيْ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَجَآءَ مَعِيْ، فَلَمَّا قَامَ بِالْبَابِ فَقَالَ : اَنْدَرَاِيْمْ؟ قَالَتْ : اَنْدَرُوْنَ، فَقَالَتْ : يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ يَاْتِيْنِيْ الزَّوْرُ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَاَتَحَدَّثُ؟ قَالَ : تَحَدَّثِيْ مَا لَمْ تُوْتِرِيْ، فَاِذَا اَوْتَرْتِ فَلَا حَدِيْثَ بَعْدَ الْوِتْرِ۔

حضرت ابوعبدالملک مولیٰ حضرت اُم مسکین بنت عاصم بن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ مجھے میری مالکہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو وہ میرے ساتھ آئے جب دروازے پر پہنچے تو فرمایا: میں اندر آ سکتا ہوں؟ تو وہ فرمانے لگیں: آ جاؤ! کہنے لگیں: اے ابوہریرہ! میرے پاس (رات کو) عشاء کے بعد ملاقات کرنے والیاں آتی ہیں' کیا میں گفتگو کر سکتی ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: تو وتر پڑھنے سے پہلے باتیں کر سکتی ہے' پھر جب تُو وتر ادا کر لے تو وتروں کے بعد کوئی گفتگو نہیں ہے۔

تشریح: اجازت طلبی ہر زبان میں ہو سکتی ہے' اسی طرح جب کسی آدمی کو بلانے کے لیے قاصد کو بھیجا جائے اور وہ قاصد کے ساتھ ہی آ جائے تو اسے اندر آنے کے لیے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔

513- بَابُ اِذَا كَتَبَ الذِّمِّيُّ فَسَلَّمَ، يُرَدُّ عَلَيْهِ

جب ذمی (خط میں) سلام لکھے تو اسے جواب دینے کا بیان

1101 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبَّادٌ يَعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ : كَتَبَ اَبُوْ مُوسَى اِلَى رُهْبَانٍ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِيْ كِتَابِهِ، فَقِيلَ لَهُ: اَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ كَافِرٌ؟ قَالَ : اِنَّهُ كَتَبَ اِلَيَّ فَسَلَّمَ عَلَيَّ، فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ.

حضرت ابوعثمان النہدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے رھبان کی طرف اپنے خط میں سلام لکھا' ان سے کہا گیا: کیا آپ کافر کو سلام کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اس نے بھی مجھے سلام لکھا تھا تو میں نے اس کے سلام کا جواب دیا ہے۔

المعجم الكبير للطبراني رقم الحديث: 697

تشریح: کافر ذمی چاہے سلام کریں یا لکھیں انہیں جواب سلام میں صرف وعلیکم کہا اور لکھا جائے۔

ذمی: وہ کافر جو اسلامی ملک میں رہتے ہوں انہیں ذمی کہا جاتا ہے۔

514- بَابُ لَا يَبْدَأُ اَهْلَ الذِّمَّةِ بِالسَّلَامِ

اہل ذمہ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرنے کا بیان

1102 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنِّيْ رَاكِبٌ غَدًا اِلَى يَهُودَ، فَلَا تَبْدَأُوْهُمْ بِالسَّلَامِ، فَاِذَا سَلَّمُوْا عَلَيْكُمْ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ.

حضرت ابوبصرہ الغفاری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: میں کل یہود کی طرف سوار ہو کر جاؤں گا تم ان کو سلام کرنے میں پہل نہ کرنا جب وہ تمہیں سلام کریں تو تم کہنا: وعلیکم!

حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، مِثْلَهُ . وَزَادَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

ابن سلام نے کہا کہ ہمیں یحییٰ [illegible] ابواسحاق سے اسی کی مثل روایت بیان کی [illegible] گیا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے [illegible]

مسند ابن أبی شيبة رقم الحديث: 668' مصنف ابن ابی شيبة رقم الحديث: 25764' [illegible] الحديث: 1005' مسند احمد رقم الحديث: 27235' [illegible] رقم الحديث: 7258' معرفة الصحابة لابی نعيم رقم الحديث: 6707

1103 - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ : حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ [illegible]

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَهْلُ الْكِتَابِ لَا تَبْدَاُوْهُمْ بِالسَّلَامِ، وَاضْطَرُّوْهُمْ اِلٰى اَضْيَقِ الطَّرِيْقِ۔

کتاب کو سلام کرنے میں پہل نہ کرنا اور انہیں تنگ راستے کی طرف (چلنے پر) مجبور کرنا۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2167' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5205' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 9837' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19457' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2546' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2672' مسند احمد رقم الحدیث: 7617

تشریح: "اضطروھم" یعنی ان کافروں پر ایسا غلبہ کرو کہ وہ راستے میں بھی چلتے ہوئے ایک طرف کو مجبور ہو جائیں اور ان پر راستہ تنگ ہو جائے اور قوتِ اسلام کا اظہار ہو۔

515- بَابُ مَنْ سَلَّمَ عَلَى الذِّمِّيِّ اِشَارَةً

جو آدمی ذمی کو اشارہ کے ساتھ سلام کرے اس کا بیان

1104 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ : اَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: اِنَّمَا سَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ عَلَى الدَّهَاقِيْنَ اِشَارَةً۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کافروں کو اشارے سے سلام کیا۔

1105 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ : مَرَّ يَهُوْدِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ اَصْحَابُهُ السَّلَامَ، فَقَالَ : قَالَ : اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ، فَاُخِذَ الْيَهُوْدِيُّ فَاعْتَرَفَ، قَالَ : رُدُّوْا عَلَيْهِ مَا قَالَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک یہودی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا: السام علیکم! تو آپ ﷺ کے صحابہ نے اس کے سلام کا جواب دیا' آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے کہا: السام علیکم! تو اس یہودی کو پکڑ لیا گیا تو اس نے (اپنا کہنے کا) اعتراف کر لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر وہی لوٹا دو جو اس نے کہا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6258' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2163' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5207' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3697' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2083' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 9838' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 932' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 25763

تشریح: ان مذکورہ احادیث کا مفاد یہ ہے کہ کفار کو سلام کرنے میں پہل نہ کرنی چاہیے اور اگر وہ سلام کریں بھی تو انہیں انہی کے الفاظ لوٹا دیے جائیں اگر واقعی سلام لے تو اسے اس کے سلام کا صحیح جواب نہ دے بلکہ یوں جواب دے کہ وہ سمجھ جائے کہ سلام کا جواب ہو گیا' کیونکہ کفار سلام کے حقیقی جواب کے حقدار نہیں' سلام اعزازِ مسلم ہے' اعزازِ کافر نہیں۔

516- بَابُ : كَيْفَ الرَّدُّ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ؟

ذمیوں کو سلام کا جواب دینے کی کیفیت کا بیان

1106 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الْيَهُودَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدُهُمْ، فَاِنَّمَا يَقُوْلُ: اَلسَّامُ عَلَيْكَ، فَقُولُوا : وَعَلَيْكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہود میں سے جب تم پر کوئی سلام کرے گا تو وہ کہے گا: السام علیک! تو تم کہنا: وعلیک!

صحيح البخاری رقم الحديث: 6928' صحيح مسلم رقم الحديث: 2164' سنن ابو داؤد رقم الحديث: 5206' أحاديث اسماعيل بن جعفر رقم الحديث: 27' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحديث: 9840' مسند الحميدی رقم الحديث: 671' مصنف ابن أبی شيبة رقم الحديث: 25762

تشریح: اہل ذمہ کو سلام کرنے میں پہل نہیں کرنی چاہیے کیونکہ سلام کی پہل مسلمان کا اعزاز ہے اور ذمی (کافر) اس اعزاز کا ہرگز مستحق نہیں ہے۔

1107 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ اَبِیْ ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : رُدُّوا السَّلَامَ عَلٰى مَنْ كَانَ يَهُودِيًّا، اَوْ نَصْرَانِيًّا، اَوْ مَجُوسِيًّا، ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (وَاِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوهَا).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ سلام کا جواب ہر [illegible] مجوسی کو دو اس وجہ سے کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور جب تم میں سے کوئی (تمہیں) سلام [illegible] سے اچھے طریقے سے (سلام) [illegible]

مصنف ابن أبی شيبة رقم الحديث: 25765' مسند أبی يعلی الموصلی رقم الحديث: 1530' الصمت [illegible] الحديث: 307' مداراة الناس لابن أبی الدنيا رقم الحديث: 105' المطالب العالية [illegible] الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع رقم الحديث: 933

517- بَابُ التَّسْلِيمِ عَلٰى مَجْلِسٍ [illegible] فِيهِ الْمُسْلِمُ وَالْمُشْرِكُ

1108 - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ [illegible] شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ [illegible] اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ [illegible]

وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلَيْهِ إِكَافٌ عَلٰى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ، يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولٍ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ، فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ وَعَبَدَةِ الْأَوْثَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

تھی اور حضرت اسامہ بن زید کو آپ ﷺ نے اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا' آپ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے' حتیٰ کہ آپ اس مجلس پر سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی ابن سلول تھا اور یہ (واقعہ) حضرت عبداللہ (ابی ابن سلول کے بیٹے) کے اسلام لانے سے پہلے کا ہے' تو مجلس میں مسلمان' مشرک اور مجوسی اکٹھے بیٹھے تھے تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6254' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1798' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 9784' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19463' مسند ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 168' مسند احمد رقم الحدیث: 21767' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 7460' مستخرج أبی عوانة رقم الحدیث: 6914

تشریح: اگر کوئی ایسی جماعت ہو جس میں مسلمان اور کفار دونوں موجود ہوں تو سنت یہ ہے کہ مسلمانوں کو سلام کرنے کی نیت کر کے سلام کرے۔

518- بَابُ : كَيْفَ يَكْتُبُ إِلٰى أَهْلِ الْكِتَابِ؟

اہل کتاب کو کس طرح خط لکھا جائے؟ اس کا بیان

1109 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَرْسَلَ إِلَيْهِ هِرَقْلُ مَلِكُ الرُّومِ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أُرْسِلَ بِهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ إِلٰى عَظِيمِ بُصْرٰى، فَدَفَعَهُ إِلٰى هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ، فَإِذَا فِيهِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ،

حضرت زہری سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی کہ حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ ان کی طرف روم کے بادشاہ ہرقل نے پیغام بھیجا' پھر رسول اللہ ﷺ کا مبارک خط منگوایا جو اس کی طرف حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ذریعے بصریٰ کے حاکم کی جانب بھیجا تھا تو اس نے اسے (خط) ہرقل کی طرف بھیجا تو اس نے اسے پڑھا تو اس میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے

يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَ (يَآ اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ) اِلٰى قَوْلِهٖ: (اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ)۔

روم کے بادشاہ ہرقل کی طرف سلام اس شخص پر جس نے ہدایت کی پیروی کی امابعد! بلاشبہ میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں اسلام قبول کر لے سلامت رہے گا' اللہ تعالیٰ تجھے دوگنا اجر عطا فرمائے گا' اگر تو نے منہ موڑا (دین حق سے) تو تجھ پر رعایا کا بھی گناہ ہوگا'' اور اے اہل کتاب! آؤ اس کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے'' اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: ''گواہ ہو جاؤ! بلاشبہ ہم مسلمان ہیں'' تک۔

صحيح البخاری رقم الحديث: 7196' صحيح مسلم رقم الحديث: 1773' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحديث: 9724' الأموال لابن زنجويه رقم الحديث: 99' السنن الكبرى للنسائی رقم الحديث: 10998' مسند أبی يعلی الموصلی رقم الحديث: 2617' الكنى والأسماء للدولابی رقم الحديث: 201

تشریح: اس روایت میں تعلیم دی گئی ہے کہ جب کوئی کافروں کو خط لکھے تو بجائے ان کو سلام لکھنے کے ''السلام علی من اتبع الهدیٰ'' لکھے' سنت یہی ہے۔

یہود بے بہبود مسلمانوں کے خیرخواہ نہیں' ہمیشہ ان کی بُرائی اور بربادی چاہتے ہیں' سو حکم دیا گیا کہ جیسے یہ اپنے گمان میں تمہیں سلام کے بجائے السام علیکم کہیں' تم انہیں علیکم یا علیك کہہ کر وہی کلمہ ان پر جواباً لوٹا دو' تاکہ ان کی اپنی ہی بددعا ان پر لوٹ آئے اور وہ خائب و خاسر ہوں۔

519- بَابُ اِذَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابِ: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ

جب اہل کتاب ''السام علیکم'' کہیں اس کا بیان

1110 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ: سَلَّمَ نَاسٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: وَعَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَغَضِبَتْ: اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: بَلٰى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُوْنَ [illegible]

حضرت ابن جریج کا بیان ہے کہ [illegible]

فِينَا. میں نے ان پر لوٹا بھی دیا ہے' ہماری بات ان کے خلاف مقبول ہے' ان کی بات ہمارے خلاف مقبول نہیں ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث:2166' مسند احمد رقم الحدیث:15106' شعب الایمان رقم الحدیث:8680

520- بَابُ يُضْطَرُّ اَهْلُ الْكِتَابِ فِي الطَّرِيقِ اِلٰى اَضْيَقِهَا

اہل کتاب کو تنگ راستے کی طرف مجبور کرنے کا بیان

1111 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا لَقِيتُمُ الْمُشْرِكِينَ فِي الطَّرِيقِ، فَلَا تَبْدَاُوهُمْ بِالسَّلَامِ، وَاضْطَرُّوهُمْ اِلٰى اَضْيَقِهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم کو مشرک لوگ راستے میں ملیں تو انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور انہیں تنگ راستے کی طرف (جانے پر) مجبور کر دو۔

صحیح مسلم رقم الحدیث:2167' سنن ابوداؤد رقم الحدیث:5205' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث:9837' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث:19457' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث:2546' مسند ابن الجعد رقم الحدیث:2672' مسند احمد رقم الحدیث:7567-7617

تشریح: شانِ اسلام ظاہر کرنے کے لیے مسلمانوں کو راستہ میں اس قدر ہجوم کر کے چلنا چاہیے کہ کفار راستے کے ایک طرف کنارے پر چلنے پر مجبور ہو جائیں' بشرطیکہ وہ راستہ کا کنارہ نہ ہو اور کانٹے دار جگہ نہ ہو' یا راستے میں غار نہ ہو کہ انہیں کانٹوں اور غار میں پھنسا دینا' انہیں ایذاء دینا ہے اور ذمی کافر کو ایذاء دینا ممنوع ہے۔ (مرقات' کتاب الآداب' باب السلام)

521- بَابُ: كَيْفَ يَدْعُو لِلذِّمِّيِّ؟

ذمی کو دعا دینے کے طریقہ کا بیان

1112 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ حَكِيمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ اَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيَّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّهُ مَرَّ بِرَجُلٍ هَيْئَتُهُ هَيْئَةُ مُسْلِمٍ، فَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ: وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: اِنَّهُ نَصْرَانِيٌّ، فَقَامَ عُقْبَةُ فَتَبِعَهُ حَتّٰى اَدْرَكَهُ فَقَالَ: اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَبَرَكَاتَهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، لٰكِنْ اَطَالَ اللّٰهُ حَيَاتَكَ، وَاَكْثَرَ مَالَكَ وَوَلَدَكَ.

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کی شکل و صورت مسلمان کی طرح تھی' اس نے سلام کیا تو انہوں نے اسے سلام کا جواب دیا: وعلیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! تو ان کے غلام نے کہا کہ یہ تو عیسائی ہے' تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اُٹھے اور اس کے پیچھے گئے حتیٰ کہ اسے پالیا' پس فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں مومنوں پر لیکن اللہ تعالیٰ تیری زندگی لمبی کرے اور تیرے مال اور

اولاد میں زیادتی فرمائے!

السنن الکبری للبیهقي رقم الحديث: 18724

1113 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَوْ قَالَ لِيْ فِرْعَوْنُ : بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ، قُلْتُ: وَفِيكَ، وَفِرْعَوْنُ قَدْ مَاتَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اگر فرعون مجھے کہتا: ''اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت دے'' تو میں کہتا: ''اور تجھ میں بھی'' حالانکہ فرعون مر چکا ہے۔

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحديث: 10609' الصمت لابن أبی الدنیا رقم الحديث: 309' مداراة الناس لابن أبی الدنیا رقم الحديث: 104

1114 - وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ دَيْلَمٍ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ : كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءَ اَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، فَكَانَ يَقُوْلُ: يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ یہود حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں چھینکیں مارتے' اس اُمید پر کہ آپ ﷺ ان کے لیے یرحمکم اللہ فرمائیں' تو آپ ﷺ فرماتے: اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت عطا فرمائے اور تمہارے حال کی درستگی فرمائے!

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 5038' مسند احمد رقم الحديث: 19586' مسند الرویانی رقم الحديث: 443' السنن الکبری للنسائی رقم الحديث: 9990' شرح مشکل الآثار رقم الحديث: 4014' الدعاء للطبرانی رقم الحديث: 1986' عمل الیوم واللیلة لابن السنی رقم الحديث: 262' المستدرك علی الصحیحین للحاکم رقم الحديث: 7699

522- بَابُ اِذَا سَلَّمَ عَلَى النَّصْرَانِيِّ وَلَمْ يَعْرِفْهُ

جب کوئی ناواقفیت کی بناء پر عیسائی کو سلام کرے اس کا بیان

1115 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِنَصْرَانِيٍّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَاُخْبِرَ اَنَّهُ نَصْرَانِيٌّ، فَلَمَّا عَلِمَ رَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ: رُدَّ عَلَيَّ سَلَامِي.

حضرت عبدالرحمن سے روایت ہے ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ... [illegible]

جامع معمر بن راشد رقم الحديث: 19458' [illegible]

تشریح: "میرا سلام مجھے واپس کرو" اس کا مطلب ہے کہ اگر کسی نے لاعلمی میں کسی نصرانی یا غیر مذہب کو سلام کیا تو وہ اس نصرانی یا غیر مذہب کو کہے کہ میرا جواب مجھے واپس کر۔ اس سے مقصد اس پر اور اگر وہ کسی مجلس محفل میں ہے تو حاضرین مجلس پر یہ واضح کرنا ہوگا کہ کوئی غیر مسلم سلام کیے جانے یا جوابِ سلام کا اہل نہیں' سلام اور جوابِ سلام کا اہل صرف اور صرف مسلمان ہی ہے۔

523- بَابُ إِذَا قَالَ : فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

جب کوئی کہے: فلاں تجھے سلام کہتا ہے' اس کا بیان

1116 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ : سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ : حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا : جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، فَقَالَتْ : وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: جبریل تجھے سلام کہتے ہیں' تو انہوں (حضرت عائشہ) نے فرمایا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ!

صحيح البخاری رقم الحديث: 463-2813' صحيح مسلم رقم الحديث: 1769-2447' سنن ابو داؤد رقم الحديث: 3101-5232' سنن النسائی رقم الحديث: 710-3952' سنن ابن ماجه رقم الحديث: 3696' جامع معمر بن راشد رقم الحديث: 20917' مسند الحميدی رقم الحديث: 279

تشریح: معلوم ہوا کہ سلام کہلا بھیجنا بھی سنت ہے' اس دور میں جو لوگ حجاج کے ذریعے آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں سلام کہلواتے ہیں' یہ حدیث مبارکہ اس کا ثبوت ہے۔

524- بَابُ جَوَابِ الْكِتَابِ

خط کا جواب دینے کا بیان

1117 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : إِنِّي لَأَرَى لِجَوَابِ الْكِتَابِ حَقًّا كَرَدِّ السَّلَامِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ بلاشبہ میں خط کے جواب کے حق کو بھی سلام کے جواب کی طرح دیکھتا ہوں۔

مسند ابن الجعد رقم الحديث: 2399' الأدب لابن أبي شيبة رقم الحديث: 140' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 26569' مسند الشهاب القضاعي رقم الحديث: 1010' شعب الايمان رقم الحديث: 8676

525- بَابُ الْكِتَابَةِ إِلَى

عورتوں کی طرف خط لکھنا اور ان کو

النِّسَآءِ وَجَوَابِهِنَّ

(خط کا) جواب دینے کا بیان

1118 - حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ : حَدَّثَنِیْ مُوْسَی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ قَالَتْ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ، وَاَنَا فِیْ حِجْرِهَا، وَكَانَ النَّاسُ يَاْتُوْنَهَا مِنْ كُلِّ مِصْرٍ، فَكَانَ الشُّيُوْخُ يَنْتَابُوْنِیْ لِمَكَانِیْ مِنْهَا، وَكَانَ الشَّبَابُ يَتَاخَّوْنِیْ فَيُهْدُوْنَ اِلَیَّ، وَيَكْتُبُوْنَ اِلَیَّ مِنَ الْاَمْصَارِ، فَاَقُوْلُ لِعَائِشَةَ: يَا خَالَةُ، هٰذَا كِتَابُ فُلَانٍ وَّهَدِيَّتُهُ، فَتَقُوْلُ لِیْ عَائِشَةُ: اَیْ بُنَيَّةُ، فَاَجِيْبِيْهِ وَاَثِيْبِيْهِ، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَكِ ثَوَابٌ اَعْطَيْتُكِ، فَقَالَتْ : فَتُعْطِيْنِیْ۔

حضرت عائشہ بنت طلحہ کا بیان ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی اور میں ان کے زیر پرورش تھی اور لوگ ہر شہر سے ان کے پاس آتے تھے اور بزرگ لوگ مجھے ان (حضرت عائشہ) کے گھر رہنے کی وجہ سے بیٹی کہتے اور نوجوان مجھے بہن کہتے اور میری طرف عطیات بھیجتے اور میری طرف شہروں سے خط لکھتے تو میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے خالہ جان! یہ فلاں آدمی کا خط ہے اور ہدیہ ہے، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ سے فرماتیں: اے میری بیٹی! ان کو (ان کے خطوط کا) جواب دو اور اس کا بدلہ دو، اگر تیرے پاس بدلہ دینے کو کچھ نہ ہو تو میں تجھے دوں گی۔ فرماتی ہیں کہ پس آپ مجھے عطا فرماتیں!

تشریح: اگر کسی عورت کو خط لکھنے سے دینی و دنیا کی مصلحت حاصل ہوتی ہو تو عورت کو خط لکھنا جائز ہے، بالخصوص جبکہ کوئی علمی مسئلہ دریافت کرتا ہو۔

526- بَابُ : كَيْفَ يُكْتَبُ صَدْرُ الْكِتَابِ؟

خط کے شروع میں کیسے لکھا جائے؟ اس کا بیان

1119 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ : حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰی عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، لِعَبْدِ الْمَلِكِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ : سَلَامٌ عَلَيْكَ، فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، وَاُقِرُّ لَكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلٰی سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ۔

حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما [illegible] مروان کی طرف ان کی [illegible] اس کی طرف لکھا [illegible] عبدالملک [illegible] سلام [illegible]

کے رسول کی سنت کے مطابق جتنی مجھ میں استطاعت ہو گی۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 7203-7205' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 9823' مسند الرویانی رقم الحدیث: 1413' السنن الکبری للبیھقی رقم الحدیث: 16564

527- بَابُ اَمَّا بَعْدُ
امابعد کہنے کا بیان

1120 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ : اَرْسَلَنِي اَبِي اِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَرَاَيْتُهُ يَكْتُبُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، اَمَّا بَعْدُ.

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا' میں نے ان کو دیکھا کہ وہ خط لکھ رہے تھے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! امابعد!

جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20913' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 25851' السنن الکبری للبیھقی رقم الحدیث: 20426

1121 - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ : رَاَيْتُ رَسَائِلَ مِنْ رَسَائِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلَّمَا انْقَضَتْ قِصَّةٌ قَالَ : اَمَّا بَعْدُ.

حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے خطوط میں کچھ خطوط دیکھے' جب آپ ﷺ کوئی واقعہ ختم کرتے تو فرماتے: امابعد!

مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 25848

تشریح: خطوط میں بعد از حمد وصلوٰۃ اسلوبِ تحریر یہی ہے کہ اپنے مقصد تحریر سے پہلے امابعد! لکھا جائے' اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بعد از حمد وصلوٰۃ وسلام مسنون میں یہ کہتا ہوں۔

528- بَابُ صَدْرِ الرَّسَائِلِ : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
خطوط کی ابتداء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کرنے کا بیان

1122 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ كُبَرَاءِ آلِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَتَبَ بِهٰذِهِ الرِّسَالَةِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، لِعَبْدِ اللّٰهِ مُعَاوِيَةَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، سَلَامٌ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی آل کے بڑے لوگوں سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس خط میں لکھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! اللہ کے بندے امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف زید بن ثابت کی طرف سے' امیر المؤمنین آپ

عَلَيْكَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ، اَمَّا بَعْدُ.

پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت، میں آپ کی طرف اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں وہ جس کی ذات کے سوا کوئی معبود نہیں، امابعد!

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث:4860

1123 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْجُرَيْرِیُّ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ الْحَسَنَ عَنْ قِرَائَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ؟ قَالَ: تِلْكَ صُدُوْرُ الرَّسَائِلِ.

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ خطوط کے شروع کے کلمات ہیں (یعنی یہ کلمہ خط شروع کرنے سے پہلے لکھا جاتا ہے)۔

حدیث محمد بن عبد اللہ الأنصاری رقم الحدیث:87

529- بَابُ: بِمَنْ يَبْدَاُ فِی الْكِتَابِ؟

خط میں کس کے نام سے ابتداء کی جائے؟ اس کا بیان

1124 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ لِابْنِ عُمَرَ حَاجَةٌ اِلٰى مُعَاوِيَةَ، فَاَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَيْهِ، فَقَالُوْا: اِبْدَاْ بِهٖ، فَلَمْ يَزَالُوْا بِهٖ حَتّٰى كَتَبَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اِلٰى مُعَاوِيَةَ.

حضرت نافع سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کوئی حاجت تھی تو انہوں (حضرت ابن عمر) نے ان (حضرت معاویہ) کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے کہا: آپ انہی (کے نام) سے (خط کی) ابتداء کریں پس لوگ مسلسل کہتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے لکھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! معاویہ کی طرف سے [illegible]

جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20913' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 25889' السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث:20426

1125 - وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كَتَبْتُ لِابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: اُكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَمَّا بَعْدُ: اِلٰى فُلَانٍ.

حضرت انس بن سیرین [illegible]

انظر ما قبله۔

1126 - وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عُمَرَ : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، لِفُلَانٍ، فَنَهَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ : قُلْ : بِسْمِ اللّٰهِ، هُوَ لَهُ۔

حضرت انس بن سیرین سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے لکھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! فلاں آدمی کے لیے' تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے منع کیا اور فرمایا: کہو! بسم اللہ! یہ اسی کے لیے ہے (یعنی کہ بسم اللہ لکھنے کے بعد خط میں آدمی کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں جس کے پاس خط پہنچے گا اسی کے نام ہوگا اور اسے ہی ملے گا)۔

تشریح: آقا کریم ﷺ کی سنت یہ ہے کہ خط لکھتے وقت پہلے اپنا نام پھر مکتوب الیہ کا نام لکھا جائے۔
خط لکھنے کا طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ خط لکھنے والا پہلے اپنا نام لکھے' پھر جسے خط لکھنا ہو اس کا نام' پھر کچھ القاب وغیرہ' پھر سلام اور پھر اپنے مقصد کی تحریر۔ (مراۃ المناجیح' مطبوعہ قادری پبلشرز' لاہور)

1127 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ كُبَرَاءِ اٰلِ زَيْدٍ، اَنَّ زَيْدًا كَتَبَ بِهٰذِهِ الرِّسَالَةِ : لِعَبْدِ اللّٰهِ مُعَاوِيَةَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ : سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَاِنِّي اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، اَمَّا بَعْدُ۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کی آل کے بڑے لوگوں سے روایت ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یوں خط لکھا: اللہ کے بندے امیر المؤمنین حضرت معاویہ کے لیے زید بن ثابت کی طرف سے' امیر المؤمنین آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں' بلاشبہ میں آپ کی طرف اس اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں ہے' اما بعد!

المعجم الكبير للطبراني رقم الحديث: 4860

1128 - حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَكَتَبَ اِلَيْهِ صَاحِبُهُ : مِنْ فُلَانٍ اِلٰى فُلَانٍ۔

حضرت عمر اپنے والد سے' وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا' اور حدیث ذکر کی' اس کے ساتھی نے اس کی طرف لکھا: فلاں کی جانب سے فلاں آدمی کی طرف۔

صحيح البخاري رقم الحديث: 2063-2291' السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث: 5800' مكارم الأخلاق للخرائطي رقم الحديث: 177' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 6487' الدعاء للطبراني رقم الحديث: 825' التوحيد لابن منده رقم

الحدیث:315' الأسماء والصفات للبیهقي رقم الحدیث:74

530- بَابُ : كَيْفَ اَصْبَحْتَ؟

اس بات کا بیان کہ تو نے کیسے صبح کی؟

1129 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ اَكْحُلُ سَعْدٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَثَقُلَ، حَوَّلُوْهُ عِنْدَ امْرَاَةٍ يُقَالُ لَهَا : رُفَيْدَةُ، وَكَانَتْ تُدَاوِى الْجَرْحٰى، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ بِهٖ يَقُوْلُ : كَيْفَ اَمْسَيْتَ؟، وَاِذَا اَصْبَحَ : كَيْفَ اَصْبَحْتَ؟ فَيُخْبِرُهُ.

حضرت محمود بن لبید سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بازو کی خندق کے دن ایک رگ زخمی ہوگئی تو وہ بیمار ہو گئے تو لوگوں نے ان کو ایک عورت کی طرف پہنچا دیا جس کو رفیدہ کہا جاتا تھا اور وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھی تو حضور نبی کریم ﷺ جب ان (حضرت سعد) کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: تم نے شام کیسے کی؟ اور جب صبح ہوتی (تو فرماتے:) تم نے کیسے صبح کی؟ تو وہ آپ ﷺ کو (اپنی) خبر دیتے۔

1130 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ : اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ : وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ تِيبَ عَلَيْهِمْ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا اَبَا الْحَسَنِ، كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا، قَالَ : فَاَخَذَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِيَدِهٖ، فَقَالَ: اَرَاَيْتَكَ؟ فَاَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا، وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفّٰى فِيْ مَرَضِهٖ هٰذَا، اِنِّيْ اَعْرِفُ وُجُوْهَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ، فَاذْهَبْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ [illegible] وَسَلَّمَ فَلْنَسْاَلْهُ: فِيْمَنْ هٰذَا الْاَمْرُ؟ فَاِنْ كَانَ فِيْنَا عَلِمْنَا [illegible]

حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین لوگوں میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نکلے آپ کی اس بیماری میں جس میں آپ کا وصال ہوا تو لوگوں نے کہا: اے ابوالحسن! رسول اللہ ﷺ نے صبح کس حال میں کی؟ تو انہوں نے کہا: الحمد للہ [illegible]
تندرستی کی حالت میں [illegible]
حضرت عباس بن عبدالمطلب [illegible]

ذٰلِكَ، وَاِنْ كَانَ فِيْ غَيْرِنَا كَلَّمْنَاهُ فَاَوْصٰى بِنَا، فَقَالَ عَلِيٌّ : اِنَّا وَاللّٰهِ اِنْ سَاَلْنَاهُ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِيْنَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ اَبَدًا، وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَسْاَلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَدًا۔

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تاکہ ہم آپ سے سوال کریں اس معاملہ (خلافت) کے بارے میں۔ اگر یہ ہم میں ہو تو ہم اسے جان لیں اور اگر یہ ہمارے علاوہ میں ہے تو ہم آپ سے اس بارے میں بات کریں اور آپ ہمیں وصیت فرما جائیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم آپ سے سوال کریں گے اگر آپ نے ہمیں (خلافت کے معاملہ سے) روک دیا تو لوگ ہمیں آپ ﷺ کے بعد کبھی بھی نہیں دیں گے اور اللہ کی قسم! بلاشبہ میں رسول اللہ ﷺ سے اس (امر خلافت) کے متعلق سوال نہیں کروں گا۔

شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم الحديث:2442' دلائل النبوة للبيهقي جلد7صفحه224

تشریح: اہل عرب کا یہ طریقہ تھا کہ وہ کسی بیمار سے جب اس کا حال احوال دریافت کرتے تو پوچھتے: ''کیف اصبحت'' تو نے کیسے صبح کی؟ یعنی تیری رات کیسی گزری' اب صحت ہے کہ نہیں' کیسا اپنے آپ کو محسوس کرتے ہو وغیرہ۔

531- بَابُ مَنْ كَتَبَ آخِرَ الْكِتَابِ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكَتَبَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ لِعَشْرٍ بَقِيْنَ مِنَ الشَّهْرِ

جو شخص خط کے آخر میں لکھے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اور فلاں بن فلاں نے اس کو مہینے کی بیس تاریخ کو لکھا

1131 - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ : حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، اَنَّهُ اَخَذَ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ مِنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَمِنْ كُبَرَآءِ اٰلِ زَيْدٍ : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، لِعَبْدِ اللّٰهِ مُعَاوِيَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ : سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّكَ تَسْاَلُنِيْ عَنْ مِيْرَاثِ الْجَدِّ وَالْاِخْوَةِ، فَذَكَرَ الرِّسَالَةَ، وَنَسْاَلُ اللّٰهَ الْهُدٰى وَالْحِفْظَ وَالتَّثَبُّتَ فِيْ اَمْرِنَا كُلِّهِ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ

حضرت ابن ابوالزناد کا بیان ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ خط آل حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بزرگوں سے لیا (جس میں یہ لکھا تھا:) اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے! اللہ کے بندے امیر المؤمنین کی طرف زید بن ثابت کی طرف سے' امیر المؤمنین آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں ہوں' بلاشبہ میں آپ کے لیے اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے' امابعد! تحقیق آپ

نَضِلَّ، اَوْ نَجْهَلَ، اَوْ نُكَلَّفَ مَا لَيْسَ لَنَا بِهٖ عِلْمٌ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ ۔ وَكَتَبَ وُهَيْبٌ : يَوْمَ الْخَمِيسِ لِثِنْتَيْ عَشْرَةَ بَقِيَتْ مِنْ رَمَضَانَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَاَرْبَعِينَ۔

نے مجھ سے دادا اور بھائیوں کی وراثت کے متعلق سوال کیا' پھر انہوں (میرے والد) نے خط کاٹ کر کیا اور ہم اللہ تعالیٰ سے ہدایت کا اور حفاظت کا اور اپنے ہر معاملے میں ثابت قدمی کا سوال کرتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہتے ہیں کہ ہم گمراہ ہوں یا ہم بھول جائیں یا ہمیں اس بات کا مکلف کیا جائے جس کا ہمیں علم نہ ہو امیر المؤمنین آپ پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں اور مغفرت (نازل) ہو۔ وہیب نے لکھا: جمعرات کے دن رمضان کی بارہ تاریخ کو سن بیالیس ہجری میں۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2867' مسند ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 122' مسند احمد رقم الحدیث: 21658' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 12028' الأحاد والمثانی لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 2057' السنة لابن أبی عاصم رقم الحدیث 868' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 5203' معجم ابن الأعرابی رقم الحدیث: 35

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کی خط کے ذریعے بھی کسی کا حال احوال معلوم کیا جا سکتا ہے اس کی خیریت دریافت کی جا سکتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آقا کریم ﷺ کے پردہ کر جانے کے معاملات پر گفتگو کے لیے کہا تو اس پر حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ اگر آقا نے ہمیں منع فرما دیا تو پھر ہم لوگوں کو کوئی چیز بھی بعد میں نہیں ملے گی۔ اس سے خلافت بعد از آقا کریم ﷺ کی طرف اشارہ ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ مزاج شناس رسول کریم ﷺ تھے کہ آپ نے اس سے قبل بھی امیر حج اور امامت کا حق لوگوں کو نماز پڑھانے کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیا اور یقین یہی ہے کہ حق خلافت بھی انہی کو بعد از وصال مبارک نصیب ہوگا لہٰذا اس سلسلہ میں بات نہ کی جائے۔

534- بَابٌ : كَيْفَ اَنْتَ؟

تو کیسا ہے؟ (پوچھنے) کا بیان

1132 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ سَاَلَ عُمَرُ الرَّجُلَ : كَيْفَ اَنْتَ؟ فَقَالَ : اَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَيْكَ، فَقَالَ عُمَرُ : هٰذَا الَّذِي اَرَدْتُ مِنْكَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ [illegible]

فرمایا: یہی تو میں تجھ سے چاہتا ہوں۔

الزهد والرقائق لابن المبارك والزهد رقم الحديث: 205' شعب الايمان رقم الحديث: 4136' الشكر لابن أبى الدنيا رقم الحديث: 93

تشریح: احوالِ صحت و خیریت کے دریافت کرنے سے پہلے سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا سنت ہے اور جواب دینے میں مسلمان کے لیے یہی تعلیم ہے کہ ہر حال میں زبان پر حمد و شکر رب باری تعالیٰ رہے کہ دین و دنیا کی عافیت اسی میں ہے۔

533- بَابُ : كَيْفَ يُجِيبُ اِذَا قِيْلَ لَهُ: كَيْفَ اَصْبَحْتَ؟

جب کہا جائے کہ تو نے کیسے صبح کی؟ تو کیسے جواب دیا جائے؟ اس کا بیان

1133 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَلَمَةَ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ اَصْبَحْتَ؟ قَالَ : بِخَيْرٍ مِّنْ قَوْمٍ لَّمْ يَشْهَدُوا جَنَازَةً، وَلَمْ يَعُوْدُوْا مَرِيْضًا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی گئی: (یارسول اللہ!) آپ نے صبح کس حال میں کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس قوم سے زیادہ بہتر حالت میں جو نہ جنازے میں شریک ہوئی اور نہ جس نے مریض کی تیمارداری کی۔

تشریح: اس حدیث میں یہ تعلیم ہے کہ ہر وقت حالت صحت ہو یا بیماری' اعمالِ خیر کی طرف دھیان اور ان کی انجام دہی کی تمنا و آرزو رکھنی چاہیے۔

1134 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ مُهَاجِرٍ هُوَ الصَّائِغُ، قَالَ : كُنْتُ اَجْلِسُ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمٍ مِّنَ الْحَضْرَمِيِّيْنَ، فَكَانَ اِذَا قِيْلَ لَهُ: كَيْفَ اَصْبَحْتَ؟ قَالَ: لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ۔

حضرت مہاجر سے روایت ہے' جو سنار تھے' کہتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب کرام میں سے ایک بھاری بھرکم جسم والے صحابی کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو حضرمی حضرات میں سے تھے' جب ان سے کہا جاتا کہ آپ نے کس حال میں صبح کی؟ تو کہتے (ہم نے اس حال میں صبح کی) کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔

1135 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ : حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَارُوْدِ الْهُذَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ : قَالَ لِيْ اَبُو الطُّفَيْلِ : كَمْ اَتٰى عَلَيْكَ؟ قُلْتُ: اَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ، قَالَ : اَفَلَا اُحَدِّثُكَ

حضرت سیف بن وہب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوالطفیل نے پوچھا: تم کتنے سال کے ہو؟ میں نے کہا: میں تینتیس سال کا' انہوں نے کہا: کیا میں تجھ سے وہ حدیث بیان نہ کروں جو میں نے حضرت حذیفہ

بِـحَـدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ : إِنَّ رَجُلًا مِنْ مُحَارِبِ خَصَفَةَ، يُقَالُ لَهُ: عَمْرُو بْنُ صُلَيْعٍ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، وَكَانَ بِسِنِّي يَوْمَئِذٍ وَأَنَا بِسِنِّكَ الْيَوْمَ، أَتَيْنَا حُذَيْفَةَ فِي مَسْجِدٍ، فَقَعَدْتُ فِي آخِرِ الْقَوْمِ، فَانْطَلَقَ عَمْرٌو حَتَّى قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ : كَيْفَ أَصْبَحْتَ، أَوْ كَيْفَ أَمْسَيْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ : أَحْمَدُ اللّٰهَ، قَالَ : مَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَأْتِينَا عَنْكَ؟ قَالَ : وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي يَا عَمْرُو؟ قَالَ : أَحَادِيثُ لَمْ أَسْمَعْهَا، قَالَ : إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ أُحَدِّثُكُمْ بِكُلِّ مَا سَمِعْتُ مَا انْتَظَرْتُمْ بِي جُنْحَ هٰذَا اللَّيْلِ، وَلٰكِنْ يَا عَمْرُو بْنَ صُلَيْعٍ، إِذَا رَأَيْتَ قَيْسًا تَوَالَتْ بِالشَّامِ فَالْحَذَرَ الْحَذَرَ، فَوَاللّٰهِ لَا تَدَعُ قَيْسٌ عَبْدًا لِلّٰهِ مُؤْمِنًا إِلَّا أَخَافَتْهُ أَوْ قَتَلَتْهُ، وَاللّٰهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِمْ زَمَانٌ لَا يَمْنَعُونَ فِيهِ ذَنَبَ تَلْعَةٍ، قَالَ : مَا يَنْصِبُكَ عَلٰى قَوْمِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ؟ قَالَ : ذَاكَ إِلَيَّ، ثُمَّ قَعَدَ۔

بن یمان رضی اللہ عنہ سے سنی! محارب خصفہ کا ایک شخص تھا جس کو عمرو بن صلیع کہا جاتا تھا اور انہیں شرف صحابیت حاصل تھا' ان کی عمر اس دن اتنی ہی تھی جتنی کہ آج کے دن میری ہے' ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد میں آئے' میں لوگوں کے آخر میں بیٹھ گیا' حضرت عمرو ان کے پاس آئے حتیٰ کہ ان کے سامنے آ کھڑے ہوئے' انہوں نے کہا (حضرت حذیفہ سے): اے عبداللہ! تم نے کس حال میں صبح کی؟ یا کس حال میں شام کی؟ تو انہوں (حضرت حذیفہ) نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں' انہوں (حضرت عمرو) نے کہا: یہ کون سی احادیث ہیں جو آپ کی طرف سے ہم تک پہنچی ہیں؟ تو (حضرت حذیفہ نے) کہا: اے عمرو! میری طرف سے آپ تک کیا پہنچا ہے؟ (حضرت عمر نے) کہا: وہ احادیث (پہنچی ہیں) جو میں نے نہیں سنیں' تو (حضرت حذیفہ نے) کہا: اللہ کی قسم! بے شک اگر میں تمہیں وہ تمام حدیثیں بیان کروں جو میں نے سنی ہیں تو تم اس رات کے چھانے تک میرا انتظار نہ کرو' لیکن اے عمرو بن صلیع! جب تو (قبیلہ) قیس کو دیکھے کہ انہوں نے ملک شام پر غلبہ کر لیا تو ان سے بچ بچاؤ کرتے رہنا' اللہ کی قسم! (قبیلہ) قیس والے اللہ تعالیٰ کے کسی [illegible] نہ چھوڑیں گے مگر یہ کہ اسے [illegible] اللہ کی قسم ان پر [illegible]

[illegible]

جامع معمر بن راشد رقم الحديث: 19889' مسند ابوداؤد الطيالسي رقم الحديث: 421' الفتن لنعيم بن حماد رقم الحديث: 1169' مصنف ابن ابي شيبة رقم الحديث: 32486' مسند احمد رقم الحديث: 23349' شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 989' المعجم الأوسط رقم الحديث: 1154' مسند الشاميين للطبراني رقم الحديث: 1952

534- بَابُ خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا

اس کا بیان کہ بہترین مجلس وہ ہے جو کشادہ ہو

1136 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِيْ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: أُوذِنَ أَبُوْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ بِجِنَازَةٍ، قَالَ: فَكَأَنَّهُ تَخَلَّفَ حَتّٰى أَخَذَ الْقَوْمُ مَجَالِسَهُمْ، ثُمَّ جَآءَ مَعَهُ، فَلَمَّا رَاٰهُ الْقَوْمُ تَسَرَّعُوْا عَنْهُ، وَقَامَ بَعْضُهُمْ عَنْهُ لِيَجْلِسَ فِيْ مَجْلِسِهٖ، فَقَالَ: لَا، إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا، ثُمَّ تَنَحّٰى فَجَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ وَّاسِعٍ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو ایک جنازے کے بارے اطلاع دی گئی گویا کہ وہ پیچھے رہ گئے حتیٰ کہ لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے' پھر اس کے ساتھ آئے جب انہیں لوگوں نے دیکھا تو جلدی سے ان کے لیے ہٹ گئے اور بعض لوگ ان کے لیے کھڑے ہو گئے تا کہ وہ اس کی جگہ پر بیٹھ جائیں تو انہوں (یعنی حضرت ابوسعید) نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: مجلسوں میں بہترین مجلس وہ ہے جو کشادہ ہو' پھر ایک طرف ہٹ کر مجلس میں کھلی جگہ بیٹھ گئے۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 4820' مسند احمد رقم الحديث: 11137' مسند الشهاب القضاعي رقم الحديث: 1222' المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحديث: 7705' الآداب للبيهقي رقم الحديث: 250' شعب الايمان رقم الحديث: 7891

تشریح: "خیر المجالس اوسعها" یعنی مجلس ایسی جگہ پر ہو جو فراخ اور وسیع ہو اور اس میں تنگی نہ ہو اور نہ ہی لوگوں کے لیے تکلیف واذیت کا باعث بنے۔

535- بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

قبلہ کی طرف منہ کرنے کا بیان

1137 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ مُنْقِذٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ جُلُوْسِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ، فَقَرَأَ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ

حضرت سفیان بن منقذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اکثر قبلہ رخ بیٹھا کرتے تھے' پس حضرت یزید بن عبداللہ بن قسیط نے سورج نکلنے کے بعد سجدہ والی

سَجْدَةً بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَسَجَدَ وَسَجَدُوْا اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَلَّ عَبْدُ اللّٰهِ حَبْوَتَهُ ثُمَّ سَجَدَ وَقَالَ: اَلَمْ تَرَ سَجْدَةَ اَصْحَابِكَ؟ اِنَّهُمْ سَجَدُوْا فِيْ غَيْرِ حِيْنِ صَلَاةٍ۔

آیت تلاوت کی اور سجدہ کیا تو لوگوں نے بھی سجدہ کیا سوائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے جب سورج طلوع ہو گیا تو حضرت عبداللہ نے اپنا کمر بند کھولا پھر سجدہ کیا اور فرمایا: کیا تم نے اپنے اصحاب کے سجدہ کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے نماز کے وقت کے بغیر سجدہ کیا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 1075' صحیح مسلم رقم الحدیث: 575' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1411' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 5911' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 4188' مسند احمد رقم الحدیث: 4669' صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: 556-557-558

تشریح: سورج کے نکلتے ہی سجدہ نہ کرنا چاہیے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عمل ثابت ہوا کہ یہ وقت زوال ہے۔ اسی بناء پر تنبیہ فرمائی کہ یہ وقت سجدہ کرنے کا نہ تھا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ آیت سجدہ جیسے پڑھنے والے پر سجدہ کو لازم کرتی ہے اسی طرح سامع پر آیت سجدہ سننے پر سجدہ لازم کرتی ہے۔

اس حدیث میں ''حبوہ'' کا ذکر آیا' اس سے مراد اس طرح بیٹھنا ہے جس میں دو گھٹنے کھڑے رہیں اور سرین زمین پر رہے اور گھٹنوں کا حلقہ بنا کر پیچھے سے چادر کو لا کر گھٹنوں پر سامنے باندھ دیا جائے۔ یہ اکثر صحابہ اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے' اور قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھنے کی فضیلت معلوم ہوئی۔

536- بَابُ اِذَا قَامَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مَجْلِسِهٖ

جب کوئی آدمی اُٹھ جائے پھر اپنی جگہ واپس آئے مجلس کا مالک [illegible]

1138 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ [illegible]

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2179' [illegible] بن راشد رقم الحدیث: 19792' [illegible] زنجویہ رقم الحدیث: 361' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2696 [illegible]

تشریح: "فھو احق بہ" محدثین کرام نے ان الفاظ کی وضاحت میں لکھا ہے کہ یہ حکم اس صورت کے ساتھ خاص ہے' جب کوئی شخص اپنی جگہ واپس لوٹ کر آنے کی غرض سے مجلس سے اُٹھے' مثلاً رفع حاجت' پانی پینے یا ناک صاف کرنے وغیرہ کے لیے۔ تو ایسی صورت میں جب وہ واپس آئے تو اپنی سابقہ جگہ بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے' اور اگر اس آدمی کو وہاں ہی بیٹھنا مناسب ہے اور دوسرا آدمی آ کے وہاں بیٹھ گیا تو اسے اُٹھا بھی سکتا ہے اور اگر اُٹھ کر کسی دور مقام یا کام کے لیے گیا تو پھر اس کا حقدار نہیں رہے گا۔

537- بَابُ الْجُلُوْسِ عَلَى الطَّرِيْقِ

راستے میں بیٹھنے کا بیان

1139 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ صِبْيَانٌ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، وَاَرْسَلَنِيْ فِيْ حَاجَةٍ، وَجَلَسَ فِي الطَّرِيْقِ يَنْتَظِرُنِيْ حَتّٰى رَجَعْتُ اِلَيْهِ، قَالَ: فَاَبْطَاْتُ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ، فَقَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ فَقُلْتُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ، قَالَتْ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: اِنَّهَا سِرٌّ، قَالَتْ: فَاحْفَظْ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں آئے اور ہم بچے تھے' آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا اور آپ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا اور آپ ﷺ راستے میں میرے انتظار میں بیٹھ گئے' حتیٰ کہ میں آپ کے پاس واپس آیا' (حضرت انس) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس جانے میں دیر لگا دی (جب میں آیا) تو انہوں (حضرت اُم سلیم) نے کہا: کس چیز نے تجھے روکے رکھا؟ میں نے کہا: مجھے حضور نبی کریم ﷺ نے ایک کام کے لیے بھیجا تھا' آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ کیا کام تھا؟ میں نے کہا: یہ ایک راز ہے' تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے راز کی حفاظت کرنا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6247' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2168' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5202' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2144' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 1725' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 25530' مسند احمد رقم الحدیث: 12060' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2678

تشریح: اس حدیث مبارکہ سے درج ذیل مسائل ثابت ہوئے:

☆ بچوں کو سلام کرنا (چاہے بطور تعلیم وتربیت ہو یا اظہار شفقت کے لیے)۔

☆ کسی بھی دینی و دنیوی مصلحت اور ضرورت کی خاطر راستے میں بیٹھنا جائز ہے۔

☆ چھوٹے بچوں کو کام کاج کا عادی بنانے کے لیے انہیں کام کے لیے بھیجنا اور اس کام کی چھان پھٹک کرنا کہ کتنی دیر میں کیا' کیسے کیا اور جلدی یا دیر سے کوئی آئے گئے وغیرہ۔

☆ بچوں کو کوئی راز بتانا بھی جائز ہے اور انہیں راز کو راز رکھنے کی تعلیم دینا اور تلقین کرنے کا ثبوت ہے۔

538- بَابُ التَّوَسُّعِ فِي الْمَجْلِسِ — مجلس میں وسعت پیدا کرنے کا بیان

1140 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُقِيمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ، وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہرگز کوئی کسی کو اس کی جگہ سے نہ اُٹھائے کہ پھر اس کی جگہ خود بیٹھے لیکن تم کشادگی اور وسعت پیدا کرو (اپنی مجلسوں میں)۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 911' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2183' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4828' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3776' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19806' احادیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: 10' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1939-2062

تشریح: ''لا یقیمن'' یہ حکم عام ہے کسی کو بھی اس کی جگہ سے اُٹھا کر خود بیٹھ جانا ممنوع ہے' اگر کوئی شخص ناجائز طور پر وہاں بیٹھا تھا تو اسے اُٹھا دینا بھی جائز ہے۔

''ولکن تفسحوا وتوسعوا'' یعنی اگر لوگ تعداد میں کم ہوں اور بہت زیادہ جگہ گھیرے بیٹھے ہوں تو خطاب عام ہے کہہ دینا کہ ذرا گنجائش پیدا کرو اور مل کر بیٹھو تاکہ کسی اور کو بھی بیٹھنے کے لیے جگہ مل جائے۔

539- بَابُ يَجْلِسُ الرَّجُلُ حَيْثُ انْتَهٰى — آدمی کا جہاں پہنچے وہیں بیٹھنے کا بیان

1141 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ انْتَهٰى۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم جب حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں آتے تو ہم میں جو جہاں پہنچا وہیں بیٹھ جاتا [illegible]

صحیح مسلم رقم الحدیث: 458' صحیح مسلم رقم الحدیث: 670' سنن ابو داؤد رقم الحدیث [illegible] رقم الحدیث: 1357' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 808' [illegible] مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2068' الادب لابن ابی شیبہ رقم الحدیث: 155 [illegible]

تشریح: ''حیث انتہی'' جہاں جگہ پاتا بیٹھ جاتا یعنی مجلس [illegible] بڑائی کو نہ اختیار کرتا کیونکہ یہ علامت تکبر میں سے ہے [illegible]

540- بَابُ لَا يُفَرِّقُ [illegible]

بَيْنَ اِثْنَيْنِ

جدائی نہ ڈالنے کا بیان

1142 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُرَاتُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ، اِلَّا بِاِذْنِهِمَا.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی کے لیے یہ بات جائز نہیں کہ وہ دونوں آدمیوں کے درمیان جدائی ڈالے بغیر ان دونوں کی اجازت کے۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4844' مسند احمد رقم الحدیث: 6999' مساوئ الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 510' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 3652' الآداب للبیهقی رقم الحدیث: 248' السنن الکبرٰی للبیهقی رقم الحدیث: 5893' الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع رقم الحدیث: 271-272

تشریح: دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھا جائے' کیونکہ بعض اوقات ان میں خصوصی محبت ہوتی ہے' وہ کوئی خاص اور خفیہ باتیں کرنا چاہتے ہیں' ان کے درمیان کسی اور کا بیٹھنا ان پر گراں گزرے گا۔

اگر ان کا معاملہ محبت و دوستی والا نہیں تو پھر بیٹھ جانے میں کوئی حرج نہیں' اور اگر ان کا معاملہ و حال مبہم و نامعلوم ہے تو پھر بھی نہ ہی بیٹھنا بہتر ہے اور اگر وہ از خود بٹھا لیں تو کوئی حرج نہیں۔

541- بَابُ يَتَخَطّٰى اِلٰى صَاحِبِ الْمَجْلِسِ

صاحب مجلس کے پاس گردنیں پھلانگ کر آنے والے کا بیان

1143 - حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ الْمُزَنِيُّ هُوَ صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنْتُ فِيمَنْ حَمَلَهُ حَتّٰى اَدْخَلْنَاهُ الدَّارَ، فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ اَخِي، اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ اَصَابَنِي، وَمَنْ اَصَابَ مَعِي، فَذَهَبْتُ فَجِئْتُ لِاُخْبِرَهُ فَاِذَا الْبَيْتُ مَلْآنُ، فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَخَطّٰى رِقَابَهُمْ، وَكُنْتُ حَدِيثَ السِّنِّ، فَجَلَسْتُ، وَكَانَ يَاْمُرُ اِذَا اَرْسَلَ اَحَدًا بِالْحَاجَةِ اَنْ يُخْبِرَهُ بِهَا، وَاِذَا هُوَ مُسَجًّى، وَجَاءَ كَعْبٌ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَئِنْ دَعَا اَمِيرُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو میں ان افراد میں سے تھا جنہوں نے ان کو اُٹھایا' حتیٰ کہ انہیں ان کے گھر میں داخل کیا تو انہوں (حضرت عمر) نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جا دیکھ کہ مجھے کس سے یہ تکلیف پہنچی ہے اور میرے ساتھ اور کس کو یہ تکلیف پہنچی ہے؟ پس میں گیا' پھر میں آیا تاکہ میں آپ کو بتلاؤں تو کیا دیکھتا ہوں کہ گھر بھرا ہوا ہے' میں نے یہ بات ناپسند کی کہ میں لوگوں کی گردنیں پھلانگوں اور میں ابھی بالکل نوجوان تھا' پس میں بیٹھ گیا اور آ۔۔ (حضرت عمر) جس

الْمُؤْمِنِينَ لَيُبْقِيَنَّهُ اللّٰهُ وَلَيُرْفِعَنَّهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ حَتّٰى يَفْعَلَ فِيهَا كَذَا وَكَذَا، حَتّٰى ذَكَرَ الْمُنَافِقِينَ فَسَمّٰى وَكَنّٰى، قُلْتُ : أُبَلِّغُهُ مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ تُبَلِّغَهُ، فَتَشَجَّعْتُ فَقُمْتُ، فَتَخَطَّيْتُ رِقَابَهُمْ حَتّٰى جَلَسْتُ عِنْدَ رَأْسِهِ، قُلْتُ : إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي بِكَذَا، وَأَصَابَ مَعَكَ كَذَا، ثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَأَصَابَ كُلَيْبًا الْجَزَّارَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ الْمِهْرَاسِ، وَأَنَّ كَعْبًا يَحْلِفُ بِاللّٰهِ بِكَذَا، فَقَالَ: اُدْعُوا كَعْبًا، فَدُعِيَ، فَقَالَ : مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ : أَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ : لَا وَاللّٰهِ لَا أَدْعُوْ، وَلٰكِنْ شَقِيٌّ عُمَرُ إِنْ لَمْ يَغْفِرِ اللّٰهُ لَهُ.

کسی آدمی کو بھی کسی کام کے لیے بھیجتے تو اس کام کی خبر دینے کا حکم دیتے اور اس وقت آپ چادر میں ڈھکے ہوئے تھے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر امیرالمومنین دعا فرمائیں تو اللہ تعالیٰ ضرور انہیں بقاء عطا فرمائے گا اور اس اُمت کے لیے ضرور ان کو سربلندی عطا فرمائے گا' حتیٰ کہ وہ اس اُمت میں یہ یہ کام کر جائیں حتیٰ کہ انہوں نے منافقوں کا ذکر کیا' ان کا نام اور کنیت بھی لی۔ میں نے کہا: میں ان تک یہ بات پہنچادوں جو آپ کہہ رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: میں نے جو کچھ کہا اس میں میرا ارادہ یہی ہے کہ تم ان (یعنی امیرالمومنین) تک پہنچاؤ' پس میں نے دلیری دکھائی' میں اُٹھ کھڑا ہوا' پھر میں لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا ان (حضرت عمر) کے سر کے پاس پہنچ کر بیٹھ گیا' میں نے کہا: آپ نے مجھے فلاں کام کے لیے بھیجا اور آپ کے ساتھ فلاں فلاں تیرہ آدمیوں کو یہ تکلیف پہنچی ہے اور کلیب جزار کو تکلیف پہنچی ہے وہ حوض کے پاس وضو کر رہے ہیں اور حضرت کعب اس طرح اللہ کی قسم کھا رہے ہیں' تو آپ (حضرت عمر) نے فرمایا: کعب کو [illegible] انہیں بلایا گیا' فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ [illegible] نے یہ کہا ہے فرمایا: اللہ کی [illegible] نہیں کروں گا لیکن [illegible]

تشریح: صاحب مجلس کے پاس اگر گردنیں پھلانگ کر [illegible] ہے۔ یا صاحب مجلس کے پاس آنے سے کام کی [illegible]
اسی حدیث مبارکہ سے حضرت [illegible]
کے حصول کے اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ [illegible]

بارگاہِ الٰہی کا ادب اور خوف اس قدر غالب ہے۔ اور ایک ہم اور ہمارا معاشرہ ہے کہ دامن میں اعمالِ صالحہ کی کوئی رتی تک نہیں اور نڈر اور بے باک اتنے ہیں کہ ذرا بھی بارگاہِ الٰہی کے ادب کا اور خوفِ خدا کا پاس نہیں۔

1144 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَعِنْدَهُ الْقَوْمُ جُلُوْسٌ، يَتَخَطّٰی اِلَيْهِ، فَمَنَعُوْهُ، فَقَالَ: اُتْرُكُوا الرَّجُلَ، فَجَآءَ حَتّٰی جَلَسَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَی اللّٰهُ عَنْهُ.

حضرت شعبی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان کے پاس لوگ بیٹھے ہوئے تھے وہ گردنیں پھلانگتا ہوا ان کے پاس آیا تو لوگوں نے اس کو منع کیا تو انہوں (یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو) نے فرمایا: اس آدمی کو چھوڑ دو! پس وہ (آگے) آیا حتیٰ کہ ان کے پاس آ کے بیٹھ گیا اس نے کہا: مجھے ایسی چیز کی خبر دیجئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو! فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر (ہجرت کرنے والا) وہ ہے جو اس چیز سے رُک جائے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6484' صحیح مسلم رقم الحدیث: 40' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1698' سنن النسائی رقم الحدیث: 4165' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2386' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 606' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 219' مسند احمد رقم الحدیث: 6487

542- بَابُ اَكْرَمُ النَّاسِ عَلَی الرَّجُلِ جَلِيْسُهٗ

اس بات کا بیان کہ آدمی کے لیے لوگوں میں سے معزز ترین آدمی اس کا ہم نشین ہے

1145 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عِيْسَی بْنُ مُوْسٰی، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَكْرَمُ النَّاسِ عَلَیَّ جَلِيْسِیْ.

حضرت محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے نزدیک لوگوں میں سے معزز ترین آدمی میرا ہم نشین ہے۔

الزهد والرقائق لابن المبارك والزهد رقم الحدیث: 667' مكارم الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 713

شرح: اپنے ہم نشین کی دلجوئی اور عزت و احترام کا درس دیا گیا ہے خیال رہے کہ وہ ہم نشین مسلمان ہونا چاہیے نہ کہ

بدمذہب اور گستاخ، کافر وغیرہ، ان کے ہم نشین ہونے پر ان کی عزت و توقیر کا کوئی حکم نہیں۔

1146 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُؤَمَّلٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَكْرَمُ النَّاسِ عَلَيَّ جَلِيْسِيْ، اَنْ يَّتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ حَتّٰى يَجْلِسَ اِلَيَّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک لوگوں میں معزز ترین آدمی میرا ہم نشین ہے (وہ) لوگوں کی گردنیں پھلانگے حتیٰ کہ میرے پاس آ کر بیٹھ جائے۔

المعجم الأوسط رقم الحديث: 8001، شعب الايمان رقم الحديث: 9122، المطالب العالية بزوائد المسانيد رقم الحديث: 720، الفقيه والمتفقه للخطيب البغدادى جلد2 صفحه226

تشریح: گردنیں پھلانگنے سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور آدمی کا دوسروں کے آرام و سکون کا خیال اور پرواہ نہ کرتے ہوئے آگے جانا درست نہیں، ناجائز ہے اور اس میں تکبر و بڑائی کا شائبہ ہے، اور اگر کوئی دینی منفعت و مصلحت ہو تو جائز ہے۔

543- بَابُ: هَلْ يُقَدِّمُ الرَّجُلُ رِجْلَهٗ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسِهٖ؟

کیا آدمی اپنے ہم نشین کے سامنے پاؤں پھیلائے؟ اس کا بیان

1147 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَوَجَدْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيَّ جَالِسًا فِيْ حَلْقَةٍ مَادًّا رِجْلَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا رَآنِيْ قَبَضَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لِيْ: تَدْرِيْ لِاَيِّ شَيْءٍ مَدَدْتُ رِجْلَيَّ؟ لِيَجِيْءَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَيَجْلِسَ۔

حضرت ابوزاہریہ کا بیان ہے کہ حضرت کثیر بن مرہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا تو میں نے حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ کو ایک حلقہ میں اس حال میں بیٹھے پایا کہ [illegible] اپنے پاؤں پھیلائے ہوئے تھے [illegible] دیکھا تو اپنے پاؤں کو سمیٹ لیا [illegible] جانتے ہو کس وجہ سے [illegible] تاکہ ایک صالح آدمی آ [illegible]

تشریح: خواہ جگہ تنگ ہو یا نہ ہو مسلمان کے احترام و اکرام کی [illegible] خلاف ہے۔

544- بَابُ الرَّجُلِ يَكُوْنُ [illegible] فِي الْقَوْمِ [illegible]

1148 - [illegible]
الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ [illegible]

حَدَّثَنِي زُرَارَةُ بْنُ كَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو السَّهْمِيُّ، أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو السَّهْمِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمِنًى، أَوْ بِعَرَفَاتٍ، وَقَدْ أَطَافَ بِهِ النَّاسُ، وَيَجِيءُ الْأَعْرَابُ، فَإِذَا رَأَوْا وَجْهَهُ قَالُوا: هَذَا وَجْهٌ مُبَارَكٌ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اِسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ: اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، فَدُرْتُ فَقُلْتُ: اِسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، فَدُرْتُ فَقُلْتُ: اِسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ: اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، فَذَهَبَ يَبْزُقُ، فَقَالَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِهَا بُزَاقَهُ، وَمَسَحَ بِهِ نَعْلَهُ، كَرِهَ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنْ حَوْلِهِ۔

ان سے بیان کیا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا' آپ منیٰ میں تھے یا عرفات میں اور لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا' دیہاتی لوگ آئے تو جب انہوں نے آپ ﷺ کے چہرۂ انور کی زیارت کی تو انہوں نے کہا: یہ چہرہ بابرکت ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے لیے مغفرت طلب فرمائیے! تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہماری بخشش فرما! میں چکر کاٹ کر پھر آیا' میں نے عرض کی: میرے لیے مغفرت طلب فرمائیں! آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ہماری بخشش فرما! میں پھر چکر کاٹ کے آیا' میں نے عرض کی: میرے لیے بخشش طلب فرمائیں! آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ہماری بخشش فرما! پس آپ ﷺ تھوکنے گئے' تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور اس میں اپنا تھوک مبارک لیا اور اسے اپنے نعلین پر مَل دیا' اس بات کو ناپسند فرماتے ہوئے کہ آپ کے آس پاس والے کسی کو لگ جائے۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1742؛ مسند احمد رقم الحدیث: 15972' الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 1257' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 4538' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 1066' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 5928' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 3350

تشریح: مجلس میں یا لوگوں کی موجودگی میں اگر تھوکنے کی حاجت پیش آ جائے تو ایسے انداز کو اختیار کرنا چاہیے جو دوسروں کی طبیعت کی ناگواری کا باعث نہ بنے۔ منہ پھیر کر' لوگوں سے ہٹ کر' تھوک پھینکے یا کپڑے وغیرہ میں مل دینا چاہیے تا کہ لوگوں کو اس سے اذیت نہ ہو۔

ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ بزرگوں سے دعا کرانی چاہیے اور بار بار اصرار کر کے دعا کرانی چاہیے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کو بھی چاہیے کہ جب دعا کریں اور مجلس یا لوگوں کے درمیان موجود ہوں تو پھر اجتماعی طور پر دعا کریں تا کہ سب دعا میں شامل ہو جائیں۔ اکیلے میں صرف ایک کے لیے ہی دعا کرنا بھی جائز ہے۔

تیسری بات یہ کہ دعا ہمیشہ جمع کے صیغوں سے کرنی چاہیے' جب اجتماعی دعا ہو تو پھر کسی ایک کو خاص کر لینے کی ضرورت

نہیں۔

545- بَابُ مَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ

راستوں کی بیٹھکوں کا بیان

1149 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمَجَالِسِ بِالصُّعُدَاتِ، فَقَالُوا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَيَشُقُّ عَلَيْنَا الْجُلُوسُ فِي بُيُوتِنَا؟ قَالَ : فَاِنْ جَلَسْتُمْ فَاَعْطُوا الْمَجَالِسَ حَقَّهَا، قَالُوا : وَمَا حَقُّهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : اِدْلَالُ السَّائِلِ، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَغَضُّ الْاَبْصَارِ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے راستوں میں بیٹھکیں لگانے سے منع فرمایا' تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے لیے تو ہمارے گھروں میں بیٹھنا بہت گراں گزرتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے بیٹھنا ہی ہے تو پھر راستے کو اس کا حق دو' صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (راستہ) پوچھنے والے کی راہنمائی کرنا' سلام کا جواب دینا' نگاہیں نیچی رکھنا' نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

عمل اليوم والليلة لابن السني رقم الحديث: 427' الزهد لهناد بن السري جلد2صفحه581

1150 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ، قَالُوا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَمَّا اِذْ اَبَيْتُمْ، فَاَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ، قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْاَذٰى، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بچو! صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے لیے اپنی مجلسوں کے سوا چارہ نہیں ہے کہ ہم [illegible] کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد [illegible] تم انکار کرتے ہو تو پھر راستے [illegible] عرض کی: یارسول اللہ [illegible]

صحيح البخاري رقم الحديث: 6229 [illegible]
معمر بن راشد رقم الحديث: 19786 [illegible]
الحديث: 1247 [illegible]

تشریح: ان دو احادیث [illegible]

شرعاً اجازت ہے:

"غض البصر" نظر جھکا کے رکھے تاکہ کسی راہ گزر نامحرم پر نہ پڑے۔

"کف الاذیٰ" راستے سے تکلیف دہ چیز مثلاً کانٹا' پتھر' غلاظت وغیرہ کا دور کرنا۔

"دلائل السائل" بھٹکے مسافر یا راہ گیر کی صحیح راستہ کی طرف راہنمائی کرنا۔

"امر بالمعروف" شرعاً جن احکام کا حکم دیا گیا' ان کا حکم دینا۔

"نھی عن المنکر" اور شرعاً جن چیزوں سے منع کیا' ان سے روکنے کا حکم دینا۔

546- بَابُ مَنْ اَدْلٰی رِجْلَيْهِ اِلَی الْبِئْرِ اِذَا جَلَسَ وَكَشَفَ عَنِ السَّاقَيْنِ

جو آدمی اپنے پاؤں کنویں پر بیٹھ کر لٹکائے اور اپنی پنڈلیوں کو ننگا کرے' اس کا بیان

1151 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا اِلٰى حَائِطٍ مِّنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ، وَخَرَجْتُ فِي اَثَرِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلٰى بَابِهِ، وَقُلْتُ: لَاَكُونَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَاْمُرْنِي، فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلٰى قُفِّ الْبِئْرِ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَاءَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِيَسْتَاْذِنَ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ، فَقُلْتُ: كَمَا اَنْتَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ لَكَ، فَوَقَفَ، وَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَبُو بَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَاءَ عُمَرُ، فَقُلْتُ: كَمَا اَنْتَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک دن مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ کی طرف اپنی حاجت کے لیے نکلے' میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے نکل کھڑا ہوا' جب آپ باغ میں داخل ہوئے تو میں باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا' میں نے کہا: آج کے دن میں ضرور حضور نبی کریم ﷺ کا دربان بن کر رہوں گا' حالانکہ مجھ کو آپ ﷺ نے حکم نہیں فرمایا تھا' پس حضور نبی کریم ﷺ چلے گئے' آپ نے رفع حاجت کی اور (آ کر) کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی پنڈلیوں کو ننگا کر لیا اور انہیں کنویں میں لٹکا دیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے' انہوں نے آپ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت مانگی' میں نے کہا: آپ ایسے ہی رہیں (یعنی ٹھہر جائیں) تاکہ میں آپ کے لیے اجازت طلب کروں' تو وہ ٹھہر گئے اور میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں آیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوبکر آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں

وَسَلَّمَ : اِئْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَجَاءَ عُمَرُ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَامْتَلَأَ الْقُفُّ، فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ . ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ، فَقُلْتُ : كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِئْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ، فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا، فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلَى شَفَةِ الْبِئْرِ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَعَلْتُ أَتَمَنَّى أَنْ يَأْتِيَ أَخٌ لِي، وَأَدْعُو اللّٰهَ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ، فَلَمْ يَأْتِ حَتَّى قَامُوا.

قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ : فَأَوَّلْتُ ذٰلِكَ [illegible] اِجْتَمَعَتْ هَا هُنَا، وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ.

اجازت دو اور انہیں جنت کی خوشخبری دو! پس وہ اندر آ گئے اور حضور نبی کریم ﷺ کی دائیں جانب بیٹھ گئے پس انہوں نے بھی اپنی پنڈلیوں کو ننگا کیا اور ان کو کنویں میں لٹکا دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے میں نے کہا: آپ ٹھہریں حتیٰ کہ میں آپ کے لیے اجازت طلب کر لوں! حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دو اور انہیں (بھی) جنت کی خوشخبری دو! پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ کے بائیں جانب بیٹھ گئے انہوں نے بھی اپنی پنڈلیوں کو ننگا کیا اور کنویں میں لٹکا دیا تو منڈیر بھر گئی اس میں (مزید) بیٹھنے کی گنجائش نہ رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے میں نے کہا: آپ ٹھہریں حتیٰ کہ میں آپ کے لیے اجازت مانگ لوں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دو اور انہیں (بھی) جنت کی خوشخبری دو! اس کے ساتھ انہیں ایک مصیبت بھی پہنچے گی پس وہ داخل ہوئے تو ان (آپ علیہ السلام اور حضرات ابوبکر و عمر) کے ساتھ بیٹھنے کی جگہ نہ پائی تو وہ ہٹ گئے حتیٰ کہ ان حضرات کے سامنے کنویں کے کنارے پر آ (کر بیٹھ) گئے انہوں نے [illegible] پنڈلیاں ننگی کیں پھر انہیں کنویں میں [illegible] کرتے لٹکا [illegible]

[illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3674-3693-3695 [illegible]

حنبل رقم الحدیث: 208-285-289' مسند احمد رقم الحدیث: 19653' السنة لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 1460' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 8078' مسند الرویانی رقم الحدیث: 524

تشریح: اس حدیث سے تین باتیں معلوم ہوئیں:

☆ کنویں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھنا جائز ہے۔

☆ اپنے گھر کے علاوہ جہاں بھی آدمی ہو اس سے اجازت لے کر اس کے پاس آنا چاہیے۔

☆ اور باغ وغیرہ ہریالی جگہ پر جانا۔

1152 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِيْ وَلَا اُكَلِّمُهُ، حَتّٰى اَتٰى سُوْقَ بَنِيْ قَيْنُقَاعٍ، فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ، فَقَالَ: اَثَمَّ لُكَعُ؟ اَثَمَّ لُكَعُ؟ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا، فَظَنَنْتُ اَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا اَوْ تُغَسِّلُهُ، فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَحْبِبْهُ، وَاَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک گروہ کے ساتھ دن کے وقت نکلے' آپ ﷺ نے مجھ سے کوئی بات نہ کی اور نہ میں نے آپ سے کوئی بات کی حتیٰ کہ آپ ﷺ بنی قینقاع کے بازار میں آئے' پس آپ ﷺ حضرت فاطمہ کے گھر میں بیٹھ گئے' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے؟ کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے؟ آپ (حضرت فاطمہ) رضی اللہ عنہا نے بچے کو کچھ دیر اپنے پاس روکے رکھا' میں نے یہ گمان کیا کہ وہ انہیں ہار پہنا رہی تھیں یا غسل کرا رہی تھیں' پس وہ (بچہ) دوڑ کر آیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کے گلے لگ گیا' آپ ﷺ نے اس کو بوسہ دیا اور دعا کی: اے اللہ! اس سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو اس سے محبت کرے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2122' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2421' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 143' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2624' مصنف عبد الرزاق الصعانی رقم الحدیث: 6369' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1073' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 32175' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 211

تشریح: چھوٹے بچوں سے پیار کرنا' گلے لگانا اور انہیں بوسہ دینا اور محبت بھرے الفاظ سے مخاطب کرنا سنت ہے۔

547 - بَابُ اِذَا قَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهٖ لَمْ يَقْعُدْ فِيْهِ

جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اُٹھ جائے تو دوسرا اس کی جگہ نہ بیٹھے' اس کا بیان

1153 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقِيمَ الرَّجُلَ مِنَ الْمَجْلِسِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ.

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِهٖ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی کسی کو اس کی جگہ سے اٹھائے پھر خود اس جگہ بیٹھ جائے۔

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (ایسے کرتے تھے کہ) جب ان کے لیے کوئی آدمی مجلس میں سے کھڑا ہو جاتا تو اس کی جگہ نہ بیٹھتے تھے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 911-6269' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2177' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4828' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3776' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19793' احادیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: 10' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1939-2062

تشریح: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بناء پر اس آدمی کی جگہ پر نہ بیٹھتے جو آپ کی تعظیم کی وجہ سے یا اپنی جگہ چھوڑ دے اگر کوئی از خود اٹھ کر چلا جائے یا جگہ اور موجود ہو اور وہ اپنی جگہ چھوڑ دے تو پھر گنجائش ہے' دوسرے آدمی کی جگہ پر بھی بیٹھا جا سکتا ہے۔

548- بَابُ الْاَمَانَةِ

امانت کا بیان

1154 - حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، حَتّٰى اِذَا رَاَيْتُ اَنِّي قَدْ فَرَغْتُ مِنْ خِدْمَتِهٖ قُلْتُ: يَقِيلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ، فَاِذَا غِلْمَةٌ يَلْعَبُونَ، فَقُمْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ اِلٰى لَعِبِهِمْ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى اِلَيْهِمْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ دَعَانِي فَبَعَثَنِي اِلٰى حَاجَةٍ، فَكَانَ فِي فَيْءٍ [illegible] وَاَبْطَاْتُ عَلٰى اُمِّي، فَقَالَتْ: مَا حَبَسَكَ [illegible] النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] هِيَ؟ قُلْتُ: اِنَّهُ سِرٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ [illegible] فَقَالَتْ: اِحْفَظْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ [illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کر رہا تھا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ میں آپ کی خدمت سے فارغ ہو گیا ہوں میں نے (اپنے دل میں) کہا [illegible] قیلولہ فرمائیں گے [illegible]

وَسَلَّمَ سِرًّا، فَمَا حَدَّثْتُ بِتِلْكَ الْحَاجَةِ اَحَدًا مِّنَ الْخَلْقِ، فَلَوْ كُنْتُ مُحَدِّثًا حَدَّثْتُكَ بِهَا.

نے کہا: مجھے حضور نبی کریم ﷺ نے ایک کام کے لیے بھیجا تھا' کہنے لگیں: وہ کیا (کام) تھا؟ میں نے کہا: وہ حضور نبی کریم ﷺ کا ایک راز ہے۔ فرمانے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ کے راز کی حفاظت کرنا' پس میں نے مخلوق میں سے کسی کو بھی وہ کام نہ بتایا اگر میں وہ کام کسی کو بتاتا تو آپ کو (بھی) بتا دیتا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6247-6289' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2168' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5202' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2144' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 1725' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 25530' مسند احمد رقم الحدیث: 12522' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2678

تشریح: راز کو امانت فرمایا اور امانت کی حفاظت کی جاتی ہے' اسی کا درس دیا گیا ہے اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ راز دار کو راز کی حفاظت رکھنے کی تعلیم و تلقین کرنی چاہیے۔

549- بَابُ اِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيْعًا

اس کا بیان کہ جب توجہ کرو تو مکمل طور پر توجہ کرو

1155 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِیِّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَصِفُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ رَبْعَةً، وَهُوَ اِلَى الطُّوْلِ اَقْرَبُ، شَدِيْدُ الْبَيَاضِ، اَسْوَدُ شَعْرِ اللِّحْيَةِ، حَسَنُ الثَّغْرِ، اَهْدَبُ اَشْفَارِ الْعَيْنَيْنِ، بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، مُفَاضُ الْجَبِيْنِ، يَطَاُ بِقَدَمِهٖ جَمِيْعًا، لَيْسَ لَهَا اَخْمَصُ، يُقْبِلُ جَمِيْعًا، وَيُدْبِرُ جَمِيْعًا، لَمْ اَرَ مِثْلَهٗ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے اوصاف بیان کرتے سنا کہ آپ ﷺ میانہ قد تھے جو لمبائی کے زیادہ قریب تھا' بہت سفید گورے تھے' آپ کی داڑھی کے بال کالے تھے اور آپ خوب صورت دانتوں والے تھے' آپ کی پلکوں کے بال لمبے گھنے تھے' آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا' مساوی رخساروں والے تھے' پورا قدم مبارک زمین پر رکھتے' آپ کے پاؤں کا تلوا نہیں تھا' آپ مکمل طور پر توجہ فرماتے تھے اور مکمل طور پر اعراض فرماتے تھے' آپ سے پہلے اور بعد میں کوئی آپ کی مثل نہ دیکھا گیا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 5908' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20490' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم

الحدیث: 2432' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2755' مسند احمد رقم الحدیث: 8352' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 2875' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 5158' مسند الشامیین للطبرانی رقم الحدیث: 2727

550- بَابُ اِذَا اَرْسَلَ رَجُلًا فِيْ حَاجَةٍ فَلا يُخْبِرُهُ

اس کا بیان کہ جب کوئی کسی کو کسی کام کے لیے بھیجے تو وہ اس کے بارے نہ بتائے

1156 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ : اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ لِيْ عُمَرُ : اِذَا اَرْسَلْتُكَ اِلٰى رَجُلٍ، فَلا تُخْبِرْهُ بِمَا اَرْسَلْتُكَ اِلَيْهِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يُعِدُّ لَهُ كِذْبَةً عِنْدَ ذٰلِكَ.

حضرت عبداللہ بن زید بن اسلم اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: جب میں تجھے کسی کام کے لیے کسی آدمی کے پاس بھیجوں تو اس کو بتانا نہ کہ میں نے تجھے کس لیے اس کے پاس بھیجا' کیونکہ اس وقت اس کے لیے شیطان جھوٹ تیار کرے گا۔

تشریح: اگر کسی آدمی کو قاصد بنا کر کوئی شخص کسی کے پاس بھیجے کہ فلاں کو بلا لاؤ' تو اس کا کام صرف بلانا ہے' بھیجنے والے کی غرض اور مقصد بتانا نہیں' اگر اسے غرض و مقصد معلوم بھی ہو تو بھی نہ بتانا چاہیے کہ ہوسکتا ہے اس کے بتانے کے انداز میں کوئی اور رنگ موجود ہو اور خواہ مخواہ جھوٹ اور پریشانی کا باعث بن جائے' یہی شیطان کا ہتھکنڈہ ہوتا ہے کہ پھر طرح طرح کے وسوسوں میں انسان کو مبتلا کر دیتا ہے۔

551- بَابُ هَلْ يَقُوْلُ : مِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتَ؟

اس کا بیان کہ کیا (کوئی کسی سے) یہ پوچھے کہ تو کہاں سے آیا ہے؟

1157 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ اَنْ يُحِدَّ الرَّجُلُ النَّظَرَ اِلٰى اَخِيهِ، اَوْ يُتْبِعَهُ بَصَرَهُ اِذَا قَامَ مِنْ عِنْدِهِ، اَوْ يَسْاَلَهُ: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ، وَاَيْنَ تَذْهَبُ؟

حضرت مجاہد سے روایت ہے [illegible] سمجھا جاتا تھا کہ کوئی آدمی اپنے [illegible] تیکھی نظر سے دیکھے یا [illegible]

مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 26640' [illegible] صفحہ648' انظر الحدیث: 771

1158 - حَدَّثَنَا [illegible] زُهَيْرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ [illegible]

مَرَرْنَا عَلٰى اَبِىْ ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، فَقَالَ : مِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتُمْ؟ قُلْنَا : مِنْ مَكَّةَ، اَوْ مِنَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ، قَالَ : هٰذَا عَمَلُكُمْ؟ قُلْنَا : نَعَمْ، قَالَ: اَمَا مَعَهُ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: اِسْتَأْنِفُوا الْعَمَلَ۔

سے گزرے تو انہوں نے (ہم سے) پوچھا: تم لوگ کہاں سے آ رہے ہو؟ ہم نے کہا: مکہ مکرمہ سے یا (کہا:) بیت العتیق سے (آ رہے ہیں)' تو انہوں نے فرمایا: یہی تمہارا ارادہ ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: کیا اس (تمہارے اس ارادہ) کے ساتھ تجارت کرنا یا خرید و فروخت تو نہیں ہے' ہم نے کہا: جی نہیں! (تو انہوں نے) فرمایا: نئے سرے سے عمل (نیت) کرو۔

الآثار لأبي يوسف رقم الحديث:517' مؤطا امام مالك ترتيب عبد الباقي رقم الحديث:252

تشریح: کسی سے دریافت کرنا کہ کہاں سے آئے ہو؟ اگر اس سے مراد اس کی اور جہاں سے آیا ہے اس جگہ کی خیریت و واقفیت معلوم کرنا ہو تو جائز ہے۔ ممانعت تجسسانہ انداز اور دوسرے کو اس طرح کے سوال کر کے پریشان کرنے میں ہے' یا خواہ مخواہ بے مقصد اور بے ضرورت سوال کرنے منع ہیں۔

552- بَابُ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

جو لوگوں کو کوئی بات سنے اور وہ اسے سنانا ناپسند کرتے ہوں' اس کا بیان

1159 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ اَنْ يَّنْفُخَ فِيهِ وَعُذِّبَ، وَلَنْ يَّنْفُخَ فِيهِ ۔ وَمَنْ تَحَلَّمَ كُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَعُذِّبَ، وَلَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَهُمَا، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيثِ قَوْمٍ يَفِرُّونَ مِنْهُ، صُبَّ فِىْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی تصویر بناتا ہے' اسے (بروزِ قیامت) اس میں روح پھونکنے پر مجبور کر دیا جائے گا اور اس کو عذاب دیا جائے گا اور وہ (مصور) ہرگز اس میں روح نہیں پھونک سکے گا اور جو آدمی جھوٹے خواب بیان کرتا ہو تو اسے دو جوؤں کے درمیان گرہ لگانے پر مجبور کیا جائے گا اور وہ ہرگز اس کے درمیان گرہ نہیں لگا سکے گا اور جو آدمی ایسے لوگوں کی کوئی بات سنے جو اس سے بھاگتے ہیں (یعنی نہ سنانا چاہتے ہوں) تو اس آدمی کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2225' صحيح مسلم رقم الحديث: 2110' سنن ابو داؤد رقم الحديث: 5024' سنن

النسائی رقم الحدیث: 5358' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3916' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19491' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 541' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25213

تشریح: کسی کے متعلق باتوں کو کان لگا کے بے ضرورت اندازِ جاسوسی میں سننا حرام ہے۔

ان چیزوں کی تصویروں کو بنانا حرام ہے جن میں روح ہوتی ہے اور اسی پر وعید ہے' بے جان اور مناظر قدرت مثلاً پہاڑ' دریا' درخت' پتھروں وغیرہ کی تصویریں بنانا حرام نہیں۔

خواب بیان کرنے میں احتیاط چاہیے' جھوٹے خواب کی وعید تو ہے ہی لیکن سچے خواب بھی سوائے نیک وصالح اور اچھے ہمدرد کے بغیر نہ بیان کیے جائیں۔

553- بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى السَّرِيرِ

تخت پر بیٹھنے کا بیان

1160 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُضَارِبٍ، عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ قَالَ: وَفَدَ اَبِيْ اِلٰى مُعَاوِيَةَ، وَاَنَا غُلَامٌ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: مَرْحَبًا مَرْحَبًا، وَرَجُلٌ قَاعِدٌ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ، قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَنْ هٰذَا الَّذِيْ تُرَحِّبُ بِهٖ؟ قَالَ: هٰذَا سَيِّدُ اَهْلِ الْمَشْرِقِ، وَهٰذَا الْهَيْثَمُ بْنُ الْاَسْوَدِ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قُلْتُ لَهٗ: يَا اَبَا فُلَانٍ، مِنْ اَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ؟ قَالَ: مَا رَاَيْتُ اَهْلَ بَلَدٍ اَسْاَلَ عَنْ بَعِيدٍ، وَلَا اَتْرَكَ لِلْقَرِيبِ مِنْ اَهْلِ بَلَدٍ اَنْتَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ اَرْضِ الْعِرَاقِ، ذَاتِ شَجَرٍ وَنَخْلٍ۔

حضرت عریان بن ہیثم سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میرے والد وفد کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف گئے اور میں لڑکا تھا' جب وہ (میرے والد) ان (حضرت معاویہ) کے پاس اندر گئے تو انہوں نے کہا: خوش آمدید! خوش آمدید! اور ایک آدمی ان کے ساتھ تخت پر بیٹھا ہوا تھا' انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ کون آدمی ہے جس کو آپ خوش آمدید کہہ رہے ہیں؟ انہوں (حضرت معاویہ) نے کہا: یہ مشرق والوں کا سردار ہیثم بن الاسود ہے' میں نے کہا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ہیں' میں نے ان سے کہا: اے ابوفلاں! دجال کہاں سے نکلے گا؟ [illegible]

1161 - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ [illegible]

جَلَسْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى سَرِيرٍ۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَكَانَ يُقْعِدُنِي عَلٰى سَرِيرِهٖ، فَقَالَ لِي: اَقِمْ عِنْدِي حَتّٰى اَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِّنْ مَّالِي، فَاَقَمْتُ عِنْدَهٗ شَهْرَيْنِ

حضرت ابوجمرہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا کرتا تھا اور وہ مجھے اپنے ساتھ چارپائی پر بٹھایا کرتے تھے' انہوں نے مجھ سے فرمایا: میرے ساتھ رہا کرو حتیٰ کہ میں تیرے لیے اپنے مال سے حصہ مقرر کردوں' پس میں ان کے پاس دو مہینے تک قیام پذیر رہا۔

1162 - حَدَّثَنَا عُبَيْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ اَبُو خَلْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُوَ مَعَ الْحَكَمِ اَمِيرٌ بِالْبَصْرَةِ عَلَى السَّرِيرِ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ، وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ۔

حضرت خالد بن دینار ابوخلدہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ حضرت حکم کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ بصرہ کے امیر تھے' وہ کہتے تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب گرمی ہوتی تو ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھتے اور جب سردی ہوتی تو نماز میں جلدی کرتے (یعنی وقت کے آغاز میں ہی پڑھ لیتے)۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 906' سنن النسائی رقم الحدیث:499' صحیح ابن خزیمۃ رقم الحدیث: 1842' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 1497' الکنی والأسماء للدولابی رقم الحدیث: 982' شرح معانی الآثار رقم الحدیث:1128' السنن الکبری للبیھقی رقم الحدیث:5677-5678-5679

1163 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى سَرِيرٍ مَّرْمُولٍ بِشَرِيطٍ، تَحْتَ رَاْسِهٖ وِسَادَةٌ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، مَا بَيْنَ جِلْدِهٖ وَبَيْنَ السَّرِيرِ ثَوْبٌ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ فَبَكٰى، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُبْكِيكَ يَا عُمَرُ؟ قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَبْكِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَّا اَكُونَ اَعْلَمُ اَنَّكَ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ، فَهُمَا يَعِيشَانِ فِيمَا يَعِيشَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں آیا' آپ ﷺ کھجور کی رسّی سے بنائی گئی چارپائی پر آرام فرما تھے اور آپ ﷺ کے سرانور کے نیچے چمڑے کا سرہانہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی' آپ ﷺ کے جسم اقدس اور چارپائی کے درمیان کوئی کپڑا نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' آپ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں آئے تو رو پڑے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عمر! تجھے کیا چیز رُلا رہی ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول

فِيْهِ مِنَ الدُّنْيَا، وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِالْمَكَانِ الَّذِىْ اَرٰى، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَمَا تَرْضٰى يَا عُمَرُ اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّهٗ كَذٰلِكَ۔

اللہ! اللہ کی قسم! میں کیوں نہ روؤں جب کہ [illegible] ہوں کہ آپ کی ذات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسریٰ اور قیصر سے زیادہ معزز ہے اور وہ دونوں تو دنیا میں عیش کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں اور یارسول اللہ! آپ اس مکان میں ہیں جو میں دیکھ رہا ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ اسی طرح ہے (کہ ان کے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت)۔

مسند احمد رقم الحديث: 12417' مسند ابى يعلى الموصلى رقم الحديث: 2782' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 6362' الجوع لابن ابى الدنيا رقم الحديث: 21' الزهد لاحمد بن حنبل رقم الحديث: 2361' الزهد لابن ابى عاصم رقم الحديث:199-223' اخلاق النبى لأبى الشيخ الأصبهانى رقم الحديث: 491

1164 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِىْ رِفَاعَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ : انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْاَلُ عَنْ دِيْنِهٖ، لَا يَدْرِىْ مَا دِيْنُهٗ، فَاَقْبَلَ اِلَيَّ وَتَرَكَ خُطْبَتَهٗ، فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهٗ حَدِيْدًا، قَالَ حُمَيْدٌ: اُرَاهُ خَشَبًا اَسْوَدَ حَسِبَهٗ حَدِيْدًا، فَقَعَدَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اَتٰى خُطْبَتَهٗ، اٰخِرَهَا۔

حضرت ابورفاعہ العدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پہنچا' اس وقت آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک مسافر [illegible] اپنے دین کے متعلق سوال [illegible] کیا ہے؟ پس آپ [illegible] [illegible]

صحیح مسلم رقم الحدیث:876' سنن النسائی رقم الحدیث: 5377' مسند ابن ابی شیبة رقم الحدیث:620' مسند احمد رقم الحدیث: 20753' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 1217' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث:9740' الکنٰی والأسماء للدولابی رقم الحدیث:182' صحیح ابن خزیمة رقم الحدیث: 1457.

تشریح: حدیث میں مذکور جس خطبہ کی بات ہو رہی ہے' اس سے مراد جمعۃ المبارک کا' یا عیدین کا خطبہ مراد نہیں ہے' خطبہ سے مراد مجلس میں وعظ کرنا ہے' اسی لیے دورانِ وعظ ان صحابی کی طرف التفات فرمایا اور انہیں مسائل سے آگاہ فرمانا شروع کر دیا۔

1165 - حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ دِهْقَانَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلٰى سَرِيْرِ عَرُوسٍ، عَلَيْهِ ثِيَابٌ حُمْرٌ.

حضرت موسیٰ بن دھقان سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دلہن والی (یعنی اس کے لیے بنائی گئی) کرسی پر بیٹھے دیکھا' اس پر سرخ رنگ کے کپڑے تھے۔

تشریح: ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنے کی دو صورتیں ہیں:

ایک یہ ہے کہ دونوں ٹانگیں پھیلائی ہوئی ہیں اور ایک پاؤں کو اُٹھا کر دوسرے پر رکھ لیا جائے' کیونکہ اس سے ستر کھلنے کا احتمال وشائبہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ طریقہ متکبرانہ اور بڑائی والا ہے' سو یہ جائز ہے۔

دوسرا طریقہ پاؤں پر پاؤں رکھنے کا یہ ہے کہ ایک پاؤں کی پنڈلی کھڑی ہو اور دوسرے پاؤں کو گھٹنے کے اوپر رکھ لیا جائے' اس سے سترِ عورت کے کھلنے کا احتمال ہے' اس لیے یہ منع ہے۔ اور یہ ممانعت اس وقت ہے جب کسی نے دھوتی' چادر باندھی ہوئی ہو' اگر شلوار' پاجامہ پہنے ہوئے ہو تو پھر چونکہ ستر کھلنے کا احتمال نہیں' لہٰذا جائز ہے ایک پاؤں کو دوسرے کے اوپر رکھنا۔ الغرض جواز و عدمِ جواز کا دارومدار ستر کے کھلنے اور نہ کھلنے میں ہے۔

1165م - وَعَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسًا جَالِسًا عَلٰى سَرِيْرٍ وَّاضِعًا إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى.

اور ان کے والد حضرت عمران بن مسلم سے روایت کرتے ہیں' کہتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کو چارپائی پر بیٹھے دیکھا' اس حال میں کہ انہوں نے اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

554- بَابُ إِذَا رَأٰى قَوْمًا يَتَنَاجَوْنَ فَلَا يَدْخُلْ مَعَهُمْ

اس کا بیان کہ جب کوئی آدمی لوگوں کو سرگوشی کرتے دیکھے تو ان کے پاس نہ جائے

1166 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدًا

حضرت داؤد بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں

اَلْـمَقْبُرِیَّ یَقُوْلُ: مَرَرْتُ عَلَی ابْنِ عُمَرَ، وَمَعَهُ رَجُلٌ یَتَـحَدَّثُ، فَقُمْتُ اِلَیْهِمَا، فَلَطَمَ فِیْ صَدْرِیْ فَقَالَ: اِذَا وَجَـدْتَ اثْـنَیْنِ یَتَحَدَّثَانِ فَـلَا تَقُمْ مَعَهُمَا، وَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمَا، حَتّٰی تَسْتَاْذِنَهُمَا، فَقُلْتُ: اَصْلَحَكَ اللّٰهُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنَّمَا رَجَوْتُ اَنْ اَسْمَعَ مِنْكُمَا خَیْرًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرا ان کے ساتھ ایک آدمی باتیں کر رہا تھا' میں ان دونوں کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو انہوں نے میرے سینے میں تھپڑ مارا' پھر فرمایا: جب تو دو آدمیوں کو (آپس میں) گفتگو کرتا دیکھے تو ان کے پاس مت کھڑا ہو' حتیٰ کہ وہ تجھے اجازت دیں' تو میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے! بلاشبہ میری تمنا تو یہی تھی کہ میں آپ دونوں سے کوئی بھلی بات ہی سنوں۔

تشریح: یہ تعلیم ان لوگوں کے لیے ہے جو اچانک دو آدمیوں میں آ دھمکتے ہیں اور ان کی باتوں کی ٹوہ میں لگ جاتے ہیں کہ یہ کیا گفتگو کرتے ہیں تاکہ ان کی کمزوری (Weak Point) ڈھونڈی جا سکے اور ان پر اپنا دھونس جمانے میں مدد ملے۔ ہاں اگر مقصد نیک ہو اور بڑوں کی باتیں سننے کا کوئی سبق حاصل کرنا چاہتا ہو تو تب بھی بلا اجازت ان کے پاس بیٹھنے اور ان کی گفتگو سننے سے پرہیز کرے کہ ہو سکتا ہے کہ ان کی کوئی ذاتی نوعیت کی گفتگو ہو اور وہ کسی دوسرے کو بتانا سنانا گوارا بھی نہ کرتے ہوں۔

1167 - حَـدَّثَـنَا مُـحَـمَّـدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: اَخْبَرَنَـا عَبْـدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْـرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ تَسَمَّعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَـوْمٍ وَهُـمْ لَـهُ كَارِهُوْنَ، صُبَّ فِیْ اُذُنِهِ الْاٰنُكُ. وَمَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ كُلِّفَ اَنْ یَعْقِدَ شَعِیْرَةً۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے ان لوگوں کی باتیں سنیں جو اس کو ناپسند کرتے ہوں تو (قیامت کے دن) ان کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا جائے گا اور جس آدمی نے جھوٹا خواب بیان کیا تو اس کو [illegible] جائے گا کہ وہ جو کو گرہ لگائے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2225' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2110' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: [illegible]' السنائی رقم الحدیث: 5358' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3916' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: [illegible]' الحمیدی رقم الحدیث: 541' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 25213

555- بَابُ لَا یَتَنَاجٰی اِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

1168 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ: حَدَّثَنِیْ [illegible]

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً، فَلَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ۔

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تین آدمی (اکٹھے) ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔

556- بَابُ اِذَا كَانُوْا اَرْبَعَةً

جب چار آدمی ہوں (تو ان کی سرگوشی) کا بیان

1169 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ : حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ، فَاِنَّهُ يُحْزِنُهُ ذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو سرگوشی نہ کرو کیونکہ یہ اسے (یعنی تیسرے آدمی کو) غمگین کرے گی۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 5240' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2184' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 2150' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3775' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 255-266' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 109' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 430' مسند ابن ابی [illegible] رقم الحدیث: 182

1170 - وَحَدَّثَنِي اَبُوْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، قُلْنَا : فَاِنْ كَانُوْا اَرْبَعَةً؟ قَالَ : لَا يَضُرُّهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضور نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں' ہم نے کہا: اگر وہ چار ہیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

1171 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى يَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ، مِنْ اَجْلِ اَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: دو آدمی ایک کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں حتیٰ کہ یہ اور لوگوں کے ساتھ مل جائیں' یہ اس وجہ سے کہ یہ بات اسے (یعنی تیسرے آدمی کو جسے چھوڑ کر سرگوشی کی گئی) غمگین کرے گی۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 5240-5241-6290' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2184' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 2150' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3775' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 255' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2085' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 25564

تشریح: جب تیسرے شخص کی موجودگی میں دو کسی سرگوشی میں مصروف ہوں گے تو تیسرا آدمی اپنے آپ میں تنہائی محسوس کرے اور اسے رنج و تکلیف ہوگی کہ معلوم نہیں کون سی بات ہے جو مجھ سے چھپا رہے ہیں' ہو سکتا ہے کہ یہ میرے بارے میں ہی کوئی بات ہو' اسی طرح اس کے دل میں کئی دوسرے خیالات اور بدگمانیاں بھی پیدا ہو سکتے ہیں' جو نفرت و عداوت اور فتنہ کا پیش خیمہ ہو سکتی ہیں۔

1172 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِذَا كَانُوا أَرْبَعَةً فَلَا بَأْسَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب آدمی چار ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

557- بَابُ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْقِيَامِ

اس کا بیان کہ جب کوئی آدمی کسی آدمی کے پاس بیٹھے تو اٹھنے کے لیے اس سے اجازت لے۔

1173 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَّامٍ، فَقَالَ: إِنَّكَ جَلَسْتَ إِلَيْنَا، وَقَدْ حَانَ مِنَّا قِيَامٌ، فَقُلْتُ: فَإِذَا شِئْتَ، فَقَامَ، فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى بَلَغَ الْبَابَ.

حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تو انہوں نے (مجھ سے) فرمایا کہ تو ہمارے پاس بیٹھ رہا ہے اور ہمارے اٹھنے کا وقت ہو گیا ہے تو میں نے کہا: جب آپ چاہیں (اٹھ جائیں) پس وہ اٹھے تو میں ان کے پیچھے ہو لیا حتیٰ کہ وہ دروازے تک پہنچ گئے۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جب کوئی کسی کے ساتھ ہو تو دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے حالات و معاملات کا خیال رکھے اگر اٹھ کر جانے لگے تو ساتھی کو جانے کی وجہ بتائے تاکہ دوسرے کو یہ خیال نہ ہو کہ مجھے چھوڑ کر جا رہا ہے اور اس میں اس کی دلجوئی بھی ہے۔

558- بَابُ لَا يَجْلِسُ عَلَى حَرْفِ الشَّمْسِ

1174 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: [illegible] قَيْسٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ [illegible]

وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَامَ فِي الشَّمْسِ، فَأَمَرَهُ فَتَحَوَّلَ إِلَى الظِّلِّ۔

آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تو وہ سایہ کی طرف پلٹ آئے۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4822' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1394' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 5214' مسند احمد رقم الحدیث: 15515' الکنی والأسماء للدولابی رقم الحدیث: 156' صحیح ابن خزیمة رقم الحدیث: 1453' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 2800' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 7281

تشریح: دھوپ میں بیٹھنے میں انسان کو تکلیف اور مشقت اُٹھانی پڑتی ہے' اسی لیے ممانعت فرمائی' اگر موسم ٹھنڈا ہو سردی کا تو پھر چونکہ دھوپ میں تکلیف واذیت نہیں' اس لیے دھوپ میں بیٹھ سکتا ہے۔

559- بَابُ الْإِحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ

کپڑے میں احتباء کرنے کا بیان

1175 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ: نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ، وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ، الْمُلَامَسَةُ: أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ثَوْبَهُ، وَالْمُنَابَذَةُ: يَنْبِذُ الْآخَرُ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ، وَيَكُونُ ذٰلِكَ بَيْعَهُمْ عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ. وَاللِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ، وَالصَّمَّاءُ: أَنْ يَجْعَلَ طَرَفَ ثَوْبِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَاتِقَيْهِ، فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرٰى احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ، لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

حضرت عامر بن سعد کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو لباسوں اور دو بیعوں سے منع فرمایا ہے' آپ ﷺ نے (دو بیعوں) ملامسہ اور منابذہ کی بیع سے منع فرمایا' ملامسہ یہ ہے کہ آدمی (بیچنے والے کے) کپڑے کو چھولے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کی طرف اپنے کپڑے کو پھینک دے اور یہ بیعیں (ملامسہ اور منابذہ) بغیر دیکھے ہوتی تھیں اور دو لباسوں اشتمال صماء سے' اور صماء یہ ہے کہ آدمی اپنے کپڑے کے ایک کنارے کو اس کے کندھے کے دونوں اطراف میں سے ایک پر ڈال دے کہ اس کے ایک کندھے پر ظاہر ہو جائے' اس طرح کہ اس کے اوپر کوئی چیز نہ ہو' اور دوسرا لباس یہ ہے کہ آدمی اپنے کپڑے سے آلتی پالتی مارے' وہ اس طرح بیٹھا ہوا ہو کہ اس کی شرم گاہ پر کوئی چیز نہ ہو۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 367' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1512' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 3377' سنن النسائی رقم الحدیث: 4510' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 2170' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 7884' [illegible] رقم الحدیث: 747' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 22274' مسند احمد رقم الحدیث: 11022

تشریح: احتباء: اس سے مراد اس طرح کا بیٹھنا ہے جس میں دونوں گھٹنے کھڑے ہوں' پاؤں زمین پر ہوں' چاہے سرین زمین

پر لگے یا نہ لگے۔ اور کپڑے کو کمر کے پیچھے سے لا کے دونوں گھٹنوں کے آگے باندھ دیتے ہیں یہ کپڑے سے [illegible] ہے۔

دونوں طریقے اصحاب کرام و رسول کریم ﷺ سے منقول ہیں۔

560- بَابُ مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةٌ

جس آدمی کو سرہانہ دیا جائے اس کا بیان

1176 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْمَلِيحِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِيكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَحَدَّثَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ، فَاَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ، وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ لِي: اَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: خَمْسًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: سَبْعًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: تِسْعًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: اِحْدٰى عَشْرَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ، صِيَامُ يَوْمٍ وَاِفْطَارُ يَوْمٍ.

حضرت خالد بن ابوقلابہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوملیح نے بتایا کہ میں تیرے والد حضرت زید کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو انہوں نے ہم کو بتایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس میرے روزوں کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ میرے پاس آئے میں نے آپ ﷺ کے لیے سرہانہ رکھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی تو آپ ﷺ زمین پر بیٹھ گئے اور سرہانہ میرے اور اپنے درمیان رہ گیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تیرے لیے ہر مہینے تین روزے کافی نہیں ہیں؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ [illegible] اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: سات [illegible] یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: [illegible] یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: [illegible] یا رسول اللہ! آپ [illegible] السلام کے روزے [illegible] ایک دن روزہ [illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6277 [illegible]
النسائی رقم الحدیث: 1890 [illegible]
الحدیث: 206، مسند ابو داؤد الطیالسی [illegible]

تشریح: حضور آقا کریم ﷺ [illegible]
پیش کرنے والے روزوں [illegible]

1177 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى أَبِيهِ، فَأَلْقَى لَهُ قَطِيفَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا.

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ میرے والد کے پاس سے گزرے تو انہوں نے آپ کے لیے چٹائی بچھائی تو آپ اس پر تشریف فرما ہوئے۔

561- بَابُ الْقُرْفُصَاءِ

اکڑوں بیٹھنے کا بیان

1178 - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ، وَدُحَيْبَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ، وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْ قَيْلَةَ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَتْهُمَا قَيْلَةُ قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا الْقُرْفُصَاءَ، فَلَمَّا رَأَيْتُ النَّبِيَّ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ.

حضرت عبداللہ بن حسان العنبری کا بیان ہے' کہتے ہیں کہ مجھ سے میری دو دادیوں حضرت صفیہ بنت علیبہ اور دحیبہ بنت علیبہ نے بیان کیا اور یہ دونوں حضرت قیلہ کی پرورش کی ہوئی تھیں' ان دونوں نے انہیں بتایا کہ حضرت قیلہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو اکڑوں بیٹھے دیکھا تو جب میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو اس عاجزانہ انداز میں بیٹھے دیکھا تو میں خوف سے کانپ گئی تھی۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4847' الآداب للبیهقی رقم الحدیث: 255' الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع رقم الحدیث: 944' السنن الکبرٰی للبیهقی رقم الحدیث: 5915' الشمائلالمحمدیة للترمذی رقم الحدیث: 128

تشریح: ''قرفصاء'' یہ احتباء کی ہی ایک صورت ہے' اس میں یوں بیٹھا جاتا ہے کہ دونوں پاؤں کھڑے کر کے گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ کر کے سرین زمین پر لگائے یا بغیر لگائے دونوں ہاتھوں سے آگے گھٹنوں کا حلقہ بنالینا۔

562- بَابُ التَّرَبُّعِ

آلتی پالتی مار کر بیٹھنے کا بیان

1179 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ذَيَّالُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ، حَدَّثَنِي جَدِّي حَنْظَلَةُ بْنُ حِذْيَمٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ جَالِسًا مُتَرَبِّعًا.

حضرت ذیال بن عبید بن حنظلہ کا بیان ہے کہ مجھے میرے دادا حضرت حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ نے بتایا' انہوں نے کہا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں آیا تو میں نے آپ کو آلتی پالتی مار کر بیٹھے دیکھا۔

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 3498-3499' الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع رقم الحدیث: 943

1180 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ:

حضرت معن کا بیان ہے' کہتے ہیں کہ مجھ سے

حَدَّثَنِیْ مَعْنٌ قَالَ : حَدَّثَنِیْ اَبُوْ رُزَیْقٍ، اَنَّهٗ رَاٰی عَلِیَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، جَالِسًا مُّتَرَبِّعًا، وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی، اَلْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی۔

حضرت ابورزیق نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کو آلتی پالتی مار کر بیٹھے دیکھا' اس طرح کہ انہوں نے اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا ہوا تھا دائیں کو بائیں کے اوپر۔

1181 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : رَاَیْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَجْلِسُ هٰكَذَا مُتَرَبِّعًا، وَیَضَعُ اِحْدٰی قَدَمَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی۔

حضرت عمران بن مسلم سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اس طرح آلتی پالتی مار کر بیٹھے ہوئے دیکھا اور وہ اپنے ایک قدم کو دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

تشریح: ان روایات میں چہارزانوں بیٹھنے کا ثبوت و جواز ہے' اور ایک قدم کو دوسرے قدم پر رکھنا' جبکہ ستر عورت کے ظاہر ہونے کا احتمال نہ ہو۔

563- بَابُ الْاِحْتِبَآءِ

احتباء کرنے کا بیان

1182 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ قُرَّةُ بْنُ مُوسَی الْهُجَیْمِیُّ، عَنْ سُلَیْمِ بْنِ جَابِرٍ الْهُجَیْمِیِّ قَالَ : اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ فِیْ بُرْدَةٍ، وَاِنَّ هُدَّابَهَا لَعَلٰی قَدَمَیْهِ، فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَوْصِنِی، قَالَ : عَلَیْكَ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ، وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا، وَلَوْ اَنْ تُفْرِغَ لِلْمُسْتَسْقِی مِنْ دَلْوِكَ فِیْ اِنَائِهٖ، اَوْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَوَجْهُكَ مُنْبَسِطٌ، وَاِیَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ، فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِیلَةِ، وَلَا یُحِبُّهَا اللّٰهُ، وَاِنِ امْرُؤٌ عَیَّرَكَ بِشَیْءٍ یَعْلَمُهُ مِنْكَ فَلَا تُعَیِّرْهُ بِشَیْءٍ تَعْلَمُهُ مِنْهُ، دَعْهُ یَكُوْنُ وَبَالُهٗ عَلَیْهِ، وَاَجْرُهٗ لَكَ، وَلَا تَسُبَّنَّ شَیْئًا۔

حضرت سلیم بن جابر ہجیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں آیا تو آپ ﷺ کو اپنی چادر میں احتباء (پنڈلیوں اور کمر کو چادر سے باندھ کر بیٹھنے) کی حالت میں بیٹھے دیکھا اور اس کے (یعنی چادر کے) دونوں کنارے آپ کے پاؤں مبارک پر تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیں! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا خوف رکھ اور کسی بھی نیکی کو ذرا سی حقیر ہرگز نہ سمجھنا' اگرچہ تو اپنے ڈول کو پانی مانگنے والے کے ڈول میں ڈال دے یا اپنے بھائی سے [illegible] چہرہ کھلا ہوا [illegible] کیونکہ [illegible] اور [illegible] جانتا [illegible]

تجھ کو معلوم ہو اس کو چھوڑ دے جیسے وہ ہے اس کا وبال اسی پر ہے اور اس کا اجر وثواب تیرے لیے ہے اور کسی چیز کو گالی کبھی نہ دینا۔

قَالَ : فَمَا سَبَبْتُ بَعْدُ دَابَّةً وَّلَا اِنْسَانًا.

(راوی) کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کبھی بھی کسی انسان یا جانور کو گالی نہیں دی۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 4075-4084' الزهد والرقائق لابن المبارك والزهد رقم الحديث: 1017' مسند ابوداؤد الطيالسي رقم الحديث: 1304' مسند ابن أبي شيبة رقم الحديث: 792' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 24822' مسند احمد رقم الحديث: 15955' الأحاد والمثاني لابن أبي عاصم رقم الحديث: 1181

1183 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ الْمُجْمِرِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : مَا رَاَيْتُ حَسَنًا قَطُّ اِلَّا فَاضَتْ عَيْنَايَ دُمُوعًا، وَذٰلِكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَوَجَدَنِي فِي الْمَسْجِدِ، فَاَخَذَ بِيَدِي، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَمَا كَلَّمَنِي حَتّٰى جِئْنَا سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعٍ، فَطَافَ فِيهِ وَنَظَرَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَاَنَا مَعَهُ، حَتّٰى جِئْنَا الْمَسْجِدَ، فَجَلَسَ فَاحْتَبٰى ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ لَكَاعٌ؟ اُدْعُ لِي لَكَاعًا، فَجَاءَ حَسَنٌ يَشْتَدُّ فَوَقَعَ فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي لِحْيَتِهِ، ثُمَّ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَحُ فَاهُ فَيُدْخِلُ فَاهُ فِي فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ، فَاَحِبَّهُ، وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور یہ اس وجہ سے کہ ایک دن حضور نبی کریم ﷺ نکلے تو مجھ کو مسجد میں موجود پایا' آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا' پس میں آپ کے ساتھ چل پڑا' آپ نے مجھ سے کوئی بات نہ کی' حتیٰ کہ ہم بنی قینقاع کے بازار میں آئے' آپ ﷺ اس میں گھومتے رہے اور دیکھتے رہے' پھر آپ ﷺ واپس لوٹ آئے اور میں آپ کے ساتھ تھا حتیٰ کہ ہم مسجد میں (واپس) آ گئے' تو آپ ﷺ آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئے' پھر فرمایا: چھوٹا بچہ کدھر ہے' میرے لیے چھوٹے بچے کو بلا لاؤ! پس حضرت حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ ﷺ کی گود میں بیٹھ گئے' پھر اپنا ہاتھ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک میں داخل کیا' پھر حضور نبی کریم ﷺ اپنا منہ مبارک کھولتے تو اپنا منہ مبارک ان کے منہ میں ڈالتے' پھر آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں' تو بھی اس سے محبت فرما اور ہر اس آدمی سے محبت فرما جو اس سے محبت کرے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2122' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2421' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 143' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2624' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 6369' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1073' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 32175' مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث: 211

تشریح: اس حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' آقا کریم ﷺ کے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ انداز شفقت و محبت کو بیان کرتے ہیں' جب انہیں آقا کریم ﷺ کا وہ انداز یاد آتا تو تڑپ جاتے اور انہیں آقا کریم ﷺ کی حضرت سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہ انوکھی محبت و پیار رُلا دیتا۔

564- بَابُ مَنْ بَرَكَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ

جو آدمی اپنے گھٹنوں پر بیٹھے' اس کا بیان

1184 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ اَنَّ فِيهَا اُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَسْاَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْ عَنْهُ، فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُونِي عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا، قَالَ اَنَسٌ: فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَكْثَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقُولَ: سَلُوا، فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ: رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ ذٰلِكَ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْلٰى، اَمَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ، وَاَنَا اُصَلِّي، فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی' جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہو کر قیامت کا ذکر کیا اور اس کے بڑے بڑے امور کا ذکر بھی فرمایا' پھر فرمایا: جو شخص بھی جس چیز کے متعلق سوال کرنا چاہے وہ اس کے متعلق سوال کر لے' سو اللہ کی قسم! تم جس چیز کے متعلق بھی مجھ سے سوال کرو گے جب تک میں اس مقام پر ہوں میں تمہیں اس کے متعلق بتاؤں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب لوگوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی تو وہ زار و قطار رونے لگے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی کثرت سے فرمایا [illegible] کہ سوال کرو' پس حضرت [illegible] کے بل کھڑے ہو [illegible] ہوئے اور اسلام [illegible]

پڑھ رہا تھا' میں نے آج کے دن کی طرح بھلائی اور بُرائی کبھی نہیں دیکھی۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 93' صحیح مسلم رقم الحدیث: 426' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 404' سنن النسائی رقم الحدیث: 496' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 682' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20796' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2184' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 2046

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں آقا کریم ﷺ کا لوگوں کے ان کے بے جا اور بے تکے سوالوں پر اظہارِ ناراضگی کا بیان ہے کہ آپ نے اس حالتِ ناراضگی میں فرمایا کہ جو پوچھنا چاہتے ہو' پوچھو۔ آپ ﷺ نے ان کے جوابات دیے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اثراتِ ناگواری کو بھانپ گئے اور التماساً عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہمارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا اپنے رب ہونے' آپ کا اپنے رسول ہونے اور اسلام کا اپنے دین ہونے پر راضی ہیں۔ سوان کے اس اندازِ مؤدبانہ پر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

اس حدیث میں آقا کریم ﷺ کے علم لامحدود اور اُمورِ غیبیہ کی خبر دینے کا بھی ثبوت ہے' جن کو آپ نے باذنِ الٰہی بیان فرمایا اور اس بات کا برملا اظہار فرمایا کہ جو سوال پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔ جو لوگ علم رسول کریم ﷺ کو حدود و قیود کے پیمانے سے ناپتے تولتے ہیں' ان کے پاس اس حدیث کا کیا جواب ہوگا۔

565- بَابُ الْإِسْتِلْقَاءِ
چت لیٹنے کا بیان

1185 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُهُ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: رَأَيْتُهُ، قُلْتُ لِابْنِ عُيَيْنَةَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ مُسْتَلْقِيًا، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا' میں نے حضرت ابن عیینہ سے کہا: حضور نبی کریم ﷺ کو؟ انہوں نے کہا: ہاں! چت لیٹے ہوئے اور آپ ﷺ اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 475' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2100' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4866' سنن النسائی رقم الحدیث: 721' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20221' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 418' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1197' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2862

تشریح: ان احادیث میں چت لیٹنے کا ثبوت وجواز موجود ہے' وگرنہ آپ ﷺ عمومی عادتِ کریمہ چت لیٹنے کی نہیں تھی۔

1186 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّ بَكْرٍ بِنْتِ الْمِسْوَرِ، عَنْ أَبِيهَا قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مُسْتَلْقِيًا،

حضرت اُم بکر بنت مسور اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو چت لیٹے ہوئے دیکھا اور وہ اپنے

رَافِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی۔

ایک پاؤں کو دوسرے کے اوپر کیے ہوئے تھے۔

566- بَابُ الضَّجْعَةِ عَلٰی وَجْهِهٖ

چہرے کے بل لیٹنے کا بیان

1187 - حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ مُوسَی بْنِ خَلَفٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبِی، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنِ ابْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِیِّ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ، اَنَّهٗ کَانَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ، قَالَ : بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ فِی الْمَسْجِدِ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ، اَتَانِیْ اٰتٍ وَّاَنَا نَائِمٌ عَلٰی بَطْنِیْ، فَحَرَّکَنِیْ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ: قُمْ، هٰذِهٖ ضَجْعَةٌ یُّبْغِضُهَا اللّٰهُ، فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ، فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِیْ۔

حضرت ابن طخفہ غفاری سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کو بتایا اور وہ اصحابِ صفہ میں سے تھے' انہوں نے فرمایا کہ میں مسجد میں رات کے آخری پہر میں سویا ہوا تھا' ایک آنے والا آیا اور میں پیٹ کے بل سویا ہوا تھا' اس نے مجھ کو اپنے پاؤں سے ہلایا اور فرمایا کہ اُٹھ! یہ وہ لیٹنا ہے جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے' میں نے اپنے سر کو اُٹھایا تو دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ میرے سر پر کھڑے تھے۔

سنن ابن ماجه رقم الحديث: 752' مسند ابن ابی شيبة رقم الحديث: 607' الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم رقم الحديث: 1008' مصنف ابن أبی شيبة رقم الحديث: 26680' السنن الكبرى للنسائی رقم الحديث: 6587' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 5550' المعجم الكبير للطبرانی رقم الحديث: 8226

1188 - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ : حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : اَخْبَرَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ جَمِیْلٍ الْکِنْدِیُّ، مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِیْنَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ مُنْبَطِحًا لِّوَجْهِهٖ، فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ : قُمْ، نَوْمَةٌ جَهَنَّمِیَّةٌ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے' وہ مسجد میں چہرے کے بل لیٹا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے اس کو اپنے پاؤں سے ٹھوکر لگائی اور فرمایا: اُٹھ! یہ جہنمیوں کا لیٹنا ہے۔

سنن ابن ماجه رقم الحديث: 3725' المعجم الكبير للطبرانی رقم الحديث: 7914

تشریح: منہ کے بل سونا اہلِ غفلت کا سونا ہے اور سینے اور چہرہ کو جو اللہ تعالیٰ کے [illegible] اطاعتِ الٰہی کے علاوہ کو زمین پر رکھنا مناسب نہیں۔ اور یہ عمل [illegible] ضرورت کی بناء پر جائز ہے۔

567- بَابُ لَا یَاْخُذُ [illegible]

وَلَا يُعْطِي إِلَّا بِالْيُمْنَى

سوا نہ لیا جائے نہ دیا جائے

1189 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَشْرَبَنَّ بِشِمَالِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ.

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ بائیں کے ساتھ ہرگز پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے ہی پیتا ہے۔

قَالَ: كَانَ نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا: وَلَا يَأْخُذُ بِهَا، وَلَا يُعْطِي بِهَا.

کہتے ہیں کہ نافع اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ نہ اس (ہاتھ) کے ساتھ لے نہ اس کے ساتھ دے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث:2020' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 3776' الأمالی فی آثار الصحابة لعبد الرزاق رقم الحدیث: 136' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19541' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 648' مسند احمد رقم الحدیث:4537' سنن الدارمی رقم الحدیث:2073' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث:6715

تشریح: اس حدیث میں ان لوگوں کے لیے تنبیہ و وعید شدید ہے جو بائیں ہاتھ سے لینے دینے اور کھانے پینے کو غیر مسلموں کے دیکھا دیکھی اور فیشن کے طور پر اپنائے ہوئے ہیں اور اسے دورِ جدید کی تہذیب سمجھتے ہیں۔

568- بَابُ: أَيْنَ يَضَعُ نَعْلَيْهِ إِذَا جَلَسَ؟

جب بیٹھے تو اپنے جوتے کہاں رکھے؟ اس کا بیان

1190 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَارُونَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ نَهِيكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ، فَيَضَعُهُمَا إِلَى جَنْبِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ یہ سنت ہے کہ آدمی جب بیٹھے تو اپنے جوتے اتار لے اور انہیں اپنی ایک طرف رکھ لے۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4138' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 7228' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 12917' شعب الایمان رقم الحدیث:5870' الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع رقم الحدیث:946

تشریح: اگر جوتوں کی گمشدگی یا چوری کا احتمال ہو تو اپنے پہلو میں رکھ لینا درست ہے' یا جہاں بھی محفوظ رہنے کی توقع ہو' رکھ سکتا

ہے۔

569- بَابُ الشَّيْطَانُ يَجِيْءُ بِالْعُوْدِ وَالشَّيْءِ يَطْرَحُهُ عَلَى الْفِرَاشِ

اس کا بیان کہ شیطان لکڑی یا کوئی چیز لاکر بستر پر پھینک دیتا ہے

1191 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ، عَنْ اَزْهَرَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْتِيْ اِلٰى فِرَاشِ اَحَدِكُمْ بَعْدَمَا يَفْرِشُهُ اَهْلُهُ وَيُهَيِّئُوْنَهُ، فَيُلْقِيْ عَلَيْهِ الْعُوْدَ اَوِ الْحَجَرَ اَوِ الشَّيْءَ، لِيُغْضِبَهُ عَلٰى اَهْلِهِ، فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ فَلَا يَغْضَبْ عَلٰى اَهْلِهِ، قَالَ: لِاَنَّهُ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ۔

حضرت ازہر بن سعید سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ بلاشبہ شیطان تم میں سے کسی کے بستر پر آتا ہے' اس کے گھر والوں کے اس (کے بستر) کو بچھا کر اور تیار کرنے کے بعد' تو اس پر لکڑی یا پتھر یا اور کوئی چیز ڈال دیتا ہے تاکہ اس کے گھر والوں کو غضب ناک کرے' پس جب کوئی ایسا پائے تو اپنے گھر والوں پر غضب ناک نہ ہو' فرمایا: اس لیے کہ یہ شیطان کا عمل ہے۔

مساوئ الأخلاق للخرائطي رقم الحديث:310

تشریح: بستر بوقت نیند ہی بچھانا چاہیے تاکہ شیطان کو وسوسہ اندازی اور دخل اندازی کا موقع نہ مل سکے۔

570- بَابُ مَنْ بَاتَ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ لَهُ سُتْرَةٌ

جو آدمی ایسی چھت پر رات گزارے جس کے لیے رکاوٹ نہ ہو اس کا بیان

1192 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ، رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ هُوَ ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ وَّعْلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَاتَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ.

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: فِيْ اِسْنَادِهِ نَظَرٌ.

حضرت عبدالرحمٰن بن علی اپنے والد سے وہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی ایسی چھت پر رات گزارے جس کے لیے رکاوٹ نہ ہو تو اس سے [illegible]

[illegible]

سنن ابو داؤد رقم الحديث: 5041' الآداب للبيهقي رقم الحديث: 674 [illegible]

لأبي نعيم رقم الحديث:4953

1193 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ رِيَاحٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَارَةَ قَالَ: جَاءَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ، فَصَعِدْتُ بِهِ عَلَى سَطْحٍ أَجْلَحَ، فَنَزَلَ وَقَالَ: كِدْتُ أَنْ أَبِيتَ اللَّيْلَةَ وَلَا ذِمَّةَ لِي.

حضرت علی بن عمارہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ آئے' پس میں ان کو ساتھ لے کر ایک بغیر دیوار والی چھت کے اوپر چڑھ گیا تو وہ اتر آئے اور فرمایا: قریب ہے کہ میں رات گزاروں اور میرے لیے (رب تعالیٰ کی طرف سے) کوئی ذمہ داری نہ ہو۔

الأدب لابن أبي شيبة رقم الحديث: 126' مصنف ابن ابي شيبة رقم الحديث:26360' المطالب العالية بزوائد المسانيد رقم الحديث:2812

1194 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَاتَ عَلَى إِنْجَارٍ فَوَقَعَ مِنْهُ فَمَاتَ، بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ، وَمَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ حِينَ يَرْتَجُّ، يَعْنِي: يَغْتَلِمُ، فَهَلَكَ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ.

حضرت زہیر' حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے بغیر دیوار کے چھت پر رات گزاری پس وہ اس سے گر کر مر گیا تو اس سے (اللہ تعالیٰ کی) ذمہ داری اُٹھ گئی اور جو شخص سمندر میں سوار ہو' جب اس میں جوش یعنی طغیانی آئی ہوئی ہو پھر وہ مر جائے تو اس سے (بھی) ذمہ داری ختم ہے۔

مسند احمد رقم الحديث:20748' معرفة الصحابة لأبي نعيم رقم الحديث:7215

تشریح: یعنی جو ذمہ اور عہد اللہ تعالیٰ نے بندے کی حفاظت کا لے رکھا ہے (اس سے اللہ بری ہے) کیونکہ اس نے بندے کی حفاظت کے لیے ملائکہ اور دیگر اسباب پیدا کیے ہیں' اگر بندہ ان اسباب کو بروئے کار نہیں لاتا تو اس نے اپنے آپ کو خود ہلاکت میں ڈال دیا اور اس جگہ سویا جہاں سے انسان عادۃً گر کر ہلاک ہو جاتا ہے' گویا بندے نے خود محافظت کا عہد ساقط کر دیا اور اپنے نفس کی حفاظت زائل کر کے اس شخص کے حکم میں ہو گیا' جس کا خون ضائع ہے یعنی وہ ذمہ اور عصمت سے محروم ہو گیا جس کی وجہ سے اس کے خون کی ضمانت لازم آتی ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد۵ صفحہ۹۰۲' فرید بک سٹال' لاہور)

571- بَابٌ: هَلْ يُدْلِي رِجْلَيْهِ إِذَا جَلَسَ؟

اس کا بیان کہ کیا آدمی جب بیٹھے تو اپنے پاؤں کو لٹکائے؟

1195 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : شَهِدَ عِنْدِی اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِیُّ، اَنَّ اَبَا مُوْسٰی الْاَشْعَرِیَّ اَخْبَرَهٗ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِیْ حَائِطٍ عَلٰی قُفِّ الْبِئْرِ، مُدَلِّيًا رِجْلَيْهِ فِی الْبِئْرِ۔

حضور نبی کریم ﷺ ایک باغ میں کنویں کی منڈیر پر بیٹھے تو آپ نے اپنے پاؤں کو کنویں میں لٹکایا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3674' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2403' الأمالی فی آثار الصحابة لعبد الرزاق رقم الحدیث: 119' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20402' فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل رقم الحدیث: 208' مسند احمد رقم الحدیث: 19509' السنة لابن أبی عاصم رقم الحدیث: 1450-1452

572- بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ

اس کا بیان کہ آدمی جب اپنی ضرورت کے لیے نکلے تو کیا پڑھے؟

1196 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ : اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ : اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ : حَدَّثَنِیْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ مِنِّیْ۔

حضرت محمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت مسلم بن ابی مریم نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنے گھر سے نکلتے تو یہ کہتے: "اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ مِنِّیْ" "اے اللہ! مجھے سلامتی عطا فرما اور مجھ سے سلامتی عطا فرما!

تشریح: اس دعائے ماثورہ کے ورد سے بندے کو حفظ و امانِ الٰہی نصیب ہوتی ہے اور باذن اللہ تعالیٰ [illegible] ہے۔

1197 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ اَبُوْ يَعْلٰی قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، التُّكْلَانُ عَلَی اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ [illegible] سے روایت ہے [illegible]

سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3885 [illegible]

الحدیث: 177' المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحديث: 1908' الدعوات الكبير رقم الحديث: 63' التوكل على الله لابن ابي الدنيا رقم الحديث:23

573- بَابُ : هَلْ يُقَدِّمُ الرَّجُلُ رِجْلَهُ بَيْنَ اَيْدِىْ اَصْحَابِهٖ، وَهَلْ يَتَّكِئُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ؟

1198 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَصَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَصَرِيُّ، اَنَّ بَعْضَ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ سَمِعَهُ يَذْكُرُ، قَالَ : لَمَّا بَدَاْنَا فِىْ وِفَادَتِنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرْنَا، حَتّٰى اِذَا شَارَفْنَا الْقُدُومَ تَلَقَّانَا رَجُلٌ يُوضِعُ عَلٰى قَعُودٍ لَّهُ، فَسَلَّمَ، فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ، ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ : مِمَّنِ الْقَوْمُ؟ قُلْنَا : وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ، قَالَ : مَرْحَبًا بِكُمْ وَاَهْلًا، اِيَّاكُمْ طَلَبْتُ، جِئْتُ لِاُبَشِّرَكُمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَمْسِ لَنَا : اِنَّهٗ نَظَرَ اِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ: لَيَاْتِيَنَّ غَدًا مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ، يَعْنِىْ: اَلْمَشْرِقَ، خَيْرُ وَفْدِ الْعَرَبِ، فَبِتُّ اَرُوعُ حَتّٰى اَصْبَحْتُ، فَشَدَدْتُ عَلٰى رَاحِلَتِىْ، فَاَمْعَنْتُ فِى الْمَسِيرِ حَتّٰى ارْتَفَعَ النَّهَارُ، وَهَمَمْتُ بِالرُّجُوعِ، ثُمَّ رُفِعَتْ رُءُوسُ رَوَاحِلِكُمْ، ثُمَّ ثَنٰى رَاحِلَتَهٗ بِزِمَامِهَا رَاجِعًا يُوضِعُ عَوْدَهٗ عَلٰى بَدَنِهٖ، حَتَّى انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَصْحَابُهٗ حَوْلَهٗ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ، فَقَالَ: بِاَبِىْ وَاُمِّىْ، جِئْتُ اُبَشِّرُكَ بِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ، فَقَالَ: اَنّٰى لَكَ بِهِمْ يَا عُمَرُ؟ قَالَ: هُمْ اُولَاءِ عَلٰى اَثَرِىْ، قَدْ اَظَلُّوْا، فَذَكَرَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: بَشَّرَكَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ، وَتَهَيَّاَ الْقَوْمُ فِىْ

اس کا بیان کہ کیا آدمی اپنے ساتھیوں کے سامنے پاؤں پھیلائے اور کیا ان کے سامنے ٹیک لگائے؟

حضرت شہاب بن عبدالعصری کا بیان ہے کہ انہوں نے عبدالقیس کے وفد کے کسی فرد کو یہ ذکر کرتے سنا' انہوں نے کہا کہ جس وقت ہم کو حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جانے کا خیال گزرا' ہم چل پڑے حتیٰ کہ جب ہم قریب پہنچے تو ہم کو ایک آدمی ملا جو اپنی سواری کو بڑا تیز دوڑا رہا تھا' اس نے (ہمیں) سلام کیا' ہم نے اس کے سلام کا جواب دیا' پھر وہ رُک گیا' اس نے کہا: کس قوم سے ہو؟ ہم نے کہا کہ وفد عبدالقیس سے' اس نے کہا: تمہیں مرحبا! خوش آمدید! میں تمہاری ہی طلب میں نکلا ہوں تا کہ میں تمہیں خوشخبری دوں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ہم سے گزشتہ دن فرمایا تھا جبکہ آپ نے مشرق کی طرف دیکھا' آپ ﷺ نے فرمایا: کل اس طرف سے یعنی مشرق سے تمہارے پاس عرب کا بہترین وفد آئے گا' میں ساری رات بے چین رہا حتیٰ کہ مجھے صبح ہو گئی' پس میں نے اپنی سواری پر بہت زیادہ سختی کی اور بہت زیادہ دور نکل گیا حتیٰ کہ دن چڑھ آیا اور میں نے واپس لوٹنے کا ارادہ کر لیا' پھر تمہاری سواریوں کے سر اونچے ہوئے' پھر اس آدمی نے اپنی سواری کی لگام کو پکڑ کر اسی طرف اس کو موڑا' جس جگہ سے اس نے (سفر کی) ابتداء کی تھی' حتیٰ کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں پہنچ گیا'

مَقَاعِدِهِمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا، فَأَلْقَى ذَيْلَ رِدَائِهِ تَحْتَ يَدِهِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ، وَبَسَطَ رِجْلَيْهِ. فَقَدِمَ الْوَفْدُ فَفَرِحَ بِهِمُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ، فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ اَمْرَحُوا رِكَابَهُمْ فَرَحًا بِهِمْ، وَاَقْبَلُوا سِرَاعًا، فَاَوْسَعَ الْقَوْمُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِءٌ عَلٰى حَالِهِ، فَتَخَلَّفَ الْاَشَجُّ، وَهُوَ: مُنْذِرُ بْنُ عَائِذِ بْنِ مُنْذِرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ زِيَادِ بْنِ عَصَرٍ، فَجَمَعَ رِكَابَهُمْ ثُمَّ اَنَاخَهَا، وَحَطَّ اَحْمَالَهَا، وَجَمَعَ مَتَاعَهَا، ثُمَّ اَخْرَجَ عَيْبَةً لَهُ وَاَلْقٰى عَنْهُ ثِيَابَ السَّفَرِ، وَلَبِسَ حُلَّةً، ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِيْ مُتَرَسِّلًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَيِّدُكُمْ وَزَعِيمُكُمْ، وَصَاحِبُ اَمْرِكُمْ؟ فَاَشَارُوا بِاَجْمَعِهِمْ اِلَيْهِ، وَقَالَ: ابْنُ سَادَتِكُمْ هٰذَا؟ قَالُوا: كَانَ اٰبَاؤُهُ سَادَتَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَهُوَ قَائِدُنَا اِلَى الْاِسْلَامِ، فَلَمَّا انْتَهَى الْاَشَجُّ اَرَادَ اَنْ يَقْعُدَ مِنْ نَاحِيَةٍ، اسْتَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا قَالَ: هَا هُنَا يَا اَشَجُّ، وَكَانَ اَوَّلَ يَوْمٍ سُمِّيَ الْاَشَجَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، اَصَابَتْهُ حِمَارَةٌ بِحَافِرِهَا وَهُوَ فَطِيمٌ، فَكَانَ فِيْ وَجْهِهٖ مِثْلُ الْقَمَرِ، فَاَقْعَدَهُ اِلٰى جَنْبِهٖ، وَاَلْطَفَهُ، وَعَرَفَ فَضْلَهُ عَلَيْهِمْ، فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَهُ وَيُخْبِرُهُمْ، حَتّٰى كَانَ بِعَقِبِ الْحَدِيْثِ قَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ اَزْوِدَتِكُمْ شَيْءٌ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَقَامُوْا سِرَاعًا، كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اِلٰى ثِقَلِهٖ فَجَاءُوْا بِصُبَرِ التَّمْرِ فِيْ اَكُفِّهِمْ، فَوُضِعَتْ عَلٰى نِطْعٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ جَرِيْدَةٌ دُوْنَ الذِّرَاعَيْنِ وَفَوْقَ الذِّرَاعِ، فَكَانَ يَخْتَصِرُ

آپ ﷺ کے اردگرد آپ کے اصحاب کرام میں سے مہاجرین وانصار تھے اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا! میں آپ کے پاس وفد عبدالقیس (کے آنے) کی خوشخبری دینے آیا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! وہ تجھ سے کتنے دور ہیں اس نے کہا: وہ لوگ میرے پیچھے ہی ہیں آ گئے ہیں اس نے یہ ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے بہتری کی بشارت عطا فرمائے اور لوگ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھنے کے لیے تیار ہو گئے اور حضور نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے پس آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے نیچے سے اپنی چادر کے کنارے کو رکھ کر اس پر ٹیک لگالی اور اپنے پاؤں مبارک پھیلا لیے پس وفد آ گیا تو مہاجرین وانصار ان کی وجہ سے بہت زیادہ خوش ہو گئے تو جب انہوں (وفد عبدالقیس) نے حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام کو دیکھا تو خوشی کی وجہ سے اپنی سواریوں کو بھی اس حال میں چھوڑ دیا اور جلدی سے آگے آ گئے تو لوگوں نے کشادگی پیدا کر دی اور حضور نبی کریم ﷺ اسی طرح اپنے حال میں ٹیک لگائے رہے۔ حضرت اشج (وفد سے) پیچھے رہ گئے اور وہ (یعنی ان کا نام) منذر بن عائذ بن منذر بن حارث بن نعمان بن زیاد بن عصر ہیں۔ انہوں نے ان سب (وفد عبدالقیس) کی سواریاں اکٹھی کیں پھر ان کو بٹھایا ان [illegible]

[illegible]

بِهَا، قَلَّمَا يُفَارِقُهَا، فَأَوْمَأَ بِهَا إِلَى صُبْرَةٍ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ فَقَالَ: تُسَمُّونَ هٰذَا التَّعْضُوضَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: وَتُسَمُّونَ هٰذَا الصَّرَفَانَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، وَتُسَمُّونَ هٰذَا الْبَرْنِيَّ؟، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: هُوَ خَيْرُ تَمْرِكُمْ وَأَنْفَعُهُ لَكُمْ، وَقَالَ بَعْضُ شُيُوخِ الْحَيِّ: وَأَعْظَمُهُ بَرَكَةً وَإِنَّمَا كَانَتْ عِنْدَنَا خَصِبَةٌ نَعْلِفُهَا إِبِلَنَا وَحَمِيرَنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ وِفَادَتِنَا تِلْكَ عَظُمَتْ رَغْبَتُنَا فِيهَا، وَفَسَلْنَاهَا حَتّٰى تَحَوَّلَتْ ثِمَارُنَا مِنْهَا، وَرَأَيْنَا الْبَرَكَةَ فِيهَا۔

کے ارکان) نے ان (حضرت اشج) کی طرف اشارہ کیا' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے سردار کا بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا: ان کا والد دورِ جاہلیت میں ہمارا سردار تھا اور یہ ہمارے اسلام میں قائد ہیں۔ تو جب حضرت اشج پہنچے اور انہوں نے ایک طرف بیٹھنے کا ارادہ کیا تو حضور نبی کریم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے' فرمایا: اے اشج! یہاں آؤ یہی وہ سب سے پہلا دن ہے کہ ان کا نام اشج رکھا گیا' ان کی رضاعت (دودھ پینے والی عمر) کے دور میں ان کو ایک گدھی نے اپنا کھر مارا تھا تو ان کے چہرے پر چاند کی مثل نشان تھا' آپ ﷺ نے انہیں اپنی ایک جانب بٹھایا اور ان پر مہربانی فرمائی اور لوگوں کے سامنے ان کی فضیلت بیان کی تو لوگ حضور نبی کریم ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے' وہ آپ سے سوال کرتے اور آپ انہیں جواب دیتے حتیٰ کہ بات کے آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس تمہارے زادِ راہ میں سے کچھ ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! پس وہ لوگ جلدی سے اُٹھے' ہر آدمی ان میں سے اپنے سامان کی طرف دوڑا' پس وہ اپنی ہتھیلیوں میں کھجوریں لائے اور آپ ﷺ کے سامنے ان کا ڈھیر لگا دیا اور آپ ﷺ کے سامنے ایک ٹہنی تھی جو دو گز (شرعی) یا اس سے ایک گز زیادہ تھی' آپ ﷺ اسے ہاتھ میں رکھتے تھے اور بہت کم اس کو اپنے سے جدا کرتے تھے' آپ ﷺ نے کھجوروں کے اس ڈھیر کی طرف اشارہ کیا' فرمایا کہ کیا تم اس کا نام ''تعضوض'' رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! اور فرمایا: تم اس کا نام ''صرفان'' رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! اور تم اس کا نام ''برنی'' رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں!

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہاری بہترین کھجوریں ہیں اور تمہارے لیے بہت زیادہ نفع مند ہیں، قبیلے کے بعض بڑے بزرگوں نے کہا: اور یہ بہت برکت والی ہے اور بلاشبہ ہمارے ہاں ایک (کھجور کی قسم) "جصبہ" تھی، جس کو ہم اپنے اونٹوں اور گدھوں کو چارے میں کھلاتے تھے، پھر جب ہم اپنے اس وفد سے واپس لوٹے تو اس (کھجور) میں ہمیں بہت رغبت پیدا ہوگئی اور ہم نے اس کی قلمیں لگائیں حتیٰ کہ پھل اسی سے (پیدا) ہونے لگ گئے اور ہم نے اس میں برکت ہی برکت دیکھی۔

مسند احمد رقم الحدیث: 15559-17831

574- بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحَ

اس کا بیان کہ آدمی جب صبح کرے تو کیا کہے؟

1199 - حَدَّثَنَا مُعَلًّى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ، وَإِذَا أَمْسٰى قَالَ: اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب صبح کرتے تو کہتے: "اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ" "اے اللہ! ہم نے تیرے ساتھ (یعنی تیری رحمت کے ساتھ) صبح کی اور تیرے ہی ساتھ ہم نے شام کی اور تیری ہی ذات (کے بھروسے) پر ہم جیتے ہیں اور تیری ہی ذات کے (بھروسے) پر ہم مرتے ہیں اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے" اور جب شام کرتے تو کہتے: "اَللّٰهُمَّ بِكَ [illegible] وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ [illegible]" "اے اللہ! [illegible] ہی [illegible] اور تیرے ہی [illegible]

ہے"۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5068' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3868' مسند احمد رقم الحدیث: 8649' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 29291' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 9752' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 291' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 964' عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی رقم الحدیث: 35-50

1200 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسٰى: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي وَمَالِي. اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ مِنْ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي.

حضرت عبادہ بن مسلم الفزاری سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت جبیر بن ابی سلیمان بن جبیر بن مطعم نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کو نہیں چھوڑتے تھے جب آپ صبح کرتے اور جب آپ شام کرتے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي وَمَالِي. اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ مِنْ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي"، "اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین اور اپنی دنیا اور اپنے اہل اور اپنے مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! میرے عیبوں کی پردہ پوشی فرما اور مجھے میرے خوف میں امن عطا فرما' اے اللہ! میرے سامنے اور میرے پیچھے سے اور میرے دائیں جانب سے اور میری بائیں جانب سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کے ساتھ اس چیز سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں"۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5074' سنن النسائی رقم الحدیث: 5529' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3871' الفتن لنعیم بن

حماد رقم الحدیث: 1725' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 29278' مسند احمد رقم الحدیث: 4785' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 7915' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 961

1201 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ زِيَادٍ، مَوْلٰى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ : اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ، وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ، اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، اِلَّا اَعْتَقَ اللّٰهُ رُبُعَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَعْتَقَ اللّٰهُ نِصْفَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اَعْتَقَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

حضرت مسلم بن زیاد مولیٰ زوجہ نبی کریم ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت یہ کہے: "اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ، وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ، اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ" "اے اللہ! بلاشبہ ہم نے صبح کی ہم تجھے گواہ بناتے ہیں اور عرش کے حاملین کو ہم گواہ بناتے ہیں اور تیرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو کہ بلاشبہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور بلاشبہ حضرت محمد (ﷺ) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں" تو اللہ تعالیٰ اس کے چوتھائی حصے کو اس دن آزادی عطا فرما دے گا اور جس آدمی نے دو دفعہ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کا نصف حصہ جہنم سے آزاد فرما دے گا اور جو آدمی یہ (کلمات) چار دفعہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن اس کو جہنم سے آزاد فرما دے گا۔

سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5069' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 9753' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 297' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 7205' مسند الشامیین للطبرانی رقم الحدیث: 1542-3369' عمل الیوم واللیلة لابن السنی رقم الحدیث: 70' الدعوات الکبیر رقم الحدیث: 40

575- بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى

آدمی جب شام کرے تو کیا کہے [illegible]

1202 - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو [illegible]

[illegible]

بْنَ عَاصِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَقُوْلُهُ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاَمْسَيْتُ، قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ، وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کوفرماتے سنا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز سکھادیں جو میں صبح اور شام کو پڑھا کروں! تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہو: ''اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ'''' اے اللہ! غیب اور حاضر کو جاننے والے' آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے' تو ہر شے کا پالنے والا اور اس کا مالک ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے''۔ یہ کلمات کہہ' جب تو صبح کرے اور جب تو شام کرے اور جب تو اپنے بستر پر جائے۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5067' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19832' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 9' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 238' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 26523' مسند احمد رقم الحدیث: 51' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2731' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 7644

1203 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَعْلٰى، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ ۔ وَقَالَ : رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهُ، وَقَالَ : شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ۔

حضرت عمرو' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں اور (یہ بھی) کہا: ہر چیز کے رب اور اس کے مالک' اور کہا: شیطان کے شر اور اس کے شریک کے شر سے۔

1204 - حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِىْ رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ : اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْنَا بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَلْقٰى اِلَيَّ صَحِيْفَةً فَقَالَ : هٰذَا مَا كَتَبَ لِيَ النَّبِيُّ

حضرت ابوراشد الحبرانی سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے ان سے کہا: ہم سے وہ حدیث بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو! تو انہوں نے میری طرف ایک کاغذ ڈالا' پس فرمایا کہ یہ ہے وہ خط جو حضور نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ فِيهَا، فَإِذَا فِيهَا: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِي مَا أَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، قُلْ: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ.

کریم ﷺ نے میری طرف لکھا' میں نے اس میں دیکھا تو اس میں یہ (لکھا) تھا: بلاشبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے سوال کیا' عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کچھ ایسا سکھائیے جو میں جب صبح کروں اور جب شام کروں تو پڑھا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! کہو: "اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ" "اے اللہ! زمینوں اور آسمان کے پیدا کرنے والے' غیب اور حاضر کو جاننے والے' ہر چیز کے رب اور اس کے مالک میں' تجھ سے اپنے نفس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور شیطان کے شر اور اس کے شریک سے اور یہ کہ میں اپنی جان پر برائی کو جمع کرلوں یا برائی کو کسی مسلمان کی طرف کھینچوں"۔

مسند احمد رقم الحدیث: 6597' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 263' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 52' مسند الشامیین للطبرانی رقم الحدیث: 849' الدعوات الکبیر رقم الحدیث: 404

576- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ

اس کا بیان کہ آدمی جب بستر پر جائے تو کیا پڑھے؟

1205 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، وَأَبُو نُعَيْمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible]

تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے وہ جس نے ہمیں ہماری موت کے بعد زندہ فرمایا اور ہم نے اسی طرف اُٹھ کر جانا ہے''۔

صحيح البخاري رقم الحديث: 6312' سنن ابو داؤد رقم الحديث: 5049' سنن ابن ماجه رقم الحديث: 3880' مسند الحميدي رقم الحديث: 449' الأدب لابن أبي شيبة رقم الحديث: 236' مسند احمد رقم الحديث: 23244' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 26521' سنن الدارمي رقم الحديث: 2728

1206 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، كَمْ مَنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر آتے (سونے کے لیے) تو کہتے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، كَمْ مَنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ'' ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کفایت کیا اور ہم کو ٹھکانہ دیا' کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کے لیے نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ٹھکانہ دینے والا''۔

صحيح مسلم رقم الحديث: 2715' سنن ابو داؤد رقم الحديث: 5053' مسند احمد رقم الحديث: 13653' السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث: 10567' مسند أبي يعلى الموصلي رقم الحديث: 3523' مكارم الأخلاق للخرائطي رقم الحديث: 949' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 5540' عمل اليوم والليلة لابن السني رقم الحديث: 711

تشریح: کفایت سے مراد موذی جانوروں' آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رکھنا' بچانا' پوری فرمانا' پناہ دینے سے مراد ہے' رہنے کے لیے گھر دینا' سردی گرمی سے بچنے کو بستر وغیرہ عطا فرمانا۔

چنانچہ کفار کو رب تعالیٰ نے نفس اور شیطان کے ہاتھوں میں چھوڑ دیا ہے' اب وہ ہر طرح ان کے بس میں ہیں' اسی طرح بعض وہ مساکین ہیں جن کے پاس نہ گھر ہے نہ در نہ بستر' ایمان نفس و شیطان سے امان ہے' مکان و بستر مصیبتوں سے امان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو دونوں امانیں عطا فرمائیں۔

(مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد ۴ صفحہ ۲۱' مطبوعہ قادری پبلشرز' لاہور)

1207 - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تک سورۃ السجدہ اور سورۃ الملک نہ پڑھ لیتے تب تک نہ سوتے۔

يَقْرَأَ : (الٓمٓ تَنْزِيلُ) وَ : (تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ)۔

قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ : فَهُمَا يَفْضُلَانِ كُلَّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسَبْعِينَ حَسَنَةً، وَمَنْ قَرَأَهُمَا كُتِبَ لَهُ بِهِمَا سَبْعُونَ حَسَنَةً، وَرُفِعَ بِهِمَا لَهُ سَبْعُونَ دَرَجَةً، وَحُطَّ بِهِمَا عَنْهُ سَبْعُونَ خَطِيئَةً۔

حضرت ابوزبیر نے فرمایا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن مجید میں ستر نیکیاں ہر سورت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں اور جس آدمی نے ان دونوں سورتوں کو پڑھا اس کے لیے ان دونوں کے بدلے ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ان دونوں سورتوں کے بدلے اس آدمی کے ستر درجے بلند ہوتے ہیں اور اس آدمی کے ان دونوں سورتوں کے پڑھنے پر ستر گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

مسند ابن الجعد رقم الحديث: 2611' مصنف ابن ابی شيبة رقم الحديث: 29816' السنن الكبرىٰ للنسائی رقم الحديث: 10474' مسند احمد رقم الحديث: 14659' سنن الدارمی رقم الحديث: 3454' مكارم الأخلاق للخرائطی رقم الحديث: 951' الدعاء للطبرانی رقم الحديث: 266-267' المعجم الأوسط رقم الحديث: 1483

1208 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ شُمَيْطٍ، اَوْ سُمَيْطٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : النَّوْمُ عِنْدَ الذِّكْرِ مِنَ الشَّيْطَانِ، اِنْ شِئْتُمْ فَجَرِّبُوا، اِذَا اَخَذَ اَحَدُكُمْ مَضْجَعَهُ وَاَرَادَ اَنْ يَنَامَ فَلْيَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت ابوالاحوص سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ذکر کرتے وقت نیند کا آجانا شیطان کی طرف سے ہے اگر تم چاہو تو تجربہ کر لو جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے اور سونے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ اللہ عزوجل کا ذکر کرے۔

1209 - حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ : تَبَارَكَ وَ (الٓمٓ تَنْزِيلُ) السَّجْدَةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک [illegible] سورۃ الملک اور سورۃ السجدہ [illegible]

مسند ابن الجعد رقم الحديث: 2611' مصنف ابن ابی شيبة رقم الحديث: 29816' [illegible] الحديث: 10474' سنن الدارمی رقم الحديث: 3454' مسند احمد [illegible] رقم الحديث: 675' المعجم الصغير للطبرانی رقم الحديث: 953' [illegible]

1210 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ [illegible]

الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ، فَلْيَحِلَّ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ، فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهٗ، فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَ فِيْ فِرَاشِهٖ، وَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، وَلْيَقُلْ: بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، فَاِنِ احْتَبَسْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ، اَوْ قَالَ: عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ.

میں کوئی ایک اپنے بستر پر آئے تو اس کو چاہیے کہ اپنی چادر کے اندرونی کپڑے سے اپنے بستر کو جھاڑے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بستر پر پیچھے کیا تھا اور اس کو چاہیے کہ وہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹے اور اسے چاہیے کہ یہ پڑھے: ''بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، فَاِنِ احْتَبَسْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ'''' (اے اللہ!) میں تیرے نام کے ساتھ اپنے پہلو کو رکھتا ہوں' اگر تو میری جان کو قبض فرمائے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرمانا' اسی طرح جس طرح کہ تو نیک لوگوں کی حفاظت فرماتا ہے' یا فرمایا: ''عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ'' ''اپنے نیک بندوں کی''۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6320' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2713' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5050' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3873' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث:19830' الأدب لابن ابی شیبة رقم الحدیث: 240' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث:26539

1211 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ حَازِمٍ اَبُوْ بَكْرٍ النَّخَعِيُّ قَالَ : اَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَاَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَهْبَةً وَّرَغْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ، فَمَنْ قَالَهَا فِيْ لَيْلَةٍ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو اپنی دائیں کروٹ پر سوتے' پھر کہتے: ''اَللّٰهُمَّ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَاَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَهْبَةً وَّرَغْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ'''' اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری جانب کیا اور میں نے اپنی جان کو تیرے لیے فرماں بردار کیا اور میں نے اپنی پیٹھ کو تیرے حوالے کیے' تیری ذات کا خوف اور رغبت رکھتے ہوئے' تیری ذات کے سوا کوئی جائے نجات اور ٹھکانہ نہیں ہے'

میں تیری کتاب پر جو تو نے نازل کی ایمان لایا اور تیرے نبی پر جسے تو نے بھیجا"۔ فرمایا کہ جو شخص رات کو یہ کلمات پڑھے پھر فوت ہو جائے تو وہ فطرت پر فوت ہوگا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 247' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2710' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5046' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3876' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19829' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 743' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 740

1212 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر (سونے کے لیے) آتے تو کہتے: "اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ" "اے اللہ! آسمانوں کے رب اور زمین کے اور ہر شے کے رب دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے تورات انجیل اور قرآن مجید کو نازل فرمانے والے میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ہر شر پھیلانے والے کے شر سے [illegible] والا ہے تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے [illegible] آخر ہے [illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6320' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2713' [illegible]

ماجه رقم الحديث: 3874' جامع معمر بن راشد رقم الحديث: 19830' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 29303' مسند احمد رقم الحديث: 10924' سنن الدارمي رقم الحديث: 2726

577- بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ

سوتے وقت دعا کرنے کی فضیلت کا بیان

1213 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ بِوَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهٖ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹتے' پھر کہتے: ''اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ بِوَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ'' ''اے اللہ! میں نے اپنی ذات کو تیرا فرمانبردار کیا اور اپنے چہرے کو تیری طرف متوجہ کیا اور میں نے اپنے معاملے کو تیرے سپرد کیا اور میں نے اپنی پیٹھ کو تیرے حوالے کیا' تیرا خوف اور رغبت رکھتے ہوئے' تیرے سوا کوئی جائے نجات اور ٹھکانہ نہیں ہے' میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جسے تو نے بھیجا ہے''۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے یہ کلمات پڑھے اور اسی رات کو مر گیا تو وہ فطرت پر مرے گا۔

صحيح البخاري رقم الحديث: 6313' صحيح مسلم رقم الحديث: 2710' سنن ابو داؤد رقم الحديث: 5046' سنن ابن ماجه رقم الحديث: 3876' جامع معمر بن راشد رقم الحديث: 19829' مسند ابو داؤد الطيالسي رقم الحديث: 743' مسند الحميدي رقم الحديث: 740

تشریح: شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بزرگ فرماتے ہیں کہ دائیں پہلو پر سونے میں یہ حکمت ہے کہ دل بائیں پہلو میں ہے' بندہ جب دائیں پہلو پر سوتا ہے تو دل لٹک جاتا ہے اور اسے کوئی زیادہ استراحت حاصل نہیں ہوتی' گہری نیند نہیں پڑتی اور شب بیداری کے لیے اُٹھنا آسان ہو جاتا ہے اور اگر بندہ بائیں پہلو پر سو جائے تو دل کو قرار ملتا ہے اور راحت حاصل ہوتی ہے اور نیند بھی گہری آتی ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۳ صفحہ ۵۵۸-۵۵۹' مطبوعہ فرید بک سٹال' لاہور)

1214 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ، عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ اَوْ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ اِبْتَدَرَهٗ مَلَكٌ وَّشَيْطَانٌ، فَقَالَ الْمَلَكُ : اِخْتِمْ بِخَيْرٍ، وَقَالَ الشَّيْطَانُ: اِخْتِمْ بِشَرٍّ، فَاِنْ حَمِدَ اللّٰهَ وَذَكَرَهٗ اَطْرَدَهٗ، وَبَاتَ يَكْلَؤُهٗ، فَاِذَا اسْتَيْقَظَ اِبْتَدَرَهٗ مَلَكٌ وَّشَيْطَانٌ فَقَالَا مِثْلَهٗ، فَاِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ وَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ رَدَّ اِلَىَّ نَفْسِىْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِىْ مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ (يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا، وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا)، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ (يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ) اِلٰى (لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ)، فَاِنْ مَّاتَ مَاتَ شَهِيْدًا، وَاِنْ قَامَ فَصَلّٰى صَلّٰى فِىْ فَضَائِلَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو یا اپنے بستر پر آئے تو اس کی طرف ایک فرشتہ اور شیطان بڑھتا ہے فرشتہ کہتا ہے: بھلائی پر خاتمہ کر اور شیطان کہتا ہے: برائی پر ختم کر پس اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے اور اس کا ذکر کرتا ہے تو وہ (فرشتہ) اس (شیطان) کو علیحدہ کر دیتا ہے اور وہ آدمی اس حال میں رات گزارتا ہے کہ فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے پھر جب وہ جاگتا ہے تو فرشتہ اور شیطان اس کی طرف بڑھتے ہیں دونوں اس کو اسی کی مثل (جیسا کہ رات کو کہا تھا) کہتے ہیں پس اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے میری جان کو موت کے بعد میری طرف لوٹایا اور اسے نیند میں موت نہ دی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو "آسمانوں اور زمین روکے ہوئے ہے کہ گر نہ پڑیں اور اگر یہ دونوں گر پڑیں تو اس ذات کے سوا کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو ان کو روک سکے بلاشبہ وہ بردبار مغفرت فرمانے والا ہے" تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے سوائے اس کے حکم کے" [illegible] والا ہے تک [illegible] اٹھا پھر اس نے [illegible] پڑھی [illegible]

السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10623 [illegible] الحدیث: 5533 الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 220 [illegible] لابن منده رقم الحدیث: 187 الدعوات الکبیر رقم الحدیث: 18 [illegible]

578- بَابُ يَضَعُ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ [illegible]

1215 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ، وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھ کو اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور کہتے: ''اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ'''' اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچانا اس دن جب تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا''۔

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت اسرائیل' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے' وہ حضور نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

صحيح مسلم رقم الحديث: 709' سنن ابوداؤد رقم الحديث: 615' سنن النسائي رقم الحديث: 822' سنن ابن ماجه رقم الحديث: 1006' مسند ابوداؤد الطيالسي رقم الحديث: 744' الأدب لابن أبي شيبة رقم الحديث: 252' مصنف عبد الرزاق الصنعاني رقم الحديث: 2478' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 26537

تشریح: حضور ﷺ دن میں یا رات کو سوتے وقت ہمیشہ دائیں کروٹ پر قبلہ رو ہو کر دایاں ہاتھ مبارک دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے تھے' اس طرح کہ ہاتھ مبارک کا کچھ حصہ سر کے نیچے ہوتا تھا' اس طرح سونا سنت ہے۔

''اللّٰهم قنى عذابك يوم تبعث'' یعنی قیامت کے عذاب سے بچانا کہ اصل عذاب تو وہی قبر کا عذاب یا نزع کے وقت کا عذاب تو اس اُخروی عذاب کا پیش خیمہ ہے جو قیامت کے عذاب سے محفوظ ہوگا' اُمید ہے کہ ان عذابوں (قبر و نزع کے) سے بھی بچا رہے گا۔

گال کے نیچے ہاتھ رکھ کر دائیں کروٹ پر سونا سنت ہے' دائیں پہلو پر لیٹنے سے نیند کم آتی ہے کیونکہ دل بائیں طرف ہوتا ہے اور وہ معلق ہو جاتا ہے' لہٰذا سکون و قرار کم ہو جاتا ہے اور اگر بائیں پہلو پر سویا جائے تو دل اپنے مقام پر رہتا ہے جس کی وجہ سے نیند بہت زیادہ آتی ہے۔ اطباء بھی دائیں پہلو پر سونے کو اچھا سمجھتے ہیں کیونکہ ان کی غرض آرام اور ہضم طعام ہوتا ہے اور وہ اس صورت میں خوب حاصل ہوتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ آرام و سکون کی وجہ سے حرارت باطن میں رُک جاتی ہے' جس کی وجہ سے کھانا جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد۵ صفحہ ۸۹۹ ملخصاً' فرید بک سٹال' لاہور)

579- بَابٌ

باب

1216 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَّتَانِ لَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: دو عادتیں وہ ہیں جو مسلمان آدمی ان دونوں کو جمع کرے گا وہ

يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُمَا يَسِيرٌ، وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ، قِيلَ: وَمَا هُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: يُكَبِّرُ اَحَدُكُمْ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيَحْمَدُ عَشْرًا، وَيُسَبِّحُ عَشْرًا، فَذٰلِكَ خَمْسُونَ وَمِئَةٌ عَلَى اللِّسَانِ، وَاَلْفٌ وَّخَمْسُمِئَةٍ فِي الْمِيزَانِ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُدُّهُنَّ بِيَدِهِ. وَاِذَا اَوَى اِلَى فِرَاشِهِ سَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ وَكَبَّرَهُ، فَتِلْكَ مِئَةٌ عَلَى اللِّسَانِ، وَاَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ، فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِئَةِ سَيِّئَةٍ؟ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ لَا يُحْصِيهِمَا؟ قَالَ: يَاْتِي اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فِي صَلَاتِهِ، فَيُذَكِّرُهُ حَاجَةَ كَذَا وَكَذَا، فَلَا يَذْكُرُهُ.

جنت میں داخل ہوگا اور وہ دو (عادتیں) آسان ہیں اور ان دونوں پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ دو کون سی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کا ہر فرض نماز کے بعد دس دفعہ اللّٰہ اکبر اور دس دفعہ الحمد للّٰہ اور دس دفعہ سبحان اللّٰہ کہنا' یہ زبان پر تو ایک سو پچاس ہیں لیکن میزان پر ڈیڑھ ہزار۔ تو میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ انہیں اپنے ہاتھ پر شمار کر رہے ہیں اور جب آدمی اپنے بستر پر آئے تو (تینتیس' تینتیس' تینتیس دفعہ) سبحان اللّٰہ' الحمد اللّٰہ' اللّٰہ اکبر کہے تو یہ زبان پر سو ہوئے اور میزان میں ایک ہزار' سو تم میں سے کون ہے جو ایک رات اور دن میں پچیس ہزار گناہ کرتا ہو؟ عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیسے کوئی ان دونوں کو جمع نہ کر سکے گا' آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں کسی کے پاس شیطان نماز میں آتا ہے تو اس کو فلاں فلاں کام یاد دلاتا ہے' پس وہ اس کا ذکر نہیں کر پاتا۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1502' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5065' سنن النسائی رقم الحدیث: 1348' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 926' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 3189' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 594' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 29264' مسند احمد رقم الحدیث: 6910

580- بَابُ اِذَا قَامَ مِنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلْيَنْفُضْهُ

جب کوئی اپنے بستر سے اُٹھ جائے [illegible] واپس آئے تو اسے [illegible]

1217 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَوَى اَحَدُكُمْ اِلَى

حضرت [illegible]

فِرَاشِهِ فَلْيَأْخُذْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ، فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيُسَمِّ اللَّهَ، فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلَفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَلْيَقُلْ: سُبْحَانَكَ رَبِّي، بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ.

اور اللہ تعالیٰ کا نام لے' اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بستر پر اس کے بعد پیچھے کیا ہوا' پھر جب وہ لیٹنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹے اور کہے: ''سُبْحَانَكَ رَبِّي، بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ'''' اے میرے رب! تیری ذات پاک ہے' تیری ذات (کے بھروسہ) کے ساتھ میں نے اپنے پہلو کو رکھا اور تیری ہی ذات (کے بھروسے) پر اسے اُٹھاؤں گا' اگر تو میری جان کو روک لے تو اس کی مغفرت فرمانا اور اگر اسے چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرمانا' جس طرح کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے''۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6320' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2713' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5050' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3873' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19830' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 240' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 26525-26539

581- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ بِاللَّيْلِ

اس کا بیان کہ آدمی جب رات کو جاگے تو کیا پڑھے؟

1218 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُعْطِيهِ وَضُوءَهُ، قَالَ: فَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے دروازے کے پاس رات گزارتا' میں آپ ﷺ کو وضو کے لیے پانی دیتا' کہتے ہیں کہ ایک رات کو میں نے آپ ﷺ کو دیر تک یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی حمد کی' اور میں نے آپ ﷺ کو رات کو دیر تک یہ فرماتے سنا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ'''' تمام تعریفیں اللہ

تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 489' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 1320' سنن النسائی رقم الحدیث: 1618' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3879' الزہد والرقائق لابن المبارک والزہد رقم الحدیث: 106-1236' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1268' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 2563

582- بَابُ مَنْ نَامَ وَبِيَدِهِ غَمَرٌ

اس کا بیان کہ جو آدمی سو جائے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی ہو

1219 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَامَ وَبِيَدِهِ غَمَرٌ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُ، فَأَصَابَهُ شَيْءٌ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی سو جائے اور دھونے سے پہلے اس کے ہاتھ میں چکنائی ہو' پھر اسے کوئی چیز تکلیف پہنچائے تو وہ ہرگز کسی شے کو ملامت نہ کرے سوائے اپنی ذات کے۔

المعجم الأوسط جلد1 صفحہ159 - جلد3 صفحہ314' تاریخ اصبہان جلد2 صفحہ327

تشریح: یعنی ہاتھ دھوئے بغیر سو جائے جبکہ ان میں چکنائی' شیرہ لگا ہو تو لامحالہ کوئی موذی چیز اس پر آئے گی اور اسے کاٹے گی تو اب اسے ملامت کرنے کے بجائے اپنے آپ کو ملامت کرے اور کوسے کہ اپنی سستی اور کاہلی کی بناء پر چکنائی والے ہاتھ دھوئے نہیں' سو گیا اور یہ تکلیف پہنچی۔

1220 - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَاتَ وَبِيَدِهِ غَمَرٌ، فَأَصَابَهُ شَيْءٌ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی رات اس حال میں گزارے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی ہو' پھر اسے کوئی چیز تکلیف پہنچائے تو وہ ہرگز ملامت نہ کرے سوائے اپنی ذات کے۔

سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 3852' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3297' مصنف لابن أبی شیبۃ رقم الحدیث: 17' مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: 26218' الدارمی رقم الحدیث: 2107' السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: 6579

583- بَابُ إِطْفَاءِ الْمِصْبَاحِ

1221 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي

مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، وَأَكْفِئُوا الْإِنَاءَ، وَخَمِّرُوا الْإِنَاءَ، وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا، وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً، وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً، وَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ.

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (رات کو سونے سے پہلے) دروازے بند کر دو' مشکوں کو باندھ دو' برتنوں کو اُلٹا دو اور برتنوں کو ڈھانپ دو اور چراغ کو بجھا دو کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا اور نہ (بند) مشک کو کھول سکتا ہے اور نہ (ڈھکا) برتن ننگا کر سکتا ہے اور بلاشبہ چوہیا لوگوں پر ان کے گھروں میں آگ بھڑکا دیتی ہے۔

' صحيح البخاری رقم الحديث: 3280-3304-3316' صحيح مسلم رقم الحديث: 2011-2012' سنن ابو داؤد رقم الحديث: 2604' سنن ابن ماجه رقم الحديث: 3410-3771' جامع معمر بن راشد رقم الحديث: 19873' مسند الحميدی رقم الحديث: 1310' مسند ابن الجعد رقم الحديث: 2600

تشریح: مطلب یہ ہے کہ رات کو سوتے وقت ان چیزوں پر دھیان دیا جائے اور اہتمام کے ساتھ ان کو بند کیا جائے اور ڈھانک دیا جائے کیونکہ شیطان دروازوں' دیواروں اور ننگے برتنوں' پر قدرت رکھتے اور ان پر اثر انداز ہوتے ہیں' لیکن جب اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ان کو بند کر دیا جائے اور ڈھانک دیا جائے گا تو پھر ان کی مجال نہیں رہتی' کیونکہ دروازے کھلے رہنے اور برتن نہ ڈھانپنے پر اکثر ضرر مرتب ہوتے ہیں' جن کا مشاہدہ عام ہے۔

''چراغ بجھا دو'' اس سے مراد بتی والا چراغ ہے' جس کی بتی چوہا وغیرہ کھینچ کر لے جا کر کچے مکانوں کی چھتوں میں لکڑیوں پر رکھتے ہیں تو اس کی آگ سے گھر اپنے باسیوں سمیت جل جاتے ہیں' لیکن اس دور میں بجلی کے بلب اور دیگر لائٹس وغیرہ ہیں اور مکان بھی پکے ہوتے ہیں' اگر ان کی لائٹیں چلتی رہیں تو وہ اس حکم سے خارج ہیں' انہیں بجھا دینے کا حکم نہیں۔

1222 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جَاءَتْ فَأْرَةٌ فَأَخَذَتْ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ، فَذَهَبَتِ الْجَارِيَةُ تَزْجُرُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَعِيهَا، فَجَاءَتْ بِهَا فَأَلْقَتْهَا عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا، فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلَى مِثْلِ هٰذَا فَيُحْرِقَكُمْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک چوہا آیا اور اس نے بتی کھینچی تو ایک لڑکی اس کو بھگانے کے لیے گئی' حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دے! تو وہ (چوہا) آیا اور اس نے اس (بتی) کو چٹائی پر ڈال دیا' جس پر آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے تو وہ ایک درہم جگہ کے برابر جل گئی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان اسی کی مثل راہ پائے گا اور یہ تمہیں جلا دے گا۔

سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5247' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 5519' المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحديث: 7766' الآداب للبيهقي رقم الحديث: 357' شعب الايمان رقم الحديث: 5662

تشریح: اس روایت میں خمر سے مراد چھوٹا چٹائی کا مصلّٰی ہے جس پر ایک آدمی نماز پڑھ سکتا ہے چونکہ یہ مصلّٰی آدمی کو چھپا لیتا ہے اسے اسے خمرہ کہتے ہیں۔ آقا کریم ﷺ اسی قسم کے مصلّٰی پر تشریف فرما تھے کہ یہ واقعہ پیش آیا۔ مصلّٰی میں آگ لگتے ہی اسے بجھا دیا گیا جس سے ایک درہم کے برابر جگہ جلی ورنہ سارا مصلّٰی جل جاتا۔ اس پر فرمایا کہ سوتے وقت چراغ بجھا دیا کرو کہ اگر جاگتے میں اس نے چراغ کی بتی کو کھینچ کر لا ڈالا تو اتنا جلا ڈالا جسے بجھا دیا گیا تو سوتے میں اگر لا ڈالتا تو گھر سمیت تمہیں جلا ڈالتی۔ اور یہ حکم بطور مشورہ اور استحبابی ہے' حتمی واجبی نہیں۔

1223 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: اِسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَإِذَا فَأْرَةٌ قَدْ أَخَذَتِ الْفَتِيلَةَ، فَصَعِدَتْ بِهَا إِلَى السَّقْفِ لِتُحْرِقَ عَلَيْهِمُ الْبَيْتَ، فَلَعَنَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحَلَّ قَتْلَهَا لِلْمُحْرِمِ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک رات کو بیدار ہوئے تو (دیکھا کہ) ایک چوہے نے آکر بتی لے لی ہے اور اسے لے کر چھت کی طرف گیا تاکہ ان کے گھر کو جلا دے تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی اور اس کے قتل کرنے کو محرم کے لیے حلال قرار دیا۔

سنن ابو داؤد رقم الحديث: 1848' سنن ابن ماجه رقم الحديث: 3089' مسند احمد رقم الحديث: 11273' مصنف ابن ابي شيبة رقم الحديث: 14833' مسند ابي يعلى الموصلي رقم الحديث: 1170' شرح معاني الآثار رقم الحديث: 3782' السنن الصغير للبيهقي رقم الحديث: 1587

تشریح: "فارة" چوہیا' یہ ان پانچ جانوروں میں سے ایک ہے جن کا حرم کعبہ میں بھی قتل کیا جاسکتا ہے کیونکہ یہ [illegible] نقصان اور فساد بپا کرنے کے لیے ہی نکلتی ہے۔

584- بَابُ لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ حِينَ يَنَامُونَ

اس کا بیان کہ لوگ [illegible]

1224 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ.

[illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6263' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2015' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5246' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3769' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19871' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 630' الأدب لابن ابی شیبة رقم الحدیث: 267' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 25915

1225 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوبَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّارَ عَدُوٌّ فَاحْذَرُوْهَا.

حضرت نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ آگ دشمن ہے' اس سے بچ کے رہو۔

فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَّبِعُ نِيْرَانَ اَهْلِهِ وَيُطْفِئُهَا قَبْلَ اَنْ يَّبِيتَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر والوں کی (جلائی ہوئی) آگ کے پیچھے جاتے اور اس کو سونے سے قبل بجھا دیتے تھے۔

1226 - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ قَالَ : حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّهَا عَدُوٌّ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: تم لوگ آگ کو اپنے گھروں میں (جلتا ہوا) نہ چھوڑو کیونکہ یہ تمہاری دشمن ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6293' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2015' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5246' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3769' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19871' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 630' الأدب لابن ابی شیبة رقم الحدیث: 267' مسند احمد رقم الحدیث: 4515

تشریح: آگ خطرناک چیز ہے' یہ ہمارے بدن اور مال کی ہلاکت کا ذریعہ ہے' اگر احتیاط برتی جائے تو فائدہ ہے ورنہ ہلاکت' ذرا سی بے احتیاطی (نہ بجھانے والی) میں گھر اور سامان جلا ڈالتی ہے اور بے خبر لوگ سوتے میں ہی جل جاتے ہیں' یہاں آگ سے مراد وہی ہے جس سے آگے آگ لگ جانے کا خطرہ ہے' اسے دشمن فرمانا اس سے بے احتیاطی برتنے پر ہے۔

1227 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى قَالَ: احْتَرَقَ بِالْمَدِيْنَةِ بَيْتٌ عَلَى اَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَحُدِّثَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا [illegible]

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر تھا' وہ اپنے اہل کے سوتے میں جل گیا' یہ واقعہ حضور نبی کریم ﷺ سے بیان کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اس کو اپنے پاس سے بجھا دیا کرو۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6294' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2016' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3770' الادب لابن ابی شیبة رقم الحدیث: 268' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25916' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 7293' مسند احمد رقم الحدیث: 19571' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 5520

تشریح: بارش نزولِ رحمت کا وقت ہے اس وقت دعا کرنا اور بارش کے قطرے جسم پر لینا حصولِ رحمت بنتا ہے۔

585- بَابُ التَّيَمُّنِ بِالْمَطَرِ

بارش کے ساتھ برکت حاصل کرنے کا بیان

1228 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَطَرَتِ السَّمَاءُ يَقُولُ: يَا جَارِيَةُ، أَخْرِجِي سَرْجِي، أَخْرِجِي ثِيَابِي، وَيَقُولُ: (وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جب بارش برستی تو فرماتے: اے میری کنیز! میری زین نکالو میرے کپڑے نکالو اور (یہ آیت) پڑھتے: "اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی نازل کیا"۔

586- بَابُ تَعْلِيقِ السَّوْطِ فِي الْبَيْتِ

گھر میں کوڑا لٹکانے کا بیان

1229 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِتَعْلِيقِ السَّوْطِ فِي الْبَيْتِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں کوڑا لٹکانے کا حکم فرمایا۔

جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20123' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 17963' المعجم الاوسط رقم الحدیث: 4382' المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 10669' النفقة علی العیال لابن ابی الدنیا رقم الحدیث: 322' تهذیب الآثار مسند عمر رقم الحدیث: 683

تشریح: گھر میں کوڑا لٹکانا اہل وعیال کی تادیب کے لیے جائز ہے تاکہ وہ احکامِ دین کی خلاف ورزی [illegible] صاحب خانہ وقتاً فوقتاً انہیں کوڑے کی یاد دہانی کرواتا رہے تاکہ اہل وعیال [illegible] حال احوال سے غافل نہیں خلاف ورزی کی تو پٹائی ہوگی۔ [illegible]
"ولا ترفع عنهم عصاك" [illegible]

587- بَابُ غَلْقِ الْبَابِ بِاللَّيْلِ [illegible]

1230 - حَدَّثَنَا [illegible] بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْقَاعُ بْنُ [illegible]

حَكِيمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِيَّاكُمْ وَالسَّمَرَ بَعْدَ هُدُوءِ اللَّيْلِ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَا يَبُثُّ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ، غَلِّقُوا الْاَبْوَابَ، وَاَوْكُوا السِّقَاءَ، وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ، وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ.

شروع رات میں قصہ خوانی سے بچو کیونکہ تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں جانتا جو رات کو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پھیلا دیتا ہے اپنے دروازوں کو بند کرو اور اپنے مشکیزوں کے منہ باندھ دو اور برتن اُلٹا دو اور چراغ بجھا دو۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3304-3316' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2014' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 360' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 3731' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19873' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1310' مسند ابن الجعد رقم الحدیث:2600' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث:269

تشریح: جب رات کو سونے لگو تو دروازے بند کر کے سوؤ اور بند کرتے وقت بسم اللہ پڑھ لینی چاہیے کیونکہ بسم اللہ پڑھ کر جو دروازہ بند کیا جائے اسے شیطان نہیں کھول سکتا' بسم اللہ اس کا باطنی قفل ہو جاتا ہے اور جو دروازہ بند تو کیا لیکن اللہ کا نام لے کر بند نہ کیا تو اس بند دروازے سے بھی شیطان آ سکتا ہے۔

588- بَابُ ضَمِّ الصِّبْيَانِ عِنْدَ فَوْرَةِ الْعِشَاءِ

رات کا اندھیرا چھاتے ہی بچوں کو ساتھ رکھنے کا بیان

1231 - حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُفُّوا صِبْيَانَكُمْ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ، اَوْ فَوْرَةُ، الْعِشَاءِ، سَاعَةَ تَهُبُّ الشَّيَاطِينُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: بچوں کو (گھروں میں) روک لو حتیٰ کہ رات کا اندھیرا چلا جائے یہ وہ گھڑی ہے جس میں شیطان گھومتے ہیں۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3280' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2014' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 2604' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3410' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19870' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2608' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1310' الأدب لابن ابی شیبة رقم الحدیث:269

تشریح: شام ہوتے ہی بچوں کو اندر گھر بلا لینا چاہیے کیونکہ یہ شیطانوں کے روئے زمین پر پھیلنے کا وقت ہوتا ہے اور یہ بچوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور بچوں کو عام طور پر آسیب کی شکایت اسی سے ہوتی ہے۔

589- بَابُ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ

جانوروں کے درمیان لڑائی کرانے کا بیان

1232 - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ :

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ

حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ الرَّازِیِّ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ یُّحَرِّشَ بَیْنَ الْبَهَائِمِ۔

جانوروں کے درمیان لڑائی کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2121

590- بَابُ نُبَاحِ الْكَلْبِ وَنَهِیقِ الْحِمَارِ، کتے کے بھونکنے اور گدھے کے ہینگنے کا بیان

1233 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ: حَدَّثَنِی خَالِدُ بْنُ یَزِیْدَ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زِیَادٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَقِلُّوا الْخُرُوْجَ بَعْدَ هُدُوْءٍ، فَاِنَّ لِلّٰهِ دَوَابَّ یَبُثُّهُنَّ، فَمَنْ سَمِعَ نُبَاحَ الْكَلْبِ، اَوْ نُهَاقَ حِمَارٍ، فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، فَاِنَّهُمْ یَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: رات کے شروع میں نکلنا کم کر دو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے جانور ہیں جنہیں وہ (زمین پر) پھیلا دیتا ہے تو جو آدمی کتے کو بھونکتا سنے اور گدھے کو ہینگتا سنے تو اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے پناہ مانگے کیونکہ یہ (کتا اور گدھا) وہ کچھ دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3280' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2012' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 3733' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 360' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19825' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1310' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2608' صحیح ابن خزیمۃ رقم الحدیث: 131-132

تشریح: جانوروں کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانا اور انہیں آپس میں لڑانا حرام ہے جیسا کہ لوگ عموماً کتوں [illegible] بٹیروں اور مرغوں کی لڑائیاں کرواتے ہیں اور ساتھ بازی وشرط بھی لگاتے ہیں سو یہ اور زیادہ قبیح اور گھناؤنا [illegible] شریعت میں اس کی ہرگز اجازت نہیں۔

1234 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ اَوْ نُهَاقَ الْحَمِیْرِ مِنَ اللَّیْلِ، فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ، فَاِنَّهُمْ یَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ، وَاَجِیْفُوا الْاَبْوَابَ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَفْتَحُ بَابًا اُجِیْفَ وَ[illegible] اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ، وَغَطُّوا الْجِرَارَ، وَاَوْكِئُوا الْقِرَبَ[illegible]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما [illegible] ﷺ سے روایت کرتے [illegible] جب تم [illegible]

وَاكْفِتُوا الْآنِيَةَ.

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3304' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2011' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 3733' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3410' مصنف ابن أبی شیبۃ رقم الحدیث: 23865' مسند احمد رقم الحدیث: 14137' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10712-10514-10513

1235 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ابْنُ الْهَادِ: وَحَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَقِلُّوا الْخُرُوجَ بَعْدَ هُدُوءٍ، فَإِنَّ لِلّٰهِ خَلْقًا يَبُثُّهُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ أَوْ نُهَاقَ الْحَمِيرِ، فَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ.

حضرت عمر بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' حضرت ابن الهاد نے کہا کہ مجھ سے حضرت شرحبیل نے حدیث بیان کی' انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: رات کی ابتداء میں (گھروں سے) نکلنا کم کردو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جس کو وہ (رات کو) پھیلا دیتا ہے' سو جب تم کتے کو بھونکنا اور گدھے کو ہینگنا سنو تو اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے پناہ مانگو۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3280' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2014' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 3733' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3771' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19873' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 269' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 3218' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 23865

تشریح: گدھا شیطان کو دیکھ کر ہینگتا ہے اور اکثر اس کا بولنا شہوت میں ہوتا ہے' یہ اعلان کر کے مادہ سے صحبت کرتا ہے اور اس وجہ سے بھی کہ اس کی آواز خبیث ہے' جیسے آیت قرآن "اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ" بے شک سب سے بدترین آواز گدھے کی ہے' سو اس پر اعوذ باللہ پڑھنی چاہیے۔

اور کتے' بلاؤں اور آفتوں کو دیکھ کر روتے چیختے ہیں' اس لیے بلاؤں اور آفتوں سے حفاظت میں رہنے کے لیے رب تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لیے "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" پڑھنا چاہیے۔

591- بَابُ إِذَا سَمِعَ الدِّيَكَةَ
جب مرغ کی آواز سنائی دے' اس کا بیان

1236 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم رات کو مرغ کی آواز سنو کیونکہ یہ فرشتے کو دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو اور جب تم رات کو

الدِّيكَةِ مِنَ اللَّيْلِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، فَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا، فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

گدھے کو ہنکتا سنو کیونکہ یہ شیطان کو دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی شیطان سے پناہ مانگو۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3303' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2729' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 5102' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 29805' مسند احمد رقم الحدیث: 8064' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10713' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 6254' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 1005

تشریح: مرغ رحمت کے فرشتے کو دیکھ کر اذان دیتا ہے' اس وقت کی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں' بعض روایات میں ہے کہ عرشِ اعظم کے نیچے ایک سفید مرغ ہے' اس کی آواز پر زمین کے مرغ بولتے ہیں۔ (اشعۃ اللمعات)

592- بَابُ لَا تَسُبُّوا الْبُرْغُوثَ — اس کا بیان کہ تم پسّو کو گالی مت دو

1237 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَبُو حَاتِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ بُرْغُوثًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا تَلْعَنْهُ، فَإِنَّهُ أَيْقَظَ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لِلصَّلَاةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں پسّو پر لعنت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر لعنت نہ کر کیونکہ اس نے انبیاءِ کرام میں سے ایک نبی کو نماز کے لیے جگایا تھا۔

مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 2959' الکنی والأسماء للدولابی رقم الحدیث: 783' الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: 2056' مسند الشامیین للطبرانی رقم الحدیث: 2598' شعب الایمان رقم الحدیث: 4816' المطالب العالیة بزوائد المسانید رقم الحدیث: 2718' الضعفاء الکبیر للعقیلی جلد2 صفحہ158

تشریح: "برغوث" یہ کھٹمل کی طرح کا ایک چھوٹا سا کیڑا ہوتا ہے جو عموماً جانوروں کے جسموں کے ساتھ چمٹ کر ان کا خون چوستا ہے' اسے گالی دینے سے منع فرمایا کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے بلاوجہ کسی کو گالی نہ دی جائے کہ اگر وہ گالی کا حق دار نہ ہوا تو واپس دینے والے پر لوٹ آتی ہے۔

593- بَابُ الْقَائِلَةِ

1238 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ السَّائِبِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: رُبَّمَا قَعَدَ عَلَى بَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَإِذَا

فَجَاءَ الْفَيْءُ قَالَ : قُومُوْا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِلشَّيْطَانِ، ثُمَّ لَا يَمُرُّ عَلٰى اَحَدٍ إِلَّا اَقَامَهُ، قَالَ: ثُمَّ بَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ قِيلَ : هٰذَا مَوْلٰى بَنِي الْحَسْحَاسِ يَقُوْلُ الشِّعْرَ، فَدَعَاهُ فَقَالَ : كَيْفَ قُلْتَ؟ فَقَالَ : وَدِّعْ سُلَيْمٰى إِنْ تَجَهَّزْتَ غَازِيًا كَفٰى الشَّيْبُ وَالْإِسْلَامُ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا، فَقَالَ : حَسْبُكَ، صَدَقْتَ صَدَقْتَ۔

کے لیے ہے' پھر وہ جس کسی کے پاس سے گزرتے اسے اُٹھاتے۔ کہتے ہیں کہ پھر وہ اس طرح کر ہی رہے تھے کہ ان سے جب کہا گیا کہ یہ بنی الحسحاس کا غلام شعر کہتا ہے' تو آپ نے اسے بلایا' فرمایا: تو کیسے کہتا ہے؟ اس نے کہا: ''اگر تو نے تیاری کر ہی لی ہے تو سلیمی کو چھوڑ دے' آدمی کے لیے بڑھاپا اور اسلام ہی کافی ہے'' تو آپ (حضرت ابن مسعود) نے فرمایا: تیرے لیے یہی کافی ہے' تو نے سچ کہا' تو نے سچ کہا۔

1239 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَمُرُّ بِنَا نِصْفَ النَّهَارِ، اَوْ قَرِيبًا مِنْهُ، فَيَقُوْلُ: قُومُوْا فَقِيلُوْا، فَمَا بَقِيَ فَلِلشَّيْطَانِ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے دوپہر کے وقت گزرتے یا اس کے قریب وقت میں تو فرماتے: اُٹھو! قیلولہ کرو جو وقت باقی ہے وہ شیطان کے لیے ہے۔

جامع معمر بن راشد رقم الحديث: 19874' شعب الايمان رقم الحديث: 4411

1240 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ : كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ، ثُمَّ يَقِيلُوْنَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ لوگ جمع ہو جاتے پھر قیلولہ کرتے۔

1241 - حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ اَنَسٌ : مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ شَرَابٌ، حَيْثُ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، اَعْجَبَ إِلَيْهِمْ مِنَ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ، فَإِنِّي لَأَسْقِي اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُمْ عِنْدَ اَبِي طَلْحَةَ، مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَمَا قَالُوا: مَتٰى؟ اَوْ حَتّٰى نَنْظُرَ، قَالُوا : يَا اَنَسُ، اَهْرِقْهَا، ثُمَّ قَالُوا عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ حَتّٰى اَبْرَدُوا وَاغْتَسَلُوا، ثُمَّ طَيَّبَتْهُمْ

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہل مدینہ کے لیے جب شراب حرام قرار دی گئی تو کھجور اور چھوارے کی شراب سے بڑھ کر ان کو اور کوئی شراب پسند نہ تھی' میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام کو شراب پلا رہا تھا اور وہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تھے' تو ایک آدمی (وہاں سے) گزرا' اس نے کہا: بلاشبہ شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اصحاب کرام نے یہ نہیں فرمایا کہ کب؟ یا حتیٰ

أُمِّ سُلَيْمٍ، ثُمَّ رَاحُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا الْخَبَرُ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ۔

کہ ہم دیکھ لیں' کہنے لگے: اے انس! اسے گرا دو! پھر کہنے لگے: انہوں نے حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں قیلولہ کیا حتیٰ کہ وہ ٹھنڈے ہو گئے اور انہوں نے غسل کیا پھر حضرت اُم سلیم نے ان کو خوشبو لگائی' پھر وہ لوگ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آئے تو وہی خبر تھی جیسا کہ اس آدمی نے کہا تھا۔

قَالَ اَنَسٌ : فَمَا طَعِمُوْهَا بَعْدُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس (حکم حرام) کے بعد ان لوگوں نے کبھی بھی اسے (یعنی شراب کو) نہیں چکھا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2464' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1980' سنن النسائی رقم الحدیث: 5543' احادیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: 54' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 10050' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1244' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 3196

594- بَابُ نَوْمِ اٰخِرِ النَّهَارِ

دن کے آخر میں سونے کا بیان ہے

1242 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ : اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : نَوْمُ اَوَّلِ النَّهَارِ خُرْقٌ، وَاَوْسَطُهُ خُلُقٌ، وَاٰخِرُهُ حُمْقٌ۔

حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ نے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ دن کی ابتداء میں سونا [illegible] کے خلاف ہے اور ان کے درمیان میں سونا [illegible] (کے موافق) ہے اور اس کے آخر میں سونا [illegible] ہے۔

مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 26677' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 1073' المستدرک علی [illegible] للحاکم رقم الحدیث: 7797' شعب الایمان رقم الحدیث: 4407

595- بَابُ الْمَاْدُبَةِ

1243 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ : سَمِعْتُ مَيْمُوْنَ بْنَ مِهْرَانَ قَالَ : سَاَلْتُ نَافِعًا : هَلْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَدْعُوْ لِلْمَاْدُبَةِ؟ قَالَ: لٰكِنَّهُ [illegible] قَالَ: اُحْشُرْ عَلَيَّ [illegible]

[illegible]

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَلٰى اَیِّ شَیْءٍ؟ لَیْسَ عِنْدَنَا خُبْزٌ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، هٰذَا عُرَاقٌ، وَهٰذَا مَرَقٌ، اَوْ قَالَ: مَرَقٌ وَّبَضْعٌ، فَمَنْ شَآءَ اَكَلَ، وَمَنْ شَآءَ وَدَعَ۔

ذبح کر دیا' پھر انہوں نے فرمایا کہ اہل مدینہ کو میرے لیے اکٹھا کرو۔ حضرت نافع کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کس چیز پر؟ ہمارے پاس تو روٹی نہیں ہے' تو انہوں نے کہا: اے اللہ! تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں' یہ گوشت ہے اور یہ شوربا ہے' یا فرمایا: شوربا ہے اور کچھ اور' تو جو چاہے کھائے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20633

تشریح: کھانا کھلانے کی دعوت کرنا بہ نیت حصول ثواب بہترین عمل ہے' اور کھانا کھلانے کی ترغیب بھی ہے۔

596- بَابُ الْخِتَانِ

ختنے کا بیان

1244 - اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِیْمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَمَانِیْنَ سَنَةً، وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُوْمِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: یَعْنِیْ مَوْضِعًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (اپنی عمر کے) اسی سال کے بعد ختنہ کیا اور انہوں نے قدوم میں ختنہ کیا۔ ابوعبداللہ (امام بخاری) نے کہا: (قدوم) یعنی قدوم کے مقام پر۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6298' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2370' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 26466' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 184' مسند احمد رقم الحدیث: 8281' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 5981' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 6204-6205' مسند الشامیین للطبرانی رقم الحدیث: 124

تشریح: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مسلک یہ ہے کہ ختنہ کرانا سنت ہے اور شعائر اسلام سے ہے اور ختنہ کرانے کا حکم اس لیے ہے تاکہ قلفہ (اوپر کی کھال) میں جو پیشاب جمع ہوتا ہے' اس سے اس کو صاف رکھا جائے۔

597- بَابُ خَفْضِ الْمَرْاَةِ

عورت کا ختنہ کرنے کا بیان

1245 - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَتْنَا عَجُوْزٌ مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جَدَّةُ عَلِیِّ بْنِ غُرَابٍ قَالَتْ: حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ الْمُهَاجِرِ قَالَتْ: سُبِیْتُ فِیْ جَوَارِیْ مِنَ الرُّوْمِ، فَعَرَضَ عَلَیْنَا عُثْمَانُ الْاِسْلَامَ، فَلَمْ یُسْلِمْ مِنَّا غَیْرِیْ وَغَیْرُ

حضرت عبدالواحد کا بیان ہے' کہتے ہیں کہ ہم سے کوفہ والوں کی ایک بوڑھی عورت حضرت علی بن غراب کی دادی نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت ام مہاجر نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ میں رومی عورتوں میں قیدی ہو گئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہم پر

أُخْرَى، فَقَالَ عُثْمَانُ: اِذْهَبُوا فَاخْفِضُوهُمَا، وَطَهِّرُوهُمَا۔

اسلام پیش کیا تو ہم میں سے میرے [illegible] کے علاوہ کوئی بھی مسلمان نہیں ہوئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں کو لے جاؤ ان دونوں کا ختنہ کرو اور ان دونوں کو پاک کرو۔

انظر الحدیث: 1249

تشریح: اہل عرب کے ہاں لڑکیوں کے ختنہ کرانے کا رواج تھا' اس میں ان کی شرمگاہ سے کسی چیز کو کاٹا نہیں جاتا تھا' جس طرح لڑکوں کا کاٹا جاتا ہے بلکہ کھال کا کچھ حصہ اندر کی طرف دبا دیتے تھے اور عورت کے ختنے سے یہی مراد ہے۔

598- بَابُ الدَّعْوَةِ فِي الْخِتَانِ

ختنہ کی دعوت دینے کا بیان

1246 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ قَالَ: خَتَنَنِي ابْنُ عُمَرَ أَنَا وَنُعَيْمًا، فَذَبَحَ عَلَيْنَا كَبْشًا، فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَإِنَّا لَنَجْذَلُ بِهِ عَلَى الصِّبْيَانِ أَنْ ذَبَحَ عَنَّا كَبْشًا۔

حضرت سالم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے میرا اور نعیم کا ختنہ کیا اور ہمارے (ختنہ کے) اوپر دنبہ ذبح کیا تو ہم اس وجہ سے (کہ ہمارے ختنے پہ دنبہ ذبح ہوا) دوسرے بچوں پر فخر کرتے تھے اور ہمارا یہی خیال تھا کہ ہمارے ہی (ختنے) کے لیے دنبہ ذبح ہوا [illegible]

599- بَابُ اللَّهْوِ فِي الْخِتَانِ

ختنہ میں کھیل تماشا کرنے کا بیان

1247 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ، أَنَّ أُمَّ عَلْقَمَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ بَنَاتِ أَخِي عَائِشَةَ أُخْتِنَّ، فَقِيلَ لِعَائِشَةَ: أَلَا نَدْعُو لَهُنَّ مَنْ يُلْهِيهِنَّ؟ قَالَتْ: بَلَى. فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَدِيٍّ فَأَتَاهُنَّ، فَمَرَّتْ عَائِشَةُ فِي الْبَيْتِ فَرَأَتْهُ يَتَغَنَّى وَيُحَرِّكُ رَأْسَهُ طَرَبًا، وَكَانَ ذَا شَعْرٍ كَثِيرٍ، فَقَالَتْ: أُفٍّ، شَيْطَانٌ، أَخْرِجُوهُ، أَخْرِجُوهُ۔

حضرت عمرو کہتے ہیں کہ حضرت بکیر نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ام علقمہ نے ان کو بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بھتیجیوں کا ختنہ کیا گیا [illegible] عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے [illegible] لیے کسی کو کھیل [illegible] [illegible]

عدی) بہت زیادہ بالوں والے تھے تو آپ (حضرت عائشہ) نے فرمایا: اُف! شیطان ہے' اس کو نکالو' اس کو نکالو۔

السنن الکبری للبیہقی رقم الحدیث: 21010

تشریح: ختنے کے موقع پر چونکہ چھوٹے بچوں کو تکلیف ہوتی ہے' ان کو خوش کرنے اور ان کی دلجوئی کے لیے تھوڑا بہت لھو ولعب کرنا حدودِ شرعیہ کے اندر رہتے ہوئے جائز ہے۔

600- بَابُ دَعْوَةِ الذِّمِّيِّ

ذمی کی دعوت کا بیان

1248 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الشَّامَ أَتَاهُ الدِّهْقَانُ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي قَدْ صَنَعْتُ لَكَ طَعَامًا، فَأُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِي بِأَشْرَافِ مَنْ مَعَكَ، فَإِنَّهُ أَقْوَى لِي فِي عَمَلِي، وَأَشْرَفُ لِي، قَالَ: إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَدْخُلَ كَنَائِسَكُمْ هَذِهِ مَعَ الصُّوَرِ الَّتِي فِيهَا.

حضرت اسلم مولیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام میں آئے تو ایک آدمی ان کے پاس آیا' اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں نے آپ کے لیے کھانا بنایا ہے' میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے ساتھ والے معززین کے ساتھ میرے پاس آئیں کیونکہ میرے لیے میرا یہ عمل بہت پائیدار اور باعث عزت ہوگا' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ ہم (مسلمان) تمہارے کنیسوں میں ان تصویروں کے ہوتے ہوئے داخل ہونے کی ہمت نہیں کرتے۔

جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19486' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 1610-1611' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 25196' السنن الصغیر للبیہقی رقم الحدیث: 2588' الأوسط فی السنن والاجماع والاختلاف رقم الحدیث: 773

تشریح: اس حدیث سے درج ذیل مسائل معلوم ہوئے:

☆ ذمی کی دعوت حدود وقیودِ شرعیہ کے اندر رہتے ہوئے قبول کرنا جائز ہے۔

☆ اسی طرح اگر اس کے پاس جا کر دینِ اسلام کی تبلیغ کرنے میں مدد ملتی ہو تو ضرور دعوت قبول کرنی چاہیے۔

☆ اس کے ہاں جانے سے اسے دینِ اسلام کی قبولیت کی رغبت پیدا ہو تو ضرور جانا چاہیے۔

☆ تصاویر والے گھر میں جو ذی روح چیزوں کی ہوں' نماز پڑھنا جائز نہیں۔

☆ ایک مسلمان کو اپنے مذہب کی ترویج واشاعت میں جو بھی انداز اس کے بس میں ہو' اختیار کرنا جائز ہے۔

601- بَابُ خِتَانِ الْإِمَاءِ

لونڈیوں کے ختنہ کرنے کا بیان

1249 - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَتْنَا عَجُوزٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جَدَّةُ عَلِيِّ بْنِ غُرَابٍ قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ الْمُهَاجِرِ قَالَتْ: سُبِيتُ وَجَوَارِيَ مِنَ الرُّومِ، فَعَرَضَ عَلَيْنَا عُثْمَانُ الْإِسْلَامَ، فَلَمْ يُسْلِمْ مِنَّا غَيْرِي وَغَيْرُ أُخْرَى، فَقَالَ: اخْفِضُوهُمَا، وَطَهِّرُوهُمَا فَكُنْتُ أَخْدُمُ عُثْمَانَ۔

حضرت واحد بن زیاد کہتے ہیں کہ ہم سے کوفہ کی رہنے والی ایک بوڑھی عورت حضرت علی بن غراب کی دادی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت ام مہاجر نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں رومی عورتوں میں قیدی ہوگئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہمارے اوپر اسلام پیش کیا تو ہم میں سے میرے اور ایک اور عورت کے علاوہ کوئی بھی مسلمان نہ ہوئی تو آپ (حضرت عثمان) نے فرمایا کہ ان کے ختنے کرو اور ان دونوں کو پاک کرو تو میں حضرت عثمان کی خدمت کرتی تھی۔

انظر الحدیث:1245

602- بَابُ الْخِتَانِ لِلْكَبِيرِ

بوڑھے آدمی کے ختنہ کرنے کا بیان

1250 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ وَمِئَةٍ، ثُمَّ عَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِينَ سَنَةً۔

قَالَ سَعِيدٌ: إِبْرَاهِيمُ أَوَّلُ مَنِ اخْتَتَنَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَضَافَ، وَأَوَّلُ مَنْ قَصَّ الشَّارِبَ، وَأَوَّلُ مَنْ [illegible] الظُّفُرَ، وَأَوَّلُ مَنْ شَابَ فَقَالَ: يَا رَبِّ، مَا هَذَا؟ قَالَ: وَقَارٌ، قَالَ: يَا رَبِّ، زِدْنِي وَقَارًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ختنہ ہوا اس وقت ان کی عمر ایک سو بیس سال تھی پھر اس کے بعد آپ علیہ السلام اسی سال تک زندہ رہے [illegible]

[illegible]

اضافہ فرما!

صحیح البخاری رقم الحدیث: 3356' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2370' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 184' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 26466' مسند احمد رقم الحدیث: 8281' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 5981' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 6204-6205

تشریح: بالغ اور مکلف آدمی کے لیے جس کا ختنہ نہ ہوا ہو' احناف کا مسلک یہ ہے کہ وہ خود ہی اپنے ہاتھ سے اپنا ختنہ کر لے ورنہ ترک کر دے اور اگر کسی ایسی عورت سے نکاح کرنا ممکن ہو جو ختنہ کرنا جانتی ہو تو اس سے نکاح کر کے اس سے ختنہ کرا لے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد ۶ صفحہ ۳۵۷)

1251 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ اَبِی الذَّيَّالِ، وَكَانَ صَاحِبَ حَدِيثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اَمَا تَعْجَبُونَ لِهٰذَا؟ يَعْنِیْ: مَالِكَ بْنَ الْمُنْذِرِ عَمَدَ اِلٰى شُيُوخٍ مِّنْ اَهْلِ كَسْكَرَ اَسْلَمُوا، فَفَتَّشَهُمْ فَاَمَرَ بِهِمْ فَخُتِنُوْا، وَهٰذَا الشِّتَاءُ، فَبَلَغَنِیْ اَنَّ بَعْضَهُمْ مَاتَ، وَلَقَدْ اَسْلَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّومِیُّ وَالْحَبَشِیُّ فَمَا فُتِّشُوا عَنْ شَیْءٍ.

حضرت سالم بن ابوذیال کا بیان ہے اور یہ صاحب حدیث ہیں' انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ کیا تم لوگ ان پر تعجب کرتے ہو یعنی حضرت مالک بن منذر پر کہ یہ کسکر کے بزرگوں کے پاس گئے جو اسلام لائے تو انہوں نے ان کی تفتیش کی تو ان کے ختنے کرنے کا حکم دیا اور یہ سردیوں کا موسم تھا' سو مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ ان میں سے بعض بزرگ فوت بھی ہو گئے تھے' جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رومی اور حبشی بھی اسلام لائے تھے' ان کی کسی چیز کی تفتیش نہ کی گئی تھی۔

1252 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِیُّ قَالَ: حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ اُمِرَ بِالْاِخْتِتَانِ وَاِنْ كَانَ كَبِيرًا.

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ جب بھی کوئی آدمی اسلام لاتا تو اس کو ختنے کا حکم دیا جاتا اگرچہ وہ بڑی عمر کا ہی ہوتا۔

603- بَابُ الدَّعْوَةِ فِی الْوِلَادَةِ

(بچے کی) پیدائش پر دعوت کرنے کا بیان

1253 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ [illegible] قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ بِلَالِ بْنِ كَعْبٍ الْعَكِّیِّ قَالَ: زُرْنَا يَحْيٰى بْنَ حَسَّانَ فِیْ قَرْيَتِهٖ، اَنَا وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ اَدْهَمَ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ قُرَيْرٍ، وَمُوْسٰى

حضرت بلال بن کعب العکی سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں نے اور حضرت ابراہیم بن ادھم نے اور عبدالعزیز بن قریر اور موسیٰ بن یسار نے حضرت یحییٰ بن حسان کی ان کے گاؤں میں زیارت کی' وہ ہمارے لیے

بْنُ يَسَارٍ، فَجَائَنَا بِطَعَامٍ، فَأَمْسَكَ مُوسٰى، وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ يَحْيٰى: أَمَّنَا فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي كِنَانَةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْنٰى أَبَا قِرْصَافَةَ أَرْبَعِينَ سَنَةً، يَصُومُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا، فَوُلِدَ لِأَبِي غُلَامٌ، فَدَعَاهُ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يَصُومُ فِيهِ فَأَفْطَرَ، فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ فَكَنَسَهُ بِكِسَائِهِ، وَأَفْطَرَ مُوسٰى قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: أَبُو قِرْصَافَةَ اِسْمُهُ جَنْدَرَةُ بْنُ خَيْشَنَةَ۔

کھانا لائے تو حضرت موسیٰ (کھانا کھانے سے) رُک گئے ان کا روزہ تھا۔ حضرت یحییٰ نے کہا: ہماری اس مسجد میں بنی کنانہ کے ایک شخص جو حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھے اور ان کی کنیت ابوقرصافہ تھی' نے ہمیں چالیس سال تک امامت کرائی' وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے' میرے والد کا بیٹا پیدا ہوا' تو انہوں (میرے والد) نے ان (ابوقرصافہ) کو دعوت دی' اس دن ان کا روزہ تھا تو انہوں نے انکار کیا۔ حضرت ابراہیم اُٹھے اور انہوں نے ان کو اپنی چادر سے جھاڑا اور حضرت موسیٰ نے افطار کیا۔ ابوعبداللہ (امام بخاری) نے کہا: ابوقرصافہ کا نام جندرہ بن خیشنہ تھا۔

604- بَابُ تَحْنِيكِ الصَّبِيِّ

بچے کو گھٹی دینے کا بیان

1254 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ وُلِدَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَّهُ، فَقَالَ: مَعَكَ تَمَرَاتٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ فَلَاكَهُنَّ، ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ، وَأَوْجَرَهُنَّ إِيَّاهُ، فَتَلَمَّظَ الصَّبِيُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُبَّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ، وَسَمَّاهُ: عَبْدَ اللّٰهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن ابوطلحہ کو لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں گیا جس دن وہ پیدا ہوئے' حضور نبی کریم ﷺ اپنی چادر میں کوئی چیز ڈال کے اپنے اونٹ کو کچھ کھلا رہے تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے پاس کھجوریں ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! پس میں نے آپ ﷺ کو کھجوریں دیں تو آپ نے ان کو چبایا [illegible] کھولا اور انہیں (چبائی ہوئی کھجوروں کو) [illegible] ڈال دیا تو بچے [illegible]

[illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 1502' صحیح مسلم رقم الحدیث [illegible]
النسائی رقم الحدیث: 3340' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث [illegible]
2168' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 10417' [illegible]

تشریح: تحنیک یہ ہے کہ کوئی بزرگ اور صالح آدمی چھوہارا' کھجور یا کوئی میٹھی چیز اپنے منہ میں چبا کر بچے کے تالو سے لگا دے' یہ سنت طریقہ ہے۔ تا کہ سب سے پہلے بچے کے منہ میں اللہ کے مقبول و صالح بندے کا لعاب اور شیرینی پہنچے' کیونکہ پہلی غذا کا بچے پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

605- بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْوِلَادَةِ

(بچے کی) ولادت پر دعا کرنے کا بیان

1255 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ : اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ : اَخْبَرَنَا حَزْمٌ قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ يَقُوْلُ : لَمَّا وُلِدَ لِي اِيَاسٌ دَعَوْتُ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطْعَمْتُهُمْ، فَدَعَوْا، فَقُلْتُ: اِنَّكُمْ قَدْ دَعَوْتُمْ فَبَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا دَعَوْتُمْ، وَاِنِّي اِنْ اَدْعُوْ بِدُعَاءٍ فَاَمِّنُوْا، قَالَ: فَدَعَوْتُ لَهُ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ فِيْ دِيْنِهٖ وَعَقْلِهٖ وَكَذَا، قَالَ : فَاِنِّي لَاَتَعَرَّفُ فِيْهِ دُعَاءَ يَوْمِئِذٍ.

حضرت حزم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب میرا بیٹا ایاس پیدا ہوا تو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کرام کے ایک گروہ کی دعوت کی' پس میں نے ان کو کھانا کھلایا تو انہوں نے دعا کی' میں نے کہا: بلاشبہ تم نے دعا کی ہے' اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اس دعا میں برکت عطا فرمائے اور اگر میں دعا کروں تو تم آمین کہنا! کہتے ہیں کہ پس میں نے اس (ایاس) کے لیے اس کے دین و عقل وغیرہ کی بہت زیادہ دعائیں کی' کہتے ہیں: میں اس (ایاس) میں اس کے لیے کی گئی اس دن کی دعا کا اثر پہچانتا ہوں۔

606- بَابُ مَنْ حَمِدَ اللّٰهَ عِنْدَ الْوِلَادَةِ اِذَا كَانَ سَوِيًّا وَلَمْ يُبَالِ ذَكَرًا اَوْ اُنْثٰى

بچے کے سالم پیدا ہونے پر' جو اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور یہ پرواہ نہ کرے کہ یہ لڑکا ہے یا لڑکی' اس کا بیان

1256 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دُكَيْنٍ، سَمِعَ كَثِيْرَ بْنَ عُبَيْدٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذَا وُلِدَ فِيْهِمْ مَوْلُوْدٌ، يَعْنِيْ فِيْ اَهْلِهَا، لَا تَسْاَلُ : غُلَامًا وَّلَا جَارِيَةً، تَقُوْلُ: خُلِقَ سَوِيًّا؟ فَاِذَا قِيْلَ : نَعَمْ، قَالَتْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

حضرت کثیر بن عبید کا کہنا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جب ان میں کوئی بچہ پیدا ہوتا' یعنی ان کے اہل میں تو وہ یہ سوال نہ کرتی کہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ وہ فرماتیں سالم پیدا کیا گیا ہے؟ تو جب کہا جاتا کہ جی ہاں! فرماتیں: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہو۔

تشریح: بچے کے صحیح سالم پیدا ہونے پر رب تعالیٰ کا شکر ادا کرنا اور دعا کرنا عبادت ہے کیونکہ بچے کی صورت میں رب تعالیٰ کا

انعام ملا ہے اور انعام کے عطا ہونے پر شکر و دعا نہ کرنا ناشکری اور انعام باری تعالیٰ کا ایک طرح سے انکار ہے۔

607- بَابُ حَلْقِ الْعَانَةِ

زیر ناف بال مونڈنے کا بیان

1257 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَالسِّوَاكُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں' مونچھوں کو کاٹنا اور ناخن کاٹنا اور زیر ناف بال صاف کرنا اور بغل کے بال نوچنا اور مسواک کرنا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 5889' صحیح مسلم رقم الحدیث: 257' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4198' سنن النسائی رقم الحدیث: 9-10' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 292' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20243' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2414' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 965' الأدب لابن أبی شیبة رقم الحدیث: 187

تشریح: اس حدیث میں پانچ چیزوں کو فطرت یعنی سنت انبیاء کرام قرار دیا گیا ہے لیکن یہاں پانچ کا عدد حد بیان کرنے کے لیے نہیں ہے بلکہ کسی حکمت کی بناء پر یا اہم ترین سنن بیان کرنے کے لیے ذکر کیا گیا ہے۔

زیر ناف بال مونڈنے کے متعلق امام نووی شرح صحیح مسلم (جلد ا صفحہ ۱۲۸) پر تحریر فرماتے ہیں کہ اگلے اور پچھلے مقام پر اور اس کے ارد گرد جتنے بال اُگ آتے ہیں' ان سب کو مونڈنا مستحب ہے۔

ہمارے فقہاء (احناف) نے صراحت فرمائی ہے کہ زیر ناف بالوں کو ہر ہفتے میں صاف کرنا مستحب ہے۔

608- بَابُ الْوَقْتِ فِيهِ

(فطرتی اُمور میں) وقت کی میعاد کا بیان

1258 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَلِّمُ أَظَافِيرَهُ فِي كُلِّ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، وَيَسْتَحِدُّ فِي كُلِّ شَهْرٍ.

حضرت ابن ابی رواد کہتے ہیں [illegible] نے بتایا کہ حضرت [illegible] ناخن کاٹتے [illegible] کرتے [illegible]

الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع رقم الحدیث: 862 [illegible]

تشریح: زیر ناف بال مونڈنے یا صاف کرنے کے متعلق [illegible] پندرہ روز کے بعد بھی صاف کرنا جائز ہے لیکن چالیس روز سے [illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زیر ناف بالوں کو صاف کرنے' ناخن تراشنے' مونچھیں کم کرنے اور بغل کے بال لینے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے چالیس دن کی مدت مقرر فرمائی۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۵۹۸' سنن ترمذی رقم الحدیث: ۲۷۵۸' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۲۰۰' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۵۹)

609- بَابُ الْقِمَارِ

جوا کھیلنے کا بیان

1259 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ سُهَيْلٍ الْبُرْجُمِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي الْمُغِيرَةِ قَالَ: نَزَلَ بِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَانَ يُقَالُ: اَيْنَ اَيْسَارُ الْجَزُورِ؟ فَيَجْتَمِعُ الْعَشَرَةُ، فَيَشْتَرُونَ الْجَزُورَ بِعَشَرَةِ فِصْلَانٍ اِلَى الْفِصَالِ، فَيُجِيلُونَ السِّهَامَ، فَتَصِيرُ لِتِسْعَةٍ، حَتّٰى تَصِيرَ اِلٰى وَاحِدٍ، وَيَغْرَمُ الْاٰخَرُونَ فَصِيلًا فَصِيلًا، اِلَى الْفِصَالِ فَهُوَ الْمَيْسِرُ.

حضرت جعفر بن ابی المغیرہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میرے پاس حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے' انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ یہ کہا جاتا تھا: جوئے کے تیر کہاں ہیں؟ تو دس لوگ جمع ہوتے اور ایک اونٹ دس بچوں کے عوض خریدتے جو دودھ چھڑانے کی مدت کو پہنچ گئے ہوتے۔

تشریح: ہر وہ چیز جس میں شرط رکھی جائے وہ جوا ہے' حدیث میں مذکور اس دور میں ان کے ہاں رائج جوئے کا ایک طریقہ تھا' جوا کسی بھی قسم کا ہو' حرام ہے۔

1260 - حَدَّثَنَا الْاُوَيْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَلْمَيْسِرُ: اَلْقِمَارُ.

حضرت نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ''میسر'' جوا ہے۔

610- بَابُ قِمَارِ الدِّيْكِ

مرغ کے جوئے کا بیان

1261 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَجُلَيْنِ اقْتَمَرَا عَلٰى دِيكَيْنِ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ فَاَمَرَ عُمَرُ بِقَتْلِ الدِّيَكَةِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: اَتَقْتُلُ اُمَّةً تُسَبِّحُ؟ فَتَرَكَهَا.

حضرت ربیعہ بن عبداللہ بن الھدیر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے دو مرغوں پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جوا لگایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے مرغوں کو مار دینے کا حکم فرمایا' ان سے انصار کرام نے کہا: کیا آپ ایسی اُمت کو قتل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے' تو انہوں (حضرت عمر)

نے اسے چھوڑ دیا۔

العظمة لأبي الشيخ الأصبهاني جلد5صفحه1740

تشریح: جوا کھیلنے کے مختلف طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ دو آدمی آپس میں مرغے لڑاتے اور شرط یہ رکھتے کہ جس کا مرغ ہارا اس پر اتنا مال ادا کرنا لازم ہے جو وہ جیتنے والے مرغ کے مالک کو ادا کرے گا۔ اس میں دو خرابیاں اور خلاف ورزیاں ہیں ایک تو یہ کہ جانوروں کو آپس میں لڑانا منع ہے۔ اس حکم کی خلاف ورزی ہے اور دوسری جوا بازی کی جسے شریعت نے حرام ٹھہرایا۔

611- بَابُ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ

جو آدمی اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ آ میں تیرے ساتھ جوا کھیلوں اس کا بیان

1262 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص قسم کھائے اور اپنی قسم میں کہے: لات و عزیٰ کی قسم! تو اس کو چاہیے کہ وہ کہے: لا الٰہ الا اللہ اور جو آدمی اپنے ساتھی سے یہ کہے: آ میں تیرے ساتھ جوا کھیلوں تو اسے چاہیے کہ وہ صدقہ دے۔

صحيح البخاری رقم الحديث: 4860؛ صحيح مسلم رقم الحديث: 1647؛ سنن ابو داؤد رقم الحديث: 3247؛ سنن النسائی رقم الحديث: 3775؛ سنن ابن ماجه رقم الحديث: 2096؛ مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحديث: 15931؛ مسند احمد رقم الحديث: 8087؛ السنن الكبرى للنسائی رقم الحديث: 4698

تشریح: قمار (جوا) کی تعریف: قمار قمر سے ماخوذ ہے اور قمر (چاند) کبھی کم ہوتا ہے کبھی زیادہ۔ [illegible] ہیں کہ جوا کھیلنے والوں میں سے ہر ایک اپنا مال اپنے ساتھی کو دینے اور اسے ساتھی کا مال [illegible] ہے اور نص قرآن عزیز کی رُو سے حرام ہے۔ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ (وہ صدقہ کرے) [illegible] لیے کہ اس شخص نے معصیت کی دعوت دی تھی۔ اور جمہور علماء کرام [illegible] میسر ہو کیونکہ صدقہ کرنے سے قبولیت توبہ و دعا اور رب تعالیٰ کی [illegible]

612- بَابُ قِمَارِ الْحَمَامِ

1263 - حَدَّثَنَا [illegible]
أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ [illegible]

الْعُمَرِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ مُصْعَبٍ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ : اِنَّا نَتَرَاهَنُ بِالْحَمَامَيْنِ، فَنَكْرَهُ اَنْ نَجْعَلَ بَيْنَهُمَا مُحَلِّلًا تَخَوُّفَ اَنْ يَذْهَبَ بِهِ الْمُحَلِّلُ؟ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ الصِّبْيَانِ، وَتُوشِكُونَ اَنْ تَتْرُكُوهُ.

(آ ئیں) ہم دو کبوتروں کے ساتھ جوا کھیلتے ہیں اور ہم ان کے درمیان محلل (منصف) نہیں بناتے کہ وہ محلل ہی ان کو نہ لے جائے' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بچوں کا کھیل ہے اور تم بہت جلد اسے چھوڑ دو گے۔

تشریح: کبوتر بازی حرام ہے اور اگر جوئے کی شرط بھی لگائی جائے تو بدترین حرام ہے۔
دورِ حاضر میں جو کبوتر بازی کی جاتی ہے' اس کی بدترین رسم یہ بھی ایجاد ہو چکی ہے کہ لوگ اپنے کبوتروں کو نشہ آور ٹیکے لگا کر ہوا میں چھوڑتے ہیں اور گھنٹوں ان کی پروازیں دیکھتے ہیں اور یہ شرط لگاتے ہیں کہ جس کا کبوتر پہلے گرا' وہ ہارے گا' یہ رسم بد مکروہ اور حرام ہے اور اگر ساتھ جوئے کی شرط رکھ دی جائے تو اور زیادہ سخت حرام ہے۔
البتہ انڈے اور بچے حاصل کرنے کے لیے بلا کراہت کبوتر پالنا جائز ہے۔
''مُحَلِّل'' اس کی صورت یہ ہے کہ دو آدمیوں نے آپس میں بغیر شرط اور بازی کے کبوتر بازی یا گھڑ دوڑ یا بیل دوڑ کرائی تو ایک تیسرے آدمی کو درمیان میں داخل کر لیا' اس طرح کہ اگر وہ جیت گیا تو دونوں کا مال لے گا اور اگر ہار گیا تو اسے کچھ بھی نہ دینا پڑے گا' ایسے شخص کو محلل کہتے ہیں۔

613- بَابُ الْحُدَآءِ لِلنِّسَآءِ

عورتوں کے لیے حدی خوانی کرنے کا بیان

1264 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ : اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ الْبَرَآءَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَحْدُو بِالرِّجَالِ، وَكَانَ اَنْجَشَةُ يَحْدُو بِالنِّسَآءِ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا اَنْجَشَةُ، رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ مرد حضرات کے لیے حدی گاتے تھے اور حضرت انجشہ رضی اللہ عنہ عورتوں کے لیے حدی گاتے تھے اور ان کی آواز بہت اچھی تھی تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ! نرمی برتو' تم شیشوں کو ہانک کر لے جا رہے ہو۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6149' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2323' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2161' مسند احمد رقم الحدیث: 12041' سنن الدارمی رقم الحدیث: 2743' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 10282' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 2809

تشریح: حدی خوانی' گانا گا کر اونٹوں کو تیز چلانے کو کہتے ہیں' یہ غنا کی ایک قسم ہے جو بالاتفاق مباح ہے' اس میں کسی کا اختلاف نہیں' اہل عرب کی عادت تھی کہ جب ان کے اونٹ چلتے چلتے تھک جاتے تو یہ حدی کی صورت میں خوبصورت آواز میں کلام و اشعار پڑھتے تا کہ اونٹ گرم اور مست ہو جائیں اور تیز چلنا شروع کر دیں۔

614- بَابُ الْغِنَـآءِ — گانے کا بیان

1265 - حَـدَّثَـنَـا حَـفْـصُ بْـنُ عُـمَـرَ قَالَ : حَـدَّثَـنَـا خَـالِـدُ بْـنُ عَـبْـدِ الـلّٰهِ قَالَ : اَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّآئِـبِ، عَـنْ سَعِيـدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِيْ قَـوْلِـهٖ عَـزَّ وَجَـلَّ: (وَمِـنَ الـنَّـاسِ مَنْ يَّشْتَـرِى لَهْوَ الْحَدِيْثِ)، قَالَ: اَلْغِنَاءُ وَاَشْبَاهُهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِى لَهْوَ الْحَدِيْثِ" کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے مراد گانے اور اس جیسی چیزیں ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 21137' السنن الکبری للبیھقی رقم الحدیث: 21004' ذم الملاھی لابن ابی الدنیا رقم الحدیث:27

1266 - حَـدَّثَـنَـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ : اَخْبَـرَنَـا الْفَزَارِيُّ، وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَا : اَخْبَرَنَا قِنَانُ بْنُ عَبْـدِ اللّٰهِ النَّهْمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَـرَآءِ بْـنِ عَـازِبٍ قَـالَ : قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوْا، وَالْاَشَرَةُ شَرٌّ۔

قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ : اَلْاَشَرَةُ: اَلْعَبَثُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام کو پھیلاؤ! سلامت رہو گے اور فضول بات بُرائی ہے۔

ابومعاویہ نے کہا کہ "اشرہ" فضول بات کو کہتے ہیں۔

مسند احمد رقم الحدیث:18530' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 1687' معجم ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث:299' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 491' شعب الایمان رقم الحدیث: 8382' المطالب العالیۃ بزوائد المسانید رقم الحدیث:2698' الضعفاء الکبیر للعقیلی جلد3صفحہ488

1267 - حَدَّثَنَا عِصَامٌ قَالَ : حَدَّثَنَا حَرِيْزٌ، عَنْ سَلْـمَـانَ الْاَلْهَـانِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَكَانَ مَـجْـمَـعًـا مِّنَ الْـمَـجَـامِـعِ، فَبَلَغَـهٗ اَنَّ اَقْوَامًا يَّلْعَبُوْنَ بِالْكُوبَةِ، فَقَامَ غَضْبَانًا يَّنْهٰى عَنْهَا اَشَدَّ النَّهْيِ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اِنَّ اللَّاعِبَ بِهَا لَيَاْكُلُ قَمْرَهَا كَاٰكِلِ لَحْمِ الْخِنْزِيْرِ، وَمُتَوَضِّئٍ بِالدَّمِ۔

يَعْنِيْ بِالْكُوبَةِ : اَلنَّرْدَ۔

حضرت فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ وہ ایک مجمع میں تھے ان کو خبر پہنچی کہ بعض لوگ نرد [illegible] وہ غصے میں اٹھ کھڑے ہوئے اور ان [illegible] منع کیا پھر فرمایا [illegible]

انظر الحدیث:788

تشریح: "کوبہ" کاف پر ضمہ کے ساتھ یہ لفظ مشترک ہے شطرنج، نردشیر، چھوٹے طبلہ اور بربط پر بولا جاتا ہے۔ (قاموس) یہ فارس کے ایک بادشاہ آردشیر ابن تابک نے ایجاد کیا تھا۔ "نرد" بمعنی ہار جیت کی بازی "اردشیر" آردشیر سے لیا گیا ہے اس لیے اس کا نام نردشیر رکھا گیا ہے نردشیر کی حرمت پر اُمت کا اجماع ہے۔

615- بَابُ مَنْ لَّمْ يُسَلِّمْ عَلٰى اَصْحَابِ النَّرْدِ

جو آدمی نرد کھیلنے والوں کو سلام نہ کرے اس کا بیان

1268 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَكَمِ الْقَاضِي قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيُّ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَابِ الْقَصْرِ، فَرَاٰى اَصْحَابَ النَّرْدِ اِنْطَلَقَ بِهِمْ فَعَقَلَهُمْ مِنْ غُدْوَةٍ اِلَى اللَّيْلِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُعْقَلُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ. قَالَ: وَكَانَ الَّذِيْ يُعْقَلُ اِلَى اللَّيْلِ هُمُ الَّذِيْنَ يُعَامِلُوْنَ بِالْوَرِقِ، وَكَانَ الَّذِيْ يُعْقَلُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ الَّذِيْنَ يَلْهُوْنَ بِهَا، وَكَانَ يَاْمُرُ اَنْ لَّا يُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ.

حضرت فضیل بن مسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب باب القصر سے نکلے تو انہوں نے نرد کھیلنے والوں کو دیکھا تو ان کو (پکڑ کر) لے گئے اور ان کو صبح سے رات تک قید کر دیا ان میں سے بعض لوگوں کو آدھا دن قید میں رکھا گیا۔ (راوی) کہتے ہیں کہ جن لوگوں کو رات تک قید میں رکھا گیا یہ وہ لوگ تھے جو چاندی کے ساتھ معاملہ کرتے تھے اور جن لوگوں کو آدھا دن قید میں رکھا گیا وہ ان کے ساتھ کھیل رہے تھے اور آپ (حضرت علی) ان لوگوں کو سلام نہ کرنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

تشریح: شطرنج کھیلنا حرام ہے اگر کوئی کسی کو اس حرام فعل کے ارتکاب پر اظہار نفرت کے طور پر سلام نہ کرے تو جائز اور درست ہے تاکہ کھیلنے والے کو عبرت حاصل ہو۔

616- بَابُ اِثْمِ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ

اس آدمی کے گناہ کا بیان جو نرد سے کھیلے

1269 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ [illegible]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نرد کے ساتھ کھیلا بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4938' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 3762' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 26141' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 512' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19739' مسند احمد رقم الحدیث: 19501' مسند أبي يعلى الموصلي رقم الحديث: 7289' مسند الرویانی رقم الحدیث: 539

تشریح: (نرد) جوئے کی قسم کا ایک کھیل ہے' اسے اُردو میں چوسر کہتے ہیں۔ لغت میں اس کی تعریف یہ ہے کہ یہ ایک کھیل ہے جو سات کوڑیوں سے کھیلا جاتا ہے۔ (فیروز اللغات صفحہ ۲۸۲)

اس کا حکم یہ ہے (عندالاحناف) کہ یہ کھیلنا مطلقاً حرام ہے چاہے اس میں شرط رکھی جائے یا نہ رکھی جائے' اس کے حرام ہونے کی دلیل حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چوسر کھیلا گویا اس نے خنزیر کے خون میں ہاتھ رنگا۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۲۶۰' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۹۳۹' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۷۶۳' مشکوٰۃ رقم الحدیث: ۴۵۰۰)

1270 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَهَاتَيْنِ الْكَعْبَتَيْنِ الْمَوْسُومَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يُزْجَرَانِ زَجْرًا، فَإِنَّهُمَا مِنَ الْمَيْسِرِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ان دو مُہروں سے بچ کے رہو جو نشان زدہ ہیں اور جن سے سختی سے روکا گیا ہے' اس لیے کہ یہ دونوں جوئے ہیں۔

جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 19727' الآثار لأبی یوسف رقم الحدیث: 956' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 26152' مسند احمد رقم الحدیث: 4263' مساوی الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 711' السنن الکبری للبیهقی رقم الحدیث: 20954' شعب الایمان رقم الحدیث: 6080-6081.

1271 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، وَقَبِيصَةُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ.

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے وہ حضور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ [illegible] آدمی نردشیر کے ساتھ کھیلا [illegible] خنزیر کے گوشت اور [illegible]

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2260' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4939' [illegible] ابی شیبة رقم الحدیث: 26142' مسند احمد رقم الحدیث: [illegible] صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 5873' مسند الشہاب القضاعی [illegible]

تشریح: اس کھیل سے کامل نفرت دلانے اور اسے برا سمجھنے کے لیے [illegible]

بیان فرمائی اور اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کا ذریعہ فرمایا۔

1272 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، وَمَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَا : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی نرد کے ساتھ کھیلا بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 4938' سنن ابن ماجه رقم الحديث: 3762' مسند احمد رقم الحديث: 19501' مصنف ابن ابی شيبة رقم الحديث: 26141' مسند ابوداؤد الطيالسی رقم الحديث: 512' جامع معمر بن راشد رقم الحديث:19730' مسند أبي يعلي الموصلي رقم الحديث:7290' مسند الروياني رقم الحديث:539

617- بَابُ الْاَدَبِ وَاِخْرَاجِ الَّذِيْنَ يَلْعَبُوْنَ بِالنَّرْدِ وَاَهْلِ الْبَاطِلِ

ادب سکھانا اور ان لوگوں کو نکالنا جو نرد کے ساتھ کھیلیں اور اہل باطل کا بیان

1273 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا وَجَدَ اَحَدًا مِّنْ اَهْلِهٖ يَلْعَبُ بِالنَّرْدِ ضَرَبَهٗ، وَكَسَرَهَا.

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر والوں میں سے جب کسی کو نرد کے ساتھ کھیلتا دیکھتے تو اس کو مارتے اور نرد کو توڑ دیتے تھے۔

السنن الكبرى للبيهقي رقم الحديث: 20958' شعب الايمان رقم الحديث: 6085' تهذيب الآثار مسند على رقم الحديث:384' تحريم النرد والشطرنج والملاحى للآجرى رقم الحديث:37

1274 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهٖ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهٗ بَلَغَهَا اَنَّ اَهْلَ بَيْتٍ فِيْ دَارِهَا، كَانُوْا سُكَّانًا فِيْهَا، عِنْدَهُمْ نَرْدٌ، فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِمْ : لَئِنْ لَّمْ تُخْرِجُوْهَا لَاُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ دَارِيْ، وَاَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ان تک یہ بات پہنچی ہے کہ اہل بیت میں سے کوئی ان کی حویلی میں ان کے گھر میں رہ رہا تھا اور ان کے پاس نرد تھی تو انہوں نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ اگر تم نے اس کو باہر نہ نکالا تو میں تمہیں اپنے گھر سے نکال دوں گی اور ان کے متعلق یہ بات انہیں ناپسند رہی۔

السنن الكبرى للبيهقي رقم الحديث: 20960' شعب الايمان رقم الحديث: 6084' تحريم النرد والشطرنج والملاهى للآجرى رقم الحديث:35

1275 - حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ : حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ

حضرت ربیعہ بن کلثوم بن جبر کہتے ہیں کہ مجھے

بْنُ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ : خَطَبَنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ : يَا اَهْلَ مَكَّةَ، بَلَغَنِى عَنْ رِجَالٍ مِّنْ قُرَيْشٍ يَلْعَبُونَ بِلُعْبَةٍ يُقَالُ لَهَا : النَّرْدَشِيرُ، وَكَانَ اَعْسَرَ، قَالَ اللّٰهُ : (اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ) ، وَاِنِّى اَحْلِفُ بِاللّٰهِ : لَا اُوتَى بِرَجُلٍ لَّعِبَ بِهَا اِلَّا عَاقَبْتُهُ فِىْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ، وَاَعْطَيْتُ سَلَبَهُ لِمَنْ اَتَانِى بِهٖ.

میرے والد نے بتایا کہ ہمیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیا' فرمایا: اے اہل مکہ! مجھ تک قریش کے بعض لوگوں کے متعلق یہ بات پہنچی ہے کہ وہ ایک کھیل کھیلتے ہیں جس کو نردشیر کہا جاتا ہے اور وہ دائیں ہاتھ سے کھیلا جاتا ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "بلاشبہ شراب اور جوا" اور بلاشبہ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ جس آدمی نے بھی یہ کھیل کھیلا اور اسے میرے پاس لایا گیا تو میں اس کو اس کے بال اور اس کی کھال میں ماروں گا اور اس کا سامان اس آدمی کو دے دوں گا جو اس کو میرے پاس لے کر آئے گا۔

السنن الکبری للبیهقی رقم الحدیث: 20962' شعب الایمان رقم الحدیث: 6088' تحریم النرد والشطرنج والملاهی للآجری رقم الحدیث:33' ذم الملاهی لابن ابی الدنیا رقم الحدیث:80

1276 - حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُمَيَّةَ الْحَنَفِىِّ هُوَ الطَّنَافِسِىُّ، قَالَ : حَدَّثَنِىْ يَعْلَى اَبُوْ مُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فِى الَّذِى يَلْعَبُ بِالنَّرْدِ قِمَارًا : كَالَّذِى يَاْكُلُ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ، وَالَّذِى يَلْعَبُ بِهٖ مِنْ غَيْرِ الْقِمَارِ كَالَّذِى يَغْمِسُ يَدَهُ فِىْ دَمِ خِنْزِيرٍ، وَالَّذِىْ يَجْلِسُ عِنْدَهَا يَنْظُرُ اِلَيْهَا كَالَّذِىْ يَنْظُرُ اِلٰى لَحْمِ الْخِنْزِيرِ.

حضرت عبید بن ابی امیہ حنفی الطنافسی سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت یعلیٰ ابومرہ نے بیان کیا' کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے متعلق سنا جو نرد کو بطور جوئے کے کھیلتا تھا (فرمایا کہ) وہ اس شخص کی طرح ہے جو خنزیر کا گوشت کھاتا ہے اور جو شخص جو نرد کو جوئے کے بغیر کھیلتا ہے [illegible] طرح ہے جو خنزیر کے خون [illegible] شخص جو اس (نرد کھیلنے والے) [illegible] لیے [illegible] دیکھتا ہے۔

تشریح: "نرد" (چوسر) کھیلنا مطلقاً ممنوع وحرام ہے [illegible] تعزیر ہر طرح منع کرنا واجب ہے کیونکہ ان کاموں میں [illegible] غفلت پیدا ہوتی ہے۔

1277 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: اَللَّاعِبُ بِالْفَصَّيْنِ قِمَارًا كَآكِلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ، وَاللَّاعِبُ بِهِمَا غَيْرَ قِمَارٍ كَالْغَامِسِ يَدَهُ فِي دَمِ خِنْزِيرٍ.

روایت ہے' فرماتے ہیں کہ دو مُہروں کے ساتھ کھیلنے والا شخص اس شخص کی طرح ہے جس نے خنزیر کا گوشت کھایا اور جوان دو (مُہروں) کے ساتھ بغیر جوئے کے کھیلے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو اپنے ہاتھ کو خنزیر کے گوشت میں ڈبوتا ہے۔

جامع معمر بن راشد رقم الحديث: 19729' مسند ابن الجعد رقم الحديث: 3097' مصنف ابن أبي شيبة رقم الحديث: 26146' السنن الكبرى للبيهقي رقم الحديث: 20961' شعب الايمان رقم الحديث: 6086' ذم الملاهي لابن أبي الدنيا رقم الحديث: 76-77

تشریح: گویا اس نے خنزیر کے خون میں ہاتھ ڈبو دیا' اس ارشاد میں اس کھیل کی قباحت اور شقاوت بطور تمثیل بیان کی گئی ہے تاکہ مسلمانوں کے دل اس سے متنفر ہوں۔ (اشعۃ اللمعات جلد۵ صفحہ۱۹۳' فرید بک سٹال' لاہور)

618- بَابُ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ

اس کا بیان کہ مؤمن کو ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا

1278 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ.

حضرت سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان دار شخص کو کبھی بھی ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔

صحيح البخاري رقم الحديث: 6133' صحيح مسلم رقم الحديث: 2998' سنن ابوداؤد رقم الحديث: 4862' سنن ابن ماجه رقم الحديث: 3982' مسند احمد رقم الحديث: 8928' سنن الدارمي رقم الحديث: 2823' شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 1463' مكارم الأخلاق للخرائطي رقم الحديث: 596

تشریح: اس حدیث کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک کافر شاعر جس کا نام ابوعزہ تھا' حضور اقدس ﷺ اور مسلمانوں کی مخالفت میں توہین آمیز اشعار کہا کرتا تھا' جنگ بدر میں گرفتار ہو گیا' اس نے حضور انور ﷺ سے معافی مانگی اور آئندہ اس حرکت سے باز رہنے کا عہد کیا' حضور انور ﷺ نے اسے چھوڑ دیا تو پھر یہ اس حرکت میں مشغول ہو گیا۔ پھر جب جنگ اُحد میں گرفتار ہو [illegible] معذرت کی اور صحابہ کرام نے اس کی رہائی کی آپ ﷺ سے سفارش کی تو تب حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ [illegible] ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا اور اسے رہائی نہ بخشی یعنی جس سوراخ سے ایک بار بچھو نے کاٹ لیا ہو' اس سوراخ [illegible] شخص سے ایک بار دھوکا کھا لیا ہو' دوبارہ اس کے دھوکے میں نہ آؤ' پس اس شاعر کو قتل کر دیا

گیا۔ (مراۃ المناجیح جلد ۶ صفحہ ۴۲۱ قادری پبلیکیشنز لاہور)

619- بَابُ مَنْ رَمٰى بِاللَّيْلِ

جو آدمی رات کے وقت تیراندازی کرے اس کا بیان

1279 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوبَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ رَّمَانَا بِاللَّيْلِ فَلَيْسَ مِنَّا۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ : فِيْ اِسْنَادِهٖ نَظَرٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے رات کو ہمارے اوپر تیراندازی کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

ابوعبداللہ (امام بخاری) نے کہا کہ اس حدیث کی سند میں ضعف ہے۔

مسند احمد رقم الحدیث: 8270' مستخرج ابی عوانة رقم الحدیث: 3883' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 1310' فوائد أبی محمد الفاکهی رقم الحدیث: 187' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 5607' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 9340' الایمان لابن منده رقم الحدیث: 553' مسند الشهاب القضاعی رقم الحدیث: 1193

تشریح: اگر رات کو کسی کو تیر لگ جانے کا اندیشہ نہ ہو تو رات کو تیراندازی کرنا جائز ہے' خدشے کے پیش نظر کہ کسی کو لگ نہ جائے' ممانعت فرمائی ہے۔

1280 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہم پر اسلحہ تانا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 101' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 2575' مسند احمد رقم الحدیث: 8359' [illegible] شیبة رقم الحدیث: 28931' مستخرج ابی عوانة رقم الحدیث: 158' الایمان لابن منده رقم الحدیث: 7[illegible] على الصحيحين للحاكم رقم الحديث: 2154' شعب الایمان رقم الحدیث: 4923

1281 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ : حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ [illegible] عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]

وَسَلَّمَ : مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

صحیح البخاری رقم الحدیث: 7071' صحیح مسلم رقم الحدیث: 100' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 2577' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 7261' مسند الرویانی رقم الحدیث: 477' معجم ابن الأعرابی رقم الحدیث: 1336' الایمان لابن منده رقم الحدیث: 546' الآداب للبیھقی رقم الحدیث: 369

تشریح: جس نے ہم پر اسلحہ تانا وہ ہم میں سے نہیں' یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں۔ یہ بربنائے حزم واحتیاط ہے کہ اس سے نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ شیطان غصہ دلا کر اسلحہ چلوا سکتا ہے۔

620- بَابُ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ بِهَا حَاجَةً

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی کسی جگہ روح قبض فرمانا چاہتا ہے تو اس کے لیے اس جگہ کوئی ضرورت رکھ دیتا ہے

1282 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ بِهَا حَاجَةً.

حضرت ابوالملیح اپنی قوم کے ایک فرد سے روایت کرتے ہیں' جن کو شرف صحابیت حاصل تھا کہ انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی جگہ بندے کی روح قبض فرمانا چاہتا ہے تو اس آدمی کی وہاں کوئی ضرورت پیدا فرما دیتا ہے۔

مسند الشھاب القضاعی رقم الحدیث: 1393-1394

تشریح: یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی موت کا کسی جگہ کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس جگہ اس بندے کا کوئی کام حاجت پیدا کر دیتا ہے تا کہ اس کام کے پیچھے وہ بندہ اس مقام پر پہنچ جائے اور وہیں اس کو موت آ جائے۔ بقول شاعر ؎

بکویش میروم باصد ہزاراں محنت وزاری ۔۔۔ نمی دانم کہ روزی میدواند یا اجل مارا

میں اسی گلی میں ہزار محنت اور افسوس وزاری سے جا رہا ہوں لیکن مجھے یہ علم نہیں ہے کہ مجھے میرا رزق لیے جا رہا ہے یا میری موت۔

621- بَابُ مَنِ امْتَخَطَ فِي ثَوْبِهِ

جو آدمی اپنے کپڑے سے رینٹھ صاف کرے اس کا بیان

1283 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے کپڑے سے رینٹھ صاف کیا' پھر فرمایا: واہ

سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ تَمَخَّطَ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: بَخٍ بَخٍ، اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي الْكَتَّانِ، رَاَيْتُنِي اُصْرَعُ بَيْنَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَالْمِنبَرِ، يَقُوْلُ النَّاسُ: مَجْنُوْنٌ، وَمَا بِيْ اِلَّا الْجُوعُ۔

واہ! ابوہریرہ کتان سے رینٹھ صاف کرتا ہے؛ میں دیکھا کرتا جب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور منبر کے درمیان پڑا ہوتا تھا' لوگ کہتے تھے: پاگل ہے جبکہ مجھے صرف بھوک لگی ہوتی تھی۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 7324' مصنف عبد الرزاق الصنعانی رقم الحدیث: 14941' شعب الایمان رقم الحدیث: 9959-10207' الزهد لوكيع رقم الحديث: 121' الشمائل المحمدية للترمذي رقم الحديث: 72

تشریح: کپڑے کے اندر ناک سنک کر مل دینا جائز ہے کیونکہ بلغم پاک ہے اور کپڑے پر لگنے سے اسے ناپاک نہیں کرتی۔

622- بَابُ الْوَسْوَسَةِ

وسوسہ کا بیان

1284 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا نَجِدُ فِي اَنْفُسِنَا شَيْئًا مَا نُحِبُّ اَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ وَاَنَّ لَنَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، قَالَ: اَوَ قَدْ وَجَدْتُمْ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ذَاكَ صَرِيحُ الْاِيمَانِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! بلاشبہ ہم لوگ اپنے دل میں کچھ ایسی چیز پاتے ہیں جس کو ہم بیان کرنا پسند نہیں کرتے' اگرچہ ہمارے لیے وہ سب کچھ ہو جائے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ایسا ہی پاتے ہو؟ صحابہ نے عرض کی: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ہی تو واضح ایمان ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 132' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 5111' مسند احمد رقم الحدیث: 9156' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2523' السنة لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 654' السنن الكبرى للنسائي رقم الحديث: 10426' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 5914-5923' مستخرج ابی عوانة رقم الحديث: 227

تشریح: وسوسہ کی حقیقت: اس سے مراد ایسے خیالات ہیں جو آدمی کے دل میں پیدا ہوتے [illegible]
ہے کہ چند حروف اور ایسی آوازیں ہوتی ہیں جو مرتب اور ملی ہوتی ہیں اور یہ ہمارے کلام کے [illegible]
انسان کے باطن میں پیدا کرنے والا اور معرض وجود میں لانے والا اللہ رب العزت ہے [illegible]
اس کو وسوسہ کی قدرت دینے والا اللہ رب العالمین ہے۔ [illegible]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عرض کرنے پر کہ [illegible]
کہ انہیں زبان پر لانا گوارا نہیں کرتے [illegible]
ناپسند جاننا تمہارے خالص ایمان [illegible]
ہونے کے اعتقاد اور خدا تعالیٰ کے خوف [illegible]

آثار و نتائج ہیں کہ معصیت و گناہ کو اس حد تک قبیح اور بُرا جاننا کہ اسے زبان پر لانے کو تیار نہ ہو یہ بندے کے صدقِ ایمان کا اثر ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۱ صفحہ ۳۰۲ فرید بک سٹال لاہور)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تعلیم یہ ہے کہ تین بار "اللہ اکبر" کہے ایسا کرنے سے شیطان انشاء اللہ دفع ہو جائے گا اور اسم باری تعالیٰ کی برکت سے یہ وسوسہ ختم ہو جائے گا۔

1285 - وَعَنْ جَرِيرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَخَالِيْ عَلٰى عَائِشَةَ، فَقَالَ: اِنَّ اَحَدَنَا يَعْرُضُ فِيْ صَدْرِهٖ مَا لَوْ تَكَلَّمَ بِهٖ ذَهَبَتْ اٰخِرَتُهٗ، وَلَوْ ظَهَرَ لَقُتِلَ بِهٖ، قَالَ: فَكَبَّرَتْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ اَحَدِكُمْ فَلْيُكَبِّرْ ثَلَاثًا، فَاِنَّهٗ لَنْ يُحِسَّ ذٰلِكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ۔

حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اور میرے ماموں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے انہوں (یعنی میرے ماموں) نے کہا: ہم میں کسی کے دل میں کچھ ایسا وارد ہوتا ہے اگر اسے بیان کیا جائے تو ایمان برباد ہو جائے اور اگر ظاہر کریں تو قتل کر دیئے جائیں۔ (راوی نے) کہا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے تین دفعہ اللہ اکبر کہا پھر آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے سوال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی یہ حالت پائے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہے اس لیے اس کو صرف ایمان دار ہی محسوس کر سکتا ہے۔

مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 4649' المطالب العالیۃ بزوائد المسانید رقم الحدیث: 3003' الزهد لهناد بن السری جلد2صفحہ469

1286 - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ السَّكُوْنِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعْدٍ سَعِيْدُ بْنُ مَرْزُبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَّبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ عَمَّا لَمْ يَكُنْ، حَتّٰى يَقُوْلُوْا: اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ ہرگز ان چیزوں کے متعلق سوال کرنے سے باز نہیں رہیں گے جو ابھی تک واقع نہیں ہوئیں حتیٰ کہ لوگ یہ بھی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو پیدا کیا اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا!

صحیح البخاری رقم الحدیث: 7296' صحیح مسلم رقم الحدیث: 136' مسند احمد رقم الحدیث: 11995' السنۃ لابن [illegible] رقم الحدیث: 652' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 3961' مستخرج ابی عوانۃ رقم الحدیث: 235' [illegible]: 2180' الایمان لابن منده رقم الحدیث: 366

تشریح: "اللہ نے ہر چیز پیدا کی' اللہ کو کس نے پیدا کیا" یہ اُمت دعوت کے سوال ہوں گے جیسے دہریے کفار [illegible] اجابت یعنی مؤمنین مراد نہیں۔ یا کہنے سے مراد دلی وسوسہ ہے (کہ دل میں خیال آئے گا کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا) تو پھر اُمت اجابت بھی اس میں داخل ہے۔

ہر حکم اور ہر چیز کی کنہ پوچھیں گے' قیل وقال زیادہ ہوگی' حال سے خالی (گفتگو ہوگی) خیال رہے کہ ہمارے پاس "کیوں" (یہ کیوں ایسے کیوں' اتنا کیوں) ہے اوران کے پاس "کیا" تھا۔ (ملخصاً مرأۃ المناجیح جلد ا صفحہ ۹۳' قادری پبلیکیشنز لاہور)

623- بَابُ الظَّنِّ

گمان کرنے کا بیان

1287 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِيَّاكُمْ وَ الظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے آپ کو گمان کرنے سے بچاؤ کیونکہ گمان جھوٹی ترین بات ہے اور تم جاسوسی نہ کرو اور مقابلہ بازی نہ کرو اور ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو اور تم باہم حسد نہ کرو اور نہ تم باہم بغض رکھو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 2148' صحیح مسلم رقم الحدیث: 1408' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 3438' سنن النسائی رقم الحدیث: 3239' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 1867' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20228' احادیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: 153' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2415

تشریح: اس حدیث میں "گمان" سے مراد بدگمانی ہے اور اسے بدترین جھوٹ فرمایا' اس لیے کہ اس میں ایک آدمی [illegible] آدمی کے بارے یہ گمان کرتا ہے کہ وہ ایسے ہے حالانکہ وہ واقع میں ایسا نہیں ہوتا اور یہ جھوٹ ہے اور [illegible] اس سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن ایسا گمان جس پر جزم ویقین ہو اور جو دل میں کھٹکنے لگے وہ گمان منع نہیں [illegible] فرماتے ہیں کہ یہ بدگمانی اس وقت گناہ بنے گی جب اسے زبان پر لایا جائے اور اس [illegible] لیکن اگر کسی گمان پر دلیل وقرینہ واضح ہو تو اس پر گرفت نہیں۔

1288 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ : اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ [illegible] قَالَ : بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهِ، اِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا فُلَانُ، اِنَّ هٰذِهِ زَوْجَتِي [illegible] مَنْ كُنْتُ اَظُنُّ بِهِ فَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ بِكَ [illegible]

الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ۔ خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2174' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4719' مسند احمد رقم الحدیث: 12262' مسند أبی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 3470' مسند الرویانی رقم الحدیث: 1377' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 108' مکارم الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 471' الابانة الکبری لابن بطة رقم الحدیث: 1465

تشریح: آقا کریم ﷺ مسجد میں اعتکاف میں تھے کہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا آپ کی ملاقات کے لیے تشریف لائیں' گفتگو کرنے کے بعد جب واپس جانے لگیں تو آقا کریم ﷺ انہیں اپنے دروازے پر چھوڑنے آئے تو راستے میں ایک (اور بروایت دیگر دو) آدمی گزر رہا تھا تو آقا کریم ﷺ نے اسے بدگمانی سے بچنے کے لیے فرمایا کہ (کچھ اور ہی نہ گمان کر لینا) یہ میری زوجہ ہے۔

''شیطان انسان کی رگوں میں دوڑتا ہے''یعنی جس طرح خون کے جسم میں چلنے کو آدمی محسوس نہیں کرتا' اسی طرح شیطان کے داخل ہونے اور دوڑنے کا آدمی کو احساس نہیں ہوتا۔

دوسرا مطلب اس کا یہ ہے کہ جس طرح خون انسان کے پورے جسم میں سرایت کیے ہوتا ہے' اسی طرح شیطان بھی آدمی کے پورے جسم پر حاوی ہو کر آدمی کو جس طرح چاہتا ہے' وسوسہ میں مبتلا کرتا ہے۔

تیسرا مطلب یہ ہے کہ جب تک آدمی کے جسم میں خون ہے' اس وقت تک شیطان بھی اس کے ساتھ ہے' یعنی پوری زندگی شیطان آدمی کے ساتھ خون کی طرح قائم ہے۔ (مرقات جلد ۱ صفحہ ۲۴۶)

1289 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخُو عُبَيْدٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَا يَزَالُ الْمَسْرُوقُ مِنْهُ يَتَظَنَّى حَتَّى يَصِيرَ أَعْظَمَ مِنَ السَّارِقِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ جس آدمی کی چوری کی گئی ہوتی ہے تو وہ مسلسل گمان کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ چور سے بھی بڑا (مجرم) بن جاتا ہے۔

1290 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ بِلَالِ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ: اكْتُبْ إِلَيَّ فُسَّاقَ دِمَشْقَ، فَقَالَ: مَا لِي وَفُسَّاقُ دِمَشْقَ؟ وَمِنْ أَيْنَ أَعْرِفُهُمْ؟ فَقَالَ ابْنُهُ بِلَالٌ: أَنَا أَكْتُبُهُمْ، فَكَتَبَهُمْ، قَالَ: مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ؟ مَا عَرَفْتَ أَنَّهُمْ فُسَّاقٌ إِلَّا وَأَنْتَ مِنْهُمْ، ابْدَأْ بِنَفْسِكَ، وَلَمْ يُرْسِلْ

حضرت بلال بن سعد اشعری سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ میری طرف دمشق کے فساق کے حوالے سے لکھ بھیجو تو انہوں (حضرت ابودرداء) نے فرمایا کہ مجھے کیا واسطہ دمشق کے فاسقوں سے اور میں ان کو کہاں سے پہچانوں؟ تو ان کے بیٹے بلال نے کہا: میں ان کے حوالے سے لکھتا ہوں' تو انہوں نے ان فاسقوں کے حوالے سے لکھا' (حضرت ابودرداء نے) فرمایا کہ تو

بِاَسْمَآئِهِمْ.

نے یہ کہاں سے جانا؟ تو نے ان کو اس وجہ سے فاسق جانا کہ تو بھی ان میں سے ایک ہے اپنے نام سے ابتداء کرتو انہوں (حضرت ابودرداء) نے ان (حضرت معاویہ) کی طرف ان (فاسقوں) کے نام نہ بھجوائے۔

تشریح: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو بدگمانی پر تنبیہ فرمائی اور اس پر گرفت فرمائی کہ آپ کو کیا معلوم کہ واقعی فلاں فاسق ہے اگر صرف گمان سے لکھا ہے تو یہ بدگمانی ہے جو بغیر دلائل وقرائن کے ہے اور ناجائز وغیر صحیح ہے۔ اگر واقعی وہ لوگ فاسق ہیں تو اپنا نام بھی لکھو کہ تم بھی انہی میں سے ہو ورنہ تمہیں کیسے معلوم ہے کہ فلاں فاسق ہے کیونکہ فاسقوں کا دوست اور پہچاننے والا فاسق ہی ہوسکتا ہے کوئی دوسرا نہیں۔

624- بَابُ حَلْقِ الْجَارِيَةِ وَالْمَرْاَةِ زَوْجَهَا

کنیز اور بیوی کا اپنے خاوند کے بال مونڈنے کا بیان

1291 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَجَارِيَةٌ تَحْلِقُ عَنْهُ الشَّعْرَ، وَقَالَ: النُّورَةُ تُرِقُّ الْجِلْدَ.

حضرت سکین بن عبدالعزیز بن قیس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو ایک لونڈی ان کے بال مونڈ رہی تھی اور انہوں نے فرمایا کہ نورہ (بال صاف کرنے والا پاؤڈر یا کریم) جلد کو نرم کرتے ہیں۔

المعجم الكبير للطبراني رقم الحديث: 13069

تشریح: اپنی لونڈی سے جسمانی خدمت لینا جائز ہے جیسے سر منڈانا۔ اس حدیث میں مذکور ہوا خود کو کھلوانا [illegible] دبوانا وغیرہ۔

بال صفا پاؤڈر کے متعلق تحقیق یہ ہے کہ مرد حضرات کے لیے اس کا استعمال نقصان دہ ہے [illegible]

625- بَابُ نَتْفِ الْاِبْطِ

بغل کے بال [illegible]

1292 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْاِبْطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ [illegible]

حضرت [illegible] نے روایت [illegible]

الْاَظْفَارِ.

صحیح البخاری رقم الحدیث: 5889' صحیح مسلم رقم الحدیث: 257' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4198' سنن النسائی رقم الحدیث: 9-10' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 292' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20243' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2414' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 965

1293 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَتَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ، وَنَتْفُ الضَّبْعِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں فطرتی ہیں' ختنہ کرانا' زیرناف بال صاف کرنا' ناخن کاٹنا اور بغل کے بالوں کو اکھیڑنا اور مونچھوں کو کاٹنا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 5889' صحیح مسلم رقم الحدیث: 257' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4198' سنن النسائی رقم الحدیث: 9' سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 292' جامع معمر بن راشد رقم الحدیث: 20243' الأدب لابن ابی شیبة رقم الحدیث: 187' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 965

1294 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ : خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ : تَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَنَتْفُ الْاِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَالْخِتَانُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پانچ چیزیں فطرت سے ہیں' ناخنوں کو کاٹنا' مونچھوں کو کاٹنا' زیرناف بالوں کو صاف کرنا' بغل کے بالوں کو نوچنا اور ختنہ کرانا۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 5891' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4198' سنن النسائی رقم الحدیث: 5043' مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 2047' مسند احمد رقم الحدیث: 7139' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 9' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: 5872' مستخرج ابی عوانة رقم الحدیث: 470

شرح: پانچ چیزیں فطرت ہیں:

ختنہ کرانا [illegible] ہے اور شعائر اسلام سے ہے' شرعاً ختنہ نابالغ کا ہوتا ہے' بالغ اور مکلف ہونے پر اگر ختنہ خود کر [illegible] (فتاویٰ عالمگیری جلد ۹ صفحہ ۳۵۷)

([illegible] 22 [illegible]) استرا لینا: زیرناف بالوں کو صاف کرنا ہر ہفتے میں مستحب ہے اور پندرہ دنوں تک بھی [illegible] گزارنا مکروہ و ممنوع ہے۔

بغل کے بال اکھیڑنا: بغل کے بال مونڈے بھی جاسکتے ہیں ان کی مدت بھی وہی ہے جو زیر ناف بالوں کی ہے۔ علامہ شامی فرماتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ بغل کے بال اکھیڑے جائیں مونڈنا بھی جائز ہے۔ (ردالمحتار جلد ۹ صفحہ ۴۹۷)

مونچھیں تراشنا: فتاوی عالمگیری میں ہے کہ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں ذکر کیا ہے کہ مونچھوں کو کم کرنا بہتر ہے اور کم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بالوں کو اتنا کاٹا جائے کہ اوپر والے ہونٹ کے بالائی حصہ سے کم ہو جائیں۔ امام طحاوی نے یہ بھی فرمایا کہ مونچھوں کو منڈوا دینا سنت ہے اور کم کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ اور صاحبین رحمۃ اللہ علیہم کا بھی موقف ہے۔ (فتاوی عالمگیری جلد ۵ صفحہ ۳۵۸)

ناخن تراشنا: مستحب یہ ہے کہ جمعہ کے دن ناخن تراشے جائیں اگر جمعہ کو نہ تراشے تو پندرہ دن بعد تراش لے اور انتہائی مدت چالیس دن ہے اس کے بعد نہ تراشنا ممنوع ہے۔ (بہار شریعت جز ۱۶ صفحہ ۱۳۳)

626- بَابُ حُسْنِ الْعَهْدِ

اچھے طریقے سے عہد نبھانے کا بیان

1295 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ أَحْمِلُ عُضْوَ الْبَعِيرِ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ، قُلْتُ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَ: هٰذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ.

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام جعرانہ میں گوشت تقسیم کرتے ہوئے دیکھا اور اس دن میں نو عمر لڑکا تھا میں نے اونٹ کا ایک عضو اٹھایا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک عورت آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر اس کے لیے بچھا دی میں نے کہا: یہ بی بی کون ہے؟ کہا گیا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں ہیں۔

سنن ابوداؤد رقم الحديث: 5144' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم رقم الحديث: 946' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحديث: 900' صحیح ابن حبان رقم الحديث: 4232' المعجم الأوسط رقم الحديث: 2424' المستدرك على الصحيحين للحاكم رقم الحديث: 6595' مكارم الأخلاق لابن أبي الدنيا رقم الحديث: 212

تشریح: مقام جعرانہ مکہ مکرمہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر ہے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کی فتح کے [illegible] قیام فرمایا اور آپ اموال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ کی رضاعی والدہ محترمہ [illegible] تشریف لائیں تو آپ نے ان کی حد درجہ تعظیم فرمائی اور اپنی چادر مبارک ان کی [illegible]

اس سے ثابت ہوا کہ حق رضاعت اور بچپن کی احسان مندی [illegible] بزرگوں کی عزت و اکرام لازم ہے۔

627- بَابُ [illegible]

1296 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: قَالَ رَجُلٌ: اَصْلَحَ اللّٰهُ الْاَمِيْرَ، اِنَّ اٰذِنَكَ يَعْرِفُ رِجَالًا فَيُؤْثِرُهُمْ بِالْاِذْنِ، قَالَ: عَذَرَهُ اللّٰهُ، اِنَّ الْمَعْرِفَةَ لَتَنْفَعُ عِنْدَ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ، وَعِنْدَ الْجَمَلِ الصَّؤُوْلِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح فرمائے' بلاشبہ آپ کا جو دربان مقرر ہے یہ جان پہچان والوں سے اجازت دینے میں ترجیحی سلوک کرتا ہے' تو انہوں (حضرت مغیرہ) نے فرمایا کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا ہے' بلاشبہ جان پہچان باؤلے کتے اور مستی میں مست اونٹ کے پاس بھی نفع دیتی ہے۔

تشریح: جان پہچان میں فطرتی طور پر لحاظ آ ہی جاتا ہے اور یہ ایسی چیز ہے جو انسان تو انسان حیوانوں کے درمیان بھی پائی جاتی ہے' سو اس جان پہچان کی خاطر اگر فطرتی طور پر دل ایک جانب مائل ہو جاتا ہے (جس پر قابو رکھنا انسانی بس میں نہیں ہوتا) تو اس پر عنداللہ مواخذہ بھی نہیں' بشرطیکہ کسی کی حق تلفی اور گناہ نہ ہو۔

628- بَابُ لَعِبِ الصِّبْيَانِ بِالْجَوْزِ

بچوں کا اخروٹ کے ساتھ کھیلنے کا بیان

1297 - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُنَا يُرَخِّصُوْنَ لَنَا فِي اللُّعَبِ كُلِّهَا، غَيْرِ الْكِلَابِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: يَعْنِي لِلصِّبْيَانِ۔

حضرت ابراہیم سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب ہمارے لیے کتوں کے سوا ہر قسم کے پھل کی اجازت دیتے ہیں۔ ابوعبداللہ (امام بخاری) نے کہا: یعنی بچوں کے لیے (ہر قسم کا کھیل کھیلنا)۔

تشریح: بچوں کا ہر وہ کھیل جس میں جوئے کی شرط نہ لگائی گئی ہو' جائز ہے۔

1298 - حَدَّثَنَا مُوْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْخَيْرِ يُكْنٰى اَبَا عُقْبَةَ قَالَ: مَرَرْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ مَرَّةً بِالطَّرِيقِ، فَمَرَّ بِغِلْمَةٍ مِّنَ الْحَبَشِ، فَرَاٰهُمْ يَلْعَبُوْنَ، فَاَخْرَجَ دِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمْ۔

حضرت عبدالعزیز کا بیان ہے کہ مجھ سے اہل خیر کے ایک بزرگ نے بیان کیا جن کی کنیت ابوعقبہ تھی' انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے راستے میں ایک دفعہ گزرا' پس وہ حبشی لڑکوں کے پاس سے گزرے تو انہیں کھیلتے دیکھا تو دو درہم نکالے اور ان کو دے دیے۔

1299 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ [illegible] سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ [illegible] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَرِّبُ [illegible] الْبَنَاتِ الصِّغَارِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ میرے پاس میری سہیلیوں کو میرے ساتھ کھیلنے کے لیے بھیجتے تھے' چھوٹی بچیاں (مراد ہے)۔

صحیح مسلم رقم الحدیث: 2440' مسند احمد رقم الحدیث: 25961' المعجم الکبیر للطبرانی جلد 23 صفحہ 177' السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: 8899

تشریح: خلاصۂ حدیث یہ ہے کہ محلہ کی بچیاں میرے ساتھ گڑیاں کھیلتی تھیں' جب آقا کریم ﷺ تشریف لاتے تو وہ اپنے اپنے گھر چلی جاتیں اور جب آقا کریم ﷺ باہر تشریف لے جاتے تو ان بچیوں کو ان کے گھروں سے میرے پاس بھیج دیتے تاکہ میرے ساتھ کھیلیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ بچیوں کا گڑیوں کے ساتھ کھیلنا جائز ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ بچوں کے کھلونے جائز ہیں اگرچہ وہ شکل والے ہوں' وہ تصاویر کے حکم سے خارج ہیں۔

629- بَابُ ذَبْحِ الْحَمَامِ — کبوتر ذبح کرنے کا بیان

1300 - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً، قَالَ: شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کبوتری کے پیچھے لگے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان شیطانہ کا پیچھا کر رہا ہے۔

سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4940' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: 3765' مسند احمد رقم الحدیث: 8543' معجم ابن الاعرابی رقم الحدیث: 464' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 5874' فوائد تمام رقم الحدیث: 468' الآداب للبیہقی رقم الحدیث: 620' السنن الصغیر للبیہقی رقم الحدیث: 3352

تشریح: کبوتر باز کو شیطان فرمایا اور کبوتری کو شیطانہ' کیونکہ جو چیز رب تعالیٰ کے ذکر سے غافل کر دے وہ بھی شیطان ہے اور غافل ہو جانے والا بھی شیطان ہے۔ البتہ کبوتر پالنا (ان کے انڈے بچے گوشت لینا) جائز ہے کبوتر بازی [illegible] ہے' بلکہ ہر بازی ممنوع ہے کہ یہ نماز' تلاوت بلکہ دنیاوی ضروری کاموں سے بھی غافل کر دیتی ہے اور [illegible] جیت پر مال پیسے کی ہو تو اور بھی زیادہ حرام ہے۔ مرقات' شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے تحت [illegible] لیے کبوتر پالنا مکروہ ہے۔

1301 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: [illegible] كَانَ عُثْمَانُ لَا يَخْطُبُ جُمُعَةً إِلَّا أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، وَذَبْحِ الْحَمَامِ.

حضرت [illegible]

حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ [illegible]

قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَأْمُرُ فِي خُطْبَتِهِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، وَذَبْحِ الْحَمَامِ.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے خطبہ میں کتوں کو مارنے اور کبوتروں کو ذبح کرنے کا حکم فرماتے سنا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث:19923' مسند احمد رقم الحدیث: 521

تشریح: اس سے وہ کتے مراد ہیں جو کھیتی' شکار اور رکھوالی کے لیے نہ رکھے جائیں بلکہ شوقیہ طور پر پالے جائیں اور ان کے ساتھ کتوں جیسا سلوک بھی نہ کیا جاتا ہو' جیسا کہ آج کل کے شوقیہ رکھے گئے کتوں سے سلوک کیا جاتا ہے بلکہ انہیں کتوں نہیں انسانوں سے زیادہ فوقیت دی جاتی ہے' اور ان سے بڑی مروّت کا سلوک کیا جاتا ہے۔

اسی طرح وہ کبوتر ذبح کرنے کا حکم فرمایا' جو شوقیہ اور بازی جوئے کے لیے پالے گئے ہوں۔

630- بَابُ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فَهُوَ اَحَقُّ اَنْ يَّذْهَبَ اِلَيْهِ

جس آدمی کو جو ضرورت ہو وہی اس کی طرف جانے کا زیادہ حق دار ہے

1302 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ : اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَائَهُ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهِ يَوْمًا، فَاَذِنَ لَهُ وَرَاْسُهُ فِيْ يَدِ جَارِيَةٍ لَّهُ تُرَجِّلُهُ، فَنَزَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : دَعْهَا تُرَجِّلُكَ، فَقَالَ : يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، لَوْ اَرْسَلْتَ اِلَيَّ جِئْتُكَ، فَقَالَ عُمَرُ : اِنَّمَا الْحَاجَةُ لِيْ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک دن ان کے پاس آئے اور ان سے (اندر آنے کی) اجازت چاہی' انہوں (حضرت زید) نے انہیں (حضرت عمر) اجازت دی تو ان کا سر ان کی لونڈی کے ہاتھ میں تھا جس میں وہ کنگھی کر رہی تھی تو انہوں نے اپنے سر کو کھینچا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اسے چھوڑ دو کہ یہ تمہاری کنگھی کرتی رہے' انہوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اگر آپ میری طرف پیغام بھی بھیج دیتے تو میں آپ کے پاس آ جاتا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حاجت میری تھی۔

تشریح: اخلاق و آداب اور مروّت کا تقاضا یہی ہے کہ چاہے کوئی چھوٹا ہو یا بڑا' جسے حاجت و ضرورت ہو' اسے ہی اپنی حاجت [illegible] کے لیے جانا چاہیے۔

[illegible] ضرورت کو پورا کرنے کے لیے کسی کو اپنے پاس بلانا اور حکم دینا یہ ماحول و معاشرہ کے دستور [illegible] معیوب خیال بھی کیا جاتا ہے۔

631- بَابُ اِذَا تَنَخَّعَ [illegible]

لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے

وَهُوَ مَعَ الْقَوْمِ

جب کوئی بلغم نکالے اس کا بیان

1303 - حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَيَّاشٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا تَنَخَّعَ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ فَلْيُوَارِ بِكَفَّيْهِ حَتَّى تَقَعَ نُخَاعَتُهُ إِلَى الْأَرْضِ، وَإِذَا صَامَ فَلْيَدَّهِنْ، لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ الصَّوْمِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص لوگوں کے سامنے بلغم نکالے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی ہتھیلیوں میں اسے چھپا لے حتیٰ کہ اس کا بلغم زمین پر پڑ جائے اور جب کوئی روزہ رکھے تو اسے چاہیے کہ تیل لگائے اس پر روزے کا اثر نہیں ہونا چاہیے۔

مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 9755؛ شعب الایمان رقم الحدیث: 6499

632- بَابُ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ لَا يُقْبِلُ عَلٰى وَاحِدٍ

اس کا بیان کہ جب کوئی آدمی لوگوں سے گفتگو کرے تو کسی ایک آدمی کی طرف ہی متوجہ نہ رہے

1304 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: كَانُوا يُحِبُّونَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ أَنْ لَا يُقْبِلَ عَلَى الرَّجُلِ الْوَاحِدِ، وَلٰكِنْ لِيَعُمَّهُمْ.

حضرت حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے کہتے ہیں کہ اصحاب کرام کو یہ بات پسند تھی کہ جب کوئی آدمی بات کرے تو ایک ہی آدمی کی طرف توجہ نہ کرے بلکہ تمام کی طرف توجہ کرے۔

الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع رقم الحدیث: 982

633- بَابُ فُضُولِ النَّظَرِ

فضول دیکھنے کا بیان

1305 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: عَادَ عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلًا، وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ الدَّارَ جَعَلَ صَاحِبُهُ يَنْظُرُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: وَاللّٰهِ لَوْ تَفَقَّأَتْ عَيْنَاكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ.

حضرت ابن ابی ہذیل سے روایت ہے [illegible] کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ [illegible]
[illegible]

الزھد لھناد بن السری جلد2صفحہ650

تشریح: اس حدیث میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اگر کوئی کسی کے گھر اس کی اجازت کے ساتھ بھی جائے تو اِدھر اُدھر بغور گھر کے حالات کا جائزہ نہ لیتا پھرے کہ یہ عمل اخلاقاً نادرست اور معیوب ہے' اس سے پرہیز چاہیے۔

1306 - حَدَّثَنَا خَلَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ دَخَلُوا عَلٰى ابْنِ عُمَرَ، فَرَاَوْا عَلٰى خَادِمٍ لَّهُمْ طَوْقًا مِّنْ ذَهَبٍ، فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ، فَقَالَ: مَا اَفْطَنَكُمْ لِلشَّرِّ.

حضرت نافع سے روایت ہے کہ اہل عراق سے ایک گروہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو انہوں نے ان لوگوں کے ایک خادم پر سونے کا کڑا دیکھا تو ان میں سے بعض لوگ بعض کی طرف دیکھنے لگ گئے' انہوں (حضرت ابن عمر) نے (خادم سے) فرمایا: تجھ کو کس نے اس برائی کی سمجھداری دی ہے۔

634- بَابُ فُضُولِ الْكَلَامِ

فضول گفتگو کا بیان

1307 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا خَيْرَ فِي فُضُولِ الْكَلَامِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ فضول گفتگو میں ذرا بھی بھلائی نہیں ہے۔

مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث:34710

1308 - حَدَّثَنَا مَطَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شِرَارُ اُمَّتِي الثَّرْثَارُونَ، الْمُتَشَدِّقُونَ، الْمُتَفَيْهِقُونَ، وَخِيَارُ اُمَّتِي اَحَاسِنُهُمْ اَخْلَاقًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اُمت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو فضول گفتگو کرتے ہیں اور منہ بنا بنا کر عمدہ گفتگو کرنے والے اور مبالغہ آمیزی سے باتیں کرنے والے ہیں اور میری اُمت کے بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق بہترین ہیں۔

مسند احمد رقم الحدیث: 8822' مکارم الاخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 22' السنن الکبری للبیہقی رقم الحدیث: 20800' الآداب للبیہقی رقم الحدیث:315' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 91' شعب الایمان رقم الحدیث:7620-4817

[illegible] بہت زیادہ گفتگو کرنے والے اور دوران گفتگو تکلف کا اظہار کرنے والے۔

[illegible] باتیں کرنے والے یا جس کے جبڑے باتوں کے لیے کھلے رہیں۔

[illegible] اور متکبر ہو کر گفتگو کرنے والے۔

اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ کلام وگفتگو میں تکلف، تصنع اور بناوٹ مذموم وممنوع ہے۔ البتہ خطابات ومواعظ میں حسن نیت کے ساتھ جو کلام وگفتگو میں سجع وقافیہ وغیرہ کا لحاظ رکھا جاتا ہے اور اس سے لوگوں کے دلوں میں نرمی اور باطنی تاثیر پیدا کرنا مقصود ہوتی ہے وہ منع نہیں۔

635- بَابُ ذِي الْوَجْهَيْنِ — دورُخے آدمی کا بیان

1309 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے بدترین آدمی وہ ہے جو دورُخا ہے جو ان کے پاس ایک رُخ سے آتا ہے اور ان کے پاس دوسرے کے ساتھ۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6058' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2526' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4872' احادیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: 167' مسند ابو داؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2598' الأمالی فی آثار الصحابة لعبد الرزاق رقم الحدیث: 189' مسند الحمیدی رقم الحدیث: 1075-1166

تشریح: دومونہوں والا شخص وہ ہے جو سامنے تعریف کرے اور پیٹھ پیچھے بُرائی یا سامنے دوستی ظاہر کرے اور پیٹھ پیچھے دشمنی یا دو لڑے ہوئے آدمیوں میں جس کے پاس جائے اسی کی حمایت میں بات کرے اور دوسرے کو بُرا کہے اور یہ ظاہر کرائے کہ وہ اسی کا بچن دوست ہے۔

آقا کریم ﷺ نے اس شخص کو بدترین شخص فرمایا جو لوگوں کے درمیان لڑائی کرانے کے لیے ایک جماعت کے پاس ان کا خیرخواہ بن کر جائے اور دوسری جماعت سے انہیں بھڑکائے۔ دوسری جماعت کے پاس ان کا خیرخواہ بن کر جائے اور [illegible] بھڑکائے، لڑائی کرائے۔ خدا کی پناہ! یہ عیب فی زمانہ عورتوں میں بہت زیادہ ہے' اس نے [illegible] شرمندگی ہے۔ (مراۃ المناجیح جلد ۶ صفحہ ۳۱۳' قادری پبلیکیشنز لاہور)

636- بَابُ إِثْمِ ذِي الْوَجْهَيْنِ — دورُخے آدمی کے گناہ کا بیان

1310 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ رُكَيْنٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ لِسَانَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارٍ. فَمَرَّ رَجُلٌ [illegible]

حضرت [illegible]

كَانَ ضَخْمًا، قَالَ : هٰذَا مِنْهُمْ.

سنن ابوداؤد رقم الحدیث:4873' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 679' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 25463' مسند ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 431' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2322' سنن الدارمی رقم الحدیث:2806' مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث:1620-1637

تشریح: ربِ تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ دوغلے پن کی سزا میں اس شخص کی زبان کو آگ کی زبان بنادے کیونکہ جو ذات مٹی کی زبان دے سکتی ہے وہ آگ کی زبان بھی دے سکتی ہے۔

دومونہوں والے سے مراد ایسا شخص ہے جو سامنے تعریف کرے اور پیٹھ پیچھے بُرائی یا سامنے دوستی کا اظہار کرے اور پیٹھ پیچھے دشمنی یا دولڑنے والوں کے پاس جائے تو ایک کے پاس اس کی اور دوسرے کے پاس جائے تو اس کی ہاں میں ہاں ملائے' یعنی ہر ایک کا دوست وغمخوار کہلائے۔

اللہ تعالیٰ اسے دو زبانیں آگ کی عطا فرمائے گا' یہ اس ذات کی قدرت سے بعید نہیں' تاویل کی ضرورت نہیں' جو مٹی کی زبان دے سکتا ہے وہ آگ کی زبانیں بھی دے سکتا ہے۔

637- بَابٌ : شَرُّ النَّاسِ مَنْ يُتَّقٰى شَرُّهٗ

اس کا بیان کہ لوگوں میں سب سے بُرا شخص وہ ہے جس کے شر سے بچا جائے

1311 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ : سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ : اِسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اِئْذَنُوا لَهٗ، بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ، فَلَمَّا دَخَلَ اَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قُلْتَ الَّذِيْ قُلْتَ، ثُمَّ اَلَنْتَ الْكَلَامَ، قَالَ: اَيْ عَائِشَةُ، اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ، اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ.

حضرت ابن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن المنکدر کو کہتے سنا کہ انہوں نے حضرت عروہ بن زبیر سے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ اس کو اجازت دو یہ اپنے قبیلہ کا بُرا آدمی ہے' پھر جب وہ اندر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نرمی سے گفتگو فرمائی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اس کے متعلق وہ کچھ فرمایا جو کہ فرمایا' پھر آپ نے (اس سے) نرمی سے گفتگو فرمائی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! بلاشبہ لوگوں میں بدترین شخص وہ ہے جس کو لوگ چھوڑ دیں ان کے شر سے بچنے کے لیے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6032' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2591' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 4791' جامع [illegible] رقم الحدیث: 20144' مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 1509' مسند الحمیدی رقم

الحدیث: 251' مصنف ابن أبی شیبة رقم الحدیث: 25325' مسند اسحاق بن راهویه رقم الحدیث: 832

تشریح: کسی کے شر سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے اس کی بُرائی اور شرارت کو بیان کرنا تاکہ لوگ اس کے شر سے محفوظ ہو جائیں اور ایسے شخص سے اجتناب کرنے لگیں' جائز ہے یہ غیبت نہیں اور نہ اس پر مواخذہ ہے۔

شارحین نے بیان کیا ہے کہ یہ گفتگو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات' نبوت اور معجزات میں سے ہے' کیونکہ یہ غیبی خبر ہے' جو اس شخص کے حال کے بارے میں تھی اور آخر اس کے آثار کا اظہار اس کے ارتداد کی صورت میں ہوا۔ اس کی مذمت اور اس کے حال کا منکشف کرنا اس لیے تھا تاکہ لوگ اس کو پہچان لیں' اس سے فریب اور دھوکہ نہ کھائیں' لہٰذا یہ غیبت نہ ہوئی۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ اعلانیہ بُرائی کا ارتکاب کرتا تھا۔ لہٰذا ایسے شخص کے بارے میں مطلع کرنا غیبت نہیں ہوتی۔

آپ نے اس کے سامنے اس کی بُرائی بیان نہیں فرمائی۔ اس کے دو معنی بیان کیے گئے ہیں' ایک یہ کہ میں نے اس کے سامنے یہ طریقہ اس لیے نہیں اپنایا کہ میں ان لوگوں میں شامل نہیں ہوں' جن کی فحش گوئی سے لوگ بھاگ جاتے ہیں' دوسرے یہ کہ وہ شخص نہایت شریر تھا تو اس کے پیش نظر ایسا طریقہ نہ اپنایا۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۶ صفحہ ۶۶-۶۵' فرید بک سٹال لاہور)

638- بَابُ الْحَيَآءِ

حیاء کا بیان

1312 - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی السَّوَّارِ الْعَدَوِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِی اِلَّا بِخَيْرٍ، فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: مَكْتُوبٌ فِی الْحِكْمَةِ: اِنَّ مِنَ الْحَيَآءِ وَقَارًا، اِنَّ مِنَ الْحَيَآءِ سَكِينَةً، فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِی عَنْ صَحِيفَتِكَ۔

حضرت ابو السوار العدوی سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء داری بھلائی ہی لاتی ہے۔ حضرت [illegible] بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حکمت میں یہ لکھا ہوا ہے کہ بلاشبہ وقار حیاء سے (پیدا) ہوتا ہے اور بلاشبہ حیاء سے تسکین آتی ہے' تو حضرت عمران نے ان سے [illegible] آپ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث [illegible] آپ مجھ سے اپنے صحیفے کی بات [illegible]

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6117' صحیح مسلم رقم الحدیث: 37' سنن ابی داؤد رقم الحدیث [illegible] الطیالسی رقم الحدیث: 893' مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: 25343 [illegible] الحدیث: 1582' مسند احمد رقم الحدیث: 19817' مسند الرویانی [illegible]

تشریح: شرعی حیاء کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ [illegible] آئندہ کے لیے گناہوں سے بچے اور نیکیوں کی طرف [illegible] حیاء نہیں عجز و بزدلی ہے' لیکن اس کا کم پایا جانا بھی [illegible]

1313 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرِنَا جَمِيعًا، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حیاء اور ایمان دونوں اکٹھے جڑے ہوتے ہیں جب ان میں سے ایک بھی اُٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اُٹھ جاتا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: 25350' المستدرك على الصحیحین للحاکم رقم الحدیث: 58' شعب الایمان رقم الحدیث: 7331' الایمان لابن ابی شیبة رقم الحدیث: 21

تشریح: یعنی ایمان اور حیاء جس دل میں ہوں گے دونوں ہوں گے یا دونوں نہ ہوں گے کہ مؤمن بے حیاء نہیں ہوسکتا اور کافر حیادار نہیں ہوسکتا۔ ایمان سے مراد ایمانِ کامل ہے اور حیاء سے مراد ایمانی شرم و حیاء اور غیرت ہے' یعنی اللہ اور اس کے رسول سے غیرت جو گناہوں سے روکے۔ حیاء کی تعریف: انسان کے نفس کا ہر اس عمل کے ارتکاب سے رُک جانا جسے شریعت نے ناپسند کیا ہے۔

639- بَابُ الْجَفَاءِ
جفاء کا بیان

1314 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حیاء ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے والا) ہے اور بدگوئی ظلم سے ہے اور ظلم آگ میں (لے جانے والا) ہے۔

سنن ابن ماجه رقم الحدیث: 4184' مسند ابن الجعد رقم الحدیث: 2874' امالی المحاملی روایة ابن یحیی البیع رقم الحدیث: 66' شرح مشکل الآثار رقم الحدیث: 3206' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: 5704' المعجم الأوسط رقم الحدیث: 5055' المعجم الصغیر للطبرانی رقم الحدیث: 1091

تشریح: "الحیاء من الایمان والایمان فی الجنة" شرم و حیاء ایمان کا اعلیٰ رُکن ہے' دنیا والوں سے حیاء دنیاوی بُرائیوں سے روکتی ہے اور دین والوں سے حیاء دینی بُرائیوں سے روکتی ہے' اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے حیاء تمام بدعقیدگیوں سے بچا لیتی ہے' ایمان کی عمارت اسی حیاء پر قائم ہے' ایمان کے درخت کی جڑ مؤمن کے دل میں رہتی ہے' اس کی شاخیں جنت میں ہیں۔ "والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار" یعنی جو شخص زبان کا بے باک ہو' ہر بُری بھلی بات بے دھڑک منہ سے نکال [illegible] اس کا دل سخت ہے اور اس میں حیاء (نام کی کوئی چیز) نہیں۔ [illegible] کی جڑ انسان کے دل میں ہے اور اس کی شاخ دوزخ میں ہے۔ ایسے بے دھڑک انسان کا انجام [illegible] وہ اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں بھی بے ادب ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔ سو یہ فرمان بالکل صحیح ہے' حضور حکیم

مطلق ہیں ہماری بیماریوں ازاریوں پر ہم سے زیادہ باخبر ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۶ صفحہ ۲۲۳ قادری پبلیکیشنز لاہور)

1315 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الرَّأْسِ، عَظِيمَ الْعَيْنَيْنِ، إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ، كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَعَدٍ، إِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا.

حضرت محمد بن علی بن حنفیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ بڑے سر والے تھے بڑی آنکھوں والے تھے جب آپ ﷺ چلتے تھے تو جھک جاتے تھے گویا کہ آپ اترائی میں چل رہے ہیں اور آپ ﷺ جب توجہ فرماتے تو مکمل توجہ فرماتے۔

مسند ابوداؤد الطيالسي رقم الحديث: 166' مصنف ابن ابي شيبة رقم الحديث: 31805' مسند احمد رقم الحديث: 684' مسند ابي يعلى الموصلي رقم الحديث: 369' معجم ابي يعلى الموصلي رقم الحديث: 217' السنة لابي بكر بن الخلال رقم الحديث: 230' صحيح ابن حبان رقم الحديث: 6311' الشريعة للآجري رقم الحديث: 1016

تشریح: اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم ﷺ کی تواضع کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ جب کسی کی طرف توجہ و التفات فرماتے تو مکمل طور پر توجہ فرماتے' کنکھیوں سے یا آدھی نظر نہ کرتے تھے کہ یہ لاپرواہوں اور متکبرین کا طریقہ ہے اور یہ دل کی تنگی اور سخت مزاجی کا سبب و ثمرہ ہے۔

640- بَابُ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

اس کا بیان کہ جب تو حیاء نہ کرے تو جو چاہے کر

1316 - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى : إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ لوگوں نے اگلی نبوت میں سے جو کچھ پایا اس میں سے یہ بھی ہے کہ جب تو حیاء دار نہ رہے تو جو چاہے کر۔

صحيح البخاري رقم الحديث: 3483' صحيح البخاري رقم الحديث: 6120' سنن ابوداؤد رقم الحديث: [illegible] ابن ماجه رقم الحديث: 4183' جامع معمر بن راشد رقم الحديث: 20149' [illegible] مسند ابن الجعد رقم الحديث: 819' مصنف ابن ابي شيبة رقم الحديث: 25849

تشریح: یہ کلام بھی چیز ہے یعنی سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام [illegible]
ایک کلام یہ بھی ہے (یعنی جب تجھ میں حیاء نہ رہے تو جو چاہے کر) [illegible]
اور اپنے بزرگوں کی شرم و حیاء نہ رہنے کی [illegible]
شرم و حیاء ہے جب وہ [illegible]

641- بَابُ الْغَضَبِ

غصے کا بیان

1317 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلوان گرانے والا نہیں ہوتا' پہلوان وہ ہوتا ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔

صحيح البخاری رقم الحديث: 6114' صحيح مسلم رقم الحديث: 2609' مصنف ابن أبی شيبة رقم الحديث: 25385' جامع معمر بن راشد رقم الحديث: 20287' مسند احمد رقم الحديث: 7219' السنن الكبرى للنسائی رقم الحديث: 10154' شرح مشكل الآثار رقم الحديث: 1643

تشریح: غصہ کی تعریف: اس حدیث و وصف کو کہا جاتا ہے جو ارادۂ انتقام اور ناپسند چیز کے دفع کرنے پر نفس کو جانب خارج کی طرف برانگیختہ کرے۔

''انما الشديد الذی يملك نفسه عند الغضب'' پہلوان وہ ہے جو غصے میں اپنے آپ پر قابو رکھے۔ کیونکہ بدن کی قوت ظاہرہ نفسیہ فانی ہے اور قوتِ دینیہ باطنیہ باقی ہے' سو نفس کا مارنا عجیب چیز ہے' اس کے مقابل آدمی کو پچھاڑ لینا کچھ حقیقت نہیں رکھتا' یعنی غصہ انسان کا سخت ترین اور قوی ترین دشمن ہے' جس نے اس پر قابو پالیا' گویا اس نے قوی ترین حریف کو گرالیا۔ بقول شاعر

مردے نہ زور بازو دانی نہ زور کتف — بانفسی اگر برائی دانم کہ شاطری

مردانگی زور بازو اور کاندھے کے زور سے نہیں بنتی' بلکہ اگر نفس کو مغلوب کرلیا تو یہ کمال مردانگی ہے۔

1318 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا مِنْ جَرْعَةٍ أَعْظَمَ عِنْدَ اللَّهِ أَجْرًا مِنْ جَرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ اس گھونٹ سے بڑھ کر اجر و ثواب میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی اور گھونٹ نہیں' جو آدمی غصے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر پی جاتا ہے۔

سنن ابن ماجه رقم الحديث: 4189' مصنف ابن أبی شيبة رقم الحديث: 35718' مساوئ الأخلاق للخرائطی رقم الحديث: 324' معجم ابن الأعرابی رقم الحديث: 526' مسند احمد رقم الحديث: 6114' المعجم الأوسط رقم الحديث: 7282' مكارم الأخلاق للطبرانی رقم الحديث: 51' الآداب للبيهقی رقم الحديث: 135

642- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا غَضِبَ

اس کا بیان کہ آدمی کو جب غصہ آئے تو کیا کہے؟

1319 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: اِسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَغْضَبُ، وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَّوْ قَالَهَا لَذَهَبَ هٰذَا عَنْهُ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، فَقَامَ رَجُلٌ إِلَى ذَاكَ الرَّجُلِ فَقَالَ: تَدْرِي مَا قَالَ؟ قَالَ: قُلْ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَمَجْنُوْنًا تَرَانِيْ؟۔

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو گالی دی تو ان میں سے ایک کو غصہ آ گیا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا' حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: بلاشبہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ آدمی وہ کہہ لے تو اس سے یہ (غصہ) جاتا رہے: ''اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم'' تو ایک آدمی اس آدمی کی طرف اُٹھا اور اس سے کہا کہ کیا تو جانتا ہے کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو کہہ ''اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم'' تو اس آدمی نے یہ کہا: کیا تو مجھے پاگل خیال کرتا ہے؟

صحیح البخاری رقم الحدیث: 6048' صحیح مسلم رقم الحدیث: 2610' سنن ابو داؤد رقم الحدیث: 4781' مسند ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 865' مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 29581' الأحاد والمثانی لابن ابی عاصم رقم الحدیث: 2349' مسند احمد رقم الحدیث: 27205' السنن الکبرٰی للنسائی رقم الحدیث: 10152

تشریح: علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ اس شخص کا کلام ہے (یعنی کہا: مجھے تم دیوانہ سمجھتے ہو) جس کو اللہ کے دین کی سمجھ نہ تھی اور جو شریعت مطہرہ کے انوار سے منور نہ تھا اور اس کا یہ گمان تھا کہ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھنا صرف دیوانوں کے ساتھ مخصوص ہے اور اسے یہ معلوم نہ تھا کہ غضب شیطان کے آثار سے ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ شخص منافقین میں سے ہو یا سخت دل بدوؤں میں سے ہو۔

1319م - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ قِرَاءَةً، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ ابْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ، فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهُ، وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَّوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، فَقَالُوْا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، قَالَ: وَهَلْ بِيْ مِنْ

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس [illegible] آدمی (ایک دوسرے کو) گالیاں [illegible] چہرہ (غصہ سے) [illegible] حضور نبی کریم [illegible] جو وہ پا رہا ہے [illegible] کریم ﷺ نے [illegible]

جُنُوْنٍ؟۔ الرجیم" پڑھ اس آدمی نے کہا: کیا میں پاگل ہوں؟

تشریح: اس حدیث کی شرح میں شارح بخاری علامہ بدرالدین محمود عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیطان سے پناہ مانگنا غصب وغصہ کو دور کر دیتا ہے اور شیطان کے مکر وفریب کو دور کرنے کے لیے یہ "اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم" پڑھنا قوی ترین ہتھیار ہے۔ (عمدۃ القاری جلد ۱۵ صفحہ ۲۴۰، مکتبہ دارالعلمیہ، بیروت)

643- بَابُ يَسْكُتُ إِذَا غَضِبَ

غصے میں چپ ہو جانے کا بیان

1320 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ: حَدَّثَنِي طَاوُسٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمُوْا وَيَسِّرُوْا، عَلِّمُوْا وَيَسِّرُوْا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ، مَرَّتَيْنِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تعلیم دو اور آسانی پیدا کرو، تعلیم دو اور آسانی پیدا کرو، یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا اور جب تو غصے میں ہو تو خاموش ہو جا، یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا۔

مسند ابوداؤد الطیالسی رقم الحدیث: 2730، الأدب لابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 199، مصنف ابن أبی شیبۃ رقم الحدیث: 25379، مسند احمد رقم الحدیث: 2556، مساوئ الأخلاق للخرائطی رقم الحدیث: 314، المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: 10951، مسند الشہاب القضاعی رقم الحدیث: 764

تشریح: غصہ کا علاج اور اس سے بچنے کے من جملہ طریقوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خاموشی اختیار کر لے، گونگا بن جائے اور زبان بند کر لے غصہ جاتا رہے گا۔

644- بَابُ أَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا

اپنے دوست سے ہلکی پھلکی محبت کرنے کا بیان

1321 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكِنْدِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ لِابْنِ الْكَوَّاءِ: هَلْ تَدْرِيْ مَا قَالَ الْأَوَّلُ؟ أَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا، عَسٰى أَنْ يَكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَّا، وَأَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَّا، عَسٰى أَنْ يَكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَّا۔

حضرت محمد بن عبید الکندی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابن الکوا سے فرماتے سنا کہ کیا تو جانتا ہے کہ پہلے آدمی نے کیا کہا کہ اپنے دوست سے ہلکی پھلکی محبت کر، شاید وہ تمہارا کسی دن دشمن ہو جائے اور اپنے دشمن سے ہلکی پھلکی دشمنی رکھ شاید کہ وہ کسی دن تیرا دوست بن جائے۔

مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: 35876، اعتلال القلوب للخرائطی رقم الحدیث: 371، أمثال الحدیث لأبی الشیخ الأصبہانی رقم الحدیث: 112، شعب الایمان رقم الحدیث: 6168، المطالب العالیۃ بزوائد المسانید رقم

الحديث:2753' تهذيب الآثار مسند علی رقم الحديث:439-440

645- بَابُ لَا يَكُنْ بُغْضُكَ تَلَفًا

اس کا بیان کہ تیری دشمن برباد کرنے والی نہ ہو

1322 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا يَكُنْ حُبُّكَ كَلَفًا، وَلَا بُغْضُكَ تَلَفًا، فَقُلْتُ: كَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: اِذَا اَحْبَبْتَ كَلِفْتَ كَلَفَ الصَّبِيِّ، وَاِذَا اَبْغَضْتَ اَحْبَبْتَ لِصَاحِبِكَ التَّلَفَ.

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ تیری محبت فنا کر دینے والی نہ ہو اور نہ تیری دشمنی برباد کر دینے والی ہو تو میں نے کہا: وہ کیسے؟ فرمایا: جب تو محبت کرے تو چھوٹے بچے کی طرح دیوانہ ہو جائے اور جب تو دشمنی کرے تو اپنے ساتھی کی بربادی چاہنے لگ جائے۔

جامع معمر بن راشد رقم الحديث: 20269' اعتلال القلوب للخرائطي رقم الحديث: 370' شعب الايمان رقم الحديث:6173' تهذيب الآثار مسند علی رقم الحديث:444-446

تشریح: ان دونوں احادیث کا مفاد یہ ہے کہ آدمی کو محبت کرنے اور بغض رکھنے میں میانہ روی کا معاملہ رکھنا چاہیے یوں نہ ہو کہ محبت اس حد تک پہنچ جائے کہ اپنا ہر بھید اس پر ظاہر کر دے اور جب ذرا سی رنجش ہوئی تو دشمنی اس حد تک پہنچ جائے کہ مرنے مارنے پر تُل جائے۔

''الحمد للّٰہ تعالٰی والصلوٰة والسلام للنبی الکریم الرؤف الرحیم'' کتاب ''الادب المفرد'' مصنفہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اُردو ترجمہ آج بروز پیر 6 مئی 2013ء کو بعد نمازِ مغرب پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ یہ میری پہلی ترجمہ شدہ کتاب ہے میں کس حد تک ترجمے سے وفا کر سکا ہوں یہ قارئین پر منحصر ہے اگر وہ اس میں اچھائی ملاحظہ فرمائیں تو یہ محض فضل باری تعالیٰ و رحمت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ہے اور میرے مرشد کریم حضور لالہ جی صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف کا فیضان ہے اور اگر کمی کوتاہی و لغزش و تسامح ہے تو وہ مجھ سراپا تقصیر کی طرف سے ہے بندہ کو بذریعہ ادارہ پروگریسو بکس لاہور پاکستان کے ذریعے مطلع فرمائیں [illegible] آئندہ ایڈیشن میں اس کی کامل تصحیح کر سکوں۔

☆☆☆☆☆

صحیح ابن خزیمہ

اوّل تا سوئم

المسمّٰی

المختصر المختصر من المسند الصحیح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

إمام الأئمة أبي بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة السلمي النيسابوري

ولد سنة ۲۲۳ ھ وتوفي سنة ۳۱۱ ھ

رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم

ابو حمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ۔ غزنی سٹریٹ

اُردو بازار ۔ لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

صحیح ابن حبان

تالیف

للامام ابی حاتم محمد بن حبان الخرسانی

المتوفی ۳۵۴ھ

مترجم

ابو حمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

اوّل تا ہشتم

پروگریسو بکس